# صحت نامہ تدبیر بقاء نسل انسان

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | ۸ | آوردی | آور دے | ۱۳۱ | ۱۹ | مغز کرتا تو | مغز کرتا - تو اعلم |
| ۱۵ | ۴ | گرد | کرہ | ۱۳۰ | ۴ | بھہ | بھرنا |
| ۱۲ | ۱۶ | ڈفرنہ | ڈفرنہ | ۱۴۱ | ۱۱ | اگرینکہ گفتار و - اگر | کریں - اگر |
| ۵۰ | ۸ | بیل روند | تین آروند | ۱۴۱ | ۱۵ | اسٹرنکیٹی | اسٹرلیٹی |
| ۵۱ | ۳ | خواص | خاص | ۱۴۵ | ۱۱ | پینک | تپساک |
| ۶۱ | ۳ | ساڑھے پانچ | ساڑھے آٹھ پانچ | ۱۴۹ | ۱۸ | استادگی تعصب | استادگی و تعصب |
| ۶۴ | ۸ | زخم و قرح | رحم و فرج | ۱۵۱ | ۴ | غنی | عینی |
| ۶۵ | ۱۴ | بادی | نادی | ۱۵۲ | ۱۶ | پہنچایا تھا | پہنچانا بتلایا تھا |
| ۸۴ | ۱ | خواہشں | خورش | ۱۵۲ | ۱۸ | سپر شیم | پر نیم |
| ۱۱۱ | ۱۹ | دینگی | [illegible] | ۱۵۳ | ۱۶ | جانب سے ہو | جانب ہو |
| ۱۱۶ | ۱ | حاکم کے | حاکم کہ | ۱۵۳ | ۱۷ | کیپر صاحب | کیسیر صاحب |
| ۱۲۲ | ۲ | چاہی | چاہتی | ۱۵۷ | ۸ | فربہی نامردی | فربہی |
| ۱۲۲ | ۵ | اقوال یہ | اقوال سے یہ | ۱۵۷ | ۱۴ | اسباب داخل | اسباب میں داخل |
| ۱۲۹ | ۶ | دواء | دوا اگر | ۱۵۷ | ۱۶ | نادی | نامردی |
| ۱۳۱ | ۴ | خیرگی دیز | خیرگی چشم | ۱۵۹ | ۱۵ | [illegible] | [illegible] |
| ۱۳۱ | ۱۰ | بندآدمیوں | لئے آدمیوں | ۱۶۰ | ۵ | ص ۱۵۳ | ص ۱۳۵ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۶۰ | ۱۵ | پدن منجری | مدن منجری | ۱۸۴ | ۷ | بڑھ جانا | بڑھاتا |
| ۱۶۱ | ۲ | لوکو ونا گسیا | لوکو سوٹرا گسیا | ۱۸۵ | ۲ | مجازی | مجاری |
| ۱۶۲ | ۳ | دی کر | دیکر | ۱۸۵ | ۸ | روغن شیت | روغن شبت |
| ۱۶۴ | ۷ | سبز تری | ترئی | ۱۸۹ | ۱۱ | نونے | ہونے |
| ۱۶۴ | ۵ | نفس | نقص | ۱۹۱ | ۱۲ | سمیال | سیال |
| ۱۶۵ | ۱۰ | ارباع نیفرا | ایاریج فیقرا | ۱۹۳ | ۵ | سبرت | سسرت |
| ۱۶۵ | ۱۳ | دینا | دین | ۱۹۴ | ۱۹ | الیوشن | پولیوشن |
| ۱۶۶ | ۳ | چوتر | چوترہ | ۱۹۸ | ۱۳ | منتبلقہ | منطبقہ |
| ۱۶۶ | ۱۴ | اخراغ | اخراج | ۲۰۵ | ۱۸ | گھجاوٹ | کھجاوٹ |
| ۱۶۸ | ۱۷ | ۱۲ے | ۵۹ے | ۲۱۰ | ۱ | وسواس | وسواسی |
| ۱۶۸ | ۱۷ | ۵۹ے | ۱۳۰ے | ۲۱۰ | ۲ | کمزوری | کمزوریہ |
| ۱۶۹ | ۱۷ | اکثیر | اکثر | ۲۱۱ | ۱۸ | جریان منی لاحق | جریان منی کو لاحق |
| ۱۸۱ | ۳ | استعال | اسقدر | ۲۱۲ | ۹ | توطرف | باظرف |
| ۱۸۱ | ۱۹ | بہت افراغ | بہت فراغ | ۲۲۳ | ۱۲ | نکمرمل | نکمزنل |
| ۱۸۳ | ۸ | تندی | منڈی | ۲۲۴ | ۹ | صفحہ کہلاتیں | صفحہ ۲۱۸ کہلاتیں |
| ۱۸۳ | ۱۱ | وشدہوت | عیوب شہوت | ۲۲۵ | ۱۴ | معجون حبث | معجون خبث |
| ۱۸۳ | ۱۴ | بہی | آسیتی | ۲۲۳ | ۱۲ | نے سوراخ | یے سوراخ |
| ۱۸۴ | ۲ | عقیلات | عضلات | ۲۲۶ | | صحیح تیا نام کے بیچ گیا ہے سرے سے الگ ہیں | |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۵۲ | ۷ | کمزور ہو | کمزوری ہو | ۳۷۶ | ۸ | جنانہ سفاق | خانہ صفاق |
| ۳۵۲ | ۱۲ | گوشت کی نسلوں | کت۔ کمافیلس | ۳۸۶ | ۸ | قسم درد | قسم کا درد |
| ۳۵۲ | ۱۹ | ناف یستقور | ناف سقنقور | ۳۹۱ | ۱۸ | گراکا | گرکا |
| ۳۵۴ | ۱۵ | معجون خونیجان | معجون خولنجان | ۳۹۲ | ۵ | پستان گلشیان | پستاکی گلنیان |
| ۳۶۵ | ۹ | آئیرن سس گیت | آئیرن تیس آئیرن | | | | |
| ۳۶۶ | ۷ | جولائی | چولائی | | | | |
| ۳۶۸ | ۱۹ | پیسین | پپسین | | | | |
| ۳۷۰ | ۹ | جیسا | جب | | | | |
| ۳۷۲ | ۳ | بیہ زمانہ | بہ زمانہ | | | | |
| ۳۷۵ | ۱۷ | شورسے | شوربے | | | | |
| ۳۷۶ | ۷ | پڑھیے | پڑہے | | | | |

تمام شد

خدا کے شکر و سپاس سے رطب اللسان ہونا تو ہر دم واجب ہے مگر یہاں خاصکر اسواسطے کہ اُسنے اس کتاب کے بنانے و نظر ثانی کرنیکی طاقت وہمت و فرصت مجھہ ناچیز کو عطا کی -

اپنے ہادی محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عنائتوں کی ممنونیت کا اظہار کرنا تو ہر وقت ضرور ہے لیکن یہاں خصوصاً اسلیے کہ خدا کو جاننا اور اُسکا شکریہ ادا کرنا اُنہیں کی نیک تعلیم کا سود مند اثر ہے

کتاب ہذا کی تصنیف میں اپنے تجربہ و قیاس کے سواجن اطباء و حکما و متقدمین و متوسطین و متاخرین کی تصانیف و عنایت فرماؤں کے عطیات مجربہ سے مدد ملی ہے اُن سب کا نام بنام شکریہ ادا کریں تو بہت طول ہو جاوے اسلیئے مجملاً ہم اُن سب صاحبوں کے دل سے شکر گذار ہیں جن صاحبوں نے زنانہ یا مردانہ آلات تناسل کی تشریح یا افعال یا علاج پر کوئی مضمون اخبار میں کبھی چھپوایا یا اپنی کسی کتاب میں لکھا یا مجکو

کوئی بات اسکے متعلق بتائی۔
امراض آلات تناسل کے معالجہ سے واقف ہونیکی ہمارے ملک والونکو جسقدر ضرورت ہے اسکو دلایل سے ثابت کرنیکی حاجت نہیں ہی کیونکہ صرف حکیم ہی نہیں بلکہ نام لوگ بھی خوب واقف ہیں کہ ہندوستان میں نامردوں و قوت باہ کے حریصوں وعقیمہ عورتوں کی بہت کثرت ہے اور ابھی تک سوا اسکے انگریزی یا عربی یا فارسی یا اُردو یا ہندی میں کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جسمیں صرف ان امراض کا آسان و مفصل بیان مندرج ہو اور اردو یا فارسی یا بیدک کی کتابوں میں دیگر امراض کے ساتھ یا کسی مختصر رسالہ میں علیحدہ کچھ ہے بھی تو انکی اکثر مبالغہ آمیز تحریروں کے سبب بعض مفید باتونکا بھی اعتبار جاتا رہا۔ اور ڈاکٹری کی کتابیں جنپر پرانے فیشن کے آدمیونکا اعتقاد تو ذرا کم ہے مگر نیو فیشن والے جنکے اقوال کو کالوحی من السما جانتے ہیں انکا یہ حال ہے کہ تہوڑے روز پیشتر تو بقول ڈاکٹر سبلی صاحب اطبا و یوروپ آلات تناسل کے امراض کا علاج کرنا اپنی بے عزتی خیال کرتے تھے یا اکثر اقسام کی نامردی کو کچھ مرض ہی نہیں سمجھتے تھے مگر قدیمی خیال بدلنیکے سبب خاص آلات تناسل کے امراض پر اب ولایت کے ڈاکٹروں نے کتابیں لکھی ہیں لیکن نہ تو اونکا ابھی تک اردو میں ترجمہ ہوا ہے اور نہ اونمیں دیسی اطباء و بیدوں کے اقوال مندرج ہیں پس ہینے تینوں قسم یعنی انگریزی و یونانی و مصرانی طبابت کے مقلدوں کے اقوال و تجربات

بہت کوشش و تلاش کے ساتھ یکجا جمع کیا تاکہ ہر مذاق کے آدمی اس سے فایدہ حاصل کریں۔

پہلی بار جبکہ یہ جلدیں طبع ہوئی تہیں انیں سے ایک بہی نہ رہی اور شایقین نے بہت کچھ مطالعہ کی خواہش ظاہر کی تو دوسری دفعہ چہپانا پڑا اگرچہ میں نے اب کی بار اسکو دیکہہ لیا ہے مگر چونکہ سہو لازم بشریت ہے کیا تعجب ہے کہ اب بہی غلطیاں رہگئی ہوں لیکن مجہے اپنے مہربان ناظرین سے امید ہے کہ میری محنت شاقہ کی قدر کرکے اُن غلطیوں پر حرف گیری نفرماوینگے۔

العبد

سید غلام حسین فقیر متازیہ ساکن قصبہ شہنہ ضلع گوڑگانوہ

تمام ہوا دیباچہ

کوئی بات

# باب اوّل

اکثر سائل طبی بلا واقفیت علم تشریح و افعال الاعضا سمجھ میں نہیں آسکتے بدیں وجہ اس پہلے باب میں زن و مرد کے آلات تناسل کی تشریح اور انکے افعال کا ذکر ہوگا اور حکماء متقدمین و متاخرین کی رائے کو جدا جدا لکھا جائیگا۔

مردوں کے درونی و بیرونی آلات تناسل یہ ہیں۔ غدہ قدامیہ کیسۃ المنی۔ خصئے۔ ذکر۔ نابذہ۔ کوپر صاحب کی گلٹیاں۔ اور عورتوں کے باہر سے اندر تک یہ ہیں۔ کالے بالوں کی جگہ۔ فرج کے بڑے کنارے۔ فرج کے چھوٹے کنارے۔ بظر۔ دہلیز فرج۔ نابذہ فرج۔ رحم۔ خصیہ زنان۔ قاذف الرحم۔ اور مرد و زن میں تین قسم کی رطوبت نکلتی ہیں۔ ایک مذی۔ دوسرے ودی۔ تیسری منی اور عورتوں میں حیض و نفاس آتا ہے اور مذی و منی کے نکلنے میں اختلاف ہے پس پہلے تو ہم مردوں کے اور بعدہ عورتوں کے آلات تناسل اور اُنکے متعلق چیزوں اور پھر رطوبتوں و شہوت و مباشرت اور اسکے بعد حمل قرار پانیکا بیان اس ترتیب سے کہینگے۔

مثانہ - غدہ قدامیہ - ذکر - نابزہ مرداں - خصیئہ - مرداں - اوعیہ منی مرداں کیسۃ المنی - کوبر صاحب کی گلٹیاں - کالے بالونکی جگہ - فرج کے بڑے کنارے فرج کے چھوٹے کنارے - بظر - دہلیز فرج - نابزہ زناں - فرج - رحم - خصیئہ زناں - اوعیہ منی زناں - مذی - ودی - منی - حیض - نفاس - شہوت مرداں شہوت زناں حمل -

## مثانہ

۱ - مثانہ کو انگریزی میں یورینری بلاڈر - ہندی میں پھکنہ کہتے ہیں - یہ ایک کھوکلا تھیلی نما آلہ ہے جو آببار و عضلاتی و خانہ دار و لعابدار چار پرتوں سے بنا ہے - بذریعہ حالبان گردوں سے پیشاب اسمیں آکر جمع ہوتا ہے اور نابزہ کی راہ سے خارج ہوجاتا ہے اسکی صورت خالی ہونیکی حالت میں سہ گوشہ اور بھرا ہو تو بیضاوی ہوتی ہے - مشرحین نے اسکے چار حصے کئے ہیں ایک بالائی سرا - دوسرا زیریں سرا - تیسرا جسم - جو دونوں سروں کے مابین ہے - چوتھے گردن - یہ آلہ اپنی جگہ پر پانچ سچے اور پانچ جھوٹے رباطات کے ذریعہ سے قایم ہے عورتونکا مثانہ برخلاف مردوں کے عرض میں زیادہ اور طول میں کم ہوتا ہے -

۲ - بقول دیسی اطبا مردونمیں مثانہ پیڑو و مقعد کے عورتوں میں زیریں حصہ رحم و مقعد کے مابین واقع ہے اور اسکی گردن مثل شیشہ کے لمبی و خمدار ہے مگر مردونمیں تین خم اور عورتوں میں ایک خم ہوتا ہے اور جگر کا فضلہ پہلے گردے میں پھر بذریعہ حالبان مثانہ میں آتا ہے اور وہاں سے

پیشاب کی راہ نکل جاتا ہے ۔

**فایدہ** مثانہ آلات تناسل میں داخل نہیں ہو لیکن پیشاب کا خزانہ ہے اور پیشاب بذریعہ احلیل خارج ہوتا ہے جسکا تعلق آلات تناسل سے ہے بدینوجہ اسکا ذکر یہاں کیا گیا ۔

## غدہ قدامیہ

۱ - غدہ قدامیہ اگرچہ عربی لفظ ہے جسکے معنی ہیں آگے کی گلٹی مگر یہہ پورا لفظ کسی طبابت کی کتاب میں میری نظر سے نہیں گذرا بدیں سبب میں ایسا خیال کرتا ہوں کہ جن صاحبوں نے ڈاکٹری کتابوں کا ایشیائی زبانو نہیں ترجمہ کیا ہے انکا بنایا ہوا یہ لفظ ہے کیونکہ مثانہ کے آگے یہ گلٹی ہوتی ہے اس خیال سے اوسکا نام غدہ قدامیہ رکھدیا ۔ انگریزی میں اسکو پراسٹیٹ گلینڈ کہتے ہیں ۔

ڈاکٹروں کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ ایک سخت وگاؤ دم مگر قدرے سہ گوشہ ہلکے رنگ کی ایک انچہ سے کچھ زیادہ لمبی و پون انچہ چوڑی و دو تولہ وزنی گلٹی ہے جو ایک مضبوط ریشہ دار غلاف میں لپٹی ہوئی مثانہ کی گردن کے آگے امعاء مستقیم کے اوپر واقع ہے اور ایک انچہ سے کچھ زیادہ نالیہ کو محیط کرتی ہے ۔ اسکا بالائی یا اگلا سطح چپٹا اور زیریں یا پچھلا سطح محدب اور چوڑا سرا مثانہ کی اور نوکیلا سرا آگے کی طرف ہوتا ہے اسکی رطوبت پندرہ یا بیس باریک نالیوں کے ذریعہ سے نالیہ میں پہنچتی ہے ۔

۲ دیسی طبابت کی چند کتابوں میں دیکھنے سے صرف اتنا بیان ملتا

ہے کہ مجرا ربول کے ابتدائی مقام پر ایک غدود ہے جس سے نہ سی نکلتی ہو اور حال کے شرحین کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ در حقیقت مثانہ کی گردن کے آگے ایک گلٹی ہے جسے انگریزی میں پروسٹیٹ گلینڈ کہتے ہیں اور وہیں سے مجرا ربول یعنی نایزہ کا شروع ہے پس ڈاکٹری کتابوں کے مترجم صاحبوں نے دونو بیانوں میں کچھ مطابقت پاکر جاے موقع کے بموجب یعنی مثانہ کے آگے ہونیکے سبب شاید اسکا نام غدہ قدامیہ رکھدیا کیونکہ عربی میں غدہ کے معنی گلٹی اور قدامیہ کے معنی آگے والے کے ہیں

## ذکر

۱- ذکر یعنے مرد کے آلہ جماع کو فارسی میں آلت مردی - عربی میں لاٹھی کے ساتھ مشابہ ہونیکے سبب قضیب سنسکرت میں اندری لاطن میں پینس کہتے ہیں -

ڈاکٹروں نے سہولیت کے لئے اسکا حال تین حصوں میں تقسیم کرکے بیان کیا ہے - اول جڑ جو بہ نسبت جسم کے زیادہ چوڑی ہے اور پیڑو کی ہڈی کے سامنے لگی ہوئی ہے - دوسرا جسم جو پتلی اور ڈہیلی کہال میں لپٹا ہوا ہے تیسرا سر جو گول اور قدرے گاؤدم ہوتا ہے اسے عربی میں حشفہ کہتے ہیں اس حشفہ کی انتہا پر ایک کھڑا انشقاف یا سوراخ اور اسکی جڑ کے چاروں طرف ایک اونچا حلقہ ہوتا ہے - اور اس حلقہ پر بہت سی گلٹیاں اور اسکے پیچھے ایک چوڑی و گہری نالی اور نالی مذکور کے ٹھیک پیچھے جلد قضیب کی ایک چنٹ ہوتی ہے جو حشفہ کو چھپاتی ہے اور جسے عربی میں "حلقہ و نہدی

میں گھونگٹ بولتے ہیں۔ چنٹ مذکورہ بالا کے اندر لعابدار جھلی کا استر ہوتا ہے جو منعکس ہو کر حشفہ پر استر لگاتا ہوا نابذہ کی لعابدار جھلی سے ملجاتا ہے اور اسی جھلی کی ایک چنٹ لگام کے مانند حشفہ کے زیریں سطح پر پائی جاتی ہے۔

گھونگٹ کے اندر کی جگہ کو صاف نہ کیا جائے تو حلقہ کے گرد کی گلٹیوں سے صابون کی مانند ایک رطوبت نکل کر جمجاتی ہے جس سے کئی بیماریاں پیدا ہوسکتی ہیں۔

مسلمانوں میں اس قلفہ کے جدا کرنے کو ہی ختنہ کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

قضیب مرکب ہے۔ جلد و جھلی و رباط و تین لمبے لمبے اجسام و شرائین۔ دو وریدون و عروق جاذب واعصاب سے۔

جلد یا کھال سیاہی مائل بہت پتلی اور ڈھیلی ہے چنانچہ انتشار نہ ہونیکی حالت میں ہلانے سے ہلتی ہے اور انتشار کے وقت تنجالی سے حتی کہ قلفہ ہی نہیں معلوم ہوتا۔ اسکے زیرین سطح پر جو ایک نشان لمبائی میں معلوم ہوتا ہے اُسے سیون کہتے ہیں اسپر سوائے جڑ کے اور کہیں بال نہیں ہوتے۔

جھلی قضیب کی بہت باریک ہوتی ہے اور اسکے نیچے چربی نہیں ہوتی اور اسکا بالائی حصہ پیٹ کی جھلی سے اور زیریں حصہ فوطہ وغیرہ کی جھلی سے ملا ہوتا ہے۔

جس رباط کے ذریعہ سے ذکر کی جڑ پیڑو کی ہڈی سے لگی ہے وہ سہ گوشہ مثلثا

ریشہ دار جھلی ہے

تینوں لمبے لمبے اجسام میں سے دو گول و لمبے جسم ہیں جو ذکر کے اوپر کی سطح پر واقع ہیں جن سے بڑا حصہ ذکر کا بنا ہے۔ اور انہیں میں سختی و نرمی و ڈھیلی وغیرہ ہو جاتی ہے۔ ہر ایک حصہ بذریعہ ٹوکیلے سرے کے پیڑو کی ہڈی سے شروع ہوتا ہے اور کچھ آگے اور اندر کو چلکر باہم مل کر تیسرے حصہ کی بالائی سطح پر سے گذرتا ہوا حشفہ میں گم ہو جاتا ہے۔ ہر دو حصہ مذکور کے ملنے کی جگہ کل درازی میں بالائی سطح پر ایک نالی ایک ورید کے لئے اور زیرین سطح پر چوڑی و گہری نالی تیسرے حصہ کیواسطے ہوتی ہے اس کی ساخت دو حصوں کی ہے۔ چنانچہ بیرونی سفید و مضبوط و لچکدار و ریشہ دار پرت ہے جو ہر ایک جسم کو گھیرتا ہوا اسکے اندر داخل ہوتا ہے اور ہر دو جسم کے درمیان کل درازی میں کنگھی کی مانند یعنی ایسی آڑ بناتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کے ریشے دوسری سے واسطہ رکھتے ہیں اور پرت مذکور کے درونی سطح اور آڑ مذکور کے پہلوؤں سے بہت سے نکال نکلکر ہر دو جسم مذکور کی درونی ساخت میں چاروں طرف پھیل جاتے ہیں جس سے وہ مثل اسفنج کے سامدار ہو جاتا ہے۔ دوسرا درونی حصہ جو بہت سی پتلی و لیٹی ہوئی وریدوں سے اور ایک قسم کے سرخ و لچکدار ریشوں[1] کے مجتمع ہونے سے بنا ہے بیرونی حصہ کے مسامات کے اندر ہوتا ہے۔

(۱) ۔ گھوڑوں و گدھوں میں یہ ریشے بہت مضبوط ہوتے ہیں۔

تیسرا لمبا مجوف جسم جو احلیل کے زیادہ حصّہ کو گھیرے ہوئے ہے کہ ہر دو جسم مذکورہ۔ سابق کے زیریں سطح کی نالی میں گذرتا ہوا حشفہ میں تمام ہو جاتا ہے اور اسکا پچھلا سرا قضیب والے سرگوشہ رباط سے بذریعہ ایک ریشہ دار جھلی کے اور درمیانی حصّہ ہر دو جسم مذکورہ سے بذریعہ خانہ دار جھلی کے چسپاں اور اگلا سرا یعنی حشفہ آزاد رہتا ہے اسکی ساخت ہر دو جسم مذکور کی ساخت کے مطابق ہونے میں صرف اتنا فرق ہے کہ اوسکی ریشہ دار جھلی شل اوسکے دبیز و مضبوط نہیں ہوتی۔

شرائین[1] جو قضیب کی پرورش کے لئے آتی ہیں وہ جا بجا شاخ در شاخ ہو کر پھیلتی ہیں چنانچہ قضیب کی پشت پر جو شریان ہے اوسکی باریک شاخیں اجسام مسطورہ بالا کی ساخت کے اندر پہی جاتی ہیں اور یہ شرائین اکثر خصوصًا تیسرے لمبے جسم میں سوائے حشفہ کے سب پیچدار ہوتی ہیں۔

وریدیں[2] جو قضیب کے ناکارہ خون کو واپس لیجاتی ہیں وہ دو طرح کی ہیں ایک تو اصلی جو چھوٹی چھوٹی وریدیں باہم ملکر دو بڑی ورید (جسکا سوتع ذکر کے اوپر ٹھیک بیچ میں ہے) بناکر غدہ قدامیہ کے وریدی جال میں تمام ہوتی ہیں دوسری گہری وریدیں ہیں جو شرائین کی شاخوں کے ساتھ اور لمبے جسموں مذکورہ کو کاٹ کر دیکھا جاوے تو انکی کل ساخت

---

(۱) دو نالیاں جنمیں سرخ خون رہتا ہے۔

(۲) جن نالیوں میں سیاہ خون رہتا ہے اونہیں ورید کہتے ہیں۔

ہیں دکھائی دیتی ہیں۔
عروق یا ذب قضیب و غلفہ کی جلد پر گنجان گنجان جال بنا کر پھیلے ہوئے ہیں اور لمبی اجسام مذکورہ میں بھی ہیں۔
اعصاب۔ تقسیم در تقسیم ہو کر قضیب پر پھیلتی ہیں اور حشفہ کی جلد نہایت چھوٹی چھوٹی جو بلندیاں نظر آتی ہیں انکے بیچ میں حس کے اعصاب کی نہایت باریک شاخیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ اسی سبب سے یہاں کی جلد زیادہ ذی حس ہوتی ہے۔
۲۔ دیسی طبیب کہتے ہیں کہ اعصاب و شرائین و آوردی فراخ گوشت و عضلات و جھلی و رباطات سے ذکر بنا ہے اسمیں اعصاب و شرائین و آوردی فراخ بہت سے اور گوشت تھوڑا سا خالی مقام کے بھرنے کے لئے ہو۔ عضلات ذی حس ہیں خاصکر حشفہ یعنی سر ذکر میں۔ چنانچہ انکے ذی حس ہونے سے لذت آتی ہے اور یہ دونو پہلو پر دو ہیں مگر یہ بھی کہتے ہیں کہ حشفہ میں اعصاب کی زیادتی سے حس زیادہ ہے۔ جڑ قضیب کی مجوف رباط سے ہے جو پیڑو کی ہڈی سے لگا ہے۔ بقول بوعلی سینا ذکر کو حرکت دینے والے دو جوڑے عضلات کے ہیں۔ ایک جوڑہ یعنی ایک ایک عضلہ ہر دو پہلو پر ہے جنکے اپنی اپنی طرف تنجانے سے قضیب کا رستہ منی کو آسانی خارج کرنیکے لئے فراخ ہو جاتا ہے اور دوسرا جوڑا جو پیڑو کی ہڈی سے شروع ہو کر ذکر کی جڑ پر ترچھا جا لگا ہے انکے تناؤ سے ذکر سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔ مگر یہ جوڑہ زیادہ تننے تو پیچھے کو اور اوپر سے

ایک عضلہ نیچے کو جدہر کا تنے اودہر کو ذکر جھک جاتا ہے۔

درازی وعرض قضیب کا اگرچہ مختلف ہوتا ہی لیکن عرض اصلی دو انگشت اور طول کم سے کم چھہ اور زیادہ سے زیادہ گیارہ اور اوسط آٹھ انگشت سمجھا گیا ہے۔

۲۴ - بیدکہتی ہین کہ لینگ یعنی ذکر حمل کا دینے والا اور نطفہ و پیشاب کا گھر اور پنج کرم اندریون سے ایک اندری یعنی حواس ہے۔ اندروے کوک شاستر طوالت ذکر کی قدوقامت کے بموجب مختلف خیال کیگئی ہے یعنے کم سے کم چھہ اور زیادہ بارہ اوسط نو انگل ہونی ہی۔

# احلیل

۱- احلیل کو فارسی میں نایزہ عربی میں مجری البول ہندی میں سونتر دت انگریزی میں یورتھرا کہتے ہیں -

بقول ڈاکٹروں کے احلیل ایک نالی ہے جسکی راہ سے بوقت حاجت پیشاب و بوقت جماع منی خارج ہوتی ہے اور اوسکی ابتدا مثانہ سے اور اختتام پیشاب کے سوراخ پر ہوتا ہے بناوٹ اسکی تین پرتوں سے ہے یعنے سب سے اندر لعابدار جہلی کا اوس سے اوپر خانہ دار جہلی کا اوس سے اوپر عضلات کا پرت ہی۔

جیسے قضیب کی طوالت سب فردوں میں یکساں نہیں ہوتی ایسے ہی احلیل کی لمبائی میں بھی فرق ہوتا ہے چنانچہ مرد کی احلیل کی لمبائی ڈیڑھ انچ اور زندہ کی احلیل کی سات یا نو انچہ اور حساب اوسط ساڑہے سات

یا پونے آٹھ یا آٹھ انچ بیان کیگئی ہے ۔

سہولیت بیان کیلئے اس نالی کے تین حصے کیئے ہیں ایک وہ حصہ جو غدہ قدامیہ کے اندر ہے جسکو ڈاکٹری میں پر اسٹاٹک حصہ کہتے ہیں اسکی درازی ایک انچ سے لیکر سوا انچ اور قطر تہائی انچ ہوتا ہے اور اس حصے کے زیرین صحن کے درمیانی خط پہ ایک لکیر اور لکیر کے پیش ایک پیالہ نما گڑھا اور گڑھے کے پہلوؤں پر ایک ایک دباؤ ہوتا ہے ۔ چنانچہ گڑھے مذکور میں منی کی نالیاں آتی ہیں جنکا آگے ذکر ہوگا اور پہلوی دباؤں میں غدہ قدامیہ کی نالیاں آکر کھلتی ہیں جنکا بیان ہوچکا ۔

دوسرے حصہ کا انگریزی نام ممبرینس حصہ ہے جسکی درازی پون یا ایک انچ اور قطر چوتھائی انچ ہے یہ غدہ قدامیہ کے آگے اور تیسرے حصہ کے پیچھے ہے اس حصہ کے نیچے ہر دو طرف دو گلٹیاں ہیں ۔

تیسرا اسفنجی حصہ ہے جسکی درازی چھ انچ اور قطر اگلے پچھلے سرے پر کشادہ اور درمیان میں پہلے حصہ سے کم اور دوسرے سے کچھ زیادہ ہے اسکی کل درازی خاصکر زیرین دیوار میں بہت سے سوراخ یعنی گلٹیوں کے منہ میں جنکی راہ سے گلٹیوں کی رطوبت احلیل میں آتی ہے اور اسکے سبب سے نالی مذکور ہمیشہ کسیقدر تر رہتی ہے ۔

۱۴ دیسی اطباء کا بیان ہے کہ ہدایہ کے مصنف نے مرد کے ذکر و عورت کی فرج دونو کو احلیل لکھا ہے ۔ مگر تشریح کی کتابوں میں پیشاب کے اوس سوراخ کا نام ہے جو مثانہ سے شروع اور ذکر کے سر پر تمام ہوتا ہے

قضیب میں تین مجاری ہوتے ہیں ایک پیشاب کے خارج ہونیکے لئے جو مثانہ سے تعلق رکھتا ہے دوسرا منی کے واسطے جو خصیتین سے ملاہوا ہے تیسرا ودی کا سوراخ جو ہر دو سوراخ مذکور کے مابین ہے اور ذکر کی جڑ والی گلٹی سے متعلق ہے۔ پس ذکر کی جڑ تک تو ان تینوں کی تمیز ہو سکتی ہے۔ مگر احلیل میں آکر ایک رستہ ہو جاتا ہے اور جس راستے سے ودی آتی ہے اسی سے مذی نکلتی ہے۔

۳۔ بید کہتے ہیں کہ مثانہ سے دو انگل نیچے دائیں طرف موتر شروت نامی ایک ناڑی ہے جسکے رستہ سے منی اور پیشاب خارج ہوتا ہے

## خصیۂ مرداں

۱۔ خصیوں کو عربی میں خصیتین یا انثیین۔ ہندی میں انڈے ڈاکٹری میں ٹسٹیز یا ٹشیکلز کہتے ہیں اور خصیہ کو خایہ بھی بولتے ہیں۔

ازروے ڈاکٹری یہ چھوٹی بیضاوی گلٹیاں جنسے منی ریزش پاتی ہے ہر مرد کے دو ہوتی ہیں۔ جنین میں تو گردوں کے نیچے پیٹ میں انکے قیام کی جگہ ہے مگر پیدا ہونے سے ڈیڑھ یا دو مہینے پہلے فوطوں کی تھیلی میں آکر ایک ایک ڈوری کے ذریعہ سے لٹکتی رہتی ہے۔

ہر ایک خصیہ میں دو سطح۔ دو سرے۔ دو کنارے ہوتے ہیں۔ چنانچہ دونو پہلو کی سطح قدرے چپٹے بالائی سرا اوپر و آگے اور باہر کیجانب۔ اور زیریں سرا نیچے و پیچھے و اندر کیطرف۔ اگلا محدب کنارہ آگے اور نیچے پچھلا چپٹا کنارہ پیچھے اور اوپر کو مایل ہے۔

ہر ایک خصیہ بحساب اوسط ڈیڑھ انچ تک لمبا و سوا انچ چوڑا اور ایک انچ دبیز و دو تولہ سے ڈھائی تولہ تک وزنی ہوتا ہے۔

خصیوں کے پچھلے کنارہ پر قدرے باہر کی جانب ایک ایک علیحدہ جز لگا رہتا ہے جسکا بالائی سرا یا گرہ بڑا اور درمیانی حصہ پتلا۔ زیریں سرا یا گرہ چپٹا ہوتا ہے اور منی کی نالیوں سے بنا ہے جسکا آگے ذکر ہوگا۔

علاوہ فوطہ کے خصیوں پر چار پرت ہوتے ہیں تین تو وہی ہیں جو منی کی ڈور یعنی پر بھی ہوتے ہیں اور باقی ماندہ تین میں سے ایک تو جھلی کے مانند ہے جو پیٹ سے نیچے اترنے کے وقت خصیوں کے ساتھ آتا ہے اور چکنا رکھنے کے لئے ایک خفیف رطوبت اوسمیں رہتی ہے اگر کسی طرح وہ رطوبت بڑھ جاوے تو اوسکو فوطوں میں پانی اترنا کہتے ہیں۔ دوسرا خاص خصیہ کا سفید نیلگوں دبیز و ریشہ دار پرت ہے جو اوسکو لپیٹا ہوا پچھلے کنارہ سے دیوار کے مانند اندر داخل ہوکر خصیہ کی نالیوں و شرائین و وریدوں کو سنبھالتا ہے اور اوسمیں سے بیشمار شاخیں نکلکر خصیہ کو بہت سے لوتھڑوں میں منقسم کر دیتی ہیں۔ تیسرا خانہ دار جھلی کا پرت ہے جسمیں شرائین و وریدوں کی باریک باریک شاخیں جال کے مانند پھیلی ہوئی ہیں اور انھیں شریانوں کے خون میں سے منی بنتی ہے۔

خصیہ کی اندرونی ساخت جو چیرنے سے گردہ کی مانند نرم و سرخ زردی مائل نظر آتی ہے درحقیقت ڈھائی سو[۲۵۰] سے چار سو[۴۰۰] اور بقول لاتھ صاحب آٹھ سو[۸۰۰]

اوپر تک چھوٹے چھوٹے دگاؤدم وچپٹے مجموعوں اور خصیہ کے دوسرے پرت کے ریشہ دار تخالون کے ملنے سے بنی ہے - ہر ایک مجموعہ کا چوڑا سرا خصیہ کی بیرونی سطح کی جانب اور نوکیلا سرا دوسرے پرت مذکور کی دیوار مسطورہ بالا کی طرف اور ایک ایک دو دو سوت کے لچھے کے مانند پیچیدہ وباریک نالیوں سے مرکب ہوتا ہے جنکا مصنفی نام عربی لفظوں میں انابیب المنی ہے

انابیب المنی ڈھائی فٹ لمبی اور ایک انچ کی ڈیڑھ سو یا دو سو حصوں میں سے ایک حصہ کی برابر موٹی ہوتی ہے اور جب پیچیدہ حالت مذکورہ میں مجموعوں کی نوکوں کے قریب پہنچکر سب باہم شامل ہوکر بیس تیس موٹی وسیدھی نالیاں خصیہ کے دوسرے پرت کی دیوار تک پہنچتی ہیں تو دیوار کی کل درازی میں ایک جال بناتے ہیں پھر وہاں سے تیس تک نالیاں خصیہ کے بالائی سرے پر جال مذکور سے نکلکر دوسرے پرت کو چھید کر لہراتی ہوئی پھرتی ہیں اور پیچیدہ ہوکر خصیہ کے علیحدہ جز کا بالائی سرا یا کرہ (جسکا ذکر ہوچکا) بناکر بتدریج ایک دوسرے سے ملکر ایک نالی جو بیس فٹ سے زیادہ لمبی ہوتی ہے اور پیچیدہ ہوکر خصیہ کے علیحدہ جزو مذکور کا درمیانی حصہ و زیریں چھوٹا سرا یا کرہ بناکر ایک نالی میں تمام ہوتی ہے جسکو انگریزی میں واس ڈفرنز اور ہندی میں خصیہ کی نالی کہتے ہیں جسکا بیان آگے ہوگا -

حبل المنی یعنی منی کی ڈوری (جسکو انگریزی میں اسپرمٹک کارڈ کہتے ہیں) کے ذریعہ سے ہر ایک خصیہ اپنے خانوں میں لٹکتا ہے خصیہ کی نالی وشریاں دکواڑیدار وریدوں واعصاب وجاذب آور دو شنو بنی ہے

اور یہ سب باہم ایک خانہ دار جھلی میں لپٹے رہتے ہیں اور علاوہ اوسکے تین پرت اور اسپر ہوتے ہیں -

ٹٹولنے سے جو چیز مانند سخت معلوم ہوتی ہے وہ لمبی ڈوری ہے بایئں ڈوری بہ نسبت داہنی کے ہمیشہ لمبی ہوتی ہے اسی سبب سے بایاں خصیہ بھی نیچا ہوتا ہے -

فوطے جنمیں خصیے لٹکتے ہیں تھیلی کی مانند ہوتے ہیں - ایک لکیر جوڑ کرکے زیریں سطح کے ٹھیک بیچ سے مقعد تک جاتی ہے جسکو سیون کہتے ہیں اسکے ذریعہ سے فوطے دو حصوں میں منقسم معلوم ہوتے ہیں - اسکی ساخت دو پرتوں سے ہے چنانچہ اول یا بیرونی تو جلد ہے جو جسم کی دوسری جگہ کی جلد کی نسبت زیادہ سیاہی مایل و باریک و ڈھیلی و شکن دار ہوتی ہے اور اوسپر چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہیں - دوسرا یا درونی پرت ایک جھلی کا ہے جو سکڑنیوالے عضلاتی ریشوں سے بنا ہوا باریک و سرخی مایل ہے اسکے درونی سطح سے آگے سے پیچھے تک بیچمیں ایک نکال اسطرح نکلا ہے کہ ایک تھیلی کے دو خانے مثل بٹوے کے ہوجاتے ہیں جنمیں دو نو خصیے لٹکتے رہتے ہیں -

۲ - بقول اطبا ویسی ہر مرد کے دو خصیے ہوتے ہیں جو عورتوں کی خصیوں کی نسبت بڑے اور گلٹی دار و تخلخل و سفید رنگ کے گوشت سے مرکب ہیں اسمیں بہت سے سوراخ و آوردے و اعصاب و شرائین ہیں اور اوسکے گرد بہت سے ریشے پیدا ہوے ہیں اور ہر ایک خصیہ ایک جھلی میں لپٹا ہوا ہے مردوں کے خصیوں میں داہنے و بائیں پہلو پہ دو دو غلاف ہوتے ہیں -

گردہ کے گردے درد رگیں غیر حرکت کنندہ خون پہنچانیکے لئے اور پیٹھ
دو شریان دونو خصیوں میں آتی ہیں -
ویسی اطبائے خصیتن کے مزاج کی بابت جو لکھا ہو اوسکو قیاس تسلیم
کرے یا نکرے مگر اوسکا بیان یہ ہو کہ جس شخص کے خصیتن کا مزاج گرم ہوتو
ہے اوسکو جماع کی خواہش زیادہ و موے زہار بہت اور بچے نرینہ پیدا ہوتے
ہیں جسکے خصیتن کا مزاج سرد ہو اوسکو خواہش جماع و موے زہار کم اور
لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں مزاج خصیتن کا تر ہو تو منی کثرت نکلتی ہے -
مزاج گرم خشک ہو تو منی سخت و غلیظ و جماع پر حریص و کثیر الاولاد ہوتو
ہے و خواب بہت دیکھتا ہے و موے زہار زیادہ ہوتے ہیں اور جلد نامرد
ہو جاتا ہے - مزاج خصیتن کا گرم و تر ہو تو منی کی کثرت و قوام منی عمدہ و
موے زہار معمولی اندازہ پر ہوتے ہیں اور زیادہ مباشرت کرنے سے کم نقصان
پہنچتا ہے مزاج خصیونکا گرم و خشک ہو تو خواہش جماع کی اسقدر ہوتی ہے
کہ اکثر اسکے روکنے سے نقصان ہوتا ہے - مزاج سرد و تر ہو تو زیادہ عمر تر
بلغ ہوتا ہو و جماع پر حریص نہیں ہوتا و منی رقیق ہوتی ہے و پیٹرو پر بال کم
لڑکے کم و لڑکیاں زیادہ ہوتی ہیں - مزاج سرد و خشک ہو تو منی کم و غلیظ ہوتی
ہے - بیدلوگ خصیوں کو انڈا اور فوطوں کو اونکا ہتھار کہتے ہیں
اور اونکو منی لیجانے والی نسوں کا سہارنے والا جانتے ہیں اور انکا قول ہے
کہ منی کی دو رگیں جنکو منہہ خصیوں اور پستان سے لگ رہے ہیں -

## اوعیہ منی مردان

۱۔ عضو کے باطن کی ایسی وسعت یا خلا کا نام عربی میں وعا ہے جسمیں کوئی چیز ٹھیری رہے اور اسکی جمع اوعیہ ہے پس جنمیں منی ٹھیرتی ہو اُکو عربی میں اوعیہ منی و انگریزی میں واس ڈیفرنز کہتے ہیں اور ڈاکٹر ایس پی جانز صاحب نے واس ڈیفرنز کا ترجمہ عروق منوی یا خصیہ یا حضیہ کی نالی اور ڈاکٹر محمد عیوض صاحب نے مجاری منی اور ڈاکٹر رحیم شاہ صاحب خان بہادر نے دعا منی کہا ہے ۔

از روے ڈاکٹری اسکا مختصر بیان یوں ہے کہ یہ قریب دو فٹ کے لمبی اور ایک انچ کے آٹھویں یا نویں حصہ کے برابر موٹی نالی ہے جو خصیہ کے علیحدہ جزو کے زیرین چھوٹے سرے یا کرہ سے شروع ہو کر حبل المنی بنکر بہ شرائین وریدو اعصاب اوپر کو چڑھتی ہے اور کچھ آگے چلکر شرائین وغیرہ سے علیحدہ ہو کر مثانہ کے پہلو اور کیسۃ المنی (جسکا بیان آگے ہوگا) کے درونی جانب سے ہوتی ہوئی غدہ قدامیہ کے پیچھے کیسۃ المنی کی نالی سے ملکر منی کی نالی بناتی ہے جو پون انچ لمبی ہوتی ہے اور آخر الامر نایزہ کے اس حصہ میں جا کھلتی ہے جسکو غدہ قدامیہ گھیرے ہوے ہے ۔

۲۔ اطبا دلیسی لکھتے ہیں کہ ہر خصیہ سے ایک ایک یعنی دونوں خصیوں سے دو وعا منی شروع ہو کر اوپر کو چلتے ہیں اور پیڑو کے قریب تک جاکر مثانہ کی گردن کی طرف مایل ہو کر قضیب میں اترتے ہیں اور مردوں میں بہ نسبت عورتوں کے دراز و فراخ و سخت ہوتے ہیں ۔

# کیسۃ المنی

۱- انگریزی میں جس چیز کا نام وسیکیولی سیمنلز ہے اسکا ترجمہ ڈاکٹر ایس پی جائز صاحب نے کیسۃ المنی اور ڈاکٹر حسین شاہ صاحب نے مستقر منی کیا ہے مگر دیسی طبابت کی کتابوں میں نہ تو کیسۃ المنی کا بیان میری نظر سے گذرا اور نہ یہ پورا لفظ کسی لغت کی کتاب میں دیکھا شاید یہ خیال کر کے منی کے ٹھیرنے کی جگہ ہے اسکا نام کیسۃ المنی یا مستقر منی تجویز کر لیا گیا ہو۔

ڈاکٹروں کی تحقیقات سے ظاہر ہوا ہے کہ تھیلی کی مانند دو پیچیدہ نالیاں ایک مضبوط ریشہ دار جھلی میں لپٹی ہوئی مثانہ کے زیریں سطح کے برابر یا دو معاء مستقیم و مثانہ کے مابین غدہ قدامیہ کے پیچھے اور ذرا دیر خصیئے کی نالی کے باہر کیطرف واقع ہیں۔ ایکی خاص انکی رطوبت اور منی جو خصیہ سے آتی ہے بطور ذخیرہ کے جمع رہتی ہے اور بوقت جماع خارج ہو جاتی ہے۔

اگرچہ ہر شخص کے کیسۃ المنی برابر نہیں ہوتے بلکہ کبھی کبھی ایک آدمی کے دونو کیسۃ المنی میں بھی فرق ہوتا ہے مگر عموماً بحساب اوسط ہر ایک کیسۃ المنی پیچیدہ حالت میں ڈھائی انچ لمبی و نصف انچ چوڑی اور کھلی صورت میں پانچ چھ انچ لمبی اور بطخ کی قلم کی مانند موٹی ہوتی ہے انکے پچھلے سرے بند ہوتے ہیں اور انہیں کئی ایک باریک نالیاں مانند شاخوں کے آکر ملتی ہیں اور غدہ قدامیہ کے ٹھیک پیچھا اپنی اپنی طرف کے خصیئہ کی

نالی سے ملکرمنی کی نالی بنالی ہے جسکا ذکر ہو چکا۔

## کوپر صاحب کی گلٹیاں

۱- کوپر صاحب کی گلٹیوں کو انگریزی میں کوپر گلنڈز کہتے ہیں ایشیائی زبانوں میں انکا کوئی قدیمی نام میری نظر سے نہیں گذرا۔ ڈاکٹری کتابوں میں انکا بیان یوں لکھا ہے کہ چھوٹی چھوٹی مٹر کی برابر زرد رنگ کی دو گلٹیاں مردوں کے نایزہ کے دوسرے حصّہ کے عین نیچے ہوتی ہیں اور انکی گاڑھی رس دار رطوبت جسکے فایدہ سے ابھی تک تشریح داں واقف نہیں ہیں بذریعہ ایک ایک نالی کے جنکی طوالت ایک ایک انچ ہوتی ہے نایزہ کے تیسرے یعنی اسفنجی حصّہ کے پچھلے کشادہ سرے میں پہنچتی ہے

## عورتوں کے کالے بالوں کی جگہ

۱- عورتوں کے کالے بالوں کی جگہ کو عربی میں رکب اور انگریزی میں مانز وینرس کہتے ہیں جسکا ترجمہ بعض نے اشتیاق کا ٹیلہ بھی کیا ہے بقول ڈاکٹروں کے یہ وہ نرم و اونچی و گداز جگہ ہے جہاں بعد سن بلوغ بال نکل آتے ہیں اور اوسکے نیچے کی خانہ دار جھلی میں بہت سی چربی ہوتی ہے

۲- اگرچہ بعض دیسی اطباء کا قول ہے کہ عورت ہو یا مرد دونوں کے کالے بالوں کے نکلنے کی جگہ کو رکب کہتے ہیں مگر خلیل کے نزدیک یہ لفظ عورتوں کے واسطے ہی مخصوص ہے۔

## فرج کے بڑے کنارے

۱- جن کا نام فرج کے بڑے لب یا کنارے مقرر کر لیا ہے انکو عربی میں

شفرت کبیرت۔ انگریزی میں لیبیا مجورا کہتے ہیں۔
اندرونی تشریح ڈاکٹری یہ کہ بال کی دو گول دگا ندم تہیں ہیں جو رکب
سے شروع ہو کر نیچے اور پیچھے کو گذرتی ہوئی مقعد سے ایک انچ اوپر تمام ہوتی
ہیں انکی بیرونی سطح پر بال اور جلد کے نیچے گٹھیاں اور اندرونی سطح پر لعابدار
جھلی کا استر اور اندرونی ساخت میں خانہ دار جھلی و چربی وغیرہ ہوتی ہے
انکا فایدہ یہ ہے کہ اعضا نازک کو صدمے سے بچاتی ہیں اور وضع حمل کے
وقت پھیلکر راہ کو کشادہ کرتی ہیں۔
ہر دو کنارہ مذکورہ کے مابین جو کشادگی یا دراڑ ہے اسمیں دو سوراخ
ایک نالیزہ کا اور دوسرا فرج کا پایا جاتا ہے انکا بیان آگے ہوگا۔
۲۔ طبابت کی کتابوں میں سوا اسکے کہ شفرلب فرج کو کہتے ہیں
اور کچھ بیان شفران کبیران کا ابھی تک میری نظر سے نہیں گذرا۔

## فرج کے چھوٹے کنارے

۱۔ ڈاکٹری اصطلاح میں جنکو لیبیا منورا یا نمفی کہتے ہیں انکا نام عربی
میں شفران صغیران اور اردو میں فرج کے چھوٹے لب یا کنارے رکھا گیا ہی
یہ لعابدار جھلی کے دو حصے بڑی لبوں کے مابین واقع ہیں ان پر بہت
سے لعابدار گلٹیاں ہیں جنسے ایک قسم کی روغنی رطوبت نکلتی ہے۔ اندرونی
ساخت میں ودیدی جال ہوتا ہے۔

## بظر

۱۔ مٹے کو عربی میں بظر۔ انگریزی کلیٹورس ہندی میں ٹنا یا ٹھنا کہتے ہیں

ڈاکٹروں نے اسکا بیان یوں لکہا ہے کہ یہ ایک مستطیل صورت کا چہوٹا سا نہایت حس دار آلہ فرج کے چہوٹے لبوں کے مابین ہوتا ہے جسکی ساخت وہیئت یعنی سپاری وقاشہ وغیرہ مثل قضیب کے ہے اور اسیطرح بڑہتا وپہولتا ہے جن ملکوں میں عورتوں کے ختنہ کرنیکا دستور ہے وہ اسکو کاٹ ڈالتے ہیں۔

## دہلیز فرج

دہلیز فرج اس سہ گوشہ وسعت کا نام رکہا گیا ہے جسکے اوپر بظر نیچے فرج پہلو وشپر فرج کے چہوٹے کنارے واقع ہیں اور انگریزی میں اسکو وسٹیبیول کہتے ہیں۔

## نائیزہ عورات

ا۔ ڈاکٹروں نے اسکا بیان یوں لکہا ہے کہ عورتوں کے نائیزہ کی طوالت ڈیڑہ یا دو انچہ اور چوڑائی بہ نسبت مردوں کے زیادہ اور جائے مفرقع فرج کی بالائی یا اگلی دیوار پر ہے۔ اسکی ساخت تو مردانہ نائیزہ کی مانند لعابدار وخانہ دار وعضلاتی تین پرتوں سے ہی مگر غدہ قدامیہ بجائے ایکے کوئی اور ساخت مردوں کی مانند نہیں پائی جاتی۔

نائیزہ کا مُنہہ جو ایک چہوٹا وگول سوراخ ہے بظر سے ایک انچہ نیچے اور فرج کے سوراخ سے تہائی انچہ اوپر ہوتا ہے اور اسکی راہ سے پیشاب آتا ہے

## فرج

ا۔ فرج کے معنی ہیں کشادگی اور مرد یا عورت کے دونو پاؤں کے درمیان کا فاصلہ مگر عورت کے اندام نہانی یعنی شرمگاہ سے مراد لیتی ہیں

اور عربی میں اسکو حبل اور طبی اصطلاح میں عنق الرحم اور انگریزی میں
ویجائینا اور ہندی میں بیگ بولتے ہیں ۔
ڈاکٹری کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ جہلی و عضلات سے بنی ہوئی ایک نالی
ہے جو بڑے کناروں کے مابین کے وراء سے شروع ہو کر مثانہ و امعاء مستقیم کے
مابین سے اوپر و پیچھے بڑھتی ہوئی رحم کی گردن کے چوگرد جا کر تمام ہو جاتی
ہے ۔ اسکا اگلا سرا جو منہہ کہلاتا ہے تنگ اور پچھلا سرا کشادہ ہوتا ہے اور
اگلی یا بالائی دیوار جو بنسبت پچھلی یا زیریں کے چھوٹی ہے بحساب اوسط چار
سے پانچ انچ اور پچھلی یا زیریں دیوار پانچ سے چھ انچ تک لمبی ہوتی ہے ۔
اسکی ساخت تین پرتوں سے ہے چنانچہ بیرونی پرت مضبوط خانہ دار جہلی
و لچکیلے ریشوں اور وریدی جال سے بنا ہے ۔ اور درمیانی پرت جو چمڑ
ہے لیے و مدور عضلاتی ریشوں سے ۔ اور درونی پرت لعابدار جہلی سے
اور بہت سے آوردے و اعصاب و شرائین بھی اسکی بناوٹ میں پائے
جاتے ہیں ۔
کواری عورتوں میں یہ نالی ابتدا و انتہا کے مقام پر تنگ ہوتی ہے
اور چوڑا اوسط حساب و بیچ کا ڈیڑھ انچ ہوتا ہے مگر بچے ہونے سے بہت ڈھیل جاتی ہے
اس نالی یعنی فرج کا بیرونی سوراخ بادامی شکل کا پیشاب کے سوراخ
کے تہائی انچ نیچے ہوتا ہے اور پیشاب و نائیزہ کے سوراخوں کے چوگرد جو
گلٹیاں ہوتی ہیں انہیں سے ایک جوڑا گلٹیوں کا جو فرج کے سوراخ کے
ہر پہلو میں کو پر صاحب کی گلٹیوں کے مقابلہ میں ہوتا ہے انکو بارتھولین کی

گلٹیاں کہتے ہیں یہ گلٹیاں مٹر کی برابر گول قدرے بیضاوی و زرد سرخی مایل ہوتی ہیں اور انکی شفاف قدرے زردی مایل رطوبت بذریعہ نلیوں کے جنکی طوالت نصف انچ سے کچھ زیادہ ہوتی ہے فرج کے چھوٹے کناروں کے درونی سطح پر پہنچتی ہے۔

فرج کے بیرونی سوراخ کے منہہ پر باکرہ عورتوں میں جو جہلی لگی ہوتی ہے اوسکو بڑی علامت بکر کی سمجھتے ہیں مگر اول تو اسکے ہونے میں اختلاف ہے چنانچہ میل و بیک و ڈیورجی صاحبان تو کہتے ہیں کہ ہوتی ہے اور چند ڈاکٹر کہتے ہیں کہ نہیں ہوتی لیکن زیادہ تر اتفاق اوسکے ہونے پر ہے۔ کیونکہ آبرفلا صاحب کہتے ہیں کہ میں نے دو سو سے زیادہ عورتوں کا معاینہ کیا اور سب کے اس جہلی کو پایا اور ڈیورجی صاحب کہتے ہیں کہ سو میں سے ننانوے ۹۹ باکرہ عورتوں کی جہلی مذکور دیکھی گئی۔

جیسا اسکے ہونے نہونے میں اختلاف ہے ایسا ہی اسکی جاے موقع و شکل میں ہے چکا بیان بخیال طوالت ترک کیا جاتا ہے مگر مختصر یہ ہے کہ عموماً ہلالی شکل کی ایک باریک لعابدار جہلی جسکا سامنے کا سطح مجوف اور پچھلا سطح محدب ہوتا ہے۔ فرج کے منہہ پر اسکے کل دایرہ میں لگی رہتی ہے اور ایام طفولیت تک جوں جوں عمر بڑہتی ہے جہلی مذکور بھی بڑہتی جاتی ہے لیکن بالغ ہونیکے بعد اسکے کنارے ڈھیلے ہوکر آپس جہریاں پڑ جاتی ہیں اور جب مرد مباشرت کرتا ہے تو وہ جہریاں پہٹکر انکی جگہ چہوٹی چہوٹی نکال مثل ابہار کے رہجاتی ہیں کبھی یہ جہلی بڑھاپے تک قایم رہتی ہے کیونکہ کبھی جہلی مذکور کے اوپر

سوراخ ہوتا ہے جبمیں مجامعت کرنے سے جھلی میں کچھ نقصان نہیں پہنچتا
کبھی یہ جھلی بلا مباشرت کسی صدمہ یا بیماری کے سبب سوزش ہونے یا
حیض یا کسی اور رطوبت کے خارج ہونے سے بھی پھٹ جاتی ہے۔
۲۔ بقول اطباء دیسی اس کشادگی میں جسکو فرج کہتے ہیں دو سوراخ
ہوتے ہیں ایک مثانہ کیطرف جس سے پیشاب آتا ہی دوسرا رحم کی طرف
جس سے خون حیض نکلتا اور اسمیں جماع کیا جاتا ہے۔
جس سوراخ میں جماع کیا جاتا ہے۔ اور فرج جس سے مراد ہے وہ ایک
جو فدار جگہ ہے جسکی ابتدا سوراخ مذکور سے اور انتہا نفس رحم تک ہے اور
درحقیقت یہ گردن رحم کی ہے کیونکہ رحم کی شکل مقلوب تضیب وخصیہ
کے مانند ہے یعنی نفس رحم مشابہ فوطوں کے اور گردن رحم بمقابلہ تضیب کے
ہوتی ہے پس بوقت مجامعت گردن رحم میں تضیب داخل ہوتا ہے اسی
سبب سے فرج کو عربی میں عنق الرحم بھی کہتے ہیں۔
اس گردن رحم یعنی فرج کی درازی مثل تضیب مردوں کے چھ انگل
سے کم اور گیارہ انگل سے زیادہ نہیں ہوتی۔
اسکی ساخت کری سے تو نہیں بلکہ سخت گوشت سے ہے یعنی اور جگہ کی
نسبت سخت ہے مگر اندر سے نرم و گوشت دار ہے تاکہ بوقت دخول تضیب
مرد کو تکلیف نہو اور لذت آئے اور شکندار ہے تاکہ حسب مقدار ذکر دراز ہو سکے
فرج کے منہ پر باکرہ عورتوں میں چند رگیں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں جنکے
توڑنے کو ازالہ بکارت کہتے ہیں۔

۳ - بیدوں کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شکل قضیب مردوں کے فرج عورات کی طوالت بموجب قد و قامت وغیرہ کے مختلف یعنی چھ یا نو یا بارہ انگل ہوتی ہے -

## رحم

رحم کو فارسی میں بچہ دان ڈاکٹری اصطلاح میں یوٹرس انگریزی میں وومب ہندی میں دہرن کہتے ہیں -

بقول ڈاکٹروں کے رحم جسمیں بحالت حمل بچہ بنتا ہے ایک چپٹا اور قدرے سہ گوشہ کھوکلا آلہ ہے جو مثانہ اور امعا مستقیم کے مابین فرج کے بالائی سرے پر ہوتا ہے - جب حمل نہو تو اسکی شکل شل امرود کے اور ابتداء حمل میں بیضاوی اور حمل کے پورے دنوں میں تربوز کے مانند ہوتی ہے -

رحم کا چوڑا سرا اوپر اور ایک اور نوکیلا سرا فرج کے جوف میں نیچے کو ہے اسکا سطح چپٹا اور پچھلا محدب ہوتا ہے اسکے تین حصے کئے گئے ہیں ایک تو جسم جو بالائی سرے سے گردن تک ہے دوسری گردن - تیسرا منہ جو رحم کی گردن کے آخر میں ہے -

جوان عورتوں میں بحساب اوسط رحم کی طوالت بالائی سرے سے فم رحم تک کم تین انچ و چوڑائی ڈیڑہ انچ و دبازت ایک انچ و وزن نصف یا پون چھٹانک ہوتا ہے - رحم کا جوف جو سہ گوشہ ہے اوسکے تینوں کونوں پر تین سوراخ ہوتے ہیں - دو بالائی باریک سوراخ تو دو نو فلوپین ٹیوب کے منہ ہیں جنکا بیان آگے ہوگا اور زیریں گول سوراخ رحم کی گردن کی نالی کا ہے -

گردن رحم کی نالی تہائی یا نصف انچ ہی اپنے اگلے پچھلے سرو تک اور
درمیان میں کشادہ ہوتی ہے اور اس کشادہ حصہ کی درازی میں ایک ایسی
اونچی لکیر ہوتی ہے - جسمیں بہت سی ترچھی لکیروں کے ملنے سے درخت کی سی
شکل بنجاتی ہے اس نالی کا بالائی سوراخ جسکا ذکر ہوا ہمیشہ اور زیریں سوراخ
صرف باکرہ عورتوں میں گول ہوتا ہے - مگر بعد وضع حمل کے یہ زیریں سوراخ آڑا
ہو جاتا ہے - عوام میں جسکو دہرن کا منہ کہتے ہیں وہ یہی سوراخ ہے -
رحم اپنے جائے موقع پر چار رباطات کے ذریعہ سے قایم ہے جنکا بیان ترک
کیا جاتا ہے - ساخت رحم کی تین پرتوں سے ہے - سب سے بیرونی پرت آبدار جھلی کا
اور درمیانی عضلاتی و درونی لعابدار جھلی کا ہے - چار شرائین رحم کی پرورش کیواسطے
آتی ہیں اور جو وریدین خراب خون واپس لیجاتی ہیں موٹی اور باہم بطور جال کے
ملی ہوئی ہیں - موٹے جاذب آوردے و اعصاب بھی ہوتے ہیں -
۳ - بقول اطبا ودیسی رحم ایک عضو خریطہ کے مانند ہے جو مثانہ و معاء
مستقیم کے مابین واقع ہے اور بذریعہ رباطات پشت و مثانہ و ہڈی وغیرہ سے
مربوط ہے -
نفس رحم و گردن رحم کی شکل شل لوٹے ہوے کیس خصیہ و قضیب کے
ہے جیسا کہ ذکر ہو چکا اور ان دونو کی صورت ایسی ہے جیسے آستین کے اندر آستین
طوالت رحم کی ناف سے لیکر منفذ فرج تک سمجھی جاتی ہے -
بوقت مجامعت سر ذکر پر جو او بچالی سی محسوس ہوتی ہے وہ فم رحم یعنی رحم
کا منہ ہے جو ہمیشہ خاصکر حمل کے دنوں میں ایسا بند رہتا ہے کہ سلائی بھی نہیں

داخل نہیں ہوسکتی گر حمل نہو تو جماع کے وقت منی لینے کو یا حمل ہو تو وضع حمل ہونیکے لئے کہلتا ہے اور چونکہ رحم کو منی کے کہینچنے کا شوق طبعی ہوتا ہی اسلئے رحم بوقت مجامعت عنق الرحم کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔ اور رحم کے اندر تری الرحم یعنی دو افزدلی ہیں جو بوقت مباشرت محسوس ہوتی ہیں۔

لفس رحم جو عنق الرحم کے علاوہ ہے شانہ کے مانند وسیع اور گرون رحم کی طوالت کے انداز پر طویل مگر بالغ لڑکیوں کا شانہ سے چہوٹا اور حیض کے وقت دوچند ہوتا ہے اور حمل ہو تیں بموجب کلانی جنین کے بڑا ہوجاتا ہے ساخت رحم کی سپید و نرم و بے حس ہے۔ نرمی کا یہ فایدہ ہے کہ جون جون جنین بڑہے رحم ہی بڑہتا جائے اور بے حس اسلئے کہ جنین کے سبب رحم کو ایذا نہو اور رحم و ماغی اعصاب سے نہیں ہے بلکہ عصب کے مانند سپید و نرم ہونے کے باعث اسکو عصبی کہتے ہیں۔ مگر ہاں ایک عصب و ماغ سی رحم کیجانب آتا ہے جسکے سبب سے رحم میں حس زیادہ ہوتی ہے تاکہ مباشرت سے لذت حاصل ہو اور کوئی خارجی چیز اسمیں آئے تو معلوم ہوجائے۔

رحم میں دو پردے ہیں ایک تو طبقہ ظاہری جو طبقہ باطنی پر مثل غلاف کے محیط ہے دوسرا طبقۂ باطنی جسمیں بہت سی رگیں اور اُنکے مُنہ اور گڑہے ہیں۔ خون حیض اسی جگہ سے نکلتا ہے اور یہیں سے بچو نکی غذا پہنچتی ہے اسی طبقہ میں دائیں بائیں دو خانے ایسے ہوتے ہیں جنسے معلوم ہوتا ہے کہ دو رحم اور ایک گردن ہے اور ہر ایک حیوان میں جتنی پستان ہوتی ہیں اُتنے ہی یہ خانے ہوتے ہیں اور جتنے خانے ہوتے ہیں اسی قدر بچے پیدا ہوسکتے ہیں

چنانچہ اسی اصول پر اکثر عورتوں کے ایک حمل سے دو بچے پیدا ہوتے ہیں اور
ایک حمل سے تین چار بچوں کا ہونا جو معلوم ہوا ہے بس شاید اُن عورتوں
کے اسیقدر خانے ہوں یا ایک خانہ میں دو بچے ٹھیرے ہوں -

## خصیۂ زناں

۱- عورتوں کے ایک خصیہ کو ڈاکٹری میں اووری اور دونو کو اووریز
کہتے ہیں -
ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ یہ دو چھوٹی وسفید و بادامی شکل کی گلٹیاں ہیں
جو رحم سے ڈیڑھ انچ کے فاصلہ پر اوسکے دونو پہلوؤں پر ایک چوڑی رباط
کی تہ میں لپٹی ہوئی فلوپین ٹیوب کے بیرونی سروں کے پیچھے اور نیچے
ہوتی ہیں -
ہر ایک خصیہ ڈیڑھ انچہ لمبا و پون انچہ چوڑا و نصف انچہ دبیز و چار
سے چھ ساڑھے چھ ماشہ تک وزنی ہوتا ہے اور اوسکا سرا ڈیڑھ انچ لمبہ
گول عضلاتی اور رباطی ڈوری کے ذریعہ سے رحم کے بالائی کونے سے او
بیرونی سرا بذریعہ ایک اور ڈوری کے فلوپین ٹیوب کے بیرونی سرے
سے چپاں رہتا ہے ہر ایک اووری کی درونی ساخت جو آبہار و ریشہ
دار و آوردے دار تین پرتوں میں لپٹی ہوئی رہتی ہے ایک طرح کی خانہ
دار ریشہ دار سفید سرخی مایل ہے جسمیں تیس ۳۰ سے دو سو ۲۰۰ تک دانے پائے جاتے
ہیں جو خام حالت میں دانۂ خشخاس سے چھوٹے و پختہ حالت میں مٹر کی
اور ایک طرح کی شفاف و لسدار رطوبت سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور انہی

دانوں کے اندر بیضے ہوتے ہیں جنسے بچہ بنتا ہے۔
دانہ ہائے مذکورہ اور انکے اندر کے بیضے ہمیشہ سلسلہ وار پیدا ہوتے رہتے ہیں یعنے ایک دانہ پختہ ہو کر ہر مہینے حیض کے ساتھ نکل جاتا ہے اور دوسرا پیدا ہو جاتا ہے اور جب زن و مرد کی شہوت نفسانی کا جوش ہوتا ہے تو دانہ ٹوٹ کر بیضہ خصیہ سے نکل آتا ہے اور اسکی جگہ ایک مسا دار ساخت رہجاتی ہے۔
۴۔ بقول اطبار دیسی عورتوں میں فرج کی دو طرف چھپی ہوئی رحم کی جڑمیں بہ نسبت مردوں کے چھوٹے اور چوڑے دو خصیئے ہوتے ہیں جو علیحدہ علیحدہ جھلیوں میں لپٹے رہتے ہیں۔ اور چونکہ عورتوں کے خصئے لٹکتے نہیں ہیں اسوجہ انہیں صرف دو عضلے ہوتے ہیں۔

## اوعیہ منی زناں

۱۔ اوعیہ منی کے معنی تو صفحہ ۱۹ میں بیان ہو چکے ہیں ڈاکٹروں کی اردو کتابوں میں جو لفظ فلوپین ٹیوب کا ترجمہ نازف نالی کیا گیا ہے اسمیں تھوڑا سا فرق ہے جو آگے لکھا جائیگا۔
مجری کی صورت کی تین چار انچہ لمبی لہردار وگاؤدم دو نالیاں جو رحم کے ہر دو طرف ایک چوڑی رباط کی دو تہوں کے درمیان ہوتی ہیں اونکو ڈاکٹری میں فلوپین ٹیوبز کہتے ہیں۔
ہر ایک نالی کا درونی سرا جو تنگ ہے بذریعہ ایک سوراخ کے رحم کے جوف سے اسکے بالائی کونے پر اور بیرونی سرا جو چوڑا ہے بذریعہ ایک باریک دگول سوراخ کے پیٹ کے جوف سے علاقہ رکھتا ہے اور خصیہ

عورات کے قریب ہوتا ہے اور بذریعہ ایک چھوٹی رباطی ڈوری کے اوسکے
بیرونی پہلو سے چسپاں رہتا ہے۔ اسکی ساخت آبدار عضلاتی و لعابدار
بتین پرتوں سے ہے۔ فایدہ ان نالیوں کا یہ ہے کہ جب خصیہ عورات
سے بیضہ خارج ہوتا ہے تو بذریعہ بیرونی جھالردار سرے کے خصیہ کو پکڑ کر
بیضہ کو سنبھال کر رحم تک پہنچا دیتی ہے ۔

۲۔ دیسی اطبا کا قول ہے کہ عورتوں کے بھی اوعیہ منی ہوتے ہیں مگر
بالنسبت مردوں کے چھوٹے و تنگ کیونکہ انہیں دور جگہ منی پہنچانے کی ضرورت
نہ ہونیکے سبب درازی کی اور منی رقیق ہونیکی وجہ سے فراخی کی حاجت نہیں ہوتی
یہ دو رگیں جو ندار ہیں ایک دائیں اور ایک بائیں جو عورتوں کے دونوں
خصیوں سے شروع ہو کر فم رحم کے اندر ختم ہوتی ہیں اور جو سرا ان رگوں کا رحم
سے ملا ہوا ہے اُسے قاذف الرحم کہتے ہیں۔ اور چونکہ سوراخ انکا تنگ ہے بدیں وجہ
یکدم سے انزال نہیں بلکہ بدفعات ہوتا ہے ۔

## مذی

۱۔ ڈاکٹر حسین شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ مذی غدہ قدامیہ کی رطوبت ہے
جو انزال کے وقت منی کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ اور گو کہ بعد مرگ دودھ
کے مانند سفید دکھائی دیتی ہے مگر بقول آدم صاحب خیال کیا جاتا ہے کہ
غالباً زندگی کی حالت میں شفاف ہوتی ہوگی ۔

ڈاکٹر محمد عیوض صاحب نے اپنی کتاب مجمع البحرین میں لکھا ہے کہ مثانہ
و دانیزہ کی لعابدار جھلی کی ایک سیال رطوبت کا نام مذی ہے ۔

۲- دیسی طبیب کہتے ہیں کہ مجرائے بول کے ابتدائی مقام پر یعنی گردن مثانہ میں ایک غدود ہے اُس سے جو رطوبت بسبب تیزی کے وقت ذکر کے سر پر ظاہر ہوتی ہے اُسکا نام مذی ہے۔ اور جسقدر لذت مباشرت زیادہ ہوتی ہے اسیقدر اسکا اخراج زیادہ ہوتا ہے اور جلق کے وقت بھی بکثرت نکلتی ہے۔ فایدہ اسکا مجرائے منی کو تر کرنا اور منی کے نکلنے میں آسانی بخشنا ہے اسکا مجری یعنی رستہ مجری منی کے اوپر ہے۔ اور یہ رطوبت صرف مردوں میں ہی نہیں بلکہ بقول مُصنف بحر الجواہر عورتوں میں بھی شہوت کے وقت نکلتی ہے

**فایدہ**- ڈاکٹر جیتن شاہ صاحب غدہ قدامیہ کی رطوبت کو مذی لکھتے ہیں اور اطبا و قدیم اُس غدود کی رطوبت کو مذی سمجھتے ہیں جو مجرائے بول کے ابتدا یعنی گردن مثانہ میں ہے پس یہ دونو بیان تو مطابق ہیں کیونکہ مجرائے بول کی ابتدا میں جو غدود ہے اُسکا نام ہی غدہ قدامیہ رکھا گیا ہے مگر صرف اتنا فرق ہے کہ اطبا متقدمین عورتوں میں بھی شہوت کیوقت مذی کا نکلنا خیال کرتے ہیں لیکن عورتوں میں کوئی غدود غدہ قدامیہ کے مقابلہ میں نہیں پایا جاتا ہے۔

## ودی

ا- ڈاکٹر جیتن شاہ صاحب نے اُس رطوبت کو ودی لکھا ہے جو کوپر صاحب کی گلٹیوں سے نکلتی ہے۔ اور ڈاکٹر محمد عبدالحسن صاحب نے غدہ قدامیہ کی رطوبت کا نام ودی رکھا ہے پس غدہ قدامیہ کی رطوبت کی صفت تو ہم پہلے لکھ چکے اور کوپر صاحب کی گلٹیوں کی رطوبت گاڑھی لسدار ہوتی ہے -

۲ - دیسی اطبا کا قول ہے کہ وودی جسکو وذی بھی کہتے ہیں ایک چپ
دار سیال شے مانند سفیدی بیضہ مرغ کے ہوتی ہے جو مرد کے آلۂ تناسل سے
پیشاب کے ساتھ یا پیشاب کرنیکے بعد نکلتی ہے تاکہ پیشاب کی حدت سے
مجری بول کو تکلیف نہو - اور بقول بعض ایک لعابدار رطوبت ہے جو
بوقت ارادہ شہوت اجلیل وغیرہ کے نرم تر کرنیکو جاری ہوتی ہے اور جب
بہت جمع ہوجاتی ہے تو بعد پیشاب کے اسکا اخراج ہوتا ہے - اور یہ رطوبت
اس غدہ میں پیدا ہوتی ہے جو مثانہ کی گردن کے نزدیک یعنی ذکر کی جڑ میں
فایدہ ڈاکٹر جیتن شاہ صاحب نے شاید اس خیال سے کوپر صاحب
کی گلٹیوں کی رطوبت کا نام وودی رکھا ہوگا کہ دیسی اطبا ذکر کی جڑ والی
گلٹیوں کی رطوبت کو وودی کہتے ہیں اور ذکر کی جڑ میں جو گلٹیاں پائی
جاتی ہیں وہ یہی ہیں - اور ڈاکٹر محمد عوض صاحب نے شاید اس وجہ سے
غدہ قدامیہ کی رطوبت کو ودی سمجھا کہ مثانہ کی گردن کے نزدیک غدہ قدامیہ
ہی ہے مگر دیسی اطبا زن و مرد میں مذی کا بوقت شہوت نکلنا مانتے ہیں
جیسا کہ مذکور ہوا اور مذی اس رطوبت کا نام رکھا گیا ہے جو غدہ قدامیہ سے
نکلتی ہے لیکن بمقابلہ غدہ قدامیہ عورتوں میں کوئی گلٹی پائی نہیں جاتی پس
ان وجوہات پر خیال کرکے کوپر صاحب کی گلٹیوں کی رطوبت کو مذی کہا جاے
تو دیسی اطبا کے قول کے ساتھ زیادہ مطابقت ہوسکتی ہے کیونکہ جیسے
مردوں میں کوپر صاحب کی گلٹیاں ہیں ویسی عورتوں میں بارتہلو صاحب
کی گلٹیاں - اور کچھ تعجب نہیں کہ زن و مرد میں بوقت شہوت ان سے یکساں

رطوبت خارج ہوتی ہے۔

## منی

ا۔ منی ایک عربی لفظ ہے جو اس رطوبت کیواسطے بولا جاتا ہے جس سے حیوان کا وجود بنتا ہے اور اسکو نطفہ بھی کہتے ہیں۔ ہندی میں اسکا نام ہدیا بیرج یا دہات اور انگریزی میں سیمن ہے۔

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ منی کی رنگت سفید مایل زرد خاص طرحکی وصورت گاڑہی سیال ہوتی ہے۔ اور بقول کاسپنٹر صاحب اسکا رنگ سفید دودہ کا سا وقوام مانند ریٹ کے ہوتا ہے۔

تندرست آدمی کی تازہ منی نیم شفاف سیال ہوتی ہے اور گول گول ٹکڑے سے آپس میں چپٹتے ہیں مگر خارج ہونیکے کچھ دیر بعد پانی کی مانند رقیق ہو جاتی ہے اور سرد ہونیکے سبب جو اصلی اجزا تہ نشین ہوتے ہیں وہ خشک ہوکر نیم شفاف زرد مایل وسخت نظر آتے ہیں چنانچہ کسی کپڑے پر منی لگی ہو تو وہ مثل کلفدار کپڑے کے سخت ہوتا ہے اور اسکو اگر آنچ پر سینکیں تو خاکی رنگ کا داغ نظر آتا ہے جو روشنی کیطرف دیکھنے سے اور بھی زیادہ خاکی دکھائی دیتا ہے۔

خوردبین سے منی کو دیکھا جاوے تو دو قسم کی چیزیں آپس میں پائی جاتی ہیں ایک تو شفاف وبیرنگ سیال شے جسکی ماہیت سفیدی بیضہ مرغ کے مانند ہے اور جو صرف مددگار اور منزل مقصود پر پہنچانیوالی دوسری چیز کی ہے۔ دوسری بناہی ہوئی چیز جسمیں گول بیرنگ دانے جنکا قطر ایک انچہ کے چار ہزار حصوں کے ایک حصہ کی برابر ہوتا ہے اور حیوانات منی دکھائی دیتے ہیں

۲۔ یہ ہے منی جسکو انگریزی میں اسپرمٹزوا کہتے ہیں اور جو مردوں کی منی کے جزو اعظم ہیں اور عورتوں کے بیضہ کے ساتھ جن کے ملنے سے جنیں میں جان پڑتی ہے انکی صورت دمدار لمبے کیڑوں کی مانند یعنی سر گول اور دُم باریک اور طول ایک انچ کے چار یا پانچ سو حصوں کے ایک حصہ کی برابر اور جسم کا چوڑاؤ ایک انچ کے چھ ہزار حصوں کے ایک حصہ کے مطابق ہوتا ہے اور منی کے اندر جلد جلد حرکت کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اگر ایک انچ کا فاصلہ تیرہ منٹ میں طے کرتے ہیں اور حرکت کے وقت کوئی رکاوٹ کی شے انکے روبرو ہو تو اس رستے کو چھوڑکر دوسری طرف چلتے ہیں لیکن دم ہلاتے ہوئے آگے کو بڑھتے ہوئے نظر آتے ہیں پیچھے کو ہٹتے ہوئے کبھی نہیں دکھائی دیتے مگر انکو جاندار نہیں سمجھا جاتا۔

بعض کی رائے ہے کہ منی میں منی کے کیڑے نہیں ہوتے لیکن اتفاق اسی پر ہے کہ مردوں کی منی میں ضرور ہوتے ہیں اور جسم کے خارج ہونیکے بعد تھوڑے عرصہ تک زندہ رہ سکتے ہیں۔

منی یا منی میں کے کیڑے کو دھوکر اسمیں شورہ کا تیزاب ملائیں تو اسکا رنگ ایسا زرد ہو جاتا ہے کہ پھر سفید نہیں ہوتا۔ کارپنٹر صاحب فرماتے ہیں کہ نیلا تھوتھا یا ہلدی کا رنگا ہوا کاغذ اسمیں ڈالنے سے کچھ تبدیلی نہیں ہوتی اور منی کے کیڑے جبتک بنکر کامل نہیں ہوتے انہیں وہی شے ہوتی ہے جو منی کے سیال حصے میں لیکن جب وہ پختہ ہوکر کامل ہوجاتے ہیں تو انمیں اجزا حیوانی مختلف قسم کے نمک پائے جاتے ہیں۔

ایک ڈاکٹر صاحب اسکی ماہیت میں بحساب فیصدی یہ اجزا بتاتے ہیں نوّے حصے پانی - چھ حصے بن اوکسائیڈ آف پروٹین یعنے وہ چیز جس سے ناخن وجلد کا کچھ بنتا ہے - چار حصے کہانیکا نمک وچونہ ومیگنشیا ومی .. سفنیٹ اوف سوڈا -

منی جسکے بغیر حمل قرار نہیں پاسکتا وہ خصیتن میں اسطرح بنتی ہے کہ جب غذا کا خلاصہ خون میں ملکر اور وہ خون پھیپڑوں میں صاف ہوکر بذریعہ قلب دیگر شرائین میں جاکر اعضا کی پرورش ورطوبتوں کی پیدائیش میں کام آتا ہے اور اُس سے جگر میں صفرا وتہوک کی گلٹیوں میں تہوک وآنسو کی گلٹیوں میں آنسو وعورتوں کی پستان میں دودہ بنتا ہے اسی طرح شرائین خون دورہ کرتا ہوا جب خصیتین میں پہنچتا ہے تو منی کی نالیاں اس خون میں سے منی کے اجزا نکال لیتی ہیں اور نالی ہائے مذکورہ کے اندر کی جہلی کے کیسوں میں منی ومنی کے کیڑے بنتے ہیں مگر بقول ایکٹن صاحب کامل پختہ منی کا کیستہ المنی میں پہنچنے اور کچھ عرصہ تک وہاں ٹھہرنے سے ہی ہوتا ہے یعنے خصیوں میں آہستہ آہستہ منی بنتی ہے اور وہاں سے قطرہ قطرہ اوعیہ منی کی راہ سے کیستہ المنی میں پہنچکر پکتی ہے -

اکثر حیوانوں میں مدت تک منی بنانیوالے اعضا خورد ولاغر رہتے ہیں اور بوقت مقررہ جب منی بنتی اور پکتی ہے تب بڑھ جاتے ہیں مگر بعض حیوانوں وانسانوں میں منی بنانے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا بلکہ زمانہ بلوغت سے ایک دراز عرصہ تک انکو منی پیدا کرنے ونسل بڑھانے کی

قابلیت رہتی ہے لیکن کولیکر صاحب کی رائے ہی کہ جماع یا احتلام ہوئے
کیوقت جب منی کے خارج ہونیکی ضرورت ہوتی ہے تب بذریعہ عصاب
تحریک ہوکر خصیتین کی طرف خون زیادہ جاتا ہے اور یہی منی ہے۔
اگرچہ ابھی تک یہ تحقیق نہیں ہوا کہ منی بنکر جمع رہتی ہے یا ضرورت کے
وقت بنتی ہے مگر اکثر کا یہی خیال ہے کہ انسانوں کے جوش میں آنیکی
کوئی فصل یا موسم تو ہے نہیں پس خصیتین میں منی بنتی اور کیسۃ المنی میں
جمع ہوکر یعنی اپنی رطوبت کے ساتھ ملکر تیار رہتی ہے اور بوقت
ضرورت تھوڑی اشتعالک سے ہی خارج ہوجاتی ہے مگر ہاں جب منی کا
خرچ نہیں ہوتا تو بننا بھی موقوف ہو جاتا ہے اور مجامعت وغیرہ کیطرف
خیال نہوا ور جسمی ریاضت بھی سختی کیجاے تو اکثر حالتوں میں باوجود
تندرستی وجوانی کے نہایت کم بنتی ہے یا بالکل نہیں بنتی۔
اس باب میں بہت اختلاف رائے ہے کہ بچہ کا ہیولےٰ مرد کی منی سے
بنتا ہے یا خصیہ عورات کے دانوں سے چنانچہ دوسو ۲۶۲ راے اسی علم
میں لکھی گئی ہیں مگر کامل تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ صرف عورت کے
بیضہ یا مرد کی منی سے بچہ نہیں بنتا بلکہ جب مرد کی منی عورت کے بیضہ کے
ساتھ ملتی ہے تو اسمیں حمل کی استعداد پیدا ہوجاتی ہے اور اسی تیاری
پر اولاد کا والدین یا اونکے عزیزوں کے ہم شبیہ پیدا ہونا قیاس کیا گیا ہے
منی کا یہ فائدہ تو ظاہر ہے کہ وہ نسل کی باقی رکھنے والی شے ہے مگر اسکے
علاوہ مردانگی و قوت بھی اسکے متعلق ہے۔

فرانس کے ایک مشہور تجربہ کار حکیم کا قول ہے کہ جب منی بنکر خارج نہیں ہوتی تو وہ خون میں جاذب ہوکر جسمی و دماغی قوی کو ترقی بخشتی ہے۔ اور اسکے قول کی تصدیق تاریخی حکایتوں و تجربہ سے بھی ہوتی ہے یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو ایام جنگ میں عورتوں کی قربت سے جو باز رہنے کا حکم دیا اور پہلوانوں کو اس فعل سے جو منع کیا جاتا ہے اسکا یہی مطلب ہے کہ جسمی طاقت زیادہ ہو جاوے۔

اگرچہ کو لیکر صاحب کہتے ہیں کہ منی بنکر پھر خون میں جاذب ہونیکی کوئی قوی دلیل نہیں ہے مگر ایکٹن صاحب کا قول جسکو ڈاکٹر چیتن شاہ صاحب بھی پسند فرماتے ہیں یہ ہے کہ بنی ہوئی منی اپنی اصلی صورت میں تو بذریعہ آوردہ و شرایین و جاذب آوردوں کے خون میں جذب نہیں ہوتی لیکن پہلے اسکی چربی بنتی ہے اور پھر عروق جاذبہ جذب کرلیجاتی ہیں اور اسطرح منی کا کچھ حصہ خون میں جاذب ہو سکتا ہے کیونکہ منی کے راستے باندھنے یا سوجنے کے سبب مسدود ہو جائیں تو بھی منی بنتی اور غائب ہوتی رہتی ہے ـــ

ایکٹن صاحب موصوف ہیلر صاحب کے قول کو مبالغہ سمجھتے ہیں مگر وہ صاف صاف یہ کہتے ہیں کہ منی جسمیں اعلیٰ درجہ کی طاقت ہے واپس خون میں پہنچکر دورہ کرتی ہوئی لڑکوں کی داڑھی و مونچھ و ملوکے زنار پیدا کرتی ہے اور آواز و عادت کو بدل دیتی ہے اور یہ سب تغیرات عمر کی زیادتی سے نہیں بلکہ منی کے خون میں ملنے سے ہی ہوتے ہیں کیونکہ مخنثوں میں

وہ باتیں نہیں پائی جاتیں جو مردوں میں ہوتی ہیں۔
شہوت کیوقت حشفہ میں زیادہ خون آنیکے سبب جب خراش یادغدغہ پیدا ہوکر بذریعہ اعصاب جس حرام مغز تک پہنچتا ہے اور وہاں سے لوٹکر مجری منی وکیسۃ المنی وحلیل کے عضلاتی ریشوں کو حرکت میں لاتا ہے تو بے اختیار جہندگی کے ساتھ وہ منی جمکا ذکر ہوا احلیل کی راہ سے باہر نکل آتی ہے اور اس تعلق کے سبب جو دماغ و حرام مغز کے مابین ہے انسان کو منی کے نکلنے یعنے انزال ہونیکی خبر ہو جاتی ہے اور ایک بار مجامعت کرنے میں جوان وتندرست آدمی کی جسقدر منی نکلتی ہے اسکا وزن بحساب اوسط قریب ایکتولہ اور چار ماشہ کے ہوتا ہے مگر وہ سب منی ہی نہیں بلکہ اسمیں اندازاً نصف حصہ کیسۃ المنی کی اور کچھ کچھ غدہ قدامیہ اور کو پر صاحب کی گلٹیوں اور احلیل کی لعابدار جھلی کی رطوبت بھی شامل ہوتی ہے۔
عورتوں کی منی کی بابت ڈاکٹروں کا یہ خیال ہے کہ مجامعت کے وقت مردوں کی مانند عورتوں کے منی نہیں نکلتی بلکہ اسوقت فرج کی رطوبت خارج ہوتی ہے جسکو عام آدمی منی سمجھتے ہیں مگر ہاں عورتوں کی منی اُن بیضوں کو کہہ سکتے ہیں جو مردوں کی منی کے ساتھ ملکر بچہ بناتے ہیں اور جنکا بیان خصیہ عورات میں ہو چکا۔
۲- دیسی اطباء کہتے ہیں کہ یہہ ہضم چہارم کا فضلہ یعنی منی جسکا رنگ سفید بو کھجور کی سی قوام غلیظ ہوتا ہے روح وقلب کے بعد جسم کی گرم ترین چیزوں میں سے ایک چیز ہے اور درست دیا دیا ترو وسفر سیاق کی

مضبوط کرنیوالی اور آنکھوں کو روشنی بخشنے والی ہے۔

جب گردہ کے گردو لپشت سے وہ خون جبمیں مادہ منی کا ہوتا ہے عروق کے منہ سے خصیتین میں گرکر جمع ہوکر نضج پاتا ہے تو خصیتین کی ذاتی سفیدی کے سبب سفید ہوجاتا ہے اور اسمیں صلاحیت و استعداد تولید کی پیدا ہوجاتی ہے اسی کو منی کہتے ہیں۔

بعض کا قول ہے کہ منی چوتھے ہضم کا فضلہ ہے مگر وہ شے نہیں جو دفع کرنیکے لایق ہو بلکہ وہ لطیف و غذائیت کے قابل چیز ہے جو بعد ہضم چہارم کے تمام اندام سے فاضل رہتی ہے اور بقاء نوع کے لئے کام آتی ہے پس منی گویا غذا کا خلاصہ ہے جو خون صالح سے پیدا ہوتی ہے یعنے آج غذا کہائی جاے تو تین شبانہ روز کے بعد تمام رگوں خاصکر دماغ سے اسکا خلاصہ یعنے خون صالح جدا ہوکر خصیہ کی رگوں میں جمع ہوتا ہے اور جیسے عورتوں کی پستان میں دودہ سفید ہوتا ہے اسیطرح مردوں کے خصیہ میں وہ سفید ہوجاتا ہے

بقول بقراط اصل اور خمیر منی کا دماغ ہے بذریعہ ان دو رگوں کے خصیوں میں پہنچتا ہے جو رگیں کان کے پیچھے سے حرام مغز میں اور وہاں سے گردوں میں اور گردوں سے خصیوں میں آتی ہیں اور ہر عضو کا مادہ بذریعہ ایک شاخ کے ان رگوں میں آکر ملتا ہے اور گردہ پر خمیر مذکور کا رنگ سفید سرخی مایل ہوتا ہے مگر خصیوں میں پہنچکر بلور کی مانند سفید ہوجاتا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ سیاہ رنگ کے آدمی کی منی کا رنگ سیاہ ہوتا ہے
مگر یہ قول بالکل غلط ہے کیونکہ انہی کا خون ہے اور خون کالے اور گورے
کا یکساں ہوتا ہے پھر منی کا رنگ کیسے سیاہ ہو سکتا ہے -
اس بات پر تو طبیب و حکیم دونوں متفق ہیں کہ قوت عاقدہ نر کی منی میں
اور قوت منعقدہ مادہ کی منی میں ہے لیکن اس بات میں اختلاف ہے کہ
نر کی منی میں قوت منعقدہ جزو جنین ہونیکے لئے اور مادہ کی منی میں قوت
عاقدہ مرد کی منی کے انجماد کرنے کیواسطے بیج ہے یا نہیں مگر اکثر حکما کا یہ قول
ہے کہ اگر ایک ہی منی میں قوت عاقدہ و منعقدہ ہوتی تو دوسری منی کے
ملنے کی کیا حاجت تھی اور گو کہ بعض کہتے ہیں کہ ایک منی سے بھی بچہ پیدا
ہوا ہے لیکن حکیم محمد رازی لکھتے ہیں کہ غالباً نر و مادہ کی منی ملنے سے
ہی جنین کا انعقاد ہو سکتا ہے - اس بحث پر حکما و اطبا نے بہت کچھ رائے
زنی کی ہے لیکن اسکو فضول سمجھکر ترک کیا جاتا ہے -
اطبا کے نزدیک انزال ہونا یہی ہے کہ بذریعہ اوعیہ منی حاجت کے
وقت خصیتین سے منی قضیب میں آتی ہے اور لذت کے ساتھ کودتی ہوئی
باہر نکل جاتی ہے -
عورتوں کی منی کے بابت اگرچہ بعض طبیب کہتے ہیں کہ مجامعت کے
وقت فرج سے جو شئے نکلتی ہے وہ ایک رطوبت ہے اور بعض متقدمین اسکو
طمث کے لفظ سے موسوم کرتے ہیں - چنانچہ بقول ارسطو عورتوں کے منی
نہیں ہوتی بلکہ مادہ تولید خون حیض میں ہوتا ہے - شیخ فرماتے ہیں کہ گو

جو رطوبت خارج ہوتی ہے گو وہ مثل منی کے ہوتی ہے لیکن حقیقت میں وہ
منی نہیں ہے۔ پس ایسے چند اقوال سے تو منی کا عورتوں میں خارج ہونا نہیں
پایا جاتا مگر جالینوس و قرشی و مسیحی وغیرہ اکثر اطبا کا اسی پر اتفاق ہے کہ عورتوں
کے بھی ضرور منی ہوتی ہے جسکا رنگ زرد و قوام رقیق اور خون حیض کے مشابہ
ہے اور مسلمان نامی طبیبوں نے مفسروں کے قول کے ساتھ مطابق ہونیکے سبب
اس اخیر قول پر زیادہ زور دیا ہے اور متفق اللفظ ہو کر اسی کو تسلیم کیا ہے۔
فائدہ۔ نئے فیشن کے لوگوں کا قیاس ہے کہ زمانہ سابق کے مفسروں نے
یونانی حکمت کا چرچا دیکھا تو قرآن کے معنی ان اقوال کے ساتھ مطابق
کر دیے جو اس زمانہ میں رائج تھے مثلاً ان دنوں ازروئے مسائل حکمت آسمان
ایک بیرونی الاجسام کا نہ عالم سمجھا جاتا تھا تو انھوں نے بھی سما کے لفظ کی ویسی
ہی تفسیر کر دی ورنہ آجکل آسمان کو جو حد نظر سمجھا جاتا ہے اس قول کے
خلاف بھی سما کے معنی نہیں ہوتے۔ ایسا ہی زمانہ سابق کے بعض طبیبوں کا
گمان تھا کہ زن و مرد دونوں کی منی ہوتی ہے پس مفسرین نے بھی فلینظر
الانسان مما خلق خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب کے
معنی قول مذکور کے ساتھ مطابق کر کے لکھ دیا کہ صلب پشت مرد و ترائب
سینہ عورات سے مراد ہے یعنی زن و مرد دونوں کے منی ہوتی ہے۔ مگر آیت مذکورہ
کے معنی اقوال زمانہ حال کے خلاف بھی نہیں ہوتی لیکن زیادہ تر مسلمان کہ
مفسرین سابق کے قول کو ہی تسلیم کرتے ہیں اور نئے فیشن کے آدمیوں کا
قیاس نئے فیشن والے نہیں مانتے اسلیے ہم اس بحث کو طول دینا نہیں

پاینی اور اسکا فیصلہ ناظرین کی رائے پر چھوڑتے ہیں ۔

۳ ۔ بیدوں کا قول ہے کہ منی تبور کی مانند سفید. ورقیق وقدر بودار وشیریں وچکنی شے ہے جو بعض اوقات تیل اور بعض اوقات شہد کی مثال ہوتی ہے ۔

منی جو خصیوں میں آکر پکتی ہے اور غذا کا سا اقبال ہضم ہے اسطرح بنتی ہے کہ غذا کا اصلی جزو ناف سے بذریعہ ایک ہوا کے حرکت کرکے سوا چار روز بعد سینہ میں پہنچتا ہے اور پت کے وسیلہ سے پک کر سرخ ہو جاتا ہے جسے خون کہتے ہیں جو تمام بدن میں رہکر زندگی کو قایم رکھتا ہے ۔ پہر وہ خون صفرا کی تیزی سے پک کر گوشت اور گوشت پک کر چربی اور چربی سے ہڈی اور ہڈی سے گودہ اور گودہ سے منی سوا چار چار روز بعد بنتی ہے یعنے آج غذا کھائی جاوے تو ایک ماہ بعد اسکے اصلی جزو سے منی بنجاتی ہے پہر پانچ ہواؤں کے ذریعہ سے (جو ہوائیں تمام بدن میں رہتی ہیں) وہ منی کل جسم میں پہنچ جاتی ہے اور جسطرح دودہ میں گھی یا گھی میں رس ہوتا ہے اسیطرح تمام بدن میں منی موجود رہتی ہے ۔

منی کا یہ تو فایدہ ظاہر ہے کہ عورتوں کے خون حیض کے ساتھ ملکر بچہ بناتی ہے مگر اس سے بدن کو قوت اور فربہی بھی آتی ہے اور یہ روح کا ایک نہایت اچھا سہارا ہے ۔

انزال ہونیکے بارے میں بیدوں کا یہ قول ہے کہ اگرچہ منی تمام بدن میں ہوتی ہے لیکن جب عورت کے ساتھ نہایت شوق سے متوجہ ہونیکے سبب

جی کو خوشی ہوتی ہے تو مثانہ سے دو نکل نیچے دائیں طرف جو موتر نربت نامی ناڑی یعنے احلیل ہے اسکے رستہ سے باہر نکل آتی ہے جسے ٹھیک جانا یا انزال ہونا کہتے ہیں ۔

ہند کے نہایت قدیم لوگوں یعنے کوک شاستر کے ماننے والوں کے اقوال سے تو صاف ثابت ہے کہ عورتوں کے منی ہوتی ہے اور ہر شب و روز جسم کے ہر مقام میں بھرتی ہے اور انکو انزال ہوتا ہے اور بیدوں کے قول سے بھی عورتوں کے منی کا ہونا پایا جاتا ہے مگر وہ یوں لکھتے ہیں کہ مرد و ہیں تو ایک ماہ یعنی غذا کے اصلی جزو سے خون و گوشت و چربی و ہڈی و گودہ وغیرہ علی الترتیب مذکورہ سابق بنکر منی بنتی ہے اور عورتوں میں بجائے منی کے حیض کا خون بنجاتا ہے ۔

## حیض

ا - حیض کو لاطینی زبان میں مینسز یا کیا مینیا انگریزی میں منتھلی کورس - فارسی میں ماہواری ایام - ہندی میں حیلا یا استری دہرم کہتے ہیں ۔

بقول ڈاکٹروں کے حیض ایک رطوبت ہے جو ہر قمری مہینے یعنے اٹھائیس دن میں ایکبار بالغ عورتوں کے رحم کی لعابدار جہلی سے رستی ہے اور بحساب اوسط چار اور کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ سات دن تک نکلتی رہتی ہے ۔

اس رقیق رطوبت کا رنگ بدکا سرخ یا سیاہ یا سرخ سیاہی مائل

بوخاص قسم کی۔ وزن بموجب قوت ومزاج کے مختلف لیکن بحساب
اوسط دو چھٹانک سے پانچ چھٹانک تک ہوتا ہے اگر رطوبت مذکور بکثرت
خارج ہو تو اسکا منجمد ہونا ممکن ہے ورنہ جمنے نہیں پاتی کیونکہ اسمیں کھار
ہوتا ہے اور اسکی گذرگاہ میں سیزاب۔ بس یہ ہیں کا تیزاب ملنے سے
کھار کی تاثیر زائل ہونیکے سبب قوت انجماد جاتی رہتی ہے مگر بکثرت آوے
تو بوجہ باقی رہنے تاثیر کھار کے منجمد ہوجاتی ہے بو بالغ اور لازم ہے۔

جب یہ رطوبت معمولی طور پر رقیق آوے اور اسمیں نیلا نباتی کاغذ ڈالیں
تو تیزابی کیفیت ہونیکے وجہ سے رنگ سرخ ہوجاتا ہے۔

اگرچہ ڈاکٹروں نے ایسی نقلیں لکھی ہیں کہ نو و آٹھ و پانچ و چھ برس
کی لڑکیوں میں حیض کا آنا و پستان کا ابھرنا بلکہ ایک برس کی لڑکی کے
بھی ٹھیک حیض کی رطوبت کا آنا دیکھا گیا اور بعض کو جوانی میں نہ آیا اور
بڑھاپے میں آنے لگا مگر عموماً یہی ہے کہ سرد ملکوں میں سترہ یا اٹھارہ برس
اور گرم ملکوں میں بارہ برس کی عمر میں عورت بالغ ہوجاتی ہے اور اسکو
حیض آنے لگتا ہے۔ یا برس چھ مہینے کی کمی بیشی جو مزاج یا طاقت یا
حیثیت کے سبب سے ہوجاتی ہے وہ ایک مستثنی بات ہے۔

جیسے حیض کے ایام شروع ہونے میں اختلاف ہے ویسا ہی بند ہونے
میں یعنی ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ بعض عورتوں کو ستاون اور بعض کو
اٹھتر برس کی عمر تک حیض ہوتا رہا لیکن اکثر چالیس پچاس برس کی عمر ہونیکے
بعد حیض کا ہونا بند ہوجاتا ہے اور حمل یا دودھ پلانے کے زمانہ میں باقی

خون بازیادتی خون یا کسی اور مرض کے سبب سے جو بند ہو جاتا ہے اسکا
آئیں شمار نہیں ہے۔

حیض کے دنوں میں درد سر و درد کمر و سستی و کاہلی و بیتری و چڑچڑا پن
بوجہ و گرانی معلوم ہوتی ہے اور عورت کمزور ہو نیز بخار بھی ہو جاتا ہے۔

۲۔ طبیبوں کے نزدیک حیض ایسا خون ہے جو بالغ عورتوں کے رحم
سے ہر مہینے وقت معینہ پر نکلتا ہے اور کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ دس
دن تک آتا ہے۔ اور اسمیں عورتوں کی تندرستی ہے کہ وقت مقررہ پر خاص
اندازہ کے ساتھ حیض کا خون آتا ہے کیونکہ معمولی طور پر تنقیہ نہ ہو تو
رعشہ یا عقر یا بواسیر یا گندہ دہنی وغیرہ کے پیدا ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے
حیض کا ہونا ایک بڑی علامت عورتوں کے بالغ ہونیکی ہے اور یہ
حالت گرم ملکوں میں جلد و سرد ملکوں میں بدیر واقع ہوتی ہے چنانچہ گرم
مقاموں میں دسویں برس اور سرد جگہوں میں بیسویں برس اور بحساب
اوسط دس پندرہ برس کی عمر میں حیض آنے لگتا ہے مگر فقیہ لوگ کہتے ہیں کہ
نو برس کی عمر میں بھی آسکتا ہے اور پچپن یا اڑتالیس یا ساٹھ برس کی
عمر تک آکر بند ہو جاتا ہے۔

دموی مزاج کی عورتوں کے خون حیض کا رنگ ابتدا میں سرخ ہوتا
ہے داہنی جانب تیزی و جلن پائی جاتی ہے۔ مزاج سوداوی ہو تو شروع
میں سیاہ و بدبودار خون حیض خارج ہوتا ہے اور بوقت اخراج بائیں طرف
سوزش معلوم ہوتی ہے۔ صفراوی مزاج کی عورتوں کے حیض کے خون کا

رنگ زرد اور رقیق ہوتا ہے اور گردن رحم میں تیزی و سوزش محسوس ہوتی ہے بلغمی مزاج کی عورتوں میں غلیظ و سفیدیمائل خون خارج ہوتا ہے -

علاوہ بیماری وغیرہ کے حمل کے دنوں میں جو حیض کا آنا بند ہوتا ہے اسکا یہ سبب ہے کہ اُن دنوں میں خون حیض کے دو حصّے ہو جاتے ہیں یعنی ایک حصّہ میں سے کچھ تو جنین کی غذا میں کام آتا ہے اور کچھ متفق ہو کر رحم و شحم سے خالی اعضا کو پُر کرتا ہے اور کچھ اوپر کو پستان تک چڑھکر اور وہاں مستحیل[1] ہو کر بچہ کی غذا کے لئے دودھ بنتا ہے - دوسرا حصّہ جسکی اصلاح طبیعت نہیں کر سکتی وہ ویسے ہی پڑا رہتا ہے اور بعد وضع حمل کے دفع ہوتا ہے جسے نفاس کہتے ہیں -

۴۴ - بیدوں کا قول ہے کہ جسطرح مردوں میں غذا کے خلاصہ سے ایک مادہ بنام منی بنتی ہے اسیطرح عورتوں میں خون حیض پیدا ہوتا ہے جو پانچوں عناصر یعنے آب - آتش - باد - خاک - خلا[2] سے مرکب ہے مگر اس آتش کا خواص زیادہ ہے اور اسی سبب سے اسکو آفتاب کے متعلق سمجھتے ہیں

حیض کا خون پندرہ برس کی عمر میں آنا شروع ہوتا ہے اور پچاس برس تک ہر مہینے آتا ہے بعدہ بند ہو جاتا ہے اور خون حیض کے آنے کی تعداد پانچ رات یا چار دن مقرر ہیں - اسکے بعد عورت صاف ہو جاتی ہے -

(۱) یہ لفظ تغیر کیفیات یعنے ایک چیز سے دوسری چیز بننے اور بنی ہوئی شے کے بگڑ جانے پر بولا جاتا ہے -

(۲) حال کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ آتش و خلا تو کچھ شے نہیں و آب و باد و خاک میں کئی عناصر ملے ہوئے ہیں اور اسیطرح جتنے عناصر اب تک معلوم ہوئے ہیں اُنکی تعداد پینسٹھ ہے -

حیض کا خون معمولی طور پر آوے تو اسکا رنگ خدمرد کو کامی غش کی بیربہوٹی
کے رنگ کی مانند ہوتا ہے اور بغیر درد و جلن قسم کا مغدغہ یعنی خراش سکا
بہت کم اور جس کپڑے پر یہ خون لگے ہو (جیسے اسکے چھونے یا رگڑ لگنے یا
لفانے سے ہوتا ہے) یا جسم کے دیگر مقامات
۱- بعد وضع حمل جو ترطیب عصب سماع سے وا اچھی صورت دیکھ کر عصب
انگریزی میں لوکیبا جذ رعصب شامہ سے وکوئی مرغوب شے بدن پر
بقول ڈاکٹر منہ سے - یا دماغ سے ہو جیسا کہ صرف ارادہ یا خیال سے
کے بعد رحم کی حرام مغز سے ہو جیسا کہ حرام مغز کے کسی خراش آور مرض کے
کہیں جاتی ہے غرضکہ مقامات مذکورہ میں سے کسی مقام سے دغدغہ
رہنے سے ش شروع ہو کر مغز و حرام مغز پر اسکا اثر پہنچتا ہے اور وہاں
بند ہو نس ہو کر اور خاص آلت کے عصب پر پہنچکر حسب تحریر کوبالٹ ر
ہ صاحب وغیرہ کے اس طرح اپنا اثر ظاہر کرتا ہے کہ وہ عصبی شاخیں
رقیق ہوئی عروق کا پھیلانا ہے متاثر ہو کر ورید و شرائین کو پھیلاتی ہیں
اور پھر ائین زیادہ خون کی گنجائش ہو جاتی ہے اور قضیب کے جڑ والے
پھر زرہ کہ متاثر ہو کر حرکت میں آتے ہیں یعنے ان کے دباؤ سے ذکر کی
بواسیر کا خون واپس جانے سے رکتا ہے تو خون کے زیادہ آنے اور
کے ہو لنے جانے کے سبب جڑ کی طرف سے ذکر کا پھولنا شروع ہوتا ہے
ان کے کل چھوٹے چھوٹے جوفوں میں جو وریدیں بھری ہوتی اور
نہیں یا ارذن پر شرائین کی باریک شاخیں پھیلی ہوئی رہتی ہیں وہ نے

سب اسی حالت میں خون سے پُر ہو جاتی ہیں - اور اُن شرائین و وریدوں
کے بھرنے سے جوف مذکور میں خلا نہیں رہتا اور قضیب کے باہر کا پردہ
جو کہ خوب مضبوط ہے اس سبب سے خون کی رگیں تو زیادہ پھیل
نہیں سکتیں اور خون اندر سے زور کرتا ہے پس ان سب وجوہات
کے سبب ذکر خوب سخت ہو جاتا ہے - اور چونکہ صانع حقیقی نے خوب
لذت اور انتشار ہونے کے لئے حشفہ کو نہایت ہی ذی حس بنایا
ہے پس جوں جوں حشفہ میں خون زیادہ پہنچتا ہے تیوں تیوں حشفہ
کا خراش زیادہ ہو کر اُسکا اثر بذریعہ اعصاب حس مغز و حرام مغز پر اور
دماغ سے بذریعہ اعصاب حرکت ذکر کے عضلات و عروق پر نمایاں ہوتا ہے
اور بعد بوجہ خون کے آنے کی زیادتی ورگ کا درد و لذت و حشفہ کا تناؤ
بڑھتا جاتا ہے - اور چند لمحہ تک یہی لینے انتشار کی حالت قایم رہتی ہے بعد
اس تاثیر سے ظروف منی بھی موثر ہو جاتے ہیں اور منی نکل پڑتی ہے
جسے انزال ہونا بولتے ہیں اور اس انزال ہونے کے ساتھ ہی اکثر
تعصب کی مدی اور نظام عصبی کا وہ جوش بھی جو انزال ہونے سے
ذرا پہلے ہوتا ہے فوراً جاتا رہتا ہے اور جگر کی طرف سے ذکر نرم ہوتا
ہونا سب کا سب آخر کو حشفہ بھی سست و ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور ذکر
کے جوف کی جگہ اسد لوا ریں اور غالباً اُنکے عضلاتی ریشے عروق پہ دبا
ڈالکر خون کو جلد دھکیل دیتے ہیں چنانچہ اسی سبب سے انتشار کے کامل
ہونے میں جتنی دیر لگتی ہے اُسقدر فرو ہونے میں نہیں ہوتی بلکہ بعض

دفعۃً عصبی جوش یکایک فرد نہیں ہوتا تو نعوظ بھی آہستہ آہستہ فرو ہوتا ہے اور تھوڑی دیر بعد پھر بھی قایم ہو سکتا ہے۔

ذکر کے تند یا سست ہونے کے لئے منی کے ہونے یا نکل جانیکی کچھ ضرورت نہیں ہے بلکہ بچوں کو بھی باوجود منی نہ بننے کے انتشار ہوتا ہے اور سست انتشار بغیر انزال کے فرد ہو جاتا ہے مگر طبعی یعنی اصلی و سچا انتشار جو ظروف منی میں منی پُر ہونے کے سبب سے ہوتا ہے بلا انزال فرو نہیں ہوتا۔

۲ - طبیب کہتے ہیں کہ جب قضیب کے جوف دار مقامات میں ریح و شرایین میں روح و آوردون میں خون بھر جاے تو اسمیں استادگی و تندی ہو جاتی ہے مگر مبدا ان قوتوں وغیرہ کا دل و دماغ و جگر و خصیے ہیں اور معدہ کی تقویت ہونا بھی ضرور ہے۔ اور قضیب کی حس و حرکت مغز و حرام مغز کے اعصاب سے اور بڑھنے و پرورش پانیکی قوت جگر و گردہ و معدہ سے اور اصل ان کی دل سے متعلق ہے پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب سب آلات مذکور صحیح و سالم ہوں تو دل سے خواہش جماع کی پیدا ہونے کے سبب قضیب کے مقامات مجوفہ میں ریح(۱) و شرایین میں روح و آوردوں میں خون بھر کر وہ ایستادہ

(۱) سدیدی کے مصنف نے اس بارہ میں جو لکھا ہے اس سے مترشح ہوتا ہے کہ قضیب کے جوف دار مقاموں میں ریح نہیں بھرتی بلکہ خون و روح و ریح بہت چھوٹی عروق کے اندر ہوتی ہیں اور عروق کے پُر ہونے سے قضیب کے جوف دار مقام بھر جاتے ہیں فقط۔

ہوجاتا ہے تاکہ رحم میں منی پہنچانے کے قابل ہوجاے۔ پھر جب منی پہنچ
جاتی ہے تو دونوں عضلے جو قضیب کے پہلو میں ہیں دونوطرف سے
کھنچتے ہیں تاکہ انکے راستہ مستقیم و اوعیہ منی کشادہ ہوجائیں پھر حشفہ
کے زیادہ ذکی الحس ہونے اور فرج ورحم میں انکے لگنے سے بہت لذت
حاصل ہوتی ہے اور مجاری کے تر و نرم کرنے کو ودی و مذی وغیرہ نکلتی
ہے اور آخر الامر منی بذریعہ اوعیہ منی کے انثیین سے احلیل میں آتی ہے
اور احلیل کے بیرونی سوراخ سے لذت کے ساتھ کود کر قعر رحم میں چلی جاتی
ہے جسکو انزال ہونا کہتے ہیں۔

بقراط کا قول ہے کہ جو خون منی بنانے اور قضیب کی غذائیت میں
کام آتا ہے اسمیں ریح کے زیادہ ہونے یا وہم کے سبب سے بھی انتشار
ہوجاتا ہے مگر درحقیقت فم مثانہ کے دونوں جانب جو غدود ہیں انکے
مادے یا منی کی کثرت اور حدت کے وقت جو لطیف و رقیق مادہ پیدا
ہوتا ہے اسمیں دغدغہ یعنی خراش پیدا ہونے سے نعوظ ہوتا ہے۔

نیند میں انتشار ہونے کا یہ سبب ہے کہ جو روح و ریح بیداری میں
تحلیل ہوتی ہیں وہ سونیکی حالت میں تحلیل تو ہوتی نہیں پس شرائین
میں انکے زیادہ پُر ہونے سے انتشار ہوجاتا ہے۔

اور خاصکر نیند کے آخر میں کہ جو وقت ہضم کامل ہوتا ہے اور تیسرے
ہضم کے آخر اور چوتھے ہضم کے شروع میں جو فضلے حاصل ہوتے ہیں طبیعت
انکے دفع کرنے پر مائل ہوتی ہے اس سبب سے اسوقت انتشار زیادہ ہوتا ہے

## شہوت زناں

[ شہوت ولفظ جماع کے معنی صفحہ ۵۰ میں بیان ہوچکے ہیں اور بجز لفظ الذکر ولفظ الرجل وانتشار کے اُن لفظوں کا عورتوں کی نسبت بھی اسطرح استعمال ہوسکتا ہے کہ عورتوں کو شہوت ہونا۔ عورتوں کو خواہش جماع ہونا۔ کامی استری وغیرہ۔

ڈاکٹروں کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ جب عورت مرد کی حرکات بغل گیری وبوسہ وغیرہ کو دل سے پسند کرے اور اُسکے کاموں میں شریک ہو تو ثابت ہوتا ہے کہ عورت کو جماع کی خواہش ہوتی ہے۔

اگرچہ بعض دفعہ وہ عورتیں جنکو اعضاء تناسل کے ذکی الحس ہونے کے سبب جماع سے تکلیف ہوتی ہے یا حمل کی تکلیفوں سے ڈرتی ہیں یا حاملہ ہونے یا کسی اور وجہ سے جماع میں مزا نہیں معلوم ہوتا یا بلا مرضی نکاح ہوتا ہے یا جلق کی عادت ہوتی ہے یا کسی دوسرے مرد سے تعشق ہوتا ہے یا خصیے نہیں ہوتے[1] تو اُن سب صورتوں میں جماع سے نفرت کرتی ہیں مگر خصیہ نہونا تو ایک لاعلاج مرض ہے باقی دیگر اسباب مذکورہ بالا کی اصلاح کردیجاوے تو ضرور اُنکو خواہش مجامعت کی ہوتی ہو لیکن ان عام لوگوں کے اس خیال کا ثبوت کوئی نہیں ہے کہ عورتوں میں مردوں کی نسبت جماع کی خواہش زیادہ ہے بلکہ درحقیقت مردوں کی

(۱) باوجود موجود ہونے آثار جوانی کے حیض نہ آوے اور جماع کی خواہش نہو تو خصئے نہونے کا خیال ہوتا ہے۔

برابر ہی عورتوں کو شہوت نہیں ہوتی کیونکہ مردوں کو خواہش پہلے ہو جاتی ہے اور عورتوں کو بہت سے بوس وکنار کے بعد بلکہ اسوقت شہوت اُبھرتی ہے کہ جب مرد جماع میں مشغول ہوتا ہے اور بعض عورتوں کو توحیض سے فارغ ہونیکے چند روز بعد تک ہی جماع کی خواہش رہتی ہے اور پھر نہیں ہوتی اور جن کو عارضہ ہوتا ہے اُن کو توجماع کے وقت ہی دشواری سے ہوتی ہے یا جماع کیوقت ہی تیس ہوتی اور بقول ڈاکٹر ایکٹن صاحب کے ایام حمل و رضاعت میں بھی عورتوں کو شہوت نہیں ہوتی۔

بعض عورتوں کو پیٹ میں کیڑے یا مثانہ میں پتھری ہونے یا بری تعلیم ہونے کے سبب واہیات خیالات میں رہنے یا خاص مزاج و غذا بخش و شہوت انگیز دواؤں کے کھانے کے سبب جوش شہوت زیادہ ہوتی ہے یا بوجہ مرض نمفومینیا (جسکو ہیداتیا ننداجون کہتے ہیں) کے جماع سے سیری نہیں ہوتی اور مرد سے بزور جماع کراتی ہیں یہ کلیہ قاعدہ سے مستثنےٰ باتیں ہیں۔

بعض عورتوں کو خود بخود بھی جماع کی خواہش ہوتی اور مغلوب الشہوت بھی معلوم ہوتی ہیں لیکن اُنکا شہوت ناک ہونا اور مجامعت کیطرف نہایت مایل ہونا اکثر مرد کے خوش کرنے یا اولاد کی آرزو کیلئے ہوتا ہے۔ عورتوں کے بنظر لینے ٹٹنے وفرج کی دیواروں کے بہت سے حقیقی ایسی خاصیت ہے کہ جماع سے عورت کو لذت حاصل ہوتی ہے۔ اور بعض

ملکوں میں بنظر کہ اس خیال سے کاٹ ڈالتے ہیں کہ انکی شہوت کم ہو جاے مگر اس تدبیر سے سب عورتوں کی شہوت زایل نہیں ہوتی ۔

ہمنے سُنا ہے کہ بعض عورتوں کو خواب میں مجامعت کا خیال ہو کر فرج وغیرہ کی رطوبت بہی خارج ہو جاتی ہے اور انکو غسل کرنے کی ضرورت ہوتی ہو لیکن اکثر عورتوں کو ایسا نہیں ہوتا شاید انکو ہوتا ہو جنکے خیال ایسے افعال کیطرف زیادہ متوجہ ہوں ۔

بعض عورتیں جنکو اچہا کہانے پہننے کو ملتا ہو اور فحش کتابوں کے مطالعے یا بد صحبت کے سبب انکے خیالات خراب ہوتے ہیں اور شوہر میسر نہیں ہوتا تو مست و دیوانی ہو جاتی ہیں ۔

۲ ۔ دیسی اطبا کے قول سے بہی عورتوں کو شہوت کا ہونا ظاہر ہوتا ہے چنانچہ اُن کے نزدیک پستان و بن ران و لب فرج مقام شہوت کے ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ پستان کو ملنے اور بن ران کو بذریعہ سر انگشت کہجلانے اور سوراخ فرج پر حشفہ گہسنے سے عورت پر شہوت غالب ہو جاتی ہے اور جب عورت پر شہوت کا غلبہ ہوتا ہے تو آنکہوں میں سرخی سی آجاتی ہے حدقۂ چشم میں آنکہوں کو پہراتی ہے ۔ سانس جلد جلد لیتی ہے وغیرہ وغیرہ اور انکا قول ہے کہ بمقام و موسم سرد میں عورتوں کو شہوت زیادہ ہوتی ہے ۔

چونکہ رحم منی کے جذب کرنے کی مشتاق ہے بدیں وجہ مباشرت کیوقت فرج کی طرف مایل ہو جاتی ہے اور خصیہ عورات سخت ہو کر گردن رحم کو تابت رکہتے ہیں تاکہ مرد کا نطفہ اسمیں پہنچ جاے ۔

برابر بھی عورتوں کو شہوت کا ہونا تو مانتے ہیں مگر مرد سے عورتوں کو شہوت زیادہ ہونے سے انکو بھی انکار ہے۔ چنانچہ بعض حضرات نے بہت سی عقلی ونقلی دلایل سے عورتوں میں شہوت کی زیادتی ہونے سے انکار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر عورتوں میں شہوت کی زیادتی ہوتی تو قرآن میں جو سراسر حکمت ہے کبھی ایک مرد کو چار عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم نہ ہوتا۔ اور جب سردی وتری عورتوں کے مزاج میں ہے تو پھر کسطرح انکو شہوت زیادہ ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ عورتوں کی منی چونکہ پستان سے آتی ہے بدیں وجہ عرصہ دراز میں انکو شہوت ہوتی ہے اور بوجہ سرد وتر مزاج ہونیکے انزال بھی دیر میں ہوتا ہے۔

۳۔ بیاس جی نے پوتھی سری مدبھاگوت میں لکھا ہے کہ عورتیں غلبۃ الشہوت ہوتی ہیں اور علم کوک میں اہل ہند نے بیان کیا ہے کہ ہر عورت میں مرد سے دگنی بھوک چوگنی محبت اٹھ گنی شہوت جماع دس گنی نرم ہوتی ہے اور حیض سے فارغ ہونے وبچہ جننے کے بعد شہوت جماع کی زیادتی پائی جاتی ہے۔

عورتوں کی شہوت کے یہ پندرہ مقام ہیں۔ سر۔ پیشانی۔ ابرو۔ چشم۔ رخسارہ۔ کان کی لو۔ غبغب یعنی ٹھوڑی کا درمیانی مقام۔ سینہ۔ ناف۔ پیڑو۔ فرج۔ ران۔ پنڈلی۔ پاؤں۔ پاؤں کی انگلیاں۔ پس ہندی رو سے ابتدائی پندرہ روز میں دائیں طرف اور آخر کے پندرہ دن میں بائیں شہوت ہوتی ہے اور ہر روز سے معینہ سر یا پیشانی پر آہستہ ناخن مارنے

ایڑی یا آنکھ یا لب یا رخسار یا ٹھوڑی پر جو نتھنے دکان کی لو یا پستان یا
ناف یا دیگر مقامات کو آہستہ آہستہ ملنے سے شہوت حرکت میں آتی ہے اور
عورت کو انزال ہو جاتا ہے[1]۔

## حمل

اِس حمل قرار پانے کو انگریزی میں پرگننسی اور کانسیپشن ہندی میں
گربھ یا آدھان کہتے ہیں۔

ڈاکٹری میں حمل کا بیان یوں لکھا ہے کہ بقار نسل کیواسطے تمام حیوانوں
میں اپنے جسم کے مطابق نیا جسم پیدا کرنیکی جو قوت ہے اُسکے بموجب زن و
مرد میں جب مجامعت ہوتی ہے اور دونو کے اعضاء تناسل اور اُنکی رطوبتیں
صحیح سالم ہوتی ہیں تو مرد کی منی قضیب سے نکلکر براہ فرج و رحم جاکر عورتوں
کے خصیوں کے کسی دانہ کو چھوتی ہے تو اُسمیں حمل کی استعداد ہو جاتی ہے
یعنے دانہ مذکور اور منی کے ملنے کے بعد خصیہ عورات و قاذف نالیوں و
رحم میں ایک طرح کی حرارت پیدا ہو کر اُن سب میں ایک نوع کی تبدیلی قائم
ہوتی ہے اور دانہ مذکور ٹوٹنے کر اُسکا بیضہ جس سے بچہ بنتا ہے فلوپین ٹیوبز
میں تین ہفتہ تک ٹھہر کر رحم میں چلا آتا ہے اور آٹھ دن سے بائیس[2] دن
تک کے اندر بچہ کا ہیولے[2] بنجاتا ہے بعدہ دھڑ اور سر پیرا اور جسم بنتا ہے

(۱) آجکل کے اطبا و متقدمین کی اس رائے کو محض بے اصل سمجھتے ہیں اسلیئے ہم نے اُن اختلافوں کا
بالکل نہیں لکھا جو مقامات و تاریخ وغیرہ کی بابت کتابوں میں مندرج ہیں یہ چند کلمے بھی صرف اسواسطے
لکھدیئے ہیں کہ ناظرین کو پرانے لوگوں کے خیالات سے کچھ آگاہی ہو جائے۔
(۲) وہ شے جو جسموں کی اصل ہو اور جب اوسپر صورت لگے تو جسم بنتا ہے۔ یہ عربی لفظ ہے۔

غرضنکہ ڈیورجی صاحب اور دوسرے کئی صاحبوں نے جنین کے قد و وزن دیگر ترقیات روز افزوں کا حال جو لکھا ہے وہ یوں ہے۔

حمل قرار پانے سے بیس دن بعد جنین کی لنبائی ایک انچہ کے بارہویں حصہ کی برابر اور تین ہفتہ کے بعد ایک انچہ کے دسویں حصہ کی برابر ہوتی ہے چوتھے ہفتہ میں مع دو جھلیوں و رطوبت کے ریٹھے کے بیج سے کچھ چوڑا و بیضاوی شکل کا ہوتا ہے اور جھلیوں کو ہٹا کر دیکھیں تو سیاہ چیونٹی یا مکھی کی برابر دس رتی وزن میں سانپ کی مانند سر پھولا ہوا دُم باریک جس کے آخر میں نال لگی ہوئی۔ منھ کے مقام پر ایک شگاف۔ آنکھوں کی جگہ دو سیاہ نقطے ہوتے ہیں۔

پانچویں ہفتے میں ایک انچہ کی چوتھائی حصہ کی برابر لمبا ہوتا ہے۔

چھٹے ہفتے میں ناک و آنکھ و منھ و کان کے سوراخ نظر آتے ہیں۔ دھڑ و سر میں فرق ہوتا ہے۔ آنول کا بننا شروع ہو جاتا ہے وزن بیس رتی سے سینتیس رتی کے قریب تک ہوتا ہے۔

ساتویں آٹھویں ہفتے میں لمبائی ایک انچہ سے دو انچہ تک اور وزن ایک تولہ ہوتا ہے۔

دو مہینے کا جنین ڈیڑھ انچہ سے چار انچہ تک لمبا اور آٹھ ماشہ سے تین ماشہ تک وزنی ہوتا ہے۔ ناک و لب کی بنیاد و آنکھوں کا حلقہ نظر آتا ہے۔ بازو و پاؤں سینہ سے الگ ہو جاتے ہیں۔ لڑکی ہو تو بظر و لڑکا ہو تو قضیب دکھائی دیتا ہے۔ مقعد کے مقام پر ایک سیاہی مائل نقطہ ہوتا ہے۔

تین مہینے کا جنین ڈیڑھ سے چھ انچ تک لمبا آدھی چھٹانک سے ڈیڑھ چھٹانک تک وزنی ہوتا ہے اور آنکھ و منہ بند و انگلیاں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں

چار مہینے کا جنین ساڑھے چار انچ سے ساڑھے انچ تک لمبا سوا یا ڈیڑھ چھٹانک سے ساڑھے تین یا چار چھٹانک تک وزنی ۔ منہ بڑا و کھلا ہوا ناخن دپتہ نمودار ہوتا ہے اعضا تناسل کے دیکھنے سے جنسیت میں فرق نظر آتا ہے ساما (اثنا عشر) میں جنین کا فضلہ دکھائی دیتا ہے جلد سخت و گلابی ہوتی ہے

پانچویں مہینے جنین کی لمبائی چھ سے ساڑھے دس انچ تک اور وزن ڈھائی ساڑھے تین چھٹانک سے نصف چھٹانک اوپر آدھ سیر تک ۔ سر بڑا ۔ ناخن نمایاں ۔ دل و گردے بہت بڑے ۔ جلد پہ چکناہٹ و (بال) پیدا ہوتے ہیں

چھٹے مہینے جنین کی لمبائی آٹھ سے ساڑھے تیرہ انچ وزن آدھ سیر کے ایک سیر اور ایک چھٹانک تک ۔ چہرہ سرخ ۔ بال سفید ۔ جلد چکنی ۔ خصئے گردوں کے پاس ہوتے ہیں

ساتویں مہینے طوالت گیارہ سے سولہ انچ ۔ وزن ایک سیر سے دو سیر اور ڈھائی چھٹانک تک ۔ جلد گلابی و دبیز و چکنی ۔ آنکھ کے پپوٹے کھلے ہوئے تمام بڑی آنتوں میں فضلہ ۔ پتہ میں پت ۔ خصئے گردوں سے دور و دماغ کی ساخت مضبوط ہوتی ہے ۔

آٹھویں مہینے جنین کا طول چودہ سے اٹھارہ انچ ۔ وزن آدھ یا ڈیڑھ سیر سے دو سیر ساڑھے گیارہ چھٹانک تک ۔ جلد قدرے پھیکی یا مندا اور چکنی اور اس پر چھوٹے چھوٹے بال ۔ ناخن انگلیوں کی نوک تک ہوتے

ہیں اور مردوں و عورتوں کے خصیے نیچے اتر آتے ہیں۔

نو ماہ مہینے یعنی پورے دنوں کا جنین سوا سولہ سے بیس انچ لمبا۔ وزن ڈھائی سیر یا کم اوپر دو سیر سے ساڑھے تین سیر تک۔ سر پر پون انچ سے ایک انچ تک لمبے بال۔ جلد چکنی۔ مردوں کے خصیے فوطوں میں فضلہ بڑی آنتوں کے اخیر حصہ میں ہوتا ہے۔

پیدا ہوتے ہی بچہ کو دیکھا جائے تو سر آگے سے پیچھے کو زیادہ لمبا و دیگر اعضا کی نسبت بڑا۔ چہرہ چھوٹا۔ سینہ کشادہ۔ شکم کا بالائی حصہ بڑا و زیریں حصہ گاودم۔ پاؤں بہ نسبت ہاتھوں کے چھوٹے۔ بیرونی اعضاء تناسل بڑے انگلیوں کی نوکوں سے ناخن آگے کو نکلے ہوئے۔ آنکھیں کھلی ہوئیں۔

شروع حمل سے چار ماہ تک فم رحم بند رہتا ہے اور جوں جوں جنین بڑھتا ہے رحم بھی بڑھتا جاتا ہے اور اسکی شکل بیضاوی ہو جاتی ہے نیچے کی طرف کو کچھ ہٹ جاتا ہے۔ چھٹے مہینے گردن رحم کی چھوٹی ہو کر پھیل جاتی ہے اور رفتہ رفتہ کم ہو کر آٹھویں مہینے بالکل طوالت اسکی جاتی رہتی ہے اور نویں مہینے رحم کا منہ کشادہ ہو کر بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔

اگرچہ اکثر ۲۷۲ دن یعنی نو مہینے قمری سے زیادہ جنین رحم میں نہیں رہتا مگر یہ امر بھی دلیل اور تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ نو مہینے سے زیادہ یعنی ستائیس ہفتے اور کبھی ساتویں مہینے میں بھی وضع حمل ہوتا ہے یعنے مدت مذکورہ میں جب جنین رحم سے باہر نکلکر سانس لینے کے لائق ہوتا ہے تب رحم میں حرکت دافعہ اور کھچاوٹ ہو کر بچہ باہر نکل آتا ہے۔

حمل کے ایام کا شمار یا تو اسدن سے ہوتا ہے کہ مرد نے عورت کے ساتھ صحبت کی ہو مگر کسی بار صحبت کا اتفاق ہوا ہو تو جو حیض بند ہوا ہو اسکے دو ہفتے پیشتر سے حساب کیا جاتا ہے اور دونو صورتوں میں نو مہینے قمری میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اور بچہ جب رونہ پڑکے اسدن سے شمار کیا جاسے تو ۱۹ یا ۲۲ ہفتہ میں پیدایش بچہ کی ہوتی ہے۔

ایک حمل کے بعد دوسرا حمل قرار پا لنے کی نسبت بعض تو کہتے ہیں کہ یہ امر نا ممکن ہے کیونکہ جب فم رحم حمل قرار پا لنے کے بعد بند ہوجاتا ہے تو پھر کیسطرح دوسرا حمل قرار پا سکتا ہے لیکن بعض کہتے ہیں کہ گو لعاب دار رطوبت سے رحم کے سوراخ بند ہو جاتے ہیں مگر ایسے نہیں کہ منی کے گذرنے میں حرج ہو کیونکہ کبھی کبھی حمل کے سبب سے سوراخ بند ہونے پر بھی حیض کا خون کا اخراج ہوتا ہے۔ اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ جب مرد کی ہی ایک وقت میں دو یا تین بیضۂ عورات سے ملے تو یکدم سے دو یا تین جنین پیدا ہوں مگر چند نقلیں ایسی بھی بیان کی گئی ہیں جن سے کچھ کچھ فاصلہ کے بعد دو دو تین تین بچوں کا پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً ایک صاحب نے دیکھا کہ ۱۸۰۰ء میں ایک گورے کی عورت کے دو لڑکے ایک کالا دوسرا گورا تھوڑی دیر کے فاصلہ سے پیدا ہوے اور تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اسکے خاوند کے بعد ایک حبشی نے مجامعت کی تھی۔ اور ایک عورت کے تین لڑکے مختلف رنگ کے ایک ساتھ ہوے اور ڈاکٹر سیٹن نے تین ماہ کے وقفہ سے دو لڑکوں کا پیدا ہونا اور

اُن کا تندرست رہنا بیان کیا ہے۔

رحم کے علاوہ فلوپین ٹیوبز و خفیہ عورات میں بھی حمل قرار پا سکتا ہے مگر فلوپین ٹیوبز میں دو ماہ اور خصیہ عورات میں چھ ماہ سے زیادہ نہیں رہتا کیونکہ اس مدت کے بعد مقامات مذکور پھٹ کر حاملہ مر جاتی ہے اور عورت کا بیضہ مرد کی منی سے ملکر فلوپین ٹیوبز میں جو آتا ہے اگر وہ نالی مذکور میں نہ آسکے اور پیٹ میں گر پڑے تو وہیں بڑھنے لگتا ہے اور پورے دنوں بلکہ عمر بھر مردار ہو کر وہیں رہتا ہے یا دبل بنکر آنتوں یا رحم و فرج کی راہ سے یا پیٹ کی جلد توڑ کر ایک ایک عضو جدا نکل آتا ہے مرد کا نطفہ فرج کی دونوں لبوں کے درمیان میں بھی پہنچ جاتے اور کوئی امر مانع اوخال منی نہ ہو تو کہتے ہیں کہ منی کے کیڑے حرکت کر کے مقام مقصود تک پہنچ جاتے ہیں مگر میں نے یہ بھی سُنا ہے کہ بعض ڈاکٹروں کا قول ہے کہ منی کے کیڑوں کا حرکت کر کے خصیۂ عورات تک جانا ناممکن ہے مگر جاذب آور دے جذب کر کے پہنچا دیتے ہیں۔ خیر اسمیں کچھ اختلاف ہو لیکن یہ تو ثابت ہو چکا ہے کہ مرد کی منی فرج کی لبوں کے اندر پہنچنے سے ہی حمل قرار پا جاتا ہے بلکہ چند ڈاکٹروں کے تجربہ سے تو یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نر کی تازہ شہوتی منی بذریعہ پچکاری کے مادہ کے رحم میں پہنچا دی جاوے تو حمل قرار پا سکتا ہے چنانچہ ایک ایسے شخص نے جسکی مقعد و خصیہ کے درمیان کی جگہ میں منی کی نالیوں کے سوراخ تھے حسب صلاح ڈاکٹر کاک برن صاحب تازہ منی جمع کر کے بذریعہ پچکاری عورت کے رحم میں

داخل کر دی اور نو مہینے بعد تندرست لڑکا پیدا ہوا -

یہ بھی پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ حمل ہونے کے لئے عورت کو مباشرت کی خواہش یا شہوت کا جوش ہونیکی ضرورت نہیں ہے بلکہ بلا جوش شہوت بحالت متنفر دغفلت صرف ایک دفعہ کی مجامعت سے ہی حمل قرار پاسکتا ہے

یہ بھی تحقیق ہو گیا ہے کہ حیض ہونیسے ایک دن پہلے یا دو روز یا ایک یا دو ہفتہ بعد تک یا خاص ایام حیض میں مجامعت کرنیسے مرد کی منی عورت کے ادوم سے ملجاوے تو حمل قرار پا جاتا ہے علاوہ ان دنوں کے اکثر کہیں نہیں ہوتا

- **فایدہ** ایام حیض میں مجامعت کرنا شرعاً ممنوع ہے وعقلاً باعث حدوث امراض ہو سکتا ہے بوجوہ خاص اُن دنوں میں جماع نہ کرنا چاہئے -

۲ - بقول اطبا دیسی حمل کے قرار پانے میں یہ چھ حالتیں ہوتی ہیں

اول حالت جو ایک ہفتہ میں ہوتی ہے یہ ہے کہ جب مجامعت کرنے سے مرد کی منی جسمیں قوت عاقدہ ہے اور عورت کی منی جسمیں قوت منعقدہ ہے باہم ملکر رحم میں قرار پکڑیں اور کوئی سوء المزاجی[1] یا اور کوئی خارجی یا بادی سبب نہو اور رحم صحیح سالم بھی ہو تو اُس ملی ہوئی منی میں جوش پیدا ہو کر بُلبلہ کی مانند چار نقطے ایک دل کی دوسرا دماغ کی تیسرا جگر کی جگہ پیدا ہوتے ہیں اور چوتھا سب کو گھیرے رہتا ہے اور حرارت غریزی داعضا کی حفاظت کرتا ہے اور رگو نکا منھ اُس سے لگا رہتا ہے تاکہ

(۱) جب کسی عضو پر حرارت یا برودت غالب آکر اسکو اسکے اصلی کام سے مانع ہو اور پھر وہ اپنا معمولی فعل نہ کر سکے تو اس حالت کو سوء المزاج کہتے ہیں -

اُن کا تندرست رہنا بیان کیا ہے۔

رحم کے علاوہ فلوپین ٹیوبز وخصیہ عورات میں بھی حمل قرار پاسکتا ہے مگر فلوپین ٹیوبز میں دو ماہ اور خصیہ عورات میں چھہ ماہ سے زیادہ نہیں رہتا کیونکہ اس مدت کے بعد مقامات مذکور پھٹ کر حاملہ مرجاتی ہے اور عورت کا بیضہ مرد کی منی سے ملکر فلوپین ٹیوبز میں جو آتا ہے اگر وہ نالی مذکور میں نہ آسکے اور پیٹ میں گر پڑے تو وہیں بڑہنے لگتا ہے اور پورے دنوں بلکہ عمر بھر مردار ہوکر وہیں رہتا ہے یا دنبل بنکر آنتوں یا زخم وفرج کی راہ سے یا پیٹ کی جلد توڑکر ایک ایک عضو جنین کا نکل آتا ہے مرد کا نطفہ فرج کی دو نوں لبوں کے درمیان میں بھی پہنچ جائے اور کوئی امر مانع ادخال منی نہو تو کہتے ہیں کہ منی کے کیڑے حرکت کرکے مقام مقصود تک پہنچ جاتے ہیں مگر میں نے یہ بھی سُنا ہے کہ بعض ڈاکٹروں کا قول ہے کہ منی کے کیڑوں کا حرکت کرکے خصیہ عورات تک جانا نا ممکن ہے مگر جاذب آوردے جذب کرکے پہنچا دیتے ہیں۔ خیر اسمیں کچھہ اختلاف ہو لیکن یہ تو ثابت ہوچکا ہے کہ مرد کی منی فرج کی لبوں کے اندر پہنچنے سے ہی حمل قرار پاجاتا ہے بلکہ چند ڈاکٹروں کے تجربہ سے تو یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نر کی تازہ وشہوتی منی بذریعہ پچکاری کے مادہ کے رحم میں پہنچائی جاوے تو حمل قرار پاسکتا ہے چنانچہ ایک ایسے شخص نے جسکی مقعد وخصیہ کے درمیان کی جگہ میں منی کی نالیوں کے سوراخ تھے حسب صلاح ڈاکٹر کاک برن صاحب تازہ منی جمع کرکے بذریعہ پچکاری عورت کے رحم میں

داخل کردی اور نو مہینے بعد تندرست لڑکا پیدا ہوا۔

یہ بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ حمل ہونے کے لئے عورت کو مباشرت کی خواہش یا شہوت کا جوش ہونیکی ضرورت نہیں ہے بلکہ بلا جوش شہوت و بحالت تنفر و غفلت صرف ایک دفعہ کی مجامعت سے بھی حمل قرار پا سکتا ہے

یہ بھی تحقیق ہوگیا ہے کہ حیض ہونیسے ایک دن پہلے یا دو روز یا ایک یا دو ہفتہ بعد تک یا خاص ایام حیض میں مجامعت کرنیسے مرد کی منی عورت کے اودم سے ملجاوے تو حمل قرار پا جاتا ہے علاوہ ان دنوں کے اکثر کچھ نہیں ہوتا

**فایدہ** ایام حیض میں مجامعت کرنا شرعاً ممنوع ہے و عقلاً باعث حدوث امراض ہو سکتا ہے پس بوجہ خاص اندنوں میں جماع نہ کرنا چاہیئے۔

۲۔ بقول اطبا دیسی حمل کے قرار پانے میں یہ چہ حالتیں ہوتی ہیں۔

اول حالت جو ایک ہفتہ میں ہوتی ہے یہ ہے کہ جب مجامعت کرنے سے مرد کی منی جسمیں قوت عاقدہ ہے اور عورت کی منی جسمیں قوت منعقدہ ہے باہم ملکر رحم میں قرار پکڑیں اور کوئی سوء المزاجی[1] یا اور کوئی خارجی یا بادی سبب نہو اور رحم صحیح سالم بھی ہو تو اُس ملی ہوئی منی میں جوش پیدا ہو کر بلبلہ کی مانند چار نقطے ایک دل کی دوسرا دماغ کی تیسرا جگر کی جگہ پیدا ہوتے ہیں اور چوتھا سب کو گھیرے رہتا ہے اور حرارت غریزی و اعضا کی حفاظت کرتا ہے اور رگ کا منہ اُس سے لگا رہتا ہے تاکہ

(۱) جب کسی عضو پر حرارت یا برودت غالب آکر اُسکو اُسکے اصلی کام سے مانع ہو اور پھر وہ اپنا معمولی فعل نہ کر سکے تو اُس حالت کو سوء المزاج کہتے ہیں ۔

سذا جنین کے جگر میں پہنچے -

دوسری حالت جو چار دوں میں تمام ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک تہنہ کے جو سرخ نقطے اور رگوں کے منفذ پیدا ہوتے ہیں اور خون حیض کا جنین کی ناف میں جاتا ہے تاکہ اسکی پرورش ہو اور اسی سبب سے ایام حمل میں حیض بند رہتا ہے -

تیسری حالت جسکی میعاد چھ دن ہے اسمیں ایسی صورت ہوتی ہے جیسے بندا ہوا خون جسکو عربی میں علقہ کہتے ہیں -

چوتھی حالت کی تعداد بارہ دن کی ہے اسمیں مضغہ یعنی گوشت کا لوتھڑا سا بنجاتا ہے اور بعض اعضا کی تمیز ہونے لگتی ہے اور اس قابل ہوجاتا ہے کہ خدا تعالے اسکو روح حیوانی عطا کرے -

پانچویں حالت تین دن میں ختم ہوتی ہے اور ذکوری یا اناثی مزاج کی پیدائیش اور اصلی اعضا کا اختتام اسی حالت میں ہوتا ہے -

چھٹی حالت کی میعاد پانچ دن ہیں اسمیں سب اعضا و رگین و سوراخ وجوڑ پیدا ہوجاتے ہیں -

یہ سب حالات مذکورہ مردوں میں بہ نسبت عورتوں کے جلد ہوجاتے ہیں یعنی لڑکے کیلئے تیس سے چالیس دن کی مدت اور لڑکی کے لئے چالیس سے پچاس روز کی - اسکے بعد چھ ماہ تک (جو اقل مدت حمل کی ہے) جنین نشو و نما پاتا ہے -

روز قرار حمل سے چار ہفتہ تک نطفہ بشکل بندقہ یعنے ریٹھے کے برابر ہوتا ہے

پانچویں ہفتہ میں ایک انگل۔ چھٹے ہفتہ میں اسکی شکل ذرا گول ہوجاتی ہے
آٹھویں ہفتہ میں دو انگشت۔ تیسرے مہینے میں لغایت چھ انگل۔ پانچویں مہینے
میں دس انگل۔ ساتویں مہینے میں پندرہ انگل۔ نویں مہینے میں بیس انگل کی مقدار
اور ایک سیر وزن جنین کا ہوتا ہے۔

جتنے دنوں میں جنین کی بناوٹ تمام ہوتی ہے اس سے دوچند دنوں میں
حرکت کرتا ہے اور اس سے سہ چند دنوں میں پیدا ہوتا ہے مثلاً پینتیس دن
میں کسی کی بناوٹ ختم ہوئی تو ستر دن میں حرکت کریگا اور دو سو دس دن
میں (جسکے سات ماہ ہوے) پیدا ہوگا۔

سات ماہ کے بعد جنین کو باہر نکلنے کا اضطراب ہوتا ہے پس اس حالت
میں جھلیوں کو پھاڑکر وہ نکل آیا تو ممکن ہے کہ وہ زندہ رہے مگر ضعف کے سبب
جھلیوں کو نہ پھاڑ سکے اور اس حرکت کے سبب اور بھی نہایت رنجور ہوجاے
تو پیٹ میں ہی مرجاتا ہے یا ضعف کم ہے لیکن جھلیوں کو پھاڑکر نکلنے کی طاقت
نہیں ہے اور اس حرکت سے متالم بھی ہوگیا ہے لیکن دو ماہ تک اور پیٹ میں
زندہ رہا یعنے ۹ ماہ بعد پیدا ہوا تو زندہ رہیگا کیونکہ اس دو ماہ میں وہ ماندگی
اور ضعف دور ہوجائیگا جو حرکت سے پیدا ہوا تھا اور اگر دو ماہ شکم میں نہ رہا
آٹھویں مہینے ہی نکل آیا تو بسبب نہ زایل ہونے ماندگی سابق و واقع ہونے
نقصان حال کے (جو بسبب ولادت کے ہوتی ہے) اکثر زندہ نہیں رہتا
ہے مگر قاعدہ یہ ہے کہ چالیسویں دن میں بناوٹ اور اسی دن میں حرکت
اور نویں مہینے میں پیدایش ہوتی ہے۔ اور بعض کتابوں میں بوعلی سینا کے

قول کا حوالہ دیکر مدت حمل کی چار سال بھی لکھی ہے۔
جنین رحم میں تین جھلیوں کے اندر (جن کا طول بیان ہم نہیں کر سکتے) اپنی ناف پر ہتھیلیاں اور دونوں زانوؤں کے بیچ میں سر رکھے آنکھیں بند کئے ماں کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا رہتا ہے اور بوقت ولادت سر اوپر سے نیچے کی طرف ہوجاتا ہے تاکہ آسانی سے وضع حمل ہوجائے اور بعض کا قول ہے کہ لڑکی کا منہ ماں کی پشت اور لڑکے کا ماں کی شکم کیطرف ہوتا ہے۔ اور کئی بچے ہوں تو ایک دوسرے کی پشت پر ہوتا ہے کیونکہ بوعلی سینا نے ایک حمل میں پانچ فرزند تک کا پیدا ہونا لکھا ہے۔
مرد کی منی زیادہ اور حرارت اسکی قوی ہو تو لڑکا اور اگر برخلاف اسکے عورت کی منی زیادہ قوی الحرارت ہو تو لڑکی اور دونوں مساوی ہوں تو خنثیٰ پیدا ہوتا ہے۔
لڑکا یا لڑکی پیدا ہونیکی شناخت میں بہت سے قول اطبا سے کئے جاتے ہیں یعنے کہتے ہیں کہ مرد کی طرف سے ابتدا رغبت ہو۔ یا مرد کی طرف کا نطفہ بڑا ہو۔ یا مرد کی منی بہ نسبت عورت کی منی کے رحم میں پہلے پہنچ جائے یا مرد کی منی دائیں طرف سے زیادہ آئے اور رحم میں جانب راست پڑے۔ یا عورت کی دائیں پستان بڑی ہو تو اطبا سمجھتے ہیں کہ لڑکا پیدا ہوگا۔
اگر عورت کیطرف سے جماع کی خواہش شروع ہو۔ یا مرد کا نطفہ چھوٹا ہو۔ عورت کی منی بہ نسبت مرد کی منی کے رحم میں پیشتر پہنچے یا مرد کی منی بائیں سے زیادہ آنے اور رحم میں بائیں جانب پڑے۔ یا عورت کی بائیں پستان

ہو تو لڑکی پیدا ہوگی غرضکہ اس باب میں لوگوں نے بہت سے قیاس دوڑائے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجامعت کے وقت زن یا مرد کے وہم یا خیال میں جیسی صورت ہو وہی شکل بچہ کی ہوتی ہے لیکن اکثر ماں باپ کی صورت پر بچہ ہوتا ہے۔

۳۔ حکیموں کا قول ہے کہ مجامعت کرنے سے جب عورت کی فرج کا منی خون اور مرد کا صاف نطفہ ملتا ہے تو حمل قرار پاتا ہے مگر عورت کا خون زیادہ ہو تو لڑکی اور مرد کا نطفہ زیادہ ہو تو لڑکا اور جو دونوں برابر ہوں تو مخنث نو مہینے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اور بچہ دانی میں ایسی جھلی کے اندر جنین رہتا ہے جو سات پردوں سے بنی ہے اور ان پردوں میں پانی بھرا رہتا ہے۔ اگر وہ پانی جنین کی آنکھ میں لگ جائے تو اندھا کانوں میں جائے تو بہرا منہ میں جائے تو گونگا پیٹ میں جائے تو مردہ پیدا ہوتا ہے اسلئے جنین کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے اسکے کان اور ہاتھوں کی انگلیوں و ہتھیلیوں سے ناک و آنکھ و منہ بند رہتا ہے فقط۔

# باب دوم

جب زن و مرد کے آلات تناسل کی تشریح اور ان کے افعال سے واقفیت ہو گئی تو اب ان باتوں کے دریافت کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ ان آلات کی

صورت وشکل مذکورہ بالا ہونے سے غرض کیا ہے۔ اور مجامعت جو ایک قدرتی خواہش ہو اسکے اعتدال کی حد کہاں تک ہو اور جماع وغیرہ کے سبب سے جو نقصان پہنچ سکتے ہیں اُن سے بچا ہو الی کو لینی تدبیریں ہیں پس ان سب صورتوں پر خیال کر کے معلوم ہوتا ہے کہ اس باب میں انہی باتوں کا ذکر کیا جاوے۔

جماع سے غرض کیا ہے کون عمر جماع کے قابل ہے۔ جماع کیواسطے کون موسم مناسب ہو۔ جماع کیواسطے کون وقت بہتر ہے۔ کس حالت میں جماع کرنا چاہئے۔ ایک جماع سے دوسرے جماع تک کتنا فاصلہ چاہئے۔ جماع کا بہتر طریق کیا ہے۔ کون عورتیں نا قابل جماع ہیں۔ بعد جماع کے کیا احتیاط کرنا چاہئے۔ عام عمر جماع کرنا کیسا ہے۔ کثرت جماع سے کیا نقصان ہوتا ہو۔ بغیر دیں جوش شہوت کسطرح رک سکتا ہے۔ جماع بے محل سے کیا ضرر ہے۔ حلق کہ قدر مضرت رساں ہیں۔

## جماع سے غرض کیا ہے

عام لوگونکا شاید یہ خیال ہو گا کہ مرد جو عورتوں کو گھر میں آرام سے بٹھا کے ہزاروں طرح کی مصیبتیں اٹھا کر انکی ناز برداری کرتے ہیں یا عورتیں انکے حکم کی پابند و مطیع رہتی ہیں وحمل و درد زہ وغیرہ کی تکالیف اُٹھاتی ہیں یا عورتوں کی حرکات مردوں کو و مردوں کی حرکات عورتوں کو جان و دل سے جو پسند آتی ہیں یہ سب مجامعت کی خواہش پوری ہونیکے لئے ہیں مگر ذرا بھی غور سے دیکھا جاوے تو صاف نظر آتا ہو کہ اتنا جھگڑا کھڑا کیا

خواہش کیواسطے نہیں بلکہ خود خواہش مذکور خانہ داری کے تمام طوفان
صرف اسواسطے ہیں کہ بچے پیدا ہوں اور نسل قایم رہے اور جب ہم سوچتے ہیں
کہ ایک ناچیز خواہش کے پورا کرنے کیواسطے کیسی کیسی سخت تکلیفوں کو ہنسی
خوشی زن و مرد برداشت کر لیتے ہیں اور کتاب ہذا کے اول باب کو پڑھ کر خیال
کرتے ہیں کہ مردوں کے آلات عورتوں کے لئے اور عورتوں کے مردوں کیلئے
کیسے موزوں بنے ہیں۔ اور مردونکو فاعل و عورتوں کو مفعول ہونکی کیسی پرجوش
خواہشیں پیدا ہوئی ہیں تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ ہماری بنائی ہوئی بات
نہیں بلکہ قدرت کا خاص منشا یہی ہے کہ پیدایش کا سلسلہ جاری رہے اور نسل
بڑہے مگر ہاں یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ بقاء نسل کی غرض سے ہی مجامعت کرنا گویا
اپنے قدرت کے قانون کی تکمیل کرنا ہے ورنہ حظ نفسانی یا کسی اور خیال سے
اس فعل میں مشغول ہونے کو گناہ کہا جائے تو شاید بیجا نہوگا۔

## کون عمر جماع کے قابل ہے

جب ہمکو معلوم ہو گیا کہ جماع سے بڑی غرض یہ ہے کہ بچے پیدا ہوں پس جس
عمر میں مرد حمل ٹھہرانے اور عورت حاملہ ہونیکے لایق ہو جاوے ہم اسی سن و
سال کو زن و مرد کے قابل الجماع ہونیکا زمانہ قرار دے سکتے ہیں جسکو ایشیائی
زبان میں زمانہ بلوغ اور انگریزی میں پیوبرٹی یا اڈولیسینس بولتے ہیں
حکمانے بالغ ہونیکی چند علامات مقرر کی ہیں اور علامات بلوغ کے نمایاں ہونے
کے زمانہ کا بھی اندازاً تعین کیا ہے مگر محققین کے تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ
علامات بلوغت کے ظاہر ہونیکے لئے کوئی ٹھیک زمانہ نہیں قرار دیا جا سکتا ہے

جیسا کہ بیانات ذیل سے ظاہر ہوگا۔

عورتوں کو حیض کا ہونا اور پستان کا اُبھر آنا اُن کے قابل اطلاع ہونے
کی علامات ہیں مگر ڈاکٹر گلی صاحب نے ولایت کی کئی نقلیں لکھ کر ظاہر کروایا
کہ نو و آٹھ و چھ و پانچ برس کی لڑکیوں کو حیض ہوا اور پستان بھی اُبھر آئیں
اور ایک برس کی لڑکی کو بھی حیض ہوتے ہوئے دیکھا گیا۔ اور کبھی باعث
مرض کے بڑی عمر ہونے پر بھی حیض نہیں ہوتا اور نہ پستان اُبھرتی ہیں۔

مردوں کو اُن کے آلات تناسل کامل ہونے و موئے زہار نکل آنے
و آواز بدلجانے سے بالغ سمجھا جاتا ہے مگر بہت سی ایسی مثالیں بھی موجود ہیں
جن سے لڑکپن میں ہی آلات تناسل کا پورا ہونا ثابت ہوتا ہے چنانچہ
میرے ایک مہربان پنڈت گوبند جیون صاحب (جنکے کلام کو میں معتبر سمجھتا
ہوں) فرماتے تھے کہ ایک لڑکے کو میں نے دیکھا جس کی گیارہ برس کی عمر
میں موئے زہار و مونچھوں کے بال نکل آئے تھے اور قضیب بھی بہ نسبت
اُنکے دیگر ہم عمر لڑکوں کے طویل تھا اگرچہ بیانات مذکورہ کے پڑھنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ بالغ ہونیکا نہ تو کوئی ٹھیک زمانہ ہے اور نہ کوئی قابل امتیاز علامت
ہے مگر تاہم عورتوں کو جب حیض ہونے لگے و پستان اُبھر آئیں و قد و قامت
و رانوں کی عورتوں کا سا ہوجائے۔ اور مردوں کو جب اُن کی آواز بدلجائے
ڈاڑھی مونچھوں کا آغاز ہو و موئے زہار نکل آئیں و معمول کے مطابق
قضیب دراز و جسم کی نشو نما کامل ہوجائے تب اُنکو بالغ کہہ سکتے ہیں اور
یہ بات گرم ملکوں میں جلد و سرد ملکوں میں دیر میں ہوتی ہے۔ چنانچہ

ہندوستان میں اکثر بارہ۱۲ برس کی عورتیں اور چودہ برس کے مرد بالغ ہوجاتے ہیں مگر ملک کی سردی گرمی کے علاوہ رنج و خوشی تکلیف و آرام افلاس و فارغ البالی کا بھی بلوغت سے کچھ تعلق ہے یعنے جن کو غذا اچھی ملتی ہے اور عیش و آرام سے بسر کرتے ہیں وہ بہ نسبت غریب و مفلس و مصیبت زدہ و فاقہ کش لوگوں کے جلد بالغ ہوجاتے ہیں۔

اگرچہ بارہ۱۲ برس کی عورتوں اور چودہ۱۴ برس کے مردوں کو بالغ سمجھا جاتا ہے لیکن کامل بلوغت اندازاً بیس۲۰ یا پچیس برس کی عمر میں ہوتی ہے اور انگریزی میں اسکو پیوبرٹی یا اڈولیسنس کہتے ہیں مگر حکما نے اس عمر میں بھی جماع کی اجازت نہیں دی بلکہ اُنکے نزدیک تو کامل بلوغت کے بعد سن نمو یعنی اٹھائیس یا بقول بعض تیس۳۰ برس تک کی عمر تک بھی جماع کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اس عمر تک بدن بڑھتا رہتا ہے اور جماع کرنا جب مناسب ہے کہ بدن کی نشو کامل ہوجاوے چنانچہ وہ زمانہ شباب یعنے جوانی کا ہے جسکی تعداد بعد سن نمو کے پینتیس۳۵ یا چالیس۴۰ سال کی عمر تک مقرر کیگئی ہے۔

ہندو حکموں نے ایکسو بیس۱۲۰ برس کی عمر طبعی مقرر کرکے اسکو جو تقسیم کیا تھا کہ تیس۳۰ برس تحصیل علم میں اور تیس۳۰ برس خانہ داری میں اور تیس۳۰ برس سیاحت میں اور تیس۳۰ برس آزادی و یادِ خدا میں بسر کرنے چاہئیں اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ تیس۳۰ برس کی عمر سے پہلے جماع کرنا مناسب نہیں ہے۔

جب حکما متقدمین و متاخرین کا یہ قول ہے کہ سن عنوبت (جو جسم کی بالیدگی کے دن ہیں) جماع کرنے سے جسم کی درونی و بیرونی اعضا اپنے کمال پر نہیں پہنچتے اسلئے سن شباب میں یعنی تیس برس کے بعد شادی کرنا چاہئے تاکہ سب اعضا کامل ہو جائیں اور اولاد بھی قوی پیدا ہو تو پھر افسوس صد افسوس ہے اُن لوگوں کی حالت پر جو اکثر تیرہ چودہ برس کی عمر میں ہی اپنے کو کامل بالغ سمجھکر اس فعل میں مشغول ہو جاتے ہیں

ہندوستانیوں کی ذلت و خرابی کا سبب بعض اہل الرائے نے افلاس کو ٹھیرایا ہے مگر غور سے دیکھا جاے تو مفلس بننے اور فوجی و ملکی طاقت زایل ہونے و جلد مرجانے وغیرہ کا بڑا سبب وقت سے پہلے بے اندازہ جماع میں مصروف ہونا ہے کیونکہ اس ملک کے ہندو مسلمانوں میں صغر سنی کا شادی کرنا و جماع میں مشغول ہونا کوئی عیب ہی نہیں جانتا اور اسمیں کچھہ شک نہیں کہ قبل از وقت جماع کرنے سے نہ تو بیرونی اعضا قوی رہتے ہیں جو شجاعت و مردانگی کا کچھہ کام ہو سکے اور نہ درونی اعضا کامل ہوتے ہیں جو اپنا فعل کرکے اولوالعزمی و دانشمندی کا اظہار کر سکیں بلکہ اکثر ہندوستانی خاصکر شہری و قصباتی ایسے دیکھے جاتے ہیں جن کا رنگ زرد اعضا کمزور جسم نحیف حافظہ خراب ہمت پست ہوتی ہے۔ ذرا سی جسمی محنت سے گھبراتے ہیں۔ تھوڑا دماغی کام کرنے سے تھک جاتے ہیں اور چونکہ اعضا کامل ہوتے نہیں جو مدت دراز تک اپنا کام ٹھیک ٹھیک کر سکیں اسلئے انکے نکمے ہونیکے سبب کچھہ روز درد کمر ضعف بصر نزلہ تپلی

وغیرہ کی شکایت رہتی ہے آخرالامر عمر طبعی سے پہلے سارا احسرتیں لیکر راہی ملک لقا ہوجاتے ہیں۔ اور اول تو اولاد ہوتی نہیں کیونکہ میاں کو ضعف باہ یا سرعت انزال یا جریان منی کا عارضہ ہوتا ہے اور بیوی کو عقر یا سیلان رحم یا کثرت حیض یا عسر الحیض میں مبتلا ہوتی ہے اور جو اولاد ہوئی بھی تو مر جاتی ہے جو زندہ بھی رہی تو اوسکا عدم وجود برابر یعنے باپ سے زیادہ کمزور و نحیف و لاغر و بزدل و پست ہمت وغیرہ وغیرہ۔ پس ان سب باتوں پر خیال کرکے تیس برس کی عمر سے پہلے جماع کرنے میں سراسر مضرت معلوم ہوتی ہے لیکن جس ملک و جس قوم میں آٹھ دس برس کے بچوں کی شادی اور بارہ تیرہ برس کی عمر میں مجامعت کرنا رایج ہے انکو تیس یا پنتیس برس تک محترز رہنا دشوار ہی نہیں بلکہ اس بات کا سُنناہی تعجب میں ڈالتا ہی اسلئے اس گرم ملک کے تیز مزاج و نا عاقبت اندیش لوگ بیس یا پچیس برس تک بھی مجامعت کرنے سے باز رہیں تو بہت کچھ فایدوں کی اُمید ہوسکتی ہے ۔

ایک بات کا بیان کرنا اور بھی ضرور ہے کہ سن شباب تک ناقابل الجماع ہونے سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ تیس برس کی عمر تک صرف جماع سے باز رہیں۔ نہیں۔ بلکہ ہماری یہ غرض ہے کہ ان تمام افعال و حرکات سے بھی پرہیز رکھیں جن سے منی کا اخراج ہوتا ہے مثلاً اکثر مجرد مرد جو اغلام یا جلق کے عادی ہوجاتے ہیں وہ جماع سے

زیادہ خراب ہے جن کی مضرتوں کا بیان انشاءاللہ آیندہ کیا جائیگا۔

## جماع کیواسطے کون موسم مناسب ہے۔

موسم سے یہ مطلب نہیں ہے کہ جیسے کاتک میں کتوں اور ماگھ میں بلیوں اور چیت میں چڑیوں وغیرہ کو جماع کی خواہش ہوتی ہے ایسے ہی عورت یا مرد کے لئے بھی کوئی موسم مقرر ہے۔ نہیں بلکہ مرد کو حمل ٹھہرانے و عورت کو حاملہ ہونے کی قابلیت ہر موسم و ہر فصل میں ہے مگر حال کے محققین نے ثابت کیا ہے کہ حیض سے فارغ ہونے کے دو ہفتہ اور بعض کہتے ہیں کہ صرف ایک ہفتہ کے بعد تک اور بقول ڈپلیس کے کسی ایام دیگر حیض ہونے سے ایک روز پہلے یا ایک دو روز پیچھے تک عورت مرد کے ساتھ مجامعت کرے تو حاملہ ہوسکتی ہے اور بعد اوسکے حمل کا قرار پانا ممکن نہیں ہے اور انہیں ایام میں انکو خواہش مجامعت کی زیادتی ہوتی ہے پس عورتوں کے لئے ایام مذکورہ کو ہی جماع کا موسم قرار دیا جاوے تو نازیبا نہوگا۔

ایام گرما میں ڈاکٹروں نے جماع کی کثرت کرنا اس سبب سے مضر بتایا ہے کہ ایک تو گرمی کے سبب جسم کے اجزا تحلیل ہوتے ہیں دوسرے جماع سے کمزوری ہوگی تو اور بھی زیادہ نقصان ہوگا۔

دیسی طبیب لکھتے ہیں کہ ان دنوں میں جماع کرنا مناسب ہے کہ جب سطح جہان کی ہوا جو محیط بدن ہے اعتدال کی حالت میں ہو یعنی نہ تو گرمی زیادہ ہو نہ سردی۔ اور موسم خزاں میں مجامعت

بالکل پرہیز رکھیں اور گرمیوں میں بھی جماع کی کثرت نہ کریں - اور خاصکر اُن لوگوں کو جنکے مزاج میں خشکی غالب ہو ایسے موسم میں جب سردی یا گرمی کی زیادتی ہو جماع کرنا نہیں چاہئے - حکیم اندروماخس کا قول ہے کہ سوا فصل خریف کے ہر فصل میں ایک مرتبہ جماع کرنے کا کچھ مضایقہ نہیں - اور چونکہ موسم سرد میں اور شمال کی ہوا چلنے سے نیز مجامعت کرنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور اسکے برخلاف ہو تو لڑکی اسلیئے اکثر آدمی اسی موسم اور وقت کو پسند کرینگے جسمیں لڑکا پیدا ہو

(۱) بیدوں نے سال کی چھہ فصل مقرر کی ہیں اور ہر فصل میں جماع کرنیکا طریقہ یوں لکھا ہے کہ ہیم رت یعنے اگہن و پوس اور ششر رت یعنے ماگھ و پھاگن - میں اپنی طاقت کا اندازہ دیکھکر مجامعت کرنے سے کوئی مرض پیدا نہیں ہوتا بلکہ آرام معلوم ہوتا ہے - اور بسنت رت یعنے چیت یا بیساکھ و شرد رت یعنے کنوار و کاتک کے مہینے میں تیسرے چوتھے دن قربت کرنا بہتر ہے - اور برکھا رت یعنے ساون بھادوں میں پانچویں دن جماع کرنا مناسب ہے - اور گریکھم رت یعنے جیٹھ و اساڑھ میں چھٹے و پندرہویں روز جماع کرنا چاہئے -

اجاگو تک آمرتی میں جو لکھا ہے کہ حیض سے فارغ ہونے کے بعد کوئی تہوار وغیرہ کا سبب مانع نہو تو بارہ دن تک حیض تاریخوں یعنے

(۱) اگرچہ بیدوں نے جلد جلد جماع کرنیکی اجازت دی ہے لیکن اس بارہ میں اُن اصولوں کو ضرور خیال کرنا چاہئے جو جماع کے فاصلہ کے باب میں بیان ہونگے -

چھٹی و آٹھویں و دسویں و بارہویں کو مجامعت کرے تو مرد ہمیشہ جاری ہی بنا رہتا ہے"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکمائے ہند بھی اس مسئلہ سے واقف تھے کہ صرف بعد فراغ حیض مجامعت کرنے سے ہی حمل قرار پاتا ہے

## جماع کیواسطے کون وقت بہتر ہے

جماع کے لئے جیسے کوئی موسم نہیں مقرر کیا جاسکتا ایسا ہی کسی وقت کا تعین نہیں ہو سکتا مگر بعض وقت جماع کرنے سے کچھ نہ کچھ ضرر ہوتا ہے اسلئے حکمانے چند ہدایتیں کی ہیں چنانچہ ڈاکٹروں کا قول ہے کہ جسطرف طبیعت یا خیال متوجہ ہو ادہر خون زیادہ جاتا ہے چنانچہ جب غذا معدہ میں پہنچتی ہے تو اسکے ہضم ہونیکے لئے معدہ کی طرف خون زیادہ جاتا ہے مگر کھانا کھانے کے بعد فوراً جماع کیا جائے تو طبیعت یا خیال جو ہضم کیطرف متوجہ تھا اسکی توجہ خصیتین کیطرف منی بنانے کیواسطے ہوجاتی ہے اور معدہ کیطرف اسقدر خون نہیں پہنچتا کہ اسکا فعل معمول کے مطابق ہو بدیں وجہ بدہضمی ہوجاتی ہے پس اس بنا پر جماع کیواسطے وہ وقت بہتر ہے کہ جب کھانا معدہ سے گذر گیا ہو۔

دیسی اطبا کہتے ہیں کہ اگرچہ ہر غذا کے ہضم کا زمانہ مختلف ہونیکے سبب ٹھیک تعین وقت نہیں ہو سکتا تاہم اندازاً کھانا کھانے کے بعد سات ساعت تک جماع نہ کریں مثلاً ظہر کے وقت یعنے دن ڈھلے کھانا کھانے والے کو عشا یعنے چار گھڑی رات گئے تک اس

فعل میں مشغول ہونا مناسب نہیں ہے اور بقول بوعلی کامل ہضم کے
بعد مجامعت کرنا نا جائز ہے ۔ لیکن قدیم محققوں نے لکھا ہے کہ جب کھانا
معدہ میں ہضم ہو گیا ہو مگر بالکل معدہ سے نہ گذرا ہو اوسوقت مجامعت
کرنا چاہیئے کیونکہ شکم سیری کی حالت میں جماع کرنے سے گھٹیا و نقرس
و دو کمر و داءالفیل و ورم خصیہ وغیرہ اور خلوء معدہ میں کرنے سے ضعف
بصر و لاغری و خفقان و یرقان و سل کا عارضہ ہو جاتا ہے ۔ پس اس
اصول پر جو لوگ آٹھ نو بجے کھانا کھاتے ہیں اُن کے لئے گیارہ بارہ
بجے کا وقت بہتر اور موزوں ہو سکتا ہے ۔

امام علی رضا صاحب کا قول ہے جو مطابق حکمت کے ہو وہ یہ ہے
کہ شروع شب میں مجامعت کرنے سے معدہ و عروق کے امتلا کے سبب
فالج و لقوہ و نقرس و درج مفاصل و درد پشت و قولنج و عرق النساء و
قوت بینائی کے ضعف ہونیکا خوف رہتا ہے ۔ بدینوجہ جماع کیواسطے وہ
وقت بہتر ہے کہ جب شب آخر ہونیکو ہو ۔

مصنف ضیاء الابصار کا قول ہے کہ بعد نصف شب کے جماع کرنا
بہتر ہے تاکہ خواب طویل و استراحت سے اس ضعف و اذیت کا تدارک
ہو جاوے جو مجامعت سے لاحق ہوتا ہے ۔

عیاش لوگ شراب پیکر مجامعت میں مصروف ہونے کو مایہ عیش
سمجھتے ہیں مگر بقول حارث بن کلدہ (جو عرب کا ایک مشہور طبیب ہے)
مستی کی حالت میں جماع کرنا منع ہے ۔ اور طبیب ممدوح نے یہ بھی لکھا ہے

کہ بعد نصف شب کے جب معدہ ہلکا و نفس کو سکون و دل کو رغبت و رحم گرم ہو اوس وقت عورت کے ساتھ مجامعت کرنا مناسب ہے بعض بید کہتے ہیں کہ رات کو پہلے پہر کہانے وغیرہ سے فارغ ہوں اگر سردی زیادہ نہ ہو و شب ماہ ہو تو چاندنی میں ورنہ اور عمدہ جگہ میں سونے اور خوبصورت وجوان عورت کے ساتھ اپنی طاقت کے مطابق مجامعت کرنے میں کچھہ مضایقہ نہیں ہے مگر صبح کیوقت جماع کرنا جان کو تلف کرڈالتا ہے اور سر شام بھی جماع کرنا بہتر نہیں ہے -

سردی میں رات کو اور جسوقت جی چاہے اور برسات میں دن کو اور رات کو بادل گرجنے و برسنے کیوقت مباشرت کرنا خوب ہے -

چونکہ بڑی غرض جماع کی یہ ہے کہ اولاد پیدا ہو اور بہ نسبت لڑکی کے لڑکے کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے اسلیئے منجموں نے مشہور کیا ہے کہ طاق ایام یعنے اتوار و منگل و جمعرات کو اور طاق تاریخوں یعنے پہلی و پانچویں و ساتویں وغیرہ میں علاوہ تیرہویں و تیئیسویں و تیسری تاریخ کے جو شخص ہمبستر ہو تو لڑکا پیدا ہوتا ہے ورنہ لڑکی بدیں وجہ منجم تواریخ و ایام مذکورہ جماع کرنیکی ہدایت کرتے ہیں -

سُر و دعا والے کہتے ہیں کہ جب عورت کے بائیں نتھنے اور مرد کے دہنے نتھنے سے سانس کی آمد و رفت ہو اسوقت مجامعت کرنا چاہیئے تاکہ لڑکا پیدا ہو کیونکہ اسکے برخلاف کرنے سے انکے نزدیک لڑکی پیدا ہوتی ہے

## کس حالت میں جماع کرنا چاہیئے

ڈاکٹروں کا قول ہے کہ جب مرد کو شہوت کامل اور عورت کو رغبت صادق ہو تب جماع کرنا بہتر ہے۔

دیسی طبیب بھی کہتے ہیں کہ اس حالت میں مجامعت کرنا مناسب ہے کہ جب گرمی وسردی وتری وخشکی بدن کی اعتدال پر وجسمی موت قوی وداعیہ منی میں منی بھری ہوئی وشہوت صادق وکامل یعنے جماع کے خیال یا سطادب کے دیکھنے یا اسکے چھونے یا بوس وکنار وغیرہ کرنیسے نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ طبعی طور پر ہوئی ہو جیسا کہ باب اول میں ذکر ہوچکا ہے اور کیفیت اربعہ اعتدال پر نہوں تو جماع کرنا مضر ہوتا ہے خصوصاً جب بدن خالی سہ حرارت یا برودت سے ہو کیونکہ امتلاء بدن کی حالت میں جماع کرنے سے تو امتلائی امراض ہی پیدا ہوتے ہیں جن سے چنداں ضرر نہیں ہے مگر خلا کی حالت میں مجامعت کیجاے تو لاغری وخشکی وخلا مع الحرارت ہو تو دق وخلا مع البرودت ہو تو دق شیخوخته(۱) وغیرہ سخت بیماریاں ہوجاتی ہیں۔

علاوہ بے اعتدالی کیفیت چہارگانہ مذکورہ بدہضمی وبھوک وستی و خمار ورنج وغم واندیشہ وتکان وبیخوابی کی حالت میں واستفراغ قوی وریاضت کے بعد بھی جماع نہیں کرنا چاہیئے۔ اور جب گرمی یا سردی سے جسم موثر ہوگیا ہو اس حالتمیں بھی مجامعت سے پرہیز کرنا مناسب ہے

(۱) نام مرض جس میں بڑہاپے سے پہلے بغیر تپ کے خشکی کے غلبہ سے دق والے کی سی صورت معلوم ہوتی ہے۔

بید کہتے ہیں کہ اول تو بلا ضرورت منی کے ... رستا ہر گز ہونے دیں اور جس حالت میں کہ منی زور پر آجائے تو اسکا روکنا مناسب نہیں[1] ہے بلکہ ضرور جماع کرنا چاہئے کیونکہ منی کے زور کو روکنے سے سوزاک و جریان و تفکر دکھانے سے تنفر و بیٹرد و سقد و فوطوں و قضیب میں درد و ورم و بول الدم و سنگ مثانہ و فنا واجلدت ہو جاتا ہے و پیشاب سے منی کے بہت تکلیف سے نکلتا ہے اور جب مرد یا عورت کو شہوت کے زور سے بخار ہو جائے[2] تو مرد کو خوبصورت نوجوان عورت کے ساتھ مجامعت کرنے اور عورت کو بنا و سنگار کر کے اپنے خاوند کے ساتھ ہم صحبت ہونے سے بہتر کوئی علاج نہیں ہے۔

غرضکہ حالات مذکورہ میں تو جماع کرنا مناسب ہے مگر خوف و پریشانی و تشنگی و بیماری و صغر سنی و ضعیفی و پاخانہ و پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں جماع کرنا نہیں چاہئے۔

---

(۱) اس کا مطلب ہو کہ جب مساس وغیرہ سے شہوت کامل ہو جائے تو بلا انزال جوش شہوت منطفی ہونے سے نقصان ہوتا ہے۔

(۲) شہوت کے زور سے بخار ہونے کی علامات بیدوں نے یہ لکھی ہیں کہ مردوں کو بےچینی و بےچینی و خواہش جماع بکثرت اور عورتوں کو تشنگی و حرکت چشم کی زیادتی و دلمیں خواہش مساس و سینہ میں جلن و بیخوابی و بےشرمی ہوتی ہے اور مجامعت کو بیدوں نے اسکا علاج ٹھیرایا ہو لیکن بلا صلاح طبیب یہ علاج مناسب نہیں کیونکہ بخار کی حالت میں مجامعت کرنیسے سخت مضرت کا احتمال ہوتا ہے۔

## ایک جماع سے دوسرے جماع تک کتنا فاصلہ چاہئے

ڈاکٹر کلارک صاحب نے لکھا ہے کہ اگرچہ ایسا کوئی قاعدہ نہیں مقرر ہو سکتا جسکی رو سے ٹہیک معلوم ہو جاسے کہ ایک جماع سے دوسرے جماع تک اتنا فاصلہ ہونا چاہئے مگر عموماً صحیح و سالم و قوی و مضبوط آدمیوں کو مہینے بہر میں ایک بار سے زیادہ جماع کرنا مناسب نہیں ہے اور اگر ہفتہ میں ایک بار یہہ فعل کیا جاسے تو خواہ کیسا ہی تندرست آدمی ہو ضرور اُسکی صحت و زندگی کو ضرر پہنچ سکتا ہے۔

ڈاکٹر ایکٹن صاحب نے فرمایا ہے کہ محنتی و ذہین آدمی ہفتہ عشرہ میں ایک بار جماع کر سکتے ہیں اور اس سے زیادہ اُسکے لئے مُضر ہے مگر یہ اندازہ بہی بعض کو مضرت پہنچا سکتا ہے اسلئے ٹہیک وقت کا تعین تو نہیں ہو سکتا مگر ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب مجامعت کے بعد سستی و تکان وطبیعت خراب معلوم ہو تو اُس جماع کو قدرتی قاعدہ کے خلاف ہی سمجہنا چاہئے۔

ڈاکٹر چیتن شاہ صاحب کا قول ہے کہ جیسے کہانے پینے کا ٹہیک اندازہ نہیں ہو سکتا ایسا ہی جسمی قوت و مزاج وغیرہ کے اختلاف کے سبب کوئی مقدار جماع کی نہیں مقرر ہو سکتی کیونکہ نہایت کم آدمی تو ایسے ہیں کہ ہر شب یا ایک شب میں کئی بار بلا ضرر جماع کر سکتے ہیں اور بعض کے لئے ہفتہ عشرہ کیا کئی مہینے لبد بہی جماع کرنا بلا مضرت نہیں ہوتا اسلئے جب تک مثل حوائج

خواہش طبعی شہوت نہو مجامعت نکریں اور جماع کے بعد بجائے فرحت کمزوری وسستی معلوم ہو تو اس جماع کو سفر صحت سمجھکر دوبارہ اسقدر جلدی مجامعت کرنے سے باز رہیں۔

متقدمین اطبائیوں سے ایک حکیم نے عمر بھر میں۔ بقراط نے ایک سال میں۔ جالینوس نے چھہ ماہ میں۔ اندروماخس نے سوا فصل خریف کے ہر فصل میں ایک بار جماع کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور بوعلی سینا نے لکھا ہے کہ جبتک قوت باقی رہے جماع سے کچھ نقصان نہیں ہوتا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ مثل دیگر استفراغ کے ایک جماع سے دوسرے جماع تک ضرور تین چار روز کا فاصلہ ہونا چاہئے اور کتاب ضیاء الابصار کے لائق مصنف صاحب لکھتے ہیں کہ صحت درست جسم قوی و آسودگی ہو اور کوئی مرض نہو تو بیس برس سے تیس برس کی عمر تک شبانہ روز میں دموی وصفراوی مزاج والے کو ایکبار بلغمی کو ایک روز کے بعد۔ اور سوداوی کو چوتھے روز مجامعت کرنا چاہئے بعد تیس برس کی عمر کے چالیس سالہ ہونے تک دموی مزاج کا آدمی روزمرہ جماع نہ کرے تو بہتر ہے اور صفراوی کو تو ضرور ایک روز کا وقفہ کرنا چاہئے اور بلغمی کو ایک یا دو مرتبہ اور سوداوی کو دو یا ایک ہفتہ میں ایکبار جماع کرنا مناسب ہے۔

چالیس سے پچاس برس کی عمر تک دموی مزاج والے کو ہفتہ میں ایک یا انتہا دو دفعہ۔ صفراوی کو دو ہفتہ میں ایک یا نہایت دو دفعہ

بلغمی کو تین ہفتہ میں ایک یا دو دفعہ سوداوی کو چار ہفتہ میں ایک یا دو دفعہ جماع کرنا مناسب ہے۔

پچاس سے ساٹھ برس کی عمر تک دموی مزاج والے کو دو ہفتہ میں صفراوی کو تین ہفتہ میں بلغمی کو پانچ ہفتہ میں سوداوی کو چھ ہفتہ میں ایک بار جماع کرنا چاہئے بلکہ سوداوی کو نکرنا بہتر ہے۔

بعد اس عمر کے یعنے ساٹھ برس سے آخر عمر تک جماع بالکل نہیں کرنا چاہئے۔ خواہ کوئی مزاج کیوں نہو۔

اگرچہ بہت سے آدمیوں نے اپنی رائے کے مطابق فرمایا ہے لیکن اکثر مصنفوں کا اسپر اتفاق ہے کہ جس حالت میں بعض آدمی روزمرہ بلا مضرت جماع کر سکتے ہیں اور اُن کو بجائے ضعف کے راحت و فرحت حاصل ہوتی ہے اور بعض کو مدتوں بعد بھی جماع کرنا مضرت سے خالی نہیں ہوتا تو پھر اس باب میں کسطرح کوئی ٹھیک قاعدہ مقرر ہو سکتا ہے لیکن اسمیں شک نہیں کہ جب بلا خیال و دیدار و مساس مطلوبہ و بغیر خارش و کثرت ریاح وغیرہ صرف منی کی زیادتی کے سبب کامل و صادق شہوت ہونے سے مجامعت کیجائے اور بعد جماع کے فرحت و تازگی حاصل ہو تو جماع کی حاجت سمجھنی چاہئے اور اگر بعد جماع کے ضعف پیدا ہو تو پھر وہ قاعدہ کے خلاف ہے۔ اور جو شخص اس فعل کا حریص ہو اور جماع کے بعد ضعف لاحق ہونے پر بھی باز نہ رہے تو جب طبیعت کی قلب و سستی اندام و دقت تنفس پیدا ہو اور انزال دیر میں ہونے لگے او وقت

بالکل مجامعت سے پرہیز اور کمزوری کا علاج کرنا واجب ہے ورنہ بیمار امراض مہلک کے پیدا ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا۔

## جماع کرنے کا بہتر طریق کیا ہے

چونکہ جماع سے بڑی غرض نسل کا قایم رکھنا ہے بدیں وجہ مباشرت کے اس طریقہ کو سب سے بہتر کہہ سکتے ہیں جس سے حمل قایم ہو جاوے اور جانبین کو لذت حاصل ہو اور کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے پس یہ بات اسطرح حاصل ہو سکتی ہے کہ بعد بوس و کنار عورت کو نرم بستر پر چیت لٹا کر مرد اوپر ہو کر آہستگی کے ساتھ مجامعت کرے کیونکہ یہ تحقیق ہو چکا ہے کہ فرج کی دو نو لبوں کے ابین بھی مرد کی منی پہنچ جاوے تو حمل قرار پا سکتا ہے اور حمل قرار پانے کے لئے عورت کو جوش شہوت ہونا بھی ضروری امر نہیں ہے۔

عورت پر شہوت غالب کرنے یا اور کسی خیال سے سخت وتند حرکات کرنا فضول ہی نہیں بلکہ اپنے آپ اور عورت کو تکلیف پہنچانا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ جب حشفہ فم رحم تک پہنچتا ہے تو جانبین کو کچھ لذت حاصل ہوتی ہے اور منی بھی بہ آسانی رحم تک پہنچ جاتی ہے پس بغرض لذت (جو ایک ناچیز اور ادنے خیال ہے) یا وہ لوگ جنکا قضیب چھوٹا ہے رحم تک منی کو پہنچانے کیلئے کچھ کوشش کریں تو صرف اتنا کافی ہے کہ قضیب کو فرج کی بالائی دیوار سے ملا ہوا داخل کریں تاکہ جلد فم رحم تک پہنچ جاوے کیونکہ فرج کی اگلی یا بالائی دیوار بہ نسبت زیریں یا پچھلی دیوار

چھوٹی ہوتی ہے جیسا کہ ہم باب اول میں لکھ چکے ہیں (دیکھو صفحہ ۲۴)
دیسی اطباء لکھتے ہیں کہ اول زن و مرد کو چاہیے کہ باہم اختلاط و بوس و کنار کریں جب عورت پر شہوت غالب ہو اوسکو نرم بستر پہ پیٹھ کے بل اسطرح لٹائیں کہ سر و سرین ذرا اونچے رہیں چنانچہ یہ بات مقام مذکورہ کے نیچے تکیہ رکھنے سے حاصل ہوتی ہے پھر مرد کو مناسب ہے کہ ایسی کوشش کرے کہ حشفہ رحم تک پہنچ جاوے۔ اور جب عورت کو انزال ہونے لگے اور مرد کی منی بھی جنبش میں آجاوے تب منزل ہو جاوے اور ہرگز منی کو نہ روکے اور بعدہ کچھ دیر تک عورت کو اسیطرح لیٹا رہنے دے بہتر طریق جماع کا یہی ہے جو بیان ہوا کیونکہ اس ترکیب سے قضیب چھوٹا ہو تب بھی رحم تک پہنچنا و عورت کی تشفی اور اوسکو انزال ہونا و نطفہ کا قرار پانا ممکن ہے۔ سوائے اسکے کوئی طریقہ جماع کا مضرت سے خالی نہیں ہے خاصکر بوقت مجامعت مرد کا نیچے اور عورت کا اوپر ہونا نہایت ہی مضر ہے۔
قدیم حکماء ہند نے لکھا ہے کہ اول صاف و معطر مکان میں بیٹھ کر عورت کے ساتھ محبت کی باتیں اور ہر عضو کا مساس و بوس و کنار کرے اور پھر لیسے آسن یعنے وضع سے مجامعت میں مشغول ہو کہ مرد غالب رہے اور جانبین کو لذت حاصل ہو اور عورت حاملہ ہو جاوے۔
ایشائی لوگوں کا خیال ہے کہ عورتوں کو شہوت بہت ہوتی ہے پس ہند کے عیاشوں نے بیجا وہم میں مبتلا ہو کر شاید عورتوں کے

مغلوب کرنیکی غرض سے بہت سے طریقے جماع کے مقرر کرلئے ہیں مگر حکماء ہند کا منشا مختلف آسنوں کے مقرر کرنے سے یہی تھا کہ اگر زن و مرد کے فرج و قضیب کی طوالت میں موافقت نہو تو موزوں و مناسب آسنوں کے ذریعہ سے قضیب بچہ دان تک پہنچے اور حمل قرار پائے۔

اہل فقہ نے جو جماع کے آداب بیان کئے ہیں وہ بھی حکمت سے خالی نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ بوقت جماع گفتگو کرنا عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا۔ احتلام ہونیکے بعد بلا غسل کئے مجامعت کرنا۔ بشکم سیری کی حالت میں جماع کرنا۔ بغیر چادر اوڑھے فعل مذکور میں مصروف ہونا ہرگز نہیں چاہیئے۔

## کون عورتیں ناقابل جماع ہیں

جن عورتوں کے ساتھ مجامعت کرنے سے اولاد پیدا ہونے کی امید نہو یا مرض ہوجانے کا احتمال ہو یا عرفاً اخلاق کی خرابی متصور ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ عورت کسی طرح جماع کے قابل نہیں ہے چنانچہ خوردسال وسال خوردہ و بانجھ عورتیں(۱) حاملہ نہیں ہوسکتیں یا جن کو آتشک ہو

(۱) علاوہ حالات مرض و مستثنیات کے جب سے حیض آنا شروع ہو اوس سے پہلے کی عمر کی عورت کو خوردسال اور جب حیض آنا بند ہوجاے اوسکو سال خوردہ ہم نے قرار دیا ہے اور عموماً گرم ملکوں میں یہ قاعدہ ہے کہ بارہ یا تیرہ سال کی عمر سے حیض آنا شروع ہو ہے اور چالیس یا پچاس برس کی عمر میں بند ہوجاتا ہے اور جبتک حیض ہوتا ہے اولاد ہونے کی امید ہوتی ہے ۔ اور بانجھ اوس عورت کو کہنا چاہئے جسکو حکیم حاذق نے کامل تشخیص کے بعد بانجھ ٹھیرایا ہو ورنہ قابل العلاج عوارض کے سبب بھی اکثر ہے کہ کچھ مدت تک اولاد نہ ہو۔

نزرتا یا تجھ صحبت کرنے سے آتشک اور جسکو سوزاک ہو۔ اور رحم یا فرج سے کسی
بھی مواد بہتا ہو یا حیض یا نفاس میں مبتلا ہو یا وضع حمل ہونے کے تھوڑے
دن ہوگئے ہوں تو آنکے ساتھ مجامعت کرنے سے سوزاک ہوجاتا ہے یا جو عورتیں
ہمیشہ مرد کو دیرتک پیار و اختلاط میں مصروف رکھیں وجلد جماع نہ کرنے
دیں تو بار بار بے موقع انزال ہونے سے مرد کے نامرد ہونے کا احتمال ہوتا
ہے یا باکرہ عورت[1] یا جسنے دیدا کے ذریعہ سے فرج کو تنگ کیا ہو اس سے مجامعت
کیجاے تو غیر معمولی زور کرنے کے سبب ضعف لاحق ہوتا ہے۔ یا ضعیف العمر یا
فراخ فرج والی یا نامرغوب طبع اور غیب سے پیش نہ آنیوالی عورت سے مباشرت
کرنے میں بجاے فرحت کے نفرت پیدا ہونے سے کمزوری ہوتی ہے یا اپنی
منکوحہ عورت کے سوا بیگانی عورت کے ساتھ فعل کرنے سے عزت و اخلاق
کی خرابی و بال ملعت ہونے کے علاوہ بہت سے امراض پیدا ہوسکتے ہیں کیونکہ
بازاری عورتوں سے سوزاک یا آتشک کا ہوجانا ظاہر ہے مگر خانگی عورت جو
اپنے شوہر کے سوا دوسرے کے پاس جاتی ہیں ممکن ہے کہ دوسرے کے پاس
بھی گئی ہوں اور جن امراض کا اندیشہ کسبیوں کے ساتھ جماع کرنے سے
ہوتا ہے وہ بیماریاں آنسے بھی ہوجاییں اور ایسی ناجایز حرکات کا مرتکب
وہی شخص ہوتا ہے جسکے خیالات خراب ہوں اور فحش خیالات میں سے

---

[1] حکیم محمد اعظم خاں نے خوش وضع و بالغ و باکرہ عورت کے ساتھ گاہے گاہے
مباشرت کرنا اکسیر کی برابر لکھا ہے لیکن زیادہ مرہی دل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ بار بار
باکرہ عورت سے جماع کرنے میں غیر معمولی قوت صرف ہونیکے سبب ضعف ہوجاتا ہے۔

کثرت احتلام وجریان منی وضعف انتشار - اور رعشہ [illegible] ... مالیخولیا وغیرہ امراض میں مبتلا ہونا اس فعل کا ایک فرزند ہے ... پس جتنی قسم کی عورتوں کا ذکر ہوا اُنسے مجامعت کرنا کسی حالت میں سب سے خالی نہیں ہے اسلئے ہر شخص کو ہمیشہ اُن سب قسم کی عورتوں سے [بچنا] واجب ہے اور اسی پر تمام حکما متقدمین ومتاخرین کا اتفاق ہے -

وبعض اطبا نے علاوہ عورات مذکورہ کے اُس عورت سے بھی مجامعت کرنا ناجائز لکھا ہے جسکو جماع کرائے بہت عرصہ گذر گیا ہو -

حارث بن کلدہ مشہور طبیب عرب کا قول ہے کہ بوڑھیا عورت کے ساتھ جماع کرنے سے چہرہ کی رونق جاتی ہے سخت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور جوان وتندرست وکشادہ پیشانی وبلند بینی ودرخشاں چہرہ وبلند قد ونازک کمر وباریک لب وخنداں رو کے ساتھ مجامعت کرنا طاقت کو دوچند اور خوشی کو دوبالا کرتا ہے -

بیاں بھی حایضہ وبیمار وبیلی وسات مہینے کی حاملہ وبوڑھیا اور جسکو شہوت نہولی ہو اور جو آتشک میں مبتلا ہو ایسی عورت سے مقاربت کرنیکو منع کرتے ہیں -

## بعد جماع کے کیا احتیاط کرنا چاہیئے

عام قاعدہ ہے کہ گرمی کی حالت میں یکایک سردی پہنچنے سے بہت سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں اور مجامعت کیوقت لذت وحرکت کے سبب نظام طبعی میں جوش وجسم میں گرمی ہوتی ہے تو مسکرا [illegible]

قدرتاً ہے یہیں وجہ جماع کے بعد سرد اشیا کا پینا و آب سرد سے غسل کرنا ضرور ذہنی بیماریوں کے پیدا کرنیکا سبب ہو اسلئے مجامعت کے بعد فوراً سرد پانی میں نہانے و سرد اشیاء کے استعمال کرنے سے محترز رہنا چاہئے بلکہ بہتر طریق ہمیشہ جماع کے بعد نرم کپڑے سے بہ آہستگی صاف کر ڈالیں پھر پیشاب کریں تا منی کے قطرے جو نائیزہ میں رہ گئی ہوں تو خارج ہو جاویں - بعدہ کچھ عرصہ بعد نیمگرم پانی سے مقام مخصوص کی غلاظت وغیرہ کو بخوبی صاف کرکے ہاتھ دہو ڈالیں اور کلی غرارہ کرکے مذہبی مخالفت یا اور کوئی امر مانع نہ ہو تو عند الضرورت اس کمزوری کے رفع کرنے کو جو مجامعت کے بعد اکثر آدمیوں کو ہو جاتی ہے نیم گرم دودھ مصری ملا کر پینا مناسب ہے مگر جن لوگوں کو اسکے پینے سے بدہضمی ہو جاے انکو نہ پینا ہی بہتر ہے -

ولیسی اطبا بھی لکھتے ہیں کہ بعد جماع کے سرد پانی یا شربت کے پینے سے استرخا و رعشہ و استسقا پیدا ہو جاتا ہی اور سرد پانی سے غسل کرنے یا سرد ہوا لگنے سے حرارت غریزی ضعیف ہو جاتی ہے اسلئے اُن کے نزدیک بھی جماع کے بعد سرد اشیاء کا استعمال کرنا و آب سرد سے نہانا ممنوع ہے اور سردی سے بچنا ضرور ہے - اور کہتے ہیں کہ بعد مجامعت کے مرغن و شیریں غذا کے چند لقمے کہا لینے کی کوئی عادت ڈالے تو جماع کی مضرت یعنے ضعف وغیرہ سے محفوظ رہ سکتا ہی خصوصاً تازہ شیر گاؤمیش یعنے فوراً نکالنے کے بعد با جوش دیکر جیسا طبیعت کے موافق ہو پینا نہایت مفید ہے اور جو شدید کیوقت ایک ٹکڑا سونٹھ کا چبا لیں یا شیرہ خشخاش یا شیرہ بادام ملا کر پئیں تو اور بھی بہتر ہے

پنڈلی وکف پا کا آہستہ آہستہ دبانا اور خوشبودار روغن کا ہمیشہ سوتے وقت بدن پر ملنا بھی محافظ قوت ہے۔

بیدوں کا قول ہے کہ جماع سے پہلے اور پیچھے گائے یا بھینس کا دودھ جوش دیا ہوا مصری ملاکر حسب رغبت پینے سے تضعف صرف دور ہی نہیں ہوتا بلکہ آئندہ کو بھی کمزوری نہیں ہوتی مگر جبتک تنفس درست نہو کوئی شے پان کے سوا نہ کھائیں۔

اور کہتے ہیں کہ جماع سے فارغ ہونے کے کچھ دیر بعد نہاکر گرم دودھ مصری ملاکر پینا اور گوشت وغیرہ کہانا اور گرمی ہو تو خس کا پنکہا کرانا اور سو جانا بہتر ہے۔

## تمام عمر جماع نہ کرنا کیا ہے

ہر مذہب میں ایسے آدمی ہوے ہیں اور ہوتے ہیں کہ باوجود قوت جماع کے جماع نہیں کرتے چنانچہ انگو عربی میں حصور ورہبان الشہوۃ۔ انگریزی میں کانٹی نینٹ۔ ہندی میں جتی یا جت اندری کہتے ہیں۔

جو لوگ باوجود صحت وسلامتی قوت وموجودگی سامان شہوت رانی جماع سے باز رہتے ہیں ہر مذہب وہر گروہ میں واجب التعظیم سمجھے جاتے ہیں اور درحقیقت وہ اسی قابل ہیں کیونکہ ایسے آدمیوں کی عقل تیز حافظہ درست جسم قوی۔ چہرہ دمکتا ہوا ہوتا ہے۔ متوسط درجہ کے کام کرنے سے تکان نہیں ہوتی۔ دلیر وشجاع ہوتے ہیں بڑے بڑے علمی کام کرتے ہیں۔ اور اگر ہم تواریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جنہوں نے تمام عمر یا عمر کا

شائستہ تجرد کی حالت میں گذران دیا جیسا کہ ہندوؤں میں رشی و عیسائیوں
میں پادری و مسلمانوں میں ولی جو تمام عمر یا مدت تک مجرد رہے وہی اکثر
مستند کتابوں کے مصنف و عمدہ ایجادوں کے موجد و گمراہوں کو راہ پر لانے
والے ہوئے ہیں اور ایسے لوگوں نے ہی کمال دانشمندی و اولوالعزمی کے
کام تاریخ میں لکھنے کے قابل کئے ہیں چنانچہ اسی وجہ سے انگلستان کے
بیت العلوم میں فیلو کا درجہ پانے والوں اور رومن کیتھلک فرقے کے
پادریوں کو سابق میں نکاح کرنے کا اختیار نہیں ہوتا تھا مگر جب ہم
ثابت کر چکے کہ جماع کی بڑی غرض نسل کا قایم رکھنا ہے اور یہ ہماری خیالی
بات نہیں بلکہ ایک قدرتی اور طبعی خواہش ہے اور تاریخوں کے دیکھنے
سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ مجرد لوگوں نے دانشمندی کے کام کئے
ہیں لیکن بیوی بچے والے بھی صاحب تصانیف و بانئے مذاہب اعلے
درجہ کے دانشمند ہو گذرے ہیں تو پھر جماع کے کل قوانین کی پابندی
کر کے مجامعت کرنے میں کچھ حرج نہیں ہو سکتا بلکہ علاوہ بقاء نسل کے
جماع اعتدال صحت کے لئے بھی مفید ہے چنانچہ سن شباب کے بعد بغیر وجہ
خاص کے طبیعت غمگین و علیل و بے چین رہے - بلا سبب رونا آوے -
سر میں گرانی یا بعض دفعہ درد ہو جاوے - لوگوں کی صحبت سے نفرت و زندگی
وبال جان معلوم ہو - احتلام سے علامات مذکورہ میں تخفیف نظر آوے تو
شہوت کا غلبہ سمجھا جاتا ہے اور اس حالت میں جماع کرنے سے بہتر کوئی تدبیر
نہیں ہے -

ڈاکٹر چیتن شاہ صاحب کی رائے ہے کہ سن شباب میں جماع معتدل سے کچھ نقصان نہیں ہوتا بلکہ شہوت صادق کو روکنا مضر ہے۔ اور جو لوگ اپنے خوش خیالات نہ روک سکیں یا با وجود مناسب تدبیر دیں عمل کرنے کے کثرت احتلام وغیرہ عوارض میں مبتلا ہوں تو انکو بھی بہ نسبت تجرد کے شادی کر لینا ہی بہتر ہے۔

دیسی طبیب کہتے ہیں کہ ادھیڑ سنی میں منی کا غلبہ ہونیکے سبب شہوت صادق موتی ہو اور جماع نہ کیا جاے تو منی مستحیل ہو کر اسکے متعفن مخارات دل و دماغ میں پہنچنے سے مرگی غشی و دیگر امراض مزمنہ کے پیدا ہونیکا خوف رہتا ہے اپنے محبوبہ مرغوبہ منکوحہ کے ساتھ حسب طاقت جماع کرنا چاہیے۔

اندازہ کے مطابق مجامعت کرنا سوداوی مشہ وجع مفاصل وغیرہ کے چند امراض بلغمی وسوداوی کو دور کرتا ہے درنج و وسواس وجنون و مالیخولیا کو کہتا ہے۔ بلکہ بقراط و جالینوس کا قول ہے کہ جب جوان آدمی باوجود منی کی زیادتی کے مجامعت نہیں کرتے تو سر میں گرانی اور ہاضمہ میں کمی ہو جاتی ہے چنانچہ چند طلبا نے ایسا کیا تو بسبب غلبہ برودت وہ ضعیف ہو گئے اور بلا سبب ملول رہنے لگے حتیٰ کہ انکو مالیخولیا ہو گیا مگر جماع کی اجازت دینے سے جلد انکو صحت ہو گئی۔

اکثر اطبا کا قول ہے کہ جب منی کی زیادتی ہو خاصکر قوی جوانوں کو تو اسکے خارج ہونے سے انکے جسمی و نفسانی حرکات میں چستی و عقل

نکرمیں درستی آجاتی ہے۔ حزم دور وغصہ کم ہوجاتا ہے ۔ فاسد خیالات جاتے رہتے ہیں۔ عشق فاسق زایل ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

فرانس کے نامی طبیب ڈاکٹر برٹلن صاحب نے لکھا ہے کہ شادی کرنے والے بہ نسبت مجردوں کے زیادہ دن تک زندہ رہتے ہیں اور بیمار بھی کم ہوتے ہیں اور خودکشی وجرم بھی کم کرتے ہیں اور اپنے اس قول کے ثبوت میں اس ملک کے نقشۂ اموات پیش کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی والے سال بھر میں فی ہزار دس سے بھی کم مرتے ہیں اور مجرد مرد اور بیوہ عورتوں کے موت کی تعداد فی ہزار ۱۷ سے ۱۹ تک ہوتی ہے۔

اگرچہ بیوی بچے والے لوگوں کی طوالت عمر وکم بیمار ہونے کا سبب ڈاکٹر صاحب موصوف نے جماع کرنے کو نہیں بتایا بلکہ یہ وجہ بیان کی ہے کہ جنکی شادی ہوگئی ہے وہ بہ نسبت مجردوں کے اپنی زندگی ایک عمدہ قاعدہ سے گذرانتے ہیں اور جسم کی حفاظت بخوبی کرتے ہیں مگر غور دیکھا جاے تو دلداری وغمگساری اور ہر کام میں رفاقت وخانگی انتظام کرنا وغیرہ فواید عورتوں سے مردوں کو یا مردوں سے عورتوں کو جو حاصل ہوتے ہیں ایک بالائی وتہذیب کی باتیں ہیں ورنہ مقصد اعلے نکاح کا بقار نسل کے لئے جماع کا کرنا ہی سمجھا جاتا ہے کیونکہ ہر ملت ومذہب میں یہی دستور ہے کہ اگر مرد کا مجامعت کی قابلیت نہ رکھنا یا عورت کا مانع مردنا ثابت ہو جاے تو پھر وہ نکاح قایم نہیں رہتا علاوہ وجہ بس

حیوان جنکو اپنے مادّہ سے خانہ داری کا کام کرانیکی حاجت نہیں ہوتی وہ بھی اس فعل سے بے خبر نہیں ہوتے۔ اور انڈمان آئلینڈ کے جنگلی جو گھر در نہیں رکھتے وہ بھی اس قدرتی قانون کی تعمیل کرتے ہیں۔ پس چند آدمیوں کے خیال کو مستثنیٰ کر کے شرع یا عقل یا رواج کی رو سے دیکھا جائے تو ثابت نہیں ہوتا کہ تمام عمر جماع نکرنا چاہئے بلکہ بقاء نسل کا وسیلہ و موہی فرائض کے جوانوں و خاص حالتوں میں صحت کے قائم رکھنے کی عمدہ تدبیر مجامعت ہے کیونکہ قاعدہ کے مطابق جماع کرنے سے باوجود اخراج منی جسم میں قوت آتی ہے۔ عضلات مضبوط ہوجاتے ہیں حرارت غریزی میں اشتعال اور دوران خون میں تیزی ہوتی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ خلاف قواعد و بے اندازہ جماع کرنے سے ایسے ایسے نقصان ہوتے ہیں کہ جنکا تدارک مشکل بلکہ ناممکن ہوجاتا ہے۔ چنانچہ جماع کے کچھ قواعد تو پیچھے لکھے گئے اور کثرت جماع وغیرہ کی مضرتوں کا بیان انشاء اللہ آیندہ کیا جائیگا۔

## کثرت جماع سے کیا نقصان ہوتا ہے

پچھلے بیانوں سے بخوبی ثابت ہے کہ جماع کرنے سے دو مطلب ہیں ایک حصول صحت دوسرے قیام نسل پس دونوں غرض حاصل کرنیکے لئے یہ طریقہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ جب زن و مرد صحیح سالم و جوان و تندرست ہوں تو جبان عورت حیض سے فارغ ہوکر غسل کرلے اور سر وزیر تمام قواعد مذکورہ کی پابندی کر کے ایکبار جماع کیا جائے اور اس جماع کو

صحت و قوت نظر آئے تو دو بار یا چار روز بعد کر سکتے ہیں مگر بعد ازاں دیکھنا چاہئے کہ دوسرے مہینے عورت کو حیض ہوا یا نہیں - اگر حیض ہو جائے تو پھر بدستور مذکورہ ایک یا دو بار مجامعت کرنا مناسب ہی اور جو حیض معمولی دنوں میں نہو و دیگر علامات حمل بھی نظر آئیں یعنے عورت کا مزاج تیز و کاہل و متلون ہو جائے بیخوابی و بیچینی و پژمردگی و خاموشی و کلیجہ میں جلن و کھانے سے تنفر و عدم اشتہا و متلی و تئے ہونے لگے - پستان اُبھر آئیں اور بیٹھنیوں کے گرد ایک سیاہ حلقہ پڑ جائے - یکساں درمیان سے آہستہ آہستہ پیٹ بڑھنے لگے تو حمل کا یقین کر کے اسوقت سے جبتک عورت بچہ کو دودھ پلائے مجامعت سے بالکل پرہیز رکھیں کیونکہ ایام حمل و حالت زچگی میں جماع کرنے سے خاتونین کو مختلف امراض کے پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے اور ایام رضاعت میں جماع کرنا بچہ کے لئے مضر ہے -

پس جو لوگ اپنی اور اپنے متعلقین کی کامل صحت چاہتے ہیں اور جنکو دنیا میں نامی ہونا اور بڑے بڑے عمدہ کام کرنا منظور ہو اُن کے لئے یوہی طریقہ بہتر ہے جو بیان ہوا اور جو حریص ہیں وہ ابتداء حمل میں اور جب عورت کو بچہ ہوئے دو تین مہینے ہو گئے ہوں اپنی طاقت و حالت کا اندازہ دیکھکر جماع کر لیں تو کچھ مضایقہ نہیں ہے مگر کوئی اِن حدود سے بھی بڑھ جائے اور ہر ہفتہ یا ہر شب جماع کرے تو بیشک اوسکو کثرت جماع کہا جائیگا اور چاہے کچھ روز اُس سے اعتدالی کا اشر ظاہر ہو مگر ضرور تھوڑے دنوں کے بعد اُسکے خراب نتیجوں میں اُسے مبتلا ہونا پڑیگا کیونکہ

جب کوئی آدمی حد معینہ کے تر تر کر جماع کی زیادتی کرتا ہے خاصکر ایسا آدمی جسے جماع سے زیادہ لذت حاصل ہوتی ہو تو قلیل عرصہ میں ہی اول کمزوری ولاغری ہوتی ہے اور اسپر بھی باز نہ رہے تو پھر آدمیوں کی محبت سے نفرت ہو جاتی ہے - دل اداس رہتا ہے - کام کرنے کو جی نہیں چاہتا اور تے محنت سے دل دھڑکنے لگتا ہے - بہت سے امراض میں مبتلا ہونے کیلئے طبیعت مستعد رہتی ہے چنانچہ ضعف بصر یا دوران سر یا ذیابیطس یا سوزش حرام مغز یا مرگی یا جنون یا فالج یا طپید گی قلب یا جریان یا سل کا عارضہ لاحق ہوتا ہے اور آخر الامر کسی سخت مرض کا بہانہ ہو کر راہی ملک عدم ہو جاتا ہے -

جسطرح مردوں کو کثرت جماع مضر ہے ویسا ہی عورتوں کو بھی اس بے اعتدالی کی بدولت عوارض مذکورہ میں سے کوئی عارضہ یا کثرت حیض یا سوزش رحم کا مرض ضرور تکلیف دیتا ہے -

اگرچہ کثرت جماع ہر شخص کیواسطے مضر ہے لیکن ڈاکٹر حیتین شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ جنکے پھیپھڑے کمزور ہوں یا بلغم کے ساتھ خون نکلتا ہو یا فرلج خنازیری ہو یا بینائی کا ضعف یا معدہ و امعا کا کوئی مرض ہو یا مرگی یا جنون کیطرف طبیعت مائل یا جریان یا ضعف انتشار کا عارضہ ہو یا جو لوگ سخت مطالعہ کرتے ہوں انکو خاصکر جماع کی کثرت سے بہت ہی ضرر پہنچتا ہے -

ڈاکٹر ڈیوینیٹ صاحب نہایت تاکید کے ساتھ کہتے ہیں کہ جن لوگوں کو قلب کا کوئی عارضہ ہو انکو جماع سے بالکل پرہیز کرنا چاہئے -

ویسی اطبار کا قول ہے کہ متواتر تین یا چار یا غایت درجہ پانچ بار مجامعت کرنے سے اوعیہ منی کی منی تو خارج ہو جاتی ہے پھر اسکے بعد ہی جماع کیا جاوے تو خون صالح خارج ہوتا ہے کہ جو اعضا کی پرورش میں کام آتا ہے اور اس خون کے اخراج کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ علاوہ زوال شہوت بہت سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ کثرت جماع سے اول قدرے ضعف معلوم ہوتا ہے مگر اسکا تدارک وجماع سے پرہیز نہ کیا جاوے تو دل دھڑکنے لگتا ہے۔ اعضا سست رہتے ہیں۔ تنفس معمولی طور پر نہیں ہوتا۔ مجامعت کیوقت انزال دیر میں ہوتا ہے۔ وجع مفاصل رعشہ وضعف بصر وغیرہ امراض لاحق ہو جاتے ہیں پھر آخر کار کسی مرض مہلک میں مبتلا ہو کر مرنیکے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ اور اگرچہ جماع کی کثرت سب کے لئے مضر ہے مگر خصوصاً جن کے مزاج میں خشکی غالب ہو یا مزاج سرد وتر یا سرد وخشک، یا دل ومعدہ یا دماغ یا اعصاب ضعیف یا جسم لاغر ہوں انکو تو بہت ہی کم جماع کرنا چاہئے اور چونکہ بہ نسبت دموی وصفراوی مزاج والے کے بلغمی وسوداوی مزاج کے آدمی قوت باہ کم رکھتے ہیں اسلئے انکو بھی جماع کی کثرت کرنا خالی از مضرت نہیں ہوتا۔

بید کہتے ہیں کہ جماع زیادہ کرنے سے کمزوری ودرد اندام وکھانسی و تپ دق وسل وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں اور عورتوں کے مقام مخصوص میں اس فعل کی زیادتی سے ایک گرہ پیل کے پھل کی مانند نکل آتی ہے یا فرج سے وقت معینہ کے خلاف خون نکلتا ہے جسکو پردر کہتے ہیں اور

اسکے ساتھ اعضا شکنی و درد اندام کی علامات بھی ہوتی ہیں اور سوم روگ ہو جاتا ہے جسیں بار بار بہت سا پیشاب آتا ہے و عورت نہایت کمزور ہو جاتی ہے —

الغرض بیدک و ڈاکٹری و طبابت کی رو سے کسی حالت و کسی صورت میں عورت یا مرد کو مجامعت کی کثرت کرنا جایز نہیں ہے — پس خدا ہمارے ملک کے اُن لوگوں کو جو اس کام کے بڑے حریص ہیں اور مباشرت کو ذریعۂ عیش کا سمجھتے ہیں ایسی نیک توفیق عطا کرے کہ فعل مذکورہ کی کثرت سے باز رہ کر عمر طبعی تک زندگی کا لطف و حظ اٹھائیں اور یورپین لوگوں کی مانند اولوالعزمی و دانشمندی کے بڑے بڑے نمایاں کام کرکے زمانہ حال کی تاریخ کو مزین کر جائیں —

## تجرد میں جوش شہوت کسطرح رُک سکتا ہے

سن شباب میں کوئی سبب مانع نہو تو قواعد مذکورہ کی پابندی کرکے مقاربت کرنیکا کچھ مضایقہ نہیں جیسا کہ ہم لوگ لکھ چکے مگر سن شباب سے پہلے مزاج کی خرابی کے سبب معمول شہوت ستاتے یا ایسا ہی عورت کو جایز مرد اور مرد کو جایز عورت نہ میسر ہو یا حیض یا حمل یا نفاس یا رضاعت وغیرہ کے باعث عورت اور مرض و ضعف وغیرہ کے سبب مرد مجامعت کے قابل نہو تو جوش شہوت کے روکنے کی ضرورت پڑتی ہے چنانچہ اسکے واسطے وہی تدبیر بہا بہتر ہیں جو جتی فقیر کام میں لاتے یا لاتے ہیں یعنی اکثر روزہ یا برت رکھنا — ہلکی و نباتی غذا کھانا انکا

لباس نہ پہننا۔ نرم بستر پر سونا۔ زن ومرد سے مخلطہ رہنا۔ اپنے جی کو نیک شغل مثلاً اشنان و بیان۔ غسل طہارت۔ نماز وظیفہ پوجا پاٹ میں مصروف رکھنا۔ کوئی دم خدا کی یاد سے غافل نہ رہنا۔ کبھی قسم کی ریاضت کرنا۔ بہشت کی نعمتوں کی امید اور دوزخ کا خوف کر کے خواہش نفس کا مطیع ہونا وغیرہ۔

اگرچہ جوش شہوت روکنے کے لیے مذکورہ بالا طریق نہایت بہتر و مجرب ہے اور یقین ہے کہ پرانی فیشن کے آدمی اسکو پڑھکر بہت خوش ہونگے مگر نئی فیشن کے جنٹلمین ہم پر یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ اگر ہندوستان کے تمام آدمی اسی طریق کو اختیار کریں و دیگر کاروبار کو ترک کر دیں تو ایک تو ذلت کی حالت میں پڑے ہی ہوے ہیں۔ کچھ روز بعد اور بھی ذلیل و محتاج ہو جائیں۔ پس اسلئے ہم ہر ایک ہدایت مذکورہ بالا کو بالتفصیل بیان کرتے ہیں تاکہ معترضین ہمارے اصل مطلب کو سمجھکر اعتراض کر سکیں

اوّل۔ غذا۔ سب جانتے ہیں کہ حیوانی اغذیہ یعنی گوشت دوودھ و گھی وانڈے وغیرہ و دیگر مقویات مثلاً مختلف قسم کے حلوے و مٹھائیاں و میوہ جات وغیرہ سے حرارت غریزی و خون و وال ماش وغیرہ سے ریح اور گرم مصالح کی چیزوں و شراب سے تحریک زیادہ ہوتی ہے اور خون و ریاح و تحریک کی زیادتی سے شہوت ابھرتی ہے پس جو لوگ کثرت جماع یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور فحش خیالات و عادت کے سبب انتشار زیادہ ہوتا ہو انکو تو ہم کہتے نہیں کہ مقویات کا استعمال ترک کر دیں بلکہ

انکو تو ضرور مقوی ادویہ و اغذیہ کہانا چاہیئے تاں بدخیالات و عورتوں کی قربت انکے لیے سم قاتل ہے مگر جن کا مزاج دموی جسم قوی ہو اور شہوت کو روکنا چاہتے ہوں انکو بیشک اغذیہ مذکورہ سے پرہیز کرنا اور ہلکی سادی و منافی غذا مثلاً ضرورت کے قابل دال یا ترکاری کے ساتھ روٹی اور کم گھی کہانا اور کبھی کبھی روزہ یا برت رکہنا یا فاقہ کرنا مناسب ہے۔

دوم لباس۔ تکلف نما لباس نہ پہننے و نرم بستر نہ رکہنے سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ بعض دیوانوں یا ریاکاروں کی طرح نہایت کثیف و غلیظ کپڑے پہننا و خاک میں لوٹنا مناسب ہے۔ نہیں ہماری یہ غرض ہے کہ سادہ و مضبوط و ڈہیلا ڈھالا اور ایسا لباس ہو جسمیں بدن نہ کہائی دے کیونکہ جب بدن چست و متکلف لباس سے مزین و مکان عمدہ آرایش اور حد الخوبستہ انکے ساتھ بے شغلی و خیالات میں کچھ خرابی ہو تو ہر عیش و نشاط کیطرف طبیعت ضرور مایل ہوتی ہے اور آخر کار اکثر نفس غالب آہی جاتا ہے۔

سوم لوگوں سے کم ملنا۔ ضروری کاروبار یا علمی بحث یا مفاد عام کی تدبیریں سوچنے کے لئے لوگوں کا یکجا جمع ہونا تو کسی طرح مضر نہیں ہوسکتا لیکن بلا ضرورت زیادہ خلط ملط رہنے سے علاوہ دیگر خرابیوں کے اس کے متعلق یہ برائی ہے کہ گو ایک بارعب آدمی کے روبرو فضول قصے بیان کرنیکی کسی کو جرات نہیں ہوتی لیکن تاہم تذکرہ بہت سی فحش باتوں کا ذکر ہو ہی جاتا ہے جس سے عصبی و نازک مزاج کے لوگوں کی طبیعت کو ایک

طرح کی شفا لک ہوتی ہے اور علی ہذا القیاس کیسا ہی نیک طینت آدمی ہو
مگر عورتوں کے ساتھ زیادہ صحبت رکھنے سے کچھ نہ کچھ خیال میں خرابی آ ہی جاتی
ہے اسلیئے بلا ضرورت زن و مرد سے میل ملاپ رکھنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

چہارم نماز و وظیفہ میں مصروف رہنا۔ جو لوگ محض آزاد و مجرد
ہیں اور جو اپنے نہایت مختصر خورد و پوش کا بار بھی دوسروں پر ڈالدیتے
ہیں اور کوئی نمایاں کام کر کے دنیا میں اپنا یادگار نہیں چھوڑنا چاہتے
اُن کے لیئے تو اس سے بہتر کوئی شغل نہیں ہے کہ ہر وقت نماز و وظیفہ
میں مصروف رہیں اور حکما خواہ یورپ کے ہیں یا لیئے مذہبی جنون سمجھیں مگر
اُن کو شب و روز کے چوبیس گھنٹے اسطرح تقسیم کرنے چاہئیں کہ ایک
لحظہ بھی طہارت و عبادت و مذہبی کتابوں کی تلاوت وغیرہ سے
خالی نہو مگر جو لوگ صاحب عیال و اطفال ہیں اور خود کھانے و محتاجوں
کے کھلانے کی آرزو رکھتے ہیں۔ جن کو طرح طرح کے ایجاد و بڑے بڑے
نمایاں کام کرنے کی اُمنگ ہے۔ اُنکو معمولی و فرضی عبادت سے فارغ
ہو کر علمی سوسائٹیوں و عام فایدہ رساں کمیٹیوں میں شامل ہونا۔
تجارت و صنعت و حرفت و ملازمت وغیرہ کام جو اُن کے متعلق ہو
اُنھیں مصروف رہنا۔ اخلاق و علوم و فنون کی کتابوں اور شایستہ
اخباروں کا مطالعہ کرنا۔ تصنیف یا تالیف یا ترجمہ کر کے عوام کو فائدہ
پہنچانا تھوڑی دیر سیر و تفریح کیلیئے پھرنا۔ اوقات معینہ پر کھانا۔ پینا سونا
۔ غرضکہ حکمی عبادت کے ساتھ تمام ضروری و نیک کام کرنا بھی مناسب

ہے ۔ مگر ایسا نہونا چاہئے کہ کوئی وقت بیکار یا خراب لوگوں کی صحبت یا فحش کتابوں کے مطالعہ میں گذرے کیونکہ بیکار بیٹھنے والے خصوصًا جب خراب آدمیوں کی صحبت میں بیٹھتے ہیں یا فحش کتابیں پڑھتے ہیں تو ضرور اُن کے خیال ایسے خراب ہوجاتے ہیں کہ شدہ شدہ شیطانی خواہشوں کے مطیع ہوکر ناجائز افعال کے کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتے

اگرچہ بیکار رہنا یا خراب صحبت میں بیٹھنا یا فحش کتابوں کے پڑھنے یا اُن کے سُننے یا گالیاں بکنے یا تصاویر فاحشہ کے دیکھنے سے زیادہ تر وہی لوگ افعال ناجائز کے مرتکب ہوتے ہیں جنکے اخلاق بچپن سے ہی خراب ہوتے ہیں اور اپنے ارادہ پر قابو نہیں رکھتے مگر نیک و قوی ارادہ کے لوگوں پر بھی ضرور کچھہ نہ کچھہ اثر ہوتا ہے اور خدا کے خوف یا دُنیا کی ذلت کے ڈر سے کوئی فعل بظاہر نہ کرسکیں لیکن یہ تو ممکن نہیں کہ خیال بھی خراب نہوں اور جب اعضاء تناسل کی طرف خیال متوجہ ہوا تو اُن آلات کے دوران خون و قوت اعصابی میں فرق آجائیگا ۔ اکثر جوش غیر منطفی رہیگا ۔ کثرت احتلام و جریان وغیرہ عوارض ستائینگے جلق کرنے کی عادت ہوجائیگی غرضکہ ایک دو بار جماع کرنے سے اسقدر نقصان نہیں ہوتا جس قدر خیال خراب ہونے سے ہوگا ۔ پس امیر ہو یا غریب آزاد ہو یا عیالدار سب کو شب و روز نیک کاموں میں ہی مصروف رہنا مناسب ہے ۔

پنجم ریاضت کرنا ۔ یہ تو ظاہر بات ہے کہ ریاضت یعنے ورزش

عام صحت کے لئے مفید ہے لیکن جس ورزش سے جسم کے زیریں حصہ کیجانب خون رجوع ہو اُس سے شہوت بھی زیادہ ہوتی ہو بدنیوجہ ایسی ریاضت کرنا چاہئے جس سے جسم کے بالائی حصّہ کیطرف خون زیادہ جاے جیسے بوجھ اُٹھانا یا لیزم ہلانا اور عورتوں کو چکی پیسنا یا کاتنا وغیرہ۔

ششم۔ تمار بہشتی کی امید دوزخ کا خوف۔ صرف مذہب کے بانی وحکما یا معتقدین کے قول سے ہی نہیں ثابت ہوتا بلکہ روزمرّہ کا تجربہ و مشاہدہ کہہ رہا ہے کہ بغیر خوف و رجا کے کوئی کام نہیں بنتا پھر کب ممکن ہے کہ جب تک کچھ دہشت اور کچھ امید نہو آدمی جوش شہوت کو روک سکے پس جو جماع مذہب کی رو سے ناجائز ہے اسکے لئے تو دوزخ کی اور مرض کی تکلیفوں کا ڈر بہشت وصحت کے آرام کی امید ہی کافی ہے مگر قبل از وقت جماع کرنے سے اعضا کے کمزور ہونے وکسی مرض میں مبتلا ہو کر جلد مرجانے کا ڈر اور سن شباب تک مجامعت نکرنے سے اپنی تندرستی وقوی اولاد پیدا ہونے کی اُمید بھی کچھ کم نہیں ہے۔

فایدہ جو قاعدے جوش شہوت روکنے کے بیان ہوے اُن میں سے صرف ایک دو پر عمل کرنے سے تو مطلب حاصل نہیں ہوتا مگر کل قواعد مذکورہ کی پابندی کرنے اور ارادہ مصمم رکھنے سے نابالغوں کو تو کچھ تکلیف ہوتی ہی نہیں اور جو لوگ جماع کی لذت حاصل کر چکے ہیں اُن کو کبھی وجہ خاص سے محترز رہنے کی ضرورت پڑنے تو تھوڑے عرصہ تک قدرے تکلیف ہوتی ہے پھر خود بخود عادت پڑ جاتی ہے اور اگر کوئی

اپنے ارادہ پر قادر ہنو اور تدابیر مسطورہ بالا سے جوش شہوت نہ رک سکے اور آلات تناسل ایسے ذکی الحس ہو جائیں کہ ہوا لگنے یا کپڑا چھو جانے سے ہی انتشار ہو تو قضیب پر روزمرہ ٹھنڈا پانی ڈالنا اور سلائی داخل کرنا مفید ہوتا ہے - اور اس سے بھی کچھ نہو تو پانچ پانچ گرین برومائیڈ آف پُٹاسیم⁽¹⁾ دن میں دو بار دینے سے اکثر جوش شہوت رک جاتا ہے - مثانہ میں پتھری یا پیٹ میں کیڑے ہونے کے سبب شہوت زیادہ ہوتی ہو تو ان امراض کا علاج کرنے سے فایدہ ہوتا ہے مگر رجال الشہوۃ ہونے کے لیے خصیتین کا نکلوانا و قضیب کا کاٹ ڈالنا (جیسا کہ بعض ہندو فقیر کرتے ہیں) کسیطرح شرعًا یا عقلاً جایز نہیں ہو سکتا -

## جماع بے محل سے کیا ضرر ہے

جماع بے محل سے ہماری مراد اس خراب طریقہ سے ہو جو نہایت ناشایستہ و گمراہ لوگ علاوہ فرج عورات عورتوں کے دُبر میں دخول یا امردون کے ساتھ اغلام یا حیوانات کے ساتھ فعل شنیعہ کرکے شہوت رانی کرتے ہیں پس جس حالت میں جماع کرنے سے بڑی غرض نسل کا قایم کرنا ہے اور مذکورہ بالا طریقوں سے وہ غرض حاصل نہیں ہوتی تو پھر اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہ بہت ہی بڑا گناہ اور نہایت ہی بے تہذیبی کا فعل ہے اور یہ بد افعال صرف شرع و تہذیب کی ہی خلاف نہیں بلکہ ان سے صحت

(۱) یہ ایک انگریزی دوا ہے جو سفید رنگ کی ٹکیوں میں ہوتی ہے اور انگریزی دوا فروشوں کی دوکان پر مل سکتی ہے -

بھی ضرر پہنچتا ہو کیونکہ لذت و فرحت کے ساتھ جب ہی جلد انزال
ہوتا ہے کہ جانبین ولی شوق ظاہر کریں اور لواطت میں عورتوں یا
لڑکوں کا اظہار شوق کرنا خیال میں نہیں آتا اور مقعد کے اطراف میں
جو بال چیثمن ہوتی ہیں غالباً مانع دخول ہو کر باہر ہی انزال ہونے کا
سبب ہوتی ہوں گی بلکہ کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہو کہ خوف وغیرہ کے
سبب انزال کا موقع بھی نہ ملے پس بہ وجوہات مذکورہ ممکن ہے کہ طرف
ثانی کے عدم اظہار شوق و دخول قضیب میں رکاوٹ ہونے کے سبب
معمول سے زیادہ حرکت کرنی پڑے - بوجہ زیادتی حرکت عصبی انتظام
میں خلل واقع ہو - قضیب پر گرمی لگے - ذکر کا منہ سرخ ہو جاوے -
پیشاب کی حاجت بار بار ہونے لگے - اور اس فعل کی کثرت کرنے سے
جریان منی و ضعف باہ کا پیدا ہونا اکثر مریضوں میں دیکھا گیا ہے و دیگر
امراض جو زیادتی مجامعت سے ہوتے ہیں اس فعل سے بھی پیدا ہو جاتے
ہیں - اور جب انزال ہونے کا موقع نہ ملے تو جوش غیر منطفی رہنے کے
سبب بہت سے نقصانات پیدا ہونیکا احتمال ہو سکتا ہے - حیوانوں کے
ساتھ فعل شنیعہ کرنے سے ایک تو وہی نقصان ہے جو مفعول کیطرف
سے شوق ظاہر نہ ہونے کے سبب فاعل کو ہوتا ہے - دوسرے حیوان کی
حیوانی حرکات کے سبب جوش کا غیر منطفی رہنا یا حیوان کا لات یا سینگ
مارنا یا جانور کے مقام مخصوص کی گندگی سے اس ضرر کا جو فرج کی نزاکت
سے ہوتا ہے عاید ہو جانا کچھ کم نہیں ہے -

پھر ارادہ پر تاہے
ادر ... سا لو تو اس فعل ناجائز کے سبب سے نقصان ہوتا ہی ہے جیسا کہ
بیان ہوا مگر مفعول کو بھی بہت نقصان پہنچ سکتا ہے چنانچہ مفعول
لڑکا ہے تو علاوہ اس بدنامی کے جو عمر بھر اسکے ساتھ رہتی ہے مرض
شقاق المقعد ہو سکتا ہے جس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے اور فاعل کو
آتشک ہو تو مفعول کے مقعد کے گرد آتشکی بستے ہو جاتے ہیں۔

اگر مفعول عورت ہو تو اسکو شقاق المقعد کے علاوہ ایک اور نقصان
ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے وہ یہ کہ فرج کی بڑی لبوں کے زیریں
پچھلے سرے اور مقعد کے بین صرف ایک انچ کی وسعت ہے پس جس حال
میں لواطت کے سبب مقعد کے ریشوں میں کچھ شق ہو گیا ہو اور کمزور
ہوں تو کیا تعجب ہے کہ وضع حمل کے وقت باقیانہ چر کر فرج و
مقعد ایک ہو جاوے۔

دیسی طبیب کہتے ہیں کہ شرع میں ناجائز ہونے کے علاوہ (۱) ہمارے
نزدیک بھی لواطت مضر صحت ہے اور بعض کا قول ہے کہ جس قدر
کے ساتھ یہ فعل کیا جاوے تو ممکن ہے کہ اسکے ایسا لڑکا پیدا ہو
اُبنہ یعنے مفعول ہونیکی خواہش میں مبتلا رہے۔

## جلق کسقدر مضرت رساں ہے

ہاتھ کی حرکت سے منزل ہونے کو عربی میں جلق یا خضخضہ یا استمنا

(۱) فرج و مقعد کا ایک ہونا اکثر اور اسباب سے ہوتا ہے مگر ہم خیال کرتے ہیں
کہ شاید یہ فعل اُن اسباب کا مددگار رہے۔

فارسی میں مشت زنی - انگریزی میں مسٹربیشن یا اونیزم - ہندی میں مٹھ یا مٹھ مارنا کہتے ہیں -

عموماً یہ فعل ہاتھ سے ہی کیا جاتا ہو مگر بعض شخص پشمینہ یا چمڑہ کی تھیلی یا تکیہ وغیرہ کے وسیلہ سے یا سنا گیا ہے کہ یورپ میں ایک لعبت ایسی بناتے ہیں جو بعض حرکات مثل انسان کے کرتی ہے اسکے ذریعہ سے غرضکہ علاوہ قبل یا دُبر کے جب کسی طرح سے انزال کیا جاوے تو وہ جلق میں ہی داخل ہے -

رسالہ تریاق ہشتمنا میں لکھا ہے کہ بعض ناشایستہ عورتیں بھی بحالت عدم موجودگی شوہر و زیادتی شہوت چمڑے یا کپڑے کا آلہ مثل قضیب کے بنا کر اور دو عورتیں ملکر یا تنہا آلہ مذکور سے شہوت رانی کرتی ہیں پس ایسا ہوتا ہے تو اسکا شمار بھی جلق میں ہو سکتا ہے -

مردوں میں اکثر نابالغ مجرد خصوصاً مدرسے کے لڑکے زیادہ تر اس فعل کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ عادت یا تو بچپن سے ہی اسطرح پڑتی ہے کہ جب بچہ کسیطرح نہیں سوتا تو دائی اسکے قضیب کو سہلاتی ہے اور شاید کچھ آرام ملنے کے سبب وہ سو رہتا ہو اور رفتہ رفتہ جلق کی عادت پڑجاتی ہے - یا چھوٹے بچے بڑوں سے اس فعل کو سیکھتے ہیں - یا خارش یا قلفہ کی سوزش وغیرہ کے سبب ملنے سے نوجوان لڑکوں کو انزال ہونے یا کچھ مزا آنیکے سبب رفتہ رفتہ عادت پڑجاتی ہے یا امانت کا اندر سبھا و میر حسن کی مثنوی وغیرہ پڑھتے یا عاشقانہ قصے کہانی و شعر و اشعار سُننے سے

مکتب کے لڑکوں کا خیال بلوغت سے پہلے ہی اعضاے تناسل کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جسکے سبب جلد اُن آلات میں تحریک ہوتی ہے اور جب عورت میسر نہیں آتی تو وہ جلق کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں یا ایسے لوگ جنکے خیال خراب اور بظاہر متقی ہوں وہ دنیاوی ذلت کے لحاظ سے مجامعت تو کرتے نہیں پوشیدگی میں جلق کے ذریعہ سے شہوت رانی کر لیتے ہیں ۔

غرضکہ مردونکو اس خراب فعل کے کرنیکی بہت سی وجوہات ہیں اور درحقیقت حال کے زمانہ میں بہت سے نوجوان اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں مگر عورتوں میں شاذ و نادر بہت کم ہوتا ہے اگر ہوتا بھی ہے تو ایسی ہی عورتوں کو جو کم درجہ کی ہیں محض ناشائستہ اور جن کے خیالات کمی صحبت و تذکرہ کے سبب خراب ہو گئی ہوں ۔

فقط مختصر عورت ہو یا مرد خواہ کسی وجہ سے اس بلا میں گرفتار ہو جائے گنہگار و عوام کی نظروں میں ذلیل ہونے کے علاوہ اُنکی صحت میں ایسی خرابی واقع ہوتی ہے کہ جسکا تدارک مشکل بلکہ بعض حالت میں ناممکن ہو جاتا ہے ۔ کثرت جماع کے نقصانوں کا بیان جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں (دیکھو صفحہ ۹۰) وہ بسبب کثرت اخراج منی کے ہوتا ہے اور چونکہ جماع ناجائز یا جائز موقع ملنے میں تو کم و بیش وقت ہوتی ہے اور جلق کا موقع ہر وقت بلا دقت حاصل ہو سکتا ہے بدین وجہ مجلوق بہ نسبت عیاشوں کے اپنا فعل کثرت کرکے جلد اُن خراب نتایج میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو اخراج منی کی زیادتی سے عیاشوں کو لاحق ہوتے جیسا کہ بیماریاں سی نامردی ضعف معدہ سوء ہضم اعصابی ناطاقتی وغیرہ [illegible]

بدمزگی طبیعت کی تاب خفقان، قبض، کثرت احتلام جسکو [illegible] چڑچڑا ہونا تمام کام شاق
سے کرنا ہر بات میں خوف پیدا ہونا قوت حافظہ کم و قوت متخیلہ میں فتور ہو جانا وغیرہ
نقصانات مذکورہ صرف جلق کا سوء مزاج زیادہ ملنی سے ہی نہیں بلکہ اونکا ایک سبب یہ بھی ہے
کہ جلق کرنے میں تو حشفہ کے خاص مقامات پر لگنے سے لذت زیادہ معلوم ہوتی ہے اور
فرج کی نرمی و تری کے سبب قضیب پر وہ نتیجہ نہیں پہنچتا مگر جلق میں وہ باتیں حاصل نہیں
ہوتیں اور لذت پانے سے کمزوری وغیرہ کے امراض جلد ستاتے ہیں اور غیر معمولی رگڑ
سے نابیزہ میں خراش ہوکر ادہر کو خون زیادہ آنے لگتا ہے اور رفتہ رفتہ اسکے اندر خفیف
سا ورم ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے نابیزہ وکیسۃ المنی کی حس تیز ہو جاتی ہے اور اس تیزی
حس کے سبب اولی تحریک سے منی باہر نکل پڑتی ہے حتی کہ دن رات میں سوتے وقت
کئی بار احتلام ہونے لگتا ہے پاخانہ پھرنے یا فرحش خیال کرنے یا قضیب پر ہاتھ
لگانے یا گھوڑے پر چڑھتے یا کسی عورت کے ساتھ بات کرلے یا اسکی صورت دیکھنے سے کبھی
مذی خارج ہوکر یا مذی یا خالص منی یا اکثر تراب و خون آمیز بہت پتلی نکل آتی ہے اور
پھر آخر کو نامرد و خبط الحواس خوف زدہ ہونا وغیرہ کیا مرگی یا سل یا کسی اور بیماری
میں مبتلا ہوکر جلد موت کے پنجہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر گراس صاحب لکھتے ہیں کہ نابیزہ کے ممبرینس یا پراسٹیٹک خاصکر پراسٹیٹک حصہ
میں ہلکی یا شدید یا مزمن سوزش و تنگی راہ ہونیسے نامردی کا عارضہ ہوتا ہے اور بیجا
اور [illegible] دفعیں وا مریضوں میں چار تو سوزاک کے سبب ۳ حالت میں مبتلا ہوتے ہیں
تیانیزہ جلق کیوجہ سے پس نابیزہ میں حس کی زیادتی و اجتماع خون اور اسکی غذا جسمی
متورم دیگی اکثر جلق سے ہوکر ہی نامردی لاحق ہوتی ہے۔

دیسی اطبا کہتے ہیں کہ جلق میں مثل جماع کے لذت اور وجود مطلوب کا موجود نہونے کے سبب مجلوق سست و غمگین رہتا ہو اور بوجہ نہونے فعل طبعی کے منزل ہونیکے لئے زیادہ حرکت کرنی پڑتی ہے اس سبب سے گردہ و مثانہ و قضیب خصوصاً قضیب کی جڑ میں بہتر خاص ضعف لاحق ہوتا ہے۔ ذکر ایک طرف کو مایل ہو جاتا ہے۔ بلا تندی منی نکلنے لگتی ہے۔ باہ کی قوت ضعیف ہو جاتی ہے جریان کی عارضہ کی زیادتی سے گردہ کی چربی در طوبت بدنی گل کر دق والے مریض کی سی حالت ہو جاتی ہے اور پھر اُسکا علاج نہیں ہو سکتا۔

بعض کا قول ہے کہ رحم کی قوت جاذبہ کی مدد سے طبیعت کو منی بنانے میں جو اہتمام کرنا پڑتا ہو اور طبعی فعل ہونیکے سبب مجامعت میں انزال بھی بخوبی ہوتا ہی پس وہ فایدہ جلق کے ذریعہ سے منی نکلنے میں نہیں ہوتا اسوجہ سے طبیعت منی کے بنانے میں سستی کرتی ہے جس سے تمام اعضاء تناسل میں مثل مفلوج کے ضعف ہوتا جاتا ہو کر یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ بالکل تندی نہیں ہوتی اور قضیب تپلا پڑ جاتا ہے اور پھر مجلوق بالکل جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

جیسا جلق سے مردونکو نقصان پہنچتا ہو ویسا ہی عورتونکو یعنے جب وہ عورتیں زیادہ ہو کر مقام مخصوص باہم گھستی ہیں تو باوجود غلبہ شہوت بخوبی تمام انزال نہیں ہوتا بلکہ مجاری دم رکتی ہیں رہجاتی ہو جس سے جریان رحم و اختناق الرحم کا عارضہ ہو جاتا ہو اور ان کی خواہش بڑہجاتی ہو یا بذریعہ آلہ کے شہوت رانی کرتے ہیں تو انکو رحم و فرج میں استرخا ہو جاتا ہو ایسی عورتونکو ساتھ مجامعت کرنے میں وہ قابل معقول کسیکو لذت حاصل نہیں ہوتا حمل نہیں ٹھہرتا چہرہ بے رونق و دائم جسم کمزور و مزاج چڑچڑا رہتا ہو آخر کار بعلوقہ طرح طرح کے امراض

قوی و خوبصورت بچے کسطرح پیدا ہو سکتے ہین

آج کل ہم سب نا شکر نئے فتن کے آدمیون کا میلان طبیعت اسطرح ہے
کہ کسی عربی یا ہندی طبیب یا فلاسفر کی کون گنتی ہے بقراط یا سقراط
یا ارسطو یا فلاطون سے بھی کسی علمی مسئلہ کی تصدیق پہنچائین تو تسلیم
نہین کرتے مگر ادنئے سے یوروپین ڈاکٹر یا فلاسفر کا قول پیش کرین
تو فوراً مان لیتے ہین —— چنانچہ ہمارے کئی دوست جو روحانی قوتون
کی تاثیر کے بالکل منکر تھے وہ اب کرنل الکاٹ کے حالات پڑھکر اقرار
کرنے لگے —— باوجودیکہ کرنل صاحب کی شاید روحانی قوت کی ابھی
مشق اس درجہ پر نہین پہنچی جو ہندوستان کے فقرا کی تھی یا بعض کی
اب بھی ہوگی —

یا بہت) سے ہندوستانی ڈاکٹر سِل مین سرطان اور ضعف باہ و اعصاب مین
خراطین کا دینا مکروہ فضول سمجھتے تھے مگر اطبا یورپ نے جب طان
و خراطین مین فاسفورس کے مرکبات ہونیکے سبب امراض مذکورہ مین
ان کا مفید ہونا تسلیم کر کے فاسفورس کے مرکبات کا استعمال کرنا شروع کر دیا
تو ہمارے ہندوستانی ڈاکٹر بہت خوشی اور اعتقاد کے ساتھ امراض
مذکورہ مین فاسفورس کے مرکبات دینے لگے باوجودیکہ اون کا تاکا
ہر جگہ بہم پہنچنا دشوار اور اونکی قیمت بہ نسبت خراطین و سرطان کے گران ہے —
علی ہذا القیاس یہہ مسئلہ بھی ہند و عرب کے عقلا و اطبا نے خوب مدلل بیان کیا ہے
کہ ماہواری ایّام سے فارغ ہونیکے بعد اور ایام حمل مین عورت کے اور مجامعت کے

وقت عورت یا مرد کے خیال یا وہم مین جیسی صورت وحالت ہو ویسی ہی صورت وحالت بچہ کی ہوتی ہے ۔ مگر ہمارے ملک والے خاصکر نئے فیشن کے لوگ کچھ روز پیشتر جو اس بات کو فضول سمجھتے ہونگے انہون نے امریکن لوگون کے اقوال سنکر اب جان لیا ہو گا کہ یہہ مسئلہ بھی لغو نہین ہے چنانچہ ڈوری ملک امریکہ مین بودے ڈاڈس صاحب نے عورتون کے جلسہ مین اسی مسئلہ کی صداقت مین ایک لکچر دیا تھا اور منشی کاشی ناتھہ صاحب ترجمہ کیا ہوا اردو گائیڈ مین چھپا تھا اس مین کی چند باتین اور دیسی عقلا و اطبا کی رائے ہم ذیل مین بیان کرتے ہین ۔

صاحب ممدوح لکھتے ہین کہ عورت کو چاہیئے کہ حاملہ ہونے سے پہلے کسی لڑکے و حسین مرد کی تصویر یا صرف چہرہ کی شبیہ اپنے پاس رکھہ لے اور اوسکو اسقدر بغور دیکھا کرے کہ وہ صورت دل مین سما جائے اور ویسی ہی حالت مین حاملہ بھی ہو اور بعد حمل کے بھی دیکھا کرے اور یہہ خیال جمائے کہ میرا بچہ بھی ایسا ہی حسین پیدا ہو گا ۔

جیسا کہ صاحب موصوف کا خیال ہے ایسا ہی عقلا متقدمین کا ہے چنانچہ وہ اپنی کتابون مین لکھہ گئے ہین کہ بعد غسل ایام ماہواری عورت کی نظر جس پر پڑتی ہے اولاد ہو تو اوسکی ہم شبیہ ہوتی ہے ۔ اور عوام مین مشہور ہے کہ عورت ایام ماہواری سے فارغ ہو کر آئینہ مین اپنا یا کسی خوبصورت لڑکے کا منہہ دیکھے ۔

اور مسلمان کہتے ہین کہ بعد غسل ایام عورت اپنے شوہر سے مصافحہ کرے

اور السلام علیکم کہے ۔ اور ہندؤن کے یہان بیان کیا گیا ہے کہ ایام ماہواری سے فارغ ہوکر سب سے پہلے عورت ٹھاکر جی کے درشن کرے جو ایک عمدہ تصویر ہوتی ہے ۔

میرے ایک دوست پنڈت گوبند جیون صاحب ممبئی کہتے تھے کہ اکثر ہندؤن مین مسئلہ مذکور کی پابندی نہین ہوتی مگر گوکل ضلع متھرا کے برہمن جو اس مسئلہ کی پابند ہین وہ خوبصورت و قوی ہوتے ہین ۔

اس مسئلہ کی تائید مین بعض ایک نقل بھی بیان کرتے ہین کہ زمانہ سابق مین ایک سن رسیدہ نے شادی کی مگر جب تجربہ سے معلوم ہوا کہ وہ باہ سے معذور ہے تو اوسنے رہو مچھلی کا حلوا کھایا جس سے مرض مین افاقہ ہوگیا اور اوسکی بیوی حاملہ ہوئی اور ایام معہودہ پر لڑکا پیدا ہوا لیکن وہ ہم شبیہ ایک جوان ہمسایہ کے تھا جب وہ لڑکا تین چار برس کا ہوگیا اور باہر آنے جانے لگا تو اوس پڑوسی جوان نے جو لاولد تھا اوس لڑکے کو بہلا پھسلا کر رفتہ رفتہ اپنے اور اپنی بیوی کی طرف مائل و مانوس کرلیا اور پھر عدالت مین دعوی کردیا کہ یہہ میرا لڑکا ہے ۔ حاکم وقت نے لڑکے کو جوان اور اوسکی بیوی سے مانوس اور جوان کے ہم شبیہ دیکھکر اور بڈھے کو از کار رفتہ سمجھکر لڑکا جوان کو ہی دلا دیا مگر جب بوڑھے نے واویلا کی اور کہا کہ مین از کار رفتہ تھا مگر مچھلی کا حلوا کھاکر تندرست ہوگیا ہون اور اوسکی زوجہ بولی کہ ایام ماہواری سے فارغ ہونیکے بعد میری نظر اس پڑوسی جوان پر پڑی تھی اس وجہہ سے یہہ لڑکا اسکے ہم شبیہ ہے تب حاکم نے لڑکے کو بھگاکر اوسکے پسینہ کی بو

کر اولکا بوڑھی کو ولادیا —

اسے یہ ہے کہ ایام ماہواری سے فارغ ہوکر ہی عورت حاملہ ہونیکے قابل ہوتی ہے پس اوسوقت سے ہی جیسا خیال عورت کا ہوگا وہی حالت بچہ کی ہوگی اسلیئے ایشیائی دانشمندون نے عورت کے لئے یہہ ہدایت کردی ہے کہ ماہواری ایام سے فارغ ہوکر اپنے شوہر یا کسی خوبصورت لڑکے کا منھ دیکھین یا ٹھاکرجی کے درشن کرین تاکہ انہین کا تصور دل مین جم جائے اور اپنے باپ یا خوبصورت لڑکے کی ہمشکل بچہ پیدا ہو —

امریکن صاحب ممدوح فرماتے ہین کہ انجیل مین لکھا ہے کہ یعقوب نے سات برس اس امید پر بکریان چرائین کہ مسمے لبن اپنی خوبصورت بیٹی مسماۃ ریحل سے شادی کردیگا مگر اوسنے ازراہ فریب بجائے ریحل کے مسماۃ لیاکی شادی یعقوب سے کردی جو بہ نسبت ریحل کے بدصورت تھی جب یہہ بات ظاہر ہوئی اور تنازع ہونے لگا تو لبن نے کہا کہ اگر اور سات برس تک میری خدمت کرو تو ریحل سے بھی تیری شادی کردونگا اور اوسکا غصہ فرو کرنیکے لیئے یہہ بھی دم دیا کہ اس عرصہ مین جسقدر خوبصورت بچے گلے مین پیدا ہونگے تجھو دیدونگا لیکن دل مین سبھی لبن جانتا تھا کہ نہ خوبصورت بچے ہونگے نہ مجھے دینا پڑینگے مگر یعقوب نے یہہ ترکیب کی کہ مادہ بھیڑون کو علیحدہ باندہ دیا اور نر بھیڑون کو علیحدہ چھوڑدیا اور پانی پینے کے گھڑون یا کھیل مین مختلف رنگ کی لکڑیان رنگ کر ڈالین جب بھیڑیان پیاس سے بیتاب ہوئین تو اونکو کھول دیا

پانی پلایا جہان اونکی نظر رنگدار لکڑیون پر پڑی اور اسیوقت نر و مادہ کو باہم ملایا پھر دوسرے دن بھی پانی مین رنگدار لکڑیان ڈالدیں تاکہ بوقت خاص ادنکے خیال جو مختلف رنگ کی لکڑیون پر مقے وہ اور بھی پختہ ہوگئے چنانچہ بعد ایام مقررہ اکثر خوبصورت بچے پیدا ہوئے پس بنی نوع انسان بھی بوقت خاص اپنے خیالات نیک رکھین تو اصول مذکورہ کے بموجب نیک وقوی و خوبصورت اولاد پیدا ہوسکتی ہے ۔

امریکن صاحب نے جس پرانے اصول کو اب شایع کیا ہے اسکی بنیاد ہندوستان مین مدت سے پائی جاتی ہے یعنی جب گھوڑی پر گھوڑا ڈالاجاتا ہے تو اوسوقت کوئی قوی و خوشرنگ گھوڑا روبرو کھڑا کردیتے ہین تاکہ بچہ کی رنگت وغیرہ روبرو کھڑے ہونیوالے گھوڑے کے مانند ہو اور اکثر ایسا ہی بچہ ہوتا ہے پرانی طب کی کتابون مین تو خوب ہی شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے کہ ہنگام مجامعت زن و مرد کی جیسی حالت و خیالات ہوتے ہین وہی اثر بچہ پر پڑتا ہے یعنی زن و مرد کے کپڑے غلیظ پریشان حال طبیعت مغموم خیالات خراب ہون تو بچہ غبی و بدشکل ہوگا اور جو عورت و مرد کے خیالات نیک لباس پاک و صاف طبیعت مسرور حالت درست ہوگی تو بچہ بھی قوی و خوبصورت و نیک سیرت پیدا ہوگا ۔

ضیاء الابصار کے مصنف نے اپنی کتاب مین دو نقل لکھی ہین جنسے عورت و مرد کے نیک و بد خیالات کا بچہ پر موثر ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ

**نقل اول** - ایک بزرگ جمال الدین صاحب ترکستانی کا قول ہے کہ ایک

عورت کے ایسا بچہ پیدا ہوا کہ جسکا سر آدمی کا تھا اور باقی جسم مثل سانپ
اور وہ ایک گڑھے میں رہتا تھا اور بوقت ضرورت اپنی ماں کے پاس آ
دودھ پی جاتا اور ایک ماہ تک یہی کیفیت رہی بعدہ حسب فتویٰ اوسکو
کرا دیا گیا جب اوسوقت کے عقلا نے اوس بچہ کے پیدا ہونیکا سبب دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ بوقت مباشرت اوسکی ماں ایک سانپ کو دیکھہ کر ایسی ڈری
کہ گو مجامعت مین مصروف رہی لیکن سانپ کا ہی خیال
اور کچھہ بات نہ کی۔

**نقل دوم** - امام فخرالدین رازی صاحب کے والد گو بدصورت تھے
مگر بوقت مباشرت اچھی صورت کا خیال کرنے سے امام صاحب
اپنے ہم عصرون کی نسبت نہایت خوبصورت پیدا ہوئے اگرچہ اوس
کے موٹی عقل کے عام آدمیون نے جو باریک باتون کے سمجھنے کی قوت
رکھتے تھے امام صاحب کے والد کے قول کو معتبر نہین جانا مگر درحقیقت
خوبصورت پیدا ہونے کا سبب یہی تھا کہ بدرنگ بسیرت نے
اچھی صورت کا خیال جمایا تھا۔

بوڑھے ڈاوس صاحب فرماتے ہین کہ عورت حاملہ ہونیکے دن سے
بچہ پیدا ہونے تک اپنے دل کو مطمئن اور خیالات کو درست رکھے تو
یقین ہے کہ بچہ شکیل و جمیل و نیک و خوش رو
پیدا ہو سکتا ہے۔

اور کہتے ہین کہ حاملہ عورت کو اچانک کوئی بڑا خوف یا رنج یا خوشی پیدا ہو

ساقط ہوجاتا ہے یا بچہ کو صدمہ پہنچتا ہے جیساکہ نقول ذیل سے حاملہ کے یکایک جوش کی سبب بچہ پرصدمۂ عظیم کا پہنچنا صاف ثابت ہی ۔

**نقل اوّل** ۔ ایک عورت کے گیارہ لڑکے نہایت لیق وعقیل تھے مگر بارہوان لڑکا پاگل تھا اور اکثر کام مثل ریچہ کے کرتا تھا ۔ تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ بارہوین لڑکے کی دفعہ جب عورت تین ماہ کی حاملہ تھی تو ایک ریچہ کے بچہ سے ڈر گئی تھی ۔

**نقل دوم** ۔ مقام بوسٹن مین ایک حاملہ جو طوطے سے خوف زدہ ہوئی تھی اوسکے لڑکے کی گفتگو و اطوار طوطے سے بہت مشابہ ہین ۔

**نقل سوم** ۔ ایک حاملہ عورت نے پالتو بھیڑیئے کے بچہ کا سر زور سے دبا کر کچل دیا اور پھر اوسپر افسوس کیا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ چھ ماہ بعد اوسکے جو لڑکا پیدا ہوا اوسکا سر دبا ہوا اور بھیڑیئے کے بچہ کے مانند آگے کو نکلا ہوا تھا ۔

**نقل چہارم** ۔ دو ماہ کی ایک حاملہ نے عجیب الخلقت لڑکے کو غور سے دیکھا کہ جسکے ایک ہاتھ اور ایک پاؤن تھا اور متحیر ہوکر اوسکے دل مین یہہ سمایا کہ کہین میرے بھی ایسا ہی بچہ پیدا نہو ۔ خدا کی قدرت کہ ایّام مقررہ کے بعد اوسکے بھی ایک ہاتھ پاؤن کی لڑکی پیدا ہوئی ۔

الغرض بیسیون ایسی مثالین ہین کہ جن بچون کی مان ایّام حمل مین جن جن چرند پرند سے خوف زدہ ہوئی تھین اونکے بچے صورت شکل یا طور طریق مین اون جانور ونکے ہم شبیہ پیدا ہوئے اور عورتون مین یکایک دلی جوش پیدا ہونیکے سوا اوس کا کوئی اور سبب نہ تھا ۔

بچہ بھی بیان کرتے ہین کہ عورت تاریکی مین حاملہ ہوا ور بچہ پیدا ہونے تک شوہر کا خیال
رکھے تو بچہ مان کی شکل پر ہوگا - او - اگر عورت شوہر سے محبت رکھتی ہو اور ہمیشہ
اوسکے خیال مین رہتی ہو تو بچہ باپ کی صورت پر ہوگا - اور اپنا اور اپنے خاوند کا
خیال مساوی ہوگا تو بچہ مین دونو کی شباہت پائی جائیگی یا کسی دوست یا حکیم
یا اوستاد کا ادب حاملہ کے دل مین زیادہ تر ہو تو اوسکی ہمشکل بچہ ہو سکتا ہی -
اور جس طرح ظاہری صورت کے خیال کرنیکا اثر ہوتا ہی ویسا ہی سیرت کا بھی -
اور صرف یہی نہین کہ انسان یا حیوان کا خیال ہی بچہ پر موثر ہوتا ہو - نہین بلکہ
چیز دیگر مثلاً شراب یا انگور یا کسی اور شے کی حاملہ کو بدرجہ غایت خواہش ہو تو اس شے
کی شکل و رنگ کا اثر بھی بچہ پر ہو جاتا ہے - او جو بعض ڈاکٹر اس قول پر معترض ہین
وہ روح اور دل کی قوت سے واقف نہین ہین -
لورے ڈاڈسن صاحب نے نقل ہائے مذکور بیان کرکے حاملہ عورتون کو اپنے خیالات
نیک و لباس و مکان صاف و دل خوش رکھنے - غذا لطیف کھانے - سیر کرنے
بغض و حسد و دشمنی کا خیال دل سے دور کرنے - بدان ظن نہ بولنے کی سطح تاکید کی
ہی اوسی شد و مد کیساتھ دیسی اطبا نے لکھا ہی - چنانچہ اطبا ہند نے
کہ حاملہ کے دل مین بادشاہ کے دیکھنے کا شوق سمایا ہوا ہو تو بیٹا نیکبخت
پیدا ہوتا ہے - ریشمی و عمدہ کپڑے و موتی و جواہر پہننے کی خواہش ہو تو بچہ کو
ویسی ہی خواہش ہوتی ہین - عابدون و زاہدون کے دیکھنے کی تمنا ہو تو بیٹا نیک
پرہیزگار ہوتا ہے - حج کرنے کا اشتیاق ہو تو بیٹا حاجی بنتا ہی - شیر بھیڑ
سد جانورون کا خیال ہو تو بچہ بدخو و سخت دل و موذی ہوتا ہی - سوسمار کا گو

کھانیکی آرزو ہو تو بچہ سونیوالا اور بات بھول جانیوالا ہو - بھینس کا گوشت کھانیکا شوق ہو تو بچہ چالاک اور اوسکی آنکھین سرخ اور اوسکے بدن پر بال ہون - القصہ جس چیز کیطرف حاملہ کی غایت درجہ کی خواہش ہو یعنی جس شئے کا خیال حاملہ کے دل مین جم گیا ہو بچہ کی صورت اور سیرت مین اس شئے کے آثار پائے جاتے ہین -

دیسی اطبا فرماتے ہین کہ بچہ کی پیدایش گو ماں اور باپ کی منی سے ہی لیکن باپ کی منی مین تو صرف قوت مصورہ زیادہ تر ہی اور بچہ کے اعضا زیادہ تر ماں کی منی سے بنتے ہین اور یہی وجہہ ہی کہ اکثر اولاد ماں یا ماموں کے مشابہ ہوتی ہی یا زن و شوہر مین سے جسکی منی قوی ہو اوسیکی ہم شبیہ بچہ ہوتا ہی یا ماں باپ کے خیالات کا اثر پڑتا ہی - اور چونکہ اکثر ماں کا اثر بچہ پر زیادہ ہوتا ہی اسی سبب مسلمانونکی یہاں حکم ہی کہ اچھی عورت سے نکاح کرو تاکہ اولاد اچھی ہو - اور خیالات کا اثر پڑنیکے باعث ہی ابتدائے حیض سے زچہ ہونے تک برابر عورت کو خیال نیک و طبیعت خوش رکھنے - نیکخو و خوب رو عورتوں سے ملنے - سیر و تفریح کرنے - لطیف و سریع الہضم غذا کھانے - رنج و فکر و غصہ سے بچنے کی اطبا ہدایت کرتے ہین -

ہندوستان مین عام دستور ہی کہ جب چاند گرہن یا سورج گرہن ہو تو حاملہ کو باہر نہین نکلنے دیتے اور گیت وغیرہ گا کر اوسکے خیال کو اوسطرف سے پھیر دیتے ہین تاکہ حاملہ سورج یا چاند کے گھٹنے کا تصور نہ کرے اور بچہ عضو کی کمی سے محفوظ رہی -

کتب تواریخ مین لکھا ہی کہ اکبر کے زمانہ مین ایک عورت جب حاملہ تھی اُن دنون اُسکا خاوند لڑائی مین مارا گیا بعد ایام مقررہ اُسکے بچہ جو پیدا ہوا تو اُسکے جسم پر بھی وہین نشان تھے جہاں باپ کے زخم لگے تھے - اور خود اکبر جب رحم مادر مین تھا تو اوسکی ماں پاؤن کے

توے سوئی سے گودکر سرمہ کے پھول بنا تی تھی جب اکبر کے باپ یعنی ہمایون نے اسکا سبب دریافت کیا تو بیگم نے کہا کہ مین چاہتی ہون کہ میرے بچہ کے پاؤن مین بھی ایسا ہی پھول ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پس نقول مذکورہ سے بھی ظاہر ہے کہ حاملہ کے خیالات کا اثر بچہ پر پڑتا ہے ۔ قصہ مختصر یورپ و ایشیا کے اطبا و عقلا کے اقوال ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح خدا نے انسان کو ادر ہزارون افعال پر قادر کیا ہے اسی طرح اولاد کے خوبصورت و نیک سیرت بنانے مین بہت کچھ حصہ دیا ہے یعنی قوت مصورہ ضعف کے سبب منی کے ہر جز کے اعضا کما حقہ نہ بنا سکے یا قوت مغیرہ مرد و عورت کی منی کو خاص خاص اعضا کے لیے مستعد نہ کر سکے یا مادہ کی مقدار زیادہ ہونے سے کوئی عضو بڑھ جائے جیسے چھ انگلیان ہوتی ہین یا مادہ کی کمی سے کوئی عضو کم ہو یا مادہ کا قوام غلظت یا رقت کے سبب معتدل نہو اور فعل مصورہ کی اطاعت قبول نکرے اور شکل بدل جائے تو ان سب باتون کو تو اختیار سے باہر سمجھنا چاہیئے مگر بہت سی باتین ایسی ہین کہ اللہ کی مہربانی کی بہروسہ پر اونکو کیا جائے تو امید قوی ہی کہ اولاد خوبصورت و نیک سیرت و قوی پیدا ہو۔ پس ہم ان تمام اقوال کا مفصل بیان تو اوپر لکھ چکے ہین اور مختصر یہہ ہی کہ جب عورت ایام ماہواری سے فارغ ہو تو مسلمان عورت خوبصورت لڑکے کا منھہ دیکھے اور شوہر خوب رو نیک خو ہو تو اوس سے مصافحہ و سلام کرے یا بسبب رسم ہند مصافحہ و سلام سے مجبور ہو تو صرف اوسکا منھہ دیکھنا اور اوسکا خیال رکھنا ہی کافی ہی — اور ہندو عورت بھٹاکر جی کا درشن کری اور اونکا ہی خیال رکھے۔

جب عورت حیض سے فارغ ہو کر غسل کرے تو صاف و پاک لباس پہنے۔ مکان جنہین کے

مطابق آراستہ کرے - اپنے ملک کی رسم و وسعت کے مطابق سامان عیش مہیا کرے اور مرد بھی امور مذکور کا لحاظ رکھے اور اپنے مذہب کے مطابق قواعد مقررہ جماع کی پابندی کر کے جماع کرے اور بوقت مجامعت زن وشوہر کا خیال نیک ہو -

جب حاملہ ہو جائے تو زچہ ہونے تک ہر طرح احتیاط رکھے یعنے بغض وحسد و غصہ و نخوت وغیرہ منہیات سے محترز رہے - حیثیت کے مطابق پاک صاف لباس پہنے - طبیعت کو خوش رکھے - نیک عورتوں سے ملے جلے - غذا لطیف وسریع الہضم کھائے - مٹی وٹھیکری وغیرہ و دیگر ثقیل وغلیظ اشیا ہرگز نہ کھائے کسی کو برا کہنے غیبت کرنیکو معیوب جانے - مذہبی عبادت کو ضروری کام سمجھے خیالات کو منتشر ہونے دے -

**فائدہ** - عوام الناس فعل مجامعت کو مثل بہائم کے کرتے ہیں - یا جو لوگ اس کام کو حظ نفس کا ذریعہ سمجھتے ہیں یا پرانے فیشن کے آدمی یورپ ایشیا کے عقلا و اطبا کے اقوال کو عادت کے مطابق لغو خیال کرتے ہیں انکو بحث سے خارج کیا جائے اور صرف نئے فیشن کے خانشین ہی قواعد مذکورہ پر عمل کریں تب بھی بجز نا امیدی کے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا کیونکہ مہذب مردوں نے اپنے خیالات کو درست بھی کر لیا تو کیا ہو سکتا ہے - بڑی ضرورت اس کام میں یہہ ہے کہ عورت کما حقہ کوشش کرے اور ہندوستان کی عورتوں کا حال بہ سبب تعلیم یافتہ نہونیکے جو ہے وہ محتاج بیان نہیں پھر اصول مذکور کے مطابق کچھہ امید نہیں ہو سکتی کہ اکثر لائق و خوب رو و نیکخو بچے پیدا ہوں پس اے مہذبو - اے جنٹل مینو - کیا تم بھی

تو سے سوئی سے گود کر سرمہ کے پھول بناتی تھی جب اکبر کے باپ یعنی ہمایون
نے اسکا سبب دریافت کیا تو بیگم نے کہا کہ مین چاہتی ہون کہ میرے بچہ کے
پاؤن مین بھی ایسا ہی پھول ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پس قول مذکورہ سی بھی ظاہر ہوتا ہے
کہ حاملہ کے خیالات کا اثر بچہ پر پڑتا ہے ۔ قصہ مختصر یورپ وایشیا کے
اطبا وعقلا کے اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح خدا نے انسان کو اور ہزارون افعال
پر قادر کیا ہے اسی طرح اولاد کے خوبصورت ونیک سیرت بنانے مین بہت کچھہ
حصہ دیا ہے یعنی قوت مصورہ ضعف کے سبب منی کے ہر جزکے اعضا کما حقہ نہ بنا
سکے یا قوت مغیرہ مرد وعورت کی منی کو خاص خاص اعضا کے لیے مستعد نہ کر سکے
یا مادہ کی مقدار زیادہ ہونے سے کوئی عضو بڑھ جائے جیسے چھہ انگلیاں ہوتی ہین
یا مادہ کی کمی سے کوئی عضو کم ہو یا مادہ کا قوام غلظت یا رقت کے سبب معتدل نہو
اور فعل مصورہ کی اطاعت قبول نکرے اور شکل بدل جائے تو ان سب باتون کو
تو اختیار سے باہر سمجھنا چاہیئے مگر بہت سی باتین ایسی ہین کہ اللہ کی مہربانی کی بہر وسہ پر
اونکو کیا جائے تو امید قوی ہی کہ اولاد خوبصورت ونیک سیرت وقوی پیدا ہو۔
پس ہم ان تمام اقوال کا مفصل بیان تو اوپر لکھہ چکے ہین اور مختصر یہہ ہی کہ جب عورت
ایام ماہواری سے فارغ ہو تو مسلمان عورت خوبصورت لڑکے کا منھہ دیکھے اور شوہر
خوب رو نیک خو ہو تو اس سے مصافحہ وسلام کرے یا بسبب رسم ہند مصافحہ و
سلام سے مجبور ہو تو صرف اوسکا منھہ دیکھنا اور اوسکا خیال رکھنا ہی کافی ہی ۔
اور ہندو عورت ٹھاکر جی کا درشن کری اور اونکا ہی خیال رکھی۔
جب عورت حیض سے فارغ ہو کر غسل کرے تو صاف وپاک لباس پہنے۔ مکان خوب

مطابق آراستہ کرے ۔ اپنے ملک کی رسم و وسعت کے مطابق سامان عیش
مہیا کرے اور مرد بھی امور مذکور کا لحاظ رکھے اور اپنے مذہب کے مطابق قواعد مقررہ
جماع کی پابندی کرکے جماع کرے اور بوقت مجامعت زن وشوہر کا
خیال نیک ہو ۔

جب حاملہ ہوجائے تو زچہ ہونے تک ہر طرح احتیاط رکھے یعنے بغض وحسد
غصہ و نخوت وغیرہ منہیات سے محترز رہے ۔ حیثیت کے مطابق پاک وصاف
لباس پہنے ۔ طبیعت کو خوش رکھے ۔ نیک خو عورتون سے ملے جلے ۔ غذا لطیف
وسریع الہضم کھائے ۔ مٹی و ٹھیکری وغیرہ ودیگر ثقیل وغلیظ اشیا ہرگز نہ کھائے
کسی کو برا کہنے غیبت کرنیکو معیوب جانے ۔ مذہبی عبادت کو ضروری کام سمجھے خیالات کو
منتشر نہونے دے ۔

**فائدہ** ۔ عوام الناس فعل مجامعت کو مثل بہایم کے کرتے ہین ۔ یا جو لوگ
اس کام کو حظ نفس کا ذریعہ سمجھتے ہین یا پرانے فیشن کے آدمی یورپ ایشیا کے
عقلا و اطبا کے اقوال کو عادت کے مطابق لغو خیال کرتے ہین انکو بحث سے خارج
کیا جائے اور صرف نئے فیشن کے جنٹلمین ہی قواعد مذکورہ پر عمل کرین تب بھی
بجز ناامیدی کے کوئی نتیجہ نہین نکل سکتا کیونکہ مہذب مردون نے اپنے خیالات کو
درست بھی کرلیا تو کیا ہوسکتا ہے ۔ بڑی ضرورت اس کام مین یہ ہے کہ عورت
کماحقہ کوشش کرے اور ہندوستان کی عورتون کا حال بسبب تعلیم یافتہ نہونیکے
جو ہے وہ محتاج بیان نہین پھر اصول مذکور کے مطابق کچھ امید نہین ہوسکتی کہ اکثر
لایق وخوبرو ونیکو بچے پیدا ہون پس ای مہذبو ۔ ای جنٹل مینو ۔ کیا تم بھی

ہندوستانی عورتون کو تعلیم دیے نہین کوشش نہین کرسکتے کیا تمنے بھی اُنکی نسبت خیال کرلیا ہے ٭ باب چشمہ کو شیر سفید نتوان کرد ٭ گلیم بخت کسی راکہ بافتند سیاہ ٭ خیر مرضی خدا کی -

## مختصر ہدایات مجامعت و معاشرت

جماع کے ضرر و فوائد و اقسام وغیرہ کا مفصل بیان اسی باب مین ہم لکھ چکے ہین جنکا اعادہ کرنا تحصیل حاصل ہی مگر شاید بعض نازک طبع ناظرین کو اسقدر طویل عبارت کا پڑھنا ناگوار ہوا سلئے نہایت اختصار کے ساتھ اُنہین کی چند ضروری باتین ہم بیان کرتے ہین اور بعض امور قابل بیان کے جو رہ گئے تھے اون کو بھی ہم یہان لکھتے ہین -

۱ — جماع سے بڑی غرض بقاء نسل و حفظ صحت ہی بدینوجہ خدا نے تمام لذات دنیاوی سے زیادہ اس فعل مین لذت عطا کی ہی مگر اُسی حد تک اس کام کو کرین کہ ہر دو مطلب مذکور فوت نہون -

۲ — اگرچہ حکما نے تیس۳۰ برس کی عمر کے بعد جماع کی اجازت دی ہی مگر کم سے کم اٹھارہ بیس برس کی عمر سے پہلے عورت و مرد کو اس فعل مین مصروف ہونا اپنی اور اپنی اولاد کی صحت مین خرابی ڈالنا ہے -

۳ — ان حالتون مین مجامعت سے بالکل پرہیز رکھین (۱) پُری معدہ (۲) خلوی معدہ - (۳) گرمی کی زیادتی - (۴) سردی کی زیادتی - (۵) موسم خزان - (۶) نشہ کا خمار (۷) مستی - (۸) بدہضمی - (۹) رنج و غم و فکر بیخوابی - (۱۰) تکان - (۱۱) بعد فصد یا اسہال - (۱۲) خوف (۱۳) تشنگی - (۱۴) عورت یا مرد کی بیماری - (۱۵) خورد سالی (۱۶) ضعیفی - (۱۷) بول و براز کی حاجت -

۴ — عورات ذیل ناقابل جماع ہین - اپنی بیوی کے سوا دوسری عورت خورد سال یعنی پندرہ یا اٹھارہ برس سے کم عمر والی - بڑی عمر یعنی چالیس پچاس برس سے زیادہ عمر کی - حائضہ - حاملہ - زچہ - بچہ کو دودھ پلانیوالی - بیمار یعنی جسکو آتشک یا سوزاک - یا رحم یا مقام مخصوص - یا جسم کا کوئی مرض ہو نامرغوب طبع - بانجھ - بوقت جماع رغبت نکرنیوالی مرد سے متنفر - بذریعہ ادویہ مقام مخصوص کو تنگ کرنیوالی - میلی - جلق یا ساحقہ کرنیوالی - مکار -

۵ — اسوقت جماع کرنا چاہیئے کہ کوئی مرض نہو - شہوت صادق ہو یعنے بدوساس و بلا خیال پیدا ہوئی ہو - ظروف منی منی سے پر و آلہ مردی تیز و تند ہو - عورت ایام ماہواری سے فارغ ہو کر غسل کر چکی ہو —

۶ - جماع کے وقت حسب حیثیت و رسم ملک یہہ سامان مہیا ہون - مکان صاف و آراستہ - موسم کے پھول و گلدستے موقع پر رکھے ہوئے - شب ہو تو لیمپ یا شمع یا چراغ روشن - بستر نرم اور بموجب ملک و موسم کے سرد یا گرم - زن و مرد کا لباس پاک و درست - عورت اپنے ملک کی رسم اور شوہر کی پسند کے مطابق بناؤ سنگار کیے ہوئے - نفرت نہو تو پان اور ہر موسم کے بموجب عطر موجود - خوف و خطر و رنج و غم سے جانبین کے دل پاک - زن و شوہر کے خیالات نیک —

۷ - جماع کا بہتر طریق یہہ ہی - قبل از مجامعت محبت کی باتین کرین - حرکات سخت و تند نہ کرین - جب انزال ہونیوالا ہو منزل ہو جائین ہرگز نہ روکین - بعد انزال تھوڑی دیر زن و مرد اسی حالت مین رہین زن و شوہر

ہکل برہنہ ہوکر یہہ فعل نہ کرین کیونکہ یہہ وحشیانہ حرکت ہے - عورت کو مجامعت
پہلے اور مرد کو بعد مین پیشاب کر لینا بہتر ہے -

۸ - بعد جماع یہہ احتیاط کرنی چاہیئے کہ نرم و صاف کپڑے سے رطوبت
وغیرہ پونچہ لین - فوراً ٹھنڈے پانی سے اعضاء مخصوصہ نہ دہوئین نہ آب
سرد سے غسل کرین - بغیر غسل کئے کھانا پینا صاف طبیعت والے ناپسند کرتے
ہین - لیکن ضرورت ہو تو نیمگرم پانی سے اعضاء خاص اور ہاتھ منہ دہو کر گائے
یا بہینس کا دودہ مصری ملا کر یا قدرے حلوا یا کوئی مرغن شے کھا پی لین - مجامعت
کے بعد سو رہین - سرد پانی یا شربت وغیرہ کوئی ٹھنڈی شے نہ پئین - سرد
ہوا سے جسم کو بچائین -

۹ - ایک بار جماع کر کے یا احتلام کے بعد اسیوقت جماع کرنا نہین چاہیئے
آدمی قوی ہو تو ایک دفعہ سے دوسری دفعہ تک کم سے کم تین چار روز کا
فاصلہ ضرور ہونا مناسب ہے - جنکو اس فعل مین زیادہ لذت آتی ہو یا دل
یا دماغ یا پھیپڑے کمزور یا ضعف بصر ہو یا ضعیف یا لاغر یا مخنثی یا ذہین ہون
یا جنون یا صرع یا غشی کا عارضہ یا خونی بواسیر یا خنازیری مزاج یا معدہ
و امعا کا کوئی مرض ہو وہ بہت ہی کم جماع کرین یا بعض حالتون مین بالکل ترک کرین
بعد جماع بجائے فرحت کے سستی و کمزوری معلوم ہو تو مہینون اوس کام کے
پاس نہ جائین -

۱۰ - کثرت جماع سے زن و مرد کو بہت سے امراض پیدا ہوتے ہین اور
آخر الامر کسی سخت مرض مین مبتلا ہو کر مرنیکے سوا کوئی چارہ نہین ہوتا استطاعت

اس فعل کی زیادتی نہ کرین -

۱۱ - از روئے عقل و نقل و حکمت جلق و لواطت و اغلام سے سراسر نقصان جسم و جان و ایمان ہے اسلئے ان افعال سے باز رہین - -

## کثرت جماع جو ضعف ہوا وسکو رفع کرنیکی تدابیر

جن اسباب سے نامردی ہوتی ہے اونکا مفصل ذکر تو انشاء اللہ باب سوم مین ہوگا مگر جماع کی زیادتی سے جو ضعف جسمانی و ناتوانی پیدا ہوتی ہے اوسکے رفع کرنیکی تدبیرین ہم بیان ... ہین اور جسقدر مرکب دوا اون کا نام اس بیان مین آیا ہے اونکے بنانیکی ترکیب انشاء اللہ باب پنجم مین لکھی جائیگی یہان نیز بہ ... لئے مرکب دوا اون کے نام پر لکیر کھینچدی ہی -

۱ - ڈاکٹر ... کا اسپر اتفاق ہی کہ جب بعد جماع کے بجائے ... ہو تو ہرگز یہہ فعل نکرین اور اس کام کو پیغام اجل سمجھین -

۲ - ڈاکٹر کہتے ہین کہ ضعف دور کرنے کو ٹنکچر اسٹیل کے دس دس قطرے یا سیرپ آف فاسفیٹ آف آئیرن کے پندرہ پندرہ قطرے - یا سیرپ آف فاسفیٹ آف آئیرن اسٹرکنیا اینڈ کوینین تیس تیس قطرے تھوڑے پانی مین ملاکر دن مین دو تین بار پلائین - یا پانچ قطرے سے بیس قطرے تک ڈائیلیوٹ ... آف آئیرن شکر سفید مین الکر دن مین تین چار دفعہ دین *

یا اسر ... کا استعمال کرین - -

* یہ ... بنا ہوا ہسپتالون یا انگریزی دوافروشوں کی دوکان پر ملتی ہین - -

پہنچتی ہے - پس مزاج کے مطابق معالجہ کریں - چنانچہ مزاج سرد وخشک ہو تو یہ تدبیریں مناسب ہیں نان گندم وگوشت اسقدر کھانے کو دیں کہ ہضم ہو سکے - ترش وشور اغذیہ سے پرہیز کرائیں - غذا کے ساتھ سونٹھ ودارچینی وسیاہ مرچ وپیپل لائیں - ہریسہ کہلائیں - بستر گرم ونرم ہو - بعد ہضم طعام حمام مناسب ہے بعد حمام چنبیلی کا تیل ملوائیں - دودھ میں شہد ملاکر یا دودھ میں چھوارے جوش دیکر پینے کو دیں +

مزاج سرد وتر ہو تو کباب وبریانی وخشک قلیہ کھلائیں اور غذائیں سیاہ مرچ وسونٹھ ودارچینی وغیرہ گرم مصالح لائیں - بجائے پانی کے ماء العسل پلائیں دوا معجون مثرودیطوس - دواء المسک - ماء اللحم اور شراب دیں +

مزاج گرم وخشک ہو تو کدو، شوربا ماش مقشر ویالک کا ساگ وتازہ مٹھا وبکری کے بچہ یا مرغ فربہ کا گوشت ونیم بریاں بیضہ مرغ وتازہ مچھلی کھلائیں - گرم اغذیہ وگرم وخشک مصالحوں سے پرہیز کریں - میوؤں میں سے انگور وامرود بہتر ہیں - آرام سے رہیں پانی میں تھوڑی دیر بیٹھیں - روغن بنفشہ یا چنبیلی کا تیل ملاکر بدن پر ملیں - دوا دودھ اور ترنجبین ملاکر یا دودھ وشکر سفید کو باہم جوش دیکر اور میدہ کی روٹی اسمیں بھگو کر کھائیں پئیں +

مزاج گرم ہو اور یہ حالت ہو کہ جماع نہ کرنے سے وسوسے پیدا ہوں اور جماع کی کثرت سے خفقان وغشی وضعف معدہ وسقوط قوت ہو تو اسکا یہ سبب سمجھا جاتا ہے کہ معدہ ودل وجگر ودماغ کا مزاج ضعیف ہے اور آلات تناسل کا مزاج گرم وتر اور منی کی افراط پس اس صورت میں یا تو ایسی دوائیں دیں جنسے منی خشک ہو جائے

اور تقویت دماغ کے لئے مشک وغیرہ کہلائین اور تقویت اعصاب کے واسطے روغن قسط و روغن سوسن جسمین مشک وغیرہ و موتھا و اہلیل حل کیا ہو لیکن سرد بدن پر لگاوین یا ناگرموتھے کا تیل ملنا بھی مفید ہے۔

جماع کے بعد درد سر خیرگی چشم کا پیدا ہونا تیز شراب پینے یا بیمار ہونے یا کسی خلط موجودہ جسم کے ابخرے حرکت جماع کے سبب دماغ پر چڑہنے سے ہو تو یہہ علاج کرنا چاہیئے کہ بدن مین کوئی خلط ہو تو ایارج فیقرا سے تنقیہ کرین۔ پھر تقویت دماغ کے واسطے روغن گل و گلاب و تھوڑے سرکہ سر پر رکھین اور عرق بید و انار دانہ وغیرہ غذا کے ساتھ کہلائین۔ کافور و گلاب و صندل سنگہائین یتحمل ہو سکے تو روغن گل مین کافور ملا کر تھوڑا سا ناک مین ڈالین ۔

بنہ آدمیون کو بہ نسبت دوسرون کے جماع کے بعد زیادہ ماندگی لاحق ہوتی ہے انکو مناسب ہے کہ بعد مجامعت گرم کپڑا اوڑہ کر سو رہین اور جب سو کر اوٹھین ماء اللحم پئین اور نیم بریان زردی بیضہ مرغ کہا کر پھر سو جائین اور بعد جاگنے کے غسل کرین اور لطیف غذا کھائین۔ مذہبی ممانعت نہو تو قدرے شراب پی لین۔

ضعف بصارت کثرت جماع سے لاحق ہو تو روز سرد یا نیم گرم پانی سے غسل کرین سر پر روغن بادام ملین۔ بنفشہ یا کدو یا بادام کے تیل کے دو تین قطرے ناک مین ڈالین۔ عرق گلاب کے دو تین قطرے کئی بار آنکھ مین ٹپکاوین۔ ہریسہ کھانے کو دین۔

دل و دماغ کا ضعف دور کرنے کے لئے روز مرہ غسل کرنا نیم بریان بیضہ مرغ حیوانات کا مغز کھانا۔ قواعد حفظ صحت کا پابند رہنا۔ ہریسہ و حریرہ و تریاق بوعلی سینا کا

استعمال کرنا مفید ہے۔ ایام سرما میں صبح کو تین چار بادام معہ قدرے مصری
کے گھسکر چاٹ لیا کریں۔ گرمی کا موسم ہو تو ایک یا دو تولہ سکے چنے پانی میں
رات کو بھگو دیں صبح کو انہیں چھیلکر کھائیں اور انکے آب زلال میں شہد یا
مصری ملا کر پی لیں۔ اس سے صرف ضعف ہی دور نہیں ہوتا بلکہ یہ دوا باہ کو
قوت کرنیوالی اور بوڑھوں کی طاقت قایم رکھنے والی ہے +

۱۱ تقویت قلب کے لئے مفرح و مقوی اشیا و سیب و عرق گلاب وغیرہ
اور اس نسخہ کا استعمال کرنا مفید ہے۔

نسخہ۔ کشمش صاف دھوئی ہوئی ایک یا دو تولہ۔ زعفران دو تین رتی
پانی حسب ضرورت سب کو مٹی کے کورے پیالہ میں ڈالکر باریک کپڑا اوپر باندھکر
شبنم میں رکھدیں علی الصباح کشمش مذکور ایک ایک کرکے کھالیں اور پانی کو
پھینکدیں۔ چند روز متواتر یا ہفتہ میں دو تین بار ایسا کریں +

۱۲ معدہ کی تقویت کے واسطے چھٹانک آدھی چھٹانک گائے یا بکری کا گوشت لیکر
پتلا کاٹکر اسپر نمک لگا دیں فرائی پین یا کڑھی میں بھونکر کھلادیں یا بکری کی اوجھڑی
نصف چھٹانک لیکر اسکے اندر کی طرف کا جالا اتار کر توے پر بریان کرکے دو

۱۳ درد کمر دور کرنیکے واسطے تاگر موتھی یا سوسن یا بکاین کا تیل کمر پر ملوائیں +

۳ - بید لکھتے ہیں کہ کثرت جماع سے تینوں خلط اور ساتوں دھات کو
پہونچتا ہے۔ اور دھاتوں کے نقصان کی یہ علامات ہیں۔ آرام اور خوشی
طبیعت کو نہیں معلوم ہوتی۔ آدمی لاغر ہو جاتا ہے۔ بھوک۔ پیاس
گرمی۔ جاڑے۔ آندھی۔ مینہہ کا تحمل نہیں ہو سکتا۔ بوجھ کمزور

جو مرض ہوتا ہے وہ شدید ہوتا ہے اور آخر کار دمہ یا کھانسی یا سیل یا چربی کی زیادتی یا عدم اشتہایا اور کوئی شکم کا مرض ہو کر جان بحق تسلیم کرتا ہے۔ اسکا علاج یہ ہے کہ شیر بتی دودھ دہی و گوشت و جاڑوں کے کٹے ہوئے دھان کے چاول و نان گندم کھلائیں +

علاوہ شب کے دن میں بھی تھوڑی دیر سویا کریں ۔ جماع سے بالکل پرہیز رکھیں ۔ محنت بہت بند کریں اور دوائے دودھ دہی ۔ کاکولی کی کھیر ستھرادل و گلشکری وغیرہ دیں +

سسرت کا قول ہے کہ ہر ایک دھات میں نقصان پہونچنے کے علامات و علاج مختلف ہیں اور سب دھاتوں کا خلاصہ منی ہے پس منی کا نقصان ہو تو خصیہ میں درد ہوتا ہے ۔ جماع کرنیکی طاقت نہیں رہتی اور اگر جیسے تیسے مجامعت کرے بھی تو تھوڑی سی منی یا بجائے منی کے خون نکلتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ خایہ مرغ و طاؤس و تازہ مچھلی و چڑیں کھلائیں ۔ و منی زیادہ کرنیوالی دوائیں دیں ۔

اور جو تدبیر و دوائیں و غذائیں کہ منی و قوت باہ کو زیادہ کرتی ہیں یہ ہیں +
غسل کرکے صاف کپڑے پہنیں اور عطر لگائیں اور پھولوں کے ہار ڈالیں کیونکہ ان تدبیروں سے فرحت و طاقت اور عورتوں کیطرف رغبت پیدا ہوتی ہے +
پاؤں دھونے سے منی اور پاؤں دبوانے سے خوشی اور باہ کی زیادتی ہونا مشہور ہے ۔
کچے ناریل کا دودھ یعنی وہ عرق جو اسمیں بھرا رہتا ہے پینے سے قوت باہ اور زور زیادہ ہوتا ہے ۔

لیکن جنکو سیلان منی کا عارضہ ہو اونکو کم دین -

گائے[7] کا دودہ مقوی و محرک باہ ہے اور بڑہاپا دور کرنے جوانی قایم رکھنے و عمر و عقل بڑہانے مین اکسیر کی خاصیت رکھتا ہے اور جو شخص بسبب کثرت جماع وغیرہ کی لاغر و کمزور ہوگیا ہو اسکے لیئے اوسکا پینا نہایت مفید ہے -

کہو وہ[8] اگرچہ ہضم کیوقت گرانی کرتا ہے مگر قوت باہ کا زیادہ کرنے والا ہے -

دہی[7] خصوصاً بہنیس کی دہی منی اور زور کو بڑہاتی ہے اور اوسکا پانی ٹپکا کر کہانا اگرچہ بلغم انگیز ہے لیکن لسی سے بہی وطاقت و قوت باہ زیادہ ہوتی ہے مگر دہی کا پانی اور مٹھا یعنی چھاچ مضر ہے -

بالائی[8] دیر مین ہضم ہوتی ہے اور بہوک کو خراب کرتی ہے لیکن مقوی باہ و منی افزا ہے -

سسرت کا قول ہے کہ دودہ پہٹنے کے بعد جو پانی علیحدہ ہوتا ہے جسکو مورن کہتے ہین اور پیوسی یعنی کیلی کہانے سے منی اور قوت باہ زیادہ ہوتی ہے -

تازہ[9] مسکہ یعنے مکھن میں منجملہ دیگر فوائد کثیر کے منی و باہ و قوت جسمی کے بڑہانے کا فائدہ بہی ہے اور رات کا رکہا ہوا دہی بہی وہی فائدہ کرتا ہے مگر دیر ہضم ہے اور دودہ سے جو نکالا جاتا ہے وہ بنسبت دہی سے نکالے ہوئے کے زیادہ مفید ہوتا ہے -

کنا[10] خاصکر پونڈہ قوت باہ و ولول کا زیادہ کرنیوالا ہے -

رائب[11] اگرچہ دیر ہضم و باد و بلغم کو زیادہ کرنیوالی ہے مگر قوت باہ کو بہی بڑہاتی ہے -

چاول[12] و ماش کی کہچڑی اور پرسکہہ و سکہرن (جنکے بنانے کی ترکیب انشاء اللہ باب پنجم مین لکہی جائیگی) کے کہانے سے قوت باہ و منی بہی

وعقل، وطاقت زیادہ ہوتی ہے ۔

میٹھا کھٹا ۔ کڑوا ۔ کسیلا ۔ نمکی ۔ تیز ۔ چھہ قسم کے مزے ہین انہین سے شیرین مزہ جنہین کہ مٹھاس ہے اِنکے کھانے سے خلاصہ طعام وخون و گوشت وچربی وہڈی وگودہ و روح ومنی وعورتون کا دودہ وروشنی چشم وطاقت جسم زیادہ ۔ بال اور رنگ رونیک ۔ خون صاف وتشنگی وبیہوشی وطپیدگی قلب دفع ہوجاتی ہے ۔ عضو شکستہ جڑتا ہے ۔ بوڑہوان وبچون اور بوجہہ زخم کے لاغر ہونیوالون کو مفید ہے اور حواس خمسہ ظاہری وباطنی کو قوت بخش ہے لیکن گرمی وکف بڑہتا ہے اور صرف شیرین اشیار کا ہمیشہ استعمال کیاجائے تو بلغم کا غلبہ اور دمہ وکھانسی وبدہضمی وآتشک وقے وبدمزگی دہن ۔ وخرابی آواز وکرم شکم وفیلپا ۔ وریح مثانہ ۔ وورد مقعد وکدورت خاطر کا عارضہ ہوجاتا ہے ۔

جن اشیار کا مزہ شیرین سمجہا جاتا ہے ۔ وہ یہہ ہین ۔ کاکولیا ۔ دودہ ۔ روغن زرد ۔ چربی ۔ رتسال ۔ وساٹھی چاول ۔ جو ۔ گندم ۔ اُرد ۔ تل سنگھاڑہ کھیرہ ۔ ککڑی ۔ میٹھاکدو ۔ تربز ۔ خربزہ ۔ تخم نیلوفر ۔ انگور ۔ انار ۔ چھوہارہ ۔ کھوپرہ ۔ کھرنی ۔ انیہ جملہ قسم کے نیشکر ۔ جملہ قسم کی مٹھائیان جو شکر سے بنتی ہین ۔ گلشکری ۔ کنگنی ۔ تخم کوچ ۔ بداری کند ۔ گوکھرو ۔ مگرہ چاول ۔ وغیرہ ۔

## باب سوم

باب دوم مین بار بار عقلی ونقلی دلایل سے ثابت کیا گیا ہے کہ جماع سے بڑی [illegible]

یہ ہے کہ بچے پیدا ہوں اور زن و مرد کو کوئی خلقی عارضہ نہو اور تواعد
باب دوم کی پابندی کی جائے تو بفضل خدا بچے پیدا ہونے و انسانی نسل
بڑھنے میں کچھ ہرج نہیں ہو سکتا اگر شیطانی وسوسوں یا اتفاقی صدموں کے
باعث کوئی مرض ہو گیا ہو اور اُس درجہ تک نہ پہونچا ہو کہ علاج نہ ہو سکے
تو ضرور علاج کر کے خدا سے شفا کی اُمید کرنا عین عقل کی منشا ہے - اور جو
واقف کار اعضاء تناسل کے امراض کا علاج کرتا ہے وہ دیگر امراض کی نسبت
زیادہ دینی و دنیاوی اجر پانے کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ اس مرض سے شفا
بقائے تخصی اور بقائے نوعی ہے اور بقائے نوعی سے بقائے تشخص ہے
پس نظر بر آں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن امراض کے سبب سے مرد میں
ٹھیرانے کی قابلیت نہیں رہتی اُن کی علامات و علاج وغیرہ کا بدیں ترتیب
اِس باب میں بیان کیا جائے - بچہ ہونے میں مرد کا قصور ہے یا ع
نامرد ہونے کے اسباب - تفصیل نامردان ناقابل العلاج -
نامردان مشتبہ - تفصیل نامردان علاج پذیر - بوجہ عمر کے نامردی -
جسمی عوارض سے نامردی - صدمات متنزہ و حرام منتر سے نامردی -
بعض اشیا کے استعمال سے نامردی - وہم و خیال سے نامردی
رطوبت مقام نہاں کے تنفر سے نامردی - جسمی کمزوری سے نامردی مذہبی سے
نامردی - تجرد سے نامردی - محنت و فتور دماغی سے نامردی - قلت منی
سے نامردی - منی کی خرابی سے نامردی - جریان منی سے نامردی
کثرت احتلام سے نامردی - سرعت انزال سے نامردی

بحالتِ خاص انزال نہونے سے نامردی۔ بےمحل نطفہ خارج ہونے سے نامردی - آلۂ مردی کے سست ہونے سے نامردی۔

## بچہ نہونے مین مرد کا قصور ہے یا عورت کا

(۱) - جب شئے کا قوام درست و ساچہ ٹھیک اور اوسکا بھرنا و نکالنا ترتیب کے مطابق ہو تو ضرور صورت مقررہ بنجائے گی علیٰ ہذالقیاس قدرت کا منشا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ حسب قاعدہ مجامعت کیجائے تو بلاشک بچے پیدا ہون گے مگر عورت یا مرد کو کوئی مرض ہو یا قاعدہ کے خلاف کیا جائے تو حمل نہین قرار پا سکتا پس مباشرت کے قواعد تو باب دوم مین بیان ہوچکے اور مرد یا عورت کو کوئی عارضہ ہو تو اُس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہہ ہے —

۲ — پروفیسر گپسن ساکن جرمن کا قول ہے کہ اسٹیرلیٹی یعنی عقر اکثر مرد کی طرف سے ہوتا ہے بدین وجہ مرد کی منی کا امتحان و دیگر حالات کو اس طرح تحقیق کرنا چاہئے کہ اُسکی عمر قوم پیشہ۔ شادی کرنے نہ کرنے اولاد ہونے نہونے۔ سابق مین کوئی مرض ہونے - جماع یا جلق کثرت کرنے خواہش جماع کی کمی بیشی - شہوت کامل یا ناقص انزال کی جلدی یا دیری مجامعت مین لذت آنے نہ آنے بعد جماع کے ضعف یا فرحت ہونے - دہات گرنے کسی منشی اشیا مثلاً شراب یا تنباکو یا چرس کا استعمال کرنے سخت مطالعہ کرنے - سردی پاکر فوطون کے سُکڑنے پیشاب مین سوزش یا مقعد مین خارش یا سوزاک کا مرض ہونے۔ احتلام ہونے یا نہونے۔

رنگ جسم کا ضعف یا قوت داڑھی مونچھ نکلنے چال چلن حرکات و سکنا
آثار مردمی کی کمی داڑھی وغیرہ یا پسی رگوں کے پھولنے حشفہ کی
سرخی تمدی لمبائی تمدی کے نیچے میں نصیبہ پہنے خصیتین کی کانی و خوردی
اور خوطوں میں ان کے موجود ہونے یا نہ ہونے خصیوں کی نالی میں
موٹی موٹی رگوں کے ہونے کمر کے زیریں حصہ پر دبانے سے درد معلوم ہو
فالج یا ذیابیطس یا ریگ گردہ یا قبض وغیرہ امراض ہونے منی کی رنگت
مقدار وغیرہ کو اچھی طرح سے دیکھے۔ خوردبین موجود اور استعمال کرنے کا
طریق معلوم ہو تو منی میں حیوانات منی کے ہونے نہ ہونے کا مشاہدہ کرے
جب خصیتین یا قضیب نہ ہوں یا ان میں کوئی بڑی خرابی یا خلقت عجیب ہو
شہوت نہ ہوتی ہو یا ناقص ہوتی ہو۔ مدت سے دعا ت کرنے کا عارضہ ہو
منی پتلی و زرد و بدبودار نکلتی ہو اور گذشتہ حال سننے و مشاہدہ کرنے
ان باتوں کی تائید ہو۔ اور عورت میں کوئی نقص نہ پایا جائے تو گمان
قریب الیقین ہوتا ہے کہ بچہ نہ ہونے میں مرد کا ہی قصور ہے۔ اور اگرچہ یہ
قول ہے کہ منی میں منی کے کیڑے نہیں ہوتے لیکن اکثر اطبا نے انکا ہم
بیضہ عورات کے ساتھ ملکر جنین بنانا ثابت کیا ہے پس بذریعہ خوردبین
دیکھنے سے منی میں حیوانات منی نہ ملیں تو مرد کے مرض کے سبب حمل نہ

نہ پانے میں پھر کوئی شک نہیں رہتا ۔

اگرچہ اکثر مرد بعض حالات مثلاً کثرت جماع وجلق وغیرہ کا حال بیان کرنے میں تامل کرتے ہیں ۔ لیکن آخرکار کسی نہ کسی طرح معلوم ہو ہی جاتا ہے ۔ مگر عورتوں کا حال دریافت کرنے میں بڑی مشکل پڑتی ہو کیونکہ ہندوستان میں تمام عورتیں خاصکر پردہ نشیں کسی مرض کا حکیم سے علاج کرانا ہی پسند نہیں کرتیں اور شوہر یا اور کسی مرد کے مہذب ہونے کے سبب علاج کرائیں بھی تو ممکن نہیں کہ حکیم دیکھ بھال کر مرض کی تشخیص کر سکے ۔ خاصکر آلات تناسل کے امراض کا بیان کرنے سے توبے اولاد رہنے بلکہ مرجانے کو اکثر جاہل و پردہ نشین عورتیں بہتر جانتی ہیں ۔ پس اس صورت میں جہاں تک ہوسکے تہذیب و شائستگی کے ساتھ عورت کے شوہر یا ہوشیار دائی کے ذریعہ سے ان باتوں کو دریافت کرائیں کہ عمر کتنی ہے ۔ شادی ہوئے کتنے روز ہوئے ۔ مجامعت کی خواہش ہوتی ہے یا نہیں جسم قوی ہے یا نحیف ۔ مزاج دموی ہے یا عصبی ۔ پندرہ بیس برس کی عمر ہوگئی ہے اور گھر میں کھانے پینے کی تنگی بھی نہیں ہے تو پستان ابھر آئی ہیں یا سینہ صاف ہے ۔ چال چلن کیسا ہے ۔ آواز بھاری ہے یا نرم ۔ معمول سے زیادہ مقام مخصوص تنگ ہے یا حسب معمول ہے فرج کا منہ کھلا ہوا ہے یا بند ۔ رحم یا مقام مخصوص میں سوزش ہے یا نہیں اندرونی بواسیر یا شقہ کا کوئی عارضہ تو نہیں ہے پردہ بکارت قایم ہے یا شکستہ ہے یا اسمیں سوراخ ہے یا بالکل بند ہے ۔ خون حیض کے

آلہ مردی پر کبھی چوٹ لگنے - عورت کی مرد کی طرف رغبت یا نفرت اور
کی نسبت اُسکے کمزور یا قوی یا امیر یا غریب وغیرہ ہونے کا حال اور جن اسبا
سے نامردی ہوتی ہے اُنکی حقیقت بخوبی دریافت کرے اور مریض کا بشرہ
رنگ جسم کا ضعف یا قوت داڑھی مونچھ نکلنے چال چلن حرکات
آلہ مردی کی کمی و لاغری وسعت یا تنگی یا سستی و رگوں کے پھولنے حشفہ کی
سرخی حشفہ کی لمبائی حشفہ کے نیچے میل وغیرہ جمنے خصیتین کی کلانی و خوردی
اور فوطوں میں اُن کے موجود ہونے یا نہ ہونے خصیوں کی نالی میں
موٹی موٹی رگوں کے ہونے کمر کے زیریں حصہ پر دبانے سے درد معلوم ہونے
فالج یا ذیابیطس یا ریگ گردہ یا قبض وغیرہ امراض ہونے - منی کی رنگت
مقدار وغیرہ کو اچھی طرح سے دیکھے خوردبین موجود اور استعمال کرنے
طریق معلوم ہو تو منی میں حیوانات منی کے ہونے نہ ہونے کا مشاہدہ کرے
جب خصیتین یا قضیب نہوں یا اُن میں کوئی بڑی خرابی یا خلقت عجیب
شہوت نہوتی ہو یا ناقص ہوتی ہو - مدت سے دھات گرنے کا عارضہ ہو
منی پتلی و زرد و بدبودار نکلتی ہو اور گذشتہ حال سننے و مشاہدہ کرنے
ان باتوں کی تائید ہو - اور عورت میں کوئی نقص نہ پایا جاوے تو گمان
قریب الیقین ہوتا ہے کہ بچہ نہونے میں مرد کا ہی قصور ہے - اور اگرچہ
قول ہے کہ منی میں منی کے کیڑے نہیں ہوتے لیکن اکثر اطبا نے اُنکا ہر
بیضہ عورات کے ساتھ ملکر جنین بنانا ثابت کیا ہے پس بذریعہ خوردبین
دیکھنے سے منی میں حیوانات منی نہ ملیں تو مرد کے مرض کے سبب حمل نہ

نہ پانے میں پھر کوئی شک نہیں رہتا +

اگرچہ اکثر مرد بعض حالات مثلاً کثرت جماع وجلق وغیرہ کا حال بیان کرنے میں تامل کرتے ہیں - لیکن آخر کار کسی نہ کسی طرح معلوم ہو ہی جاتا ہے - مگر عورتوں کا حال دریافت کرنے میں بڑی مشکل پڑتی ہو کیونکہ ہندوستان میں تمام عورتیں خاصکر پردہ نشیں کسی مرض کا حکیم سے علاج کرانا ہی پسند نہیں کرتیں اور شوہر یا اور کسی مرد کے مہذب ہونے کے سبب علاج کرائیں بھی تو ممکن نہیں کہ حکیم دیکھ بھال کر مرض کی تشخیص کر سکے - خاصکر آلات تناسل کے امراض کا بیان کرنے سے تو بے اولاد رہنے بلکہ مرجانے کو اکثر جاہل و پردہ نشین عورتیں بہتر جانتی ہیں - پس اس صورت میں جہاں تک ہو سکے تہذیب و شائستگی کے ساتھ عورت کے شوہر یا ہوشیار دائی کے ذریعہ سے ان باتوں کو دریافت کرائیں کہ عمر کتنی ہے - شادی ہوئے کتنے روز ہوئے - مجامعت کی خواہش ہوتی ہے یا نہیں جسم قوی ہے یا نحیف - مزاج دموی ہے یا عصبی - پندرہ بیس برس کی عمر ہو گئی ہے اور گھر میں کھانے پینے کی تنگی بھی نہیں ہے تو پستان ابھر آئی ہیں یا سینہ صاف ہے - چال چلن کیسا ہے - آواز بھاری ہے یا نرم - معمول سے زیادہ مقام مخصوص تنگ ہے یا حسب معمول ہے فرج کا منہ کھلا ہوا ہے یا بند - رحم یا مقام مخصوص میں سوزش ہے یا نہیں اندرونی بواسیر یا نسیجہ کا کوئی عارضہ تو نہیں ہے پردہ بکارت قائم ہے یا شکستہ ہے یا اسمیں سوراخ ہے یا بالکل بند ہے - خون حیض کے

آنے کا وقت اور اوسکی مقدار اور آسکا رنگ معمول کے مطابق ہے یا خلاف معمول - کسی قسم کی رطوبت شرمگاہ سے بہتی ہے یا نہیں - جو جنکہ یہ اسباب مانع حمل ہین اُنکو خوب دریافت کرنا چاہیئے اور جب زنانہ آلات تناسل مین سے کسی کا نہونا - یا ناقص یا عجیب الخلقت ہونا ثابت ہو یا رحم کی ساخت یا فعل مین خلل پایا جائے یعنی آسمین ہو زخم یا رسولی وغیرہ ہو یا حیض کم یا زیادہ یا وقت بے وقت آتا ہو - یا خواہش جماع کی مطلق نہوتی ہو - یا لاغری وضعف بشدت ہو - یا رحم و فرج کی رطوبت مین مثلاً بناتی کا غذ ڈالنے سے سُرخ ہو جائے - یا مجامعت کی کثرت ثابت ہو - یا چال چلن خراب ہونے سے جلق کی عادت ہو - یا بندرہ بیس برس کی عمر ہونے پر بھی کوئی علامت بلوغت کی نہ پائی جائے - اور شوہر سب طرح تندرست ہو تو بچہ نہونے مین عورت کی خطا ہے ---

۳۴ - دیسی طبیب لکھتے ہین کہ اسباب عقر زنان جو باب چہارم مین بیان ہونگے اُن مین سے کوئی سبب لاحق ہو یا عورتون کی منی مین قوت منعقدہ نہو تو عقر عورت کی طرف سے سمجھا جاتا ہے اور عورت سب طرح صحیح و سالم ہو - مگر مرد نامرد ہو - یعنی مردون کی منی کا قوام سردی یا گرمی یا خشکی سے بگڑ گیا ہو - یا اُسمین قوت انعقاد نہو - یا سر قضیب کا رباط چھوٹا یا ذکر مین کجی ہو - یا ذکر اسقدر خورد ہو کہ منی رحم تک نہ پہنچ سکے یا خصیہ نہو یا خصیہ کے نیچے کی یا دونون کان کے پیچھے کی رگین کٹ گئی ہون یا ادعیہ منی ضعیف ہو گئے ہون تو عقر مرد کی جانب سے ہوتا ہے --

یہہ بھی لکھا ہے کہ **اول** مرد و عورت کی منی کو علیحدہ علیحدہ پانی مین ڈالین جسکی منی پانی کے اوپر رہے اور نیچے نہ بیٹھے اُسی کی طرف سے عقر سمجھنا چاہیئے - **دوم** کاہو یا کدو کے درخت کی جڑون مین عورت و مرد سے جدا جدا پیشاب کراتے ہین جس کے پیشاب سے درخت خشک ہو جائے عقر اُسی کی طرف سے ہے - **سوم** پانچ سات دانے گیہون یا جو یا باقلا کے مٹی کے دو پیالون مین مٹی ڈالکر بو دین اور عورت و مرد سے علیحدہ علیحدہ پیشاب کرنے کو کہین جسکے پیشاب سے دانے نہ اُگین اسی کی جانب سے عقر ہے ٭ **چہارم** مٹی کے ٹونٹی دار لوٹے مین (جسکو بدھنا بھی کہتے ہین) سندرس و قسط و عود ہندی جلائین اور منھ اُسکا بند کرکے ٹونٹی براہ مقام مخصوص سر رحم تک پہنچائین اور کمر تک چادر سے ڈھانک کر خیال کرین نکلتا ہے۔ اگر عورت کے منھ یا ناک سے بو آئے تو عقر عورت کی طرف سے نہین ہے ورنہ عورت کا ہی قصور ہے ⊕

## نامرد ہونے کے اسباب

ا - جب مرد یا عورت جماع و تولید کے قابل نہو تو اُسکو انگریزی مین اِمپوٹینٹ یا اسٹرائیل اور ناقابلیت کو اِمپوٹنس یا اِمپوٹینسی یا اسٹرلیٹی کہتے ہین

---

٭ آجکل کے طبیب تو ان باتون کو لغو سمجھتے ہی ہین مگر دیسی اطبا کا یہی قول ہے کہ یہہ امتحان ہر عقر مین کارآمد نہین ہوتا بلکہ اُسی حالت مین کہ جب منی مین تولید کی خاصیت خلقی نہو -

⊕ ان سب ترکیبون پر بلا امتحان متواترہ اعتبار نہین ہوسکتا - + -

مگر ایسے مرد کو جو جماع یا تولید کی قابلیت نرکھتا ہو ہندوستان کی عام زبان میں نامرد اور سنسکرت میں نہ پنسک اور عورت امراض مذکورہ میں مبتلا ہو تو اُسے بانجھ بولتے ہیں پس عورتوں کے بانجھ ہونے کا حال تو باب چہارم میں لکھا جائیگا یہاں اُن اسباب کا بیان کیا جاتا ہے جن سے مرد مجامعت یا تولید کے ناقابل یعنی نامرد کہلاتا ہے +

۲ - ڈاکٹروں کے نزدیک نامردی کے یہ اسباب ہیں - چھوٹا سا آلہ مردی بے سوراخ یا سوراخدار یا آسکے آوپر ایسا سوراخ ہونا جس سے ستمر درز پیشاب جاری رہے کامل یا ناکمل ذکر کا فوطے کی کھال کے ساتھ ملاقی یا اُسمیں پوشیدہ رہنا - آلہ مردی کا حد سے زیادہ بڑا یا بہت چھوٹا ہونا - بجائے ایک کے دو ہونا - پیدائشی ٹیڑھا ہونا - بسبب آتشک وغیرہ کے سڑکر یا کسی طرح کے زخم سے کنکر آلہ مردی کا گر جانا - نایژہ کا سوراخ غیر معمولی جگہہ ہونا - حشفہ کی اوپر کی کھال کا پیدائشی بند ہونا - سوزاک کے بعد جو مرض جریان ہوتا ہے اسکا بہت دنوں تک رہنا - سوزاک کے سبب نایژہ میں ایسی سوزش ہونا کہ مانع اخراج منی ہو - آتشک کا زہر تمام رگ وریشہ میں سرایت کرنے سے عصبی بافت و غدود و استخواں وغیرہ کا خراب ہونا - خصیتین کا پیدائشی بہت چھوٹا ہونا - خصیتین کا بجائے فوطوں کے پیٹ یا اثنا راہ میں رہنا - ایک خصیہ چھوٹا یا بالکل نہونا خصیتین کا کٹ جانا - مرض کے سبب سے ایک یا دونوں خصیوں کا چھوٹا ہو جانا - خصیوں میں مرض دوالیل ہونے سے مادہ تولید کا زرد ہونا

کنپھیڑ کا مرض ہونے سے بیضوں کا بے حس ہوجانا - خصیوں میں خنازیری سوزش یا رسولیاں ہونا - منی کی ڈوری کی وریدوں کا پھول جانا - منی میں قدرتی مادہ تولید نہ ہونا - کسی مرض یا جریان یا کثرت جماع وجلق واغلام وغیرہ سے منی کا کم ہوجانا - منی کے قوام میں خرابی پیدا ہونا - کثرت مطالعہ کتب وسخت دماغی محنت کے سبب خصیوں میں خون کم پہنچنے سے منی کا کم پیدا ہونا - باوجود زیادتی شہوت جماع کی حالت میں انزال نہ ہونا - مساس وغیرہ سے ہی انزال ہوجانا - مجامعت کرتے کرتے زن ومرد تھک جائیں اسوقت انزال ہونا - مجامعت کیوقت منی نکلنے کے عوض بعد جماع کے پیشاب کے ساتھ نکلنا - کمر میں شدید چوٹ لگنا - چوتڑ کے بل گرنا - گردن پر پیچھے کی جانب برچھی یا تلوار وغیرہ لگنا - طول یا عرض میں نصف جسم کا فالج ہوجانا - مرض ذیابطیس کے سبب مثل دیگر رطوبات منی کا کم ہونا - بدہضمی یا دل یا دماغ یا حرام مغز یا گردہ یا جگر کے بعض امراض کا ہونا - اندرونی وجوہات یا بیرونی صدمات سے نظام عصبی خصوصاً حرام مغز و مؤخر حصہ دماغ پر مرض کا اثر ہونا - جن اعصاب کے ذریعہ سے منی کے دفقہ کا اثر دماغ پر پہونچتا ہے - اس کا کٹ جانا - دیگر عوارض سے جسمی کمزوری ہوجانا - حد سے زیادہ فربہی ہونا - افیون یا چرس یا بھنگ یا گانجا یا مسکن چیزوں کے کھانے پینے کی عادت ڈالنا - شراب یا کافور یا کافی یا شورہ یا ایوڈائیڈ آف پٹاسیم یا برومائیڈ آف پٹاسیم وغیرہ کا عرصہ کثیر تک

استعمال کرنا۔ عورت کا مجامعت کے وقت رغبت سے پیش نہ آنا۔ عورت کی قوت و تنومندی یا امارت کا رعب چھا جانا۔ جماع کرنیکی جگہ کچھ خوف یا کھٹکا ہونا۔ وصال مطلوب کا شوق نہایت ہونا۔ ازالۂ بکارت کی طاقت اپنے مین نہ سمجھنا۔ کثرت احتلام یا سیلان منی یا جلق وغیرہ کے سبب یا وجود باہ زائل نہونیکے اپنے کو نامرد سمجھہ لینا جنتر منتر جادو ٹونے کے اثر سے شہوت زائل ہونے کا خیال جی مین سما جانا۔ ناجایز مجامعت کے وقت افشاء راز کا ڈر یا خدا کا خوف دل مین پیدا ہونا۔ عورت کے کریہ منظر ہونے سے تنفر ہونا۔ عورت کی شرمگاہ یا رحم سے کسی قسم کی رطوبت بہنے سے طبیعت مین نفرت کا آجانا۔ کسی خاص عورت پر قادر نہونا۔ عرصہ کثیر تک مجرد رہنا۔

۲ - دیسی طبیب لکھتے ہین کہ دل دماغ جگر قضیب داوعیہ منی چار عضو رئیس صحیح سالم ہون تو فعل مجامعت (جو طبعی کام ہے) بخوبی بتمام انجام پاتا ہے ورنہ جماع کی خواہش ضعیف یا آلات سست و ڈھیلے یا اُن مین کچھہ اور فتور ہو جاتا ہے یا مرد کی منی مین استعداد تولید کی ہی نہین ہوتی تو منجملہ حالات ذیل مین کم و بیش یا بالکل نامردی یا عدم استعداد تولید ہوتی ہے غذا کی خرابی سے جسم کا لاغر ہونا۔ کسی سبب سے منی کا کم ہو جانا۔ افیون یا بھنگ یا پوست وغیرہ مسکن دواؤن کے استعمال سے منی کا حرکت نکرنا۔ عرصہ دراز تک جماع نہ کرنے کے سبب طبیعت کا منی نہ بنانا۔ جماع بکثرت کرنا۔ عورت کا رعب مرد پر چھا جانا۔ یا کراہیت یا اور کوئی وہم پیدا ہونا دل اور

یا معدہ یا جگر کا ضعیف ہونا - گردہ مین ضعف یا کوئی آفت پہنچنا - بوجہ ضعف جسمانی ذکر کا مسترخی ہونا - زیرین حصہ جسم پر سردی یا گرمی کی زیادتی سے آلہ مردی کا سست ہوجانا - بہت دن تک جماع نہ کرنے کے سبب آلہ مردی کا لاغر ہوجانا - سرد پانی یا برف مین کھڑے رہنے کے سبب یا اور وجہ سے اعصاب مین فتور ہو کر آلہ مردی کی حس و حرکت کا ضعیف ہونا - حرارت یا برودت یا رطوبت کے سبب منی کا مزاج بگڑنا - سر قضیب کے رباط کا چھوٹا ہونا - خصیتین یا کان کے پیچھے کی رگون کا کٹ جانا - منی مین خلاق قوت انعقاد نہونا - آلہ مردی کا بہت چھوٹا ہونا - سر اُسکا ٹیڑھا یا خصیتین کیطرف جھکا ہوا اور پشت ابھری ہوئی ہونا اوعیہ منی کا ضعیف ہونا کوئی بیماری جیسی یا تخمہ یا تشنج ہونا -

۳ - بیدون کا قول ہے کہ نپسک یعنی نامرد ہونیکے یہہ اسباب ہین - کڑوی یا کھٹی یا گرم چیزون کا بہت کھانا - رنج یا غصہ وغیرہ سے منی کا زایل ہونا - لڑکے یا عورت یا روپیہ وغیرہ کے ضایع ہونے سے ضعف ہونا - ہاتھ وغیرہ کے صدمہ سے ذکر کی نسون کا مارا جانا - بہت دنون تک جماع نہ کرنا - بوڑھا ہونا -

**فائدہ** جن اسباب سے مرد قابل مجامعت یا تولید کے نہین رہتا اُن کا مجمل بیان تو ہوچکا مگر بعض نامرد تو ایسے ہوتے ہین کہ جن کا کسی طرح کچھہ علاج نہین ہوسکتا اور نہ اُن کے نامرد ہونے مین شبہہ ہوتا ہے - اور بعض ایسے ہوتے ہین جنکے نامرد یا ناقابل العلاج ہونے مین شک ہوتا ہے - اور

بعض کا علاج آسانی یا دقت سے ہوسکتا ہے - پس بدین وجہہ ان اسباب کو تفصیل طلب سمجھ کر چند بیان و تقسیم کرکے لکھا جائیگا -

## تفصیل نامردان ناقابل العلاج

جن مردون کے نامرد و ناقابل العلاج ہونے مین کسی کو کچھہ شبہہ نہین ہوتا اُن کی تفصیل یہ ہے -

**اوّل** - چھوٹا سا ذکر بے سوراخ یا سوراخدار یا اوسکے اوپر سوراخ ہونا عجیب الخلقت آدمیون مین ہوتا ہے اور اسکا علاج کچھہ نہین ہوسکتا مگر بعض عجیب الخلقت کے آلات تناسل ایسے ہوتے ہین کہ علاج ہونا نہونا درکنار والدین و اقارب اسی کشش و پنج مین رہتے ہین کہ اسکو مردون کی طرح سے رکھنا چاہیئے یا عورتون کی طرح سے پس چھوٹے سے بے سوراخ ذکر پر بظر اور چوڑے منھہ کی نالی پر شرمگاہ کا نمو کا ہو لیکن نالی مذکور مثانہ مین کھلے وخیالی شرمگاہ کے ارد گرد خصیون کا پتا لگجاوے باوجود بلوغت حیض نہ آئے نہ پستان اُبھرین واعضا طاقتور اور آواز بھاری مردون کی سی ہو تو اوسے مرد سمجھنا چاہیئے اور اگر بظر حد سے زیادہ بڑا ہونے سے ذکر کا گمان ہو مگر رحم وشرمگاہ کا ہونا ثابت ہوجائے تو اُسے عورت جاننا مناسب ہے - علاوہ برین اور بہت قسم کے عجیب الخلقت ہوتے ہین جنکا بیان ہم ترک کرتے ہین ٭

**دوم** ایک کی جگہہ دو قضیب ہون تو بھی جماع نہین ہوسکتا اور اُسکو نامرد سمجھا جاتا ہے مگر یہ نہایت شاذ نادر ہوتا ہے ٭

سوم - جڑ سے آلۂ مردی کٹ کر یا سڑ کر گر پڑے تو مرد کا جماع کے قابل نہ رہنا ظاہر ہے مگر کسی مصنوعی ترکیب سے (جسکا بیان آگے ہوگا) حمل ٹھہرانے کے قابل اسکو سمجھا جائے تو کچھہ مضایقہ نہین +

چہارم - کثرت جلق یا اغلام سے آلۂ مردی کے عضلات و اعصاب کی حس و حرکت مین کچھہ فتور ہو تو کابل علاج سے کچھہ فایدہ ہونے کی امید رہتی ہے مگر چھوٹی عمر سے ان بدفعلون کی عادت پڑ جائے اور حس و حرکت بالکل زایل ہو گئی ہو تو صحت یابی کی امید نہین رہتی +

پنجم ناسور یا غدہ قدامیہ کا کوئی مرض مانع اخراج منی ہو اور علاج پذیر بھی نہو تو بچہ ہونے کی امید جاتی رہتی ہے +

ششم - دونون خصئے کٹ کر گر پڑین تو فوراً یا کچھہ عرصہ بعد ضرور تولید و جماع کی طاقت زایل ہو جاتی ہے اگرچہ بعض دفعہ خصئے کٹے سے بھی جماع کی خواہش قایم رہتی ہے جیسا کہ ہمضری صاحب نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص کی قوت جماع مین خصئے کاٹنے کے بعد بھی کچھہ فرق نہین آیا تھا اور ڈاکٹر بیل صاحب نے لکھا ہے کہ دو پاگلون کے دونون خصئے خواہش جلق دور کرنے کے لیئے کٹوائے گئے مگر اس تدبیر سے کچھہ فایدہ نہوا اور ڈاکٹر ملر صاحب کا قول ہے کہ ایک شخص کے دونون خصئے گولی سے اُڑ گئے تھے لیکن زخم اچھا ہونے کے بعد اسنے اپنی بیوی سے صحبت کی تو وہ حاملہ ہو گئی - لیکن درحقیقت خصیتین کے کٹ جانے سے اکثر شہوت جماع و قوت تولید ضرور جاتی رہتی ہے اور کچھہ روز تک

جو شہوت یا قوت تولید قایم رہتی ہے اِس کا سبب مجاری سنی یا کیست السنی مین سنی کا باقی رہنا ہے چنانچہ اوٹو صاحب و دیگر ڈاکٹرون کے قول سے اِس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ٹیلر صاحب کہتے ہین کہ خصیے کاٹ دیئے جائیں تو مجاری سنی کی منی کے سبب دو تین ہفتہ تک تو عورت حاملہ کرنے کی طاقت رہتی ہے اور بعد اُسکے زائل ہو جاتی ہے بعضون کا قول ہے کہ دو برس تک قوت نعوظ نہین جاتی اور بعض کو خصی ہو کے بہی خواہش جماع ہوتی ہے مگر منی نہین نکلتی جیسا کہ ڈاکٹر کو پر صاحب نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے خصیتین نکل جانے کے بعد مختلف وقتون مین جماع کیا مگر منی نہ نکلی اور آخر کو رفتہ رفتہ دس برس مین شہوت جماع بہی جاتی رہی غرضکہ جوان آدمی کے تندرست و عمدہ منی بنانیوالے خصیے کاٹ دیئے جائین تو بعض تو فوراً نامرد ہو جاتے ہین اور بعض مین قوت مجامعت و تولید دونون کچہہ عرصہ تک قایم رہتی ہین اور بعض کو صرف خواہش جماع ہوتی ہے اور منی نہین نکلتی اور پہر رفتہ رفتہ شہوت بہی جاتی رہتی ہے لیکن اس پر سب کا اتفاق ہے کہ صغر سنی مین خصیے نکلوا دیئے جائین یا کاٹ کر یا سٹر کر گر پڑین تو اُسکے نامرد ہونے مین کچہہ شبہہ ہی نہین ہے۔

ہفتم۔ دونون خصیے کسی کے پیدایشی نہون تو بیشک وہ نامرد ہے لیکن یہ بخوبی دیکھنا چاہیئے کہ بُن ران مین یا پیٹ کے اندر نہون اور بُن ران مین نہونے کا حال ٹٹول لینے سے اور پیٹ کے اندر نہونے کا حال اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ خصیے پیدایشی ہی نہون گے تو ڈاڑہی مونچہ کے بال و...

نہ بالہ ہی نہ نکلین گے اور نہ آواز بھاری مثل مردون کے ہوگی +

**ہشتم** - خصیتین مین مرض دار الفیل فوطہ ہونے سے تولید کا مادہ جاتا رہتا ہے +

**نہم** - خصیتین کے خاص امراض مثلاً خنازیری سوزش و چند قسم کی رسولیون کے سبب کل حصہ خراب ہوجائے تو بھی آدمی نامرد ہوجاتا ہے +

**دہم** - کنپھیڑون کا مرض ہونے سے بھی خصیون مین جس کی طاقت نہ رہنے اور اُن کے پلپلے و چھوٹے ہوجانے کے سبب نامردی ڈواڑہی کے بال ہلکے و عقل ضعیف ہوجاتی ہے چنانچہ فوڈیر صاحب فرماتے ہین کہ بصری فوج کے بہت سے سپاہی جب نہر آرلیس پر پہنچے تو کنپھیڑے کے عارضہ مین مبتلا ہوکر نامرد ہوگئے تھے +

**یازدہم** - حبل المنی یعنی منی کی ڈوری کی وریدین پھول جائین (جسکو انگریزی مین ویریکوسیل یا اسپرمٹوسیل کہتے ہین) - تو بھی اکثر مریض نامرد ہوجاتا ہے +

**دوازدہم** - منی مین خلقی مادہ تولید نہو تو خواہ جماع کی خواہش ہو مگر وہ صاحب اولاد نہین ہوسکتا +

**سیزدہم** - جن اعصاب کے ذریعہ سے منی کے دغدغہ کا اثر مغز و حرام مغز پر پہنچتا ہے وہ کٹ جاوین تو قوت استادگی و قضیب زائل ہوجاتی ہے کیونکہ اس حالت مین قوت نفسانیہ حساس کا تعلق اعضاء تناسلی

سے منقطع ہوجاتا ہے اور انتشار کے لیے ضرور ہے کہ کسی جگہہ سے خواہش شروع ہوکر مغز و حرام مغز تک پہنچے اور پھر وہان سے منعکس ہوکر قضیب کے اعصاب تک آئے (دیکھو باب اوّل) +

**چہاردہم** ۔ مغز یا حرام مغز کا کوئی عارضہ مثلاً طول یا عرض مین ضعف جسم کا فالج یا ذیابطیس وغیرہ جس سے کچھہ عرصہ کے لئے نامردی ہوجاتی ہے وہ لاعلاج درجہ پر پہنچ جائین تو پھر ممکن ہے کہ تمام عمر شہوت بھی نہو +

**پانزدہم** ۔ نامردی کا وہم ہوجانے سے بھی آدمی نامرد ہوجاتا ہے اور کہتے ہین کہ اور وہم تو رفع بھی ہوجاتے ہین مگر یہ باوجود تندرستی اعضا عورت کے حقیر یا کریہہ منظر ہونے سے جو نفرت ہوتی ہے وہ نامردی کا باعث ہو تو اُسکا کچھہ علاج نہین ہوسکتا ۔ یا بعض آدمی جو کسی خاص عورت کے ساتھہ جماع کرنے مین عاری ہوتے ہین (جیسے ایک شخص جا نبری نامی دوسری عورتون کے سوا صرف اپنی بیوی کے ساتھہ جماع کرنے پر قادر نہ تھا) وہ بھی لاعلاج مرض ہے +

اگرچہ اس قسم کی نامردی کی کوئی خاص وجہہ سمجھہ مین نہین آتی لیکن جب ہم سمجھتے ہین کہ خیال کا اثر بہت بڑا ہوتا ہے اور اسکے ذریعے سے نیست کو ہست کو نیست مان لینا ممکن ہے تو پھر باوجود سلامتی اعضا بعض شخصونکا اپنے کو صرف وہم سے نامرد جاننا کچھہ تعجب کی بات نہین ہے اور جب وہ خیال پختہ ہوجاتا ہے تو پھر کیا علاج ہوسکتا ہے بقول شخصے مصرع کہتے ہین

وہم کی دارو نہین لقمان کے پاس +

- دیسی اطبا کا قول ہے کہ جب کسی سبب سے آلۂ مردی کے اعصاب کی حس وحرکت ضعیف ہوکر وہ روز بروز لاغر ہوتا جائے اور بلاتندی سنی خار ہو تو بحالت مزمن وقوی ہونے مرض مذکور آدمی نامرد ہوجاتا ہے۔ عربی مین عنی کہتے ہین۔ ثابت بن قرہ کا قول ہے کہ جب ٹھنڈا پانی لگنے سے قضیب نہ سکڑے تو اُسکا علاج نہین کرنا چاہیئے کیونکہ اُسکی صحت کی امید نہین ہوتی۔ + یا کسی وجہ سے خصیتین کی رگین ماری جائین یا دور کج کان کے پیچھے ہین وہ کٹ جائین تو بھی آدمی مرد نہین رہتا اور نہ اُسکا کچھ علاج ہوسکتا ہے +

یا پیدایش ہی سے ہی مرد کی منی قابل انعقاد نہو تو بھی اِسکا علاج ناممکن ہے +

## تفصیل نامردان مشتبہہ

بعض نامرد ایسے ہوتے ہین جن کے نامرد و ناقابل العلاج ہونے مین شبہہ ہوتا ہے یعنی کوئی حکیم اُن کو نامرد و ناقابل العلاج جانتا ہے اور کوئی کم ہمت مرد یا قابل العلاج سمجھتا ہے چنانچہ ایسے مشتبہہ لوگونکی یہہ تفصیل ہے +

**اوّل** کامل یا ناممل ذکر فوطہ کی کھال کے ساتھ ملا ہوا یا اوسکے اندر پوشیدہ ہو (جیساکہ ڈاکٹر گبی صاحب نے ایک حبشی اور ایک یورپین کو دیکھا تھا) تو اوسکو نامرد سمجھا جاتا ہے اور درحقیقت ایسی حالت مین کسی طرح جماع کا ہونا ممکن نہین ہے لیکن کوئی ہشیار جراح بذریعہ دستکاری آلۂ مردی کو فوطہ کی تھیلی مین سے نکال لے یا فوطہ کی کھال سے علیحدہ کر دے تو کیا تعجب ہے کہ مریض جماع کے قابل ہوجائے +

**دوم** - پیدایشی یا مرض کے سبب آلہ مردی حد سے زیادہ بڑھ جائے تو اسکو نامرد جانتے ہین لیکن بعض ڈاکٹر کہتے ہین کہ منی مین کچھہ خرابی نہو تو عورت کو حاملہ کر دینے کی قابلیت مرد مین رہتی ہے صرف مجامعت مین دقت ہونا ممکن ہے +

**سوم** - آلہ مردی کا بہت چھوٹا ہونا نامردی مین شمار کیا جاتا ہے مگر اسکے چھوٹے یا ناقص یا بیڈول ہونے سے یہہ تو ممکن ہے کہ مجامعت کا لطف کماحقہ حاصل نہو لیکن اولاد ہونے مین اکثر کچھہ شبہہ نہین ہوسکتا کیونکہ حیوانات منی کا حمل کے واسطے رحم کے اندر پہنچانا مردی کی طاقت پر ہی منحصر نہین ہے بلکہ دہانہ شرمگاہ مین ہی سرا پہنچے اور انزال بھی آہستگی سے ہو تو بھی حمل قرار پاجاتا ہے جیساکہ ان نقلون سے قول مذکور کی تصدیق ہوتی ہے - +

**نقل** - اسپلینزی درو ساٹی صاحب از روئے تجربہ بیان کرتے ہین کہ حیوانات مین بلا مجامعت صرف پچکاری کے ذریعہ سے نر کی تھوڑی منی گرمائی ہوئی مادہ کے مقام مخصوص کے اندر پہنچا دی جاوے تو حمل قرار پاسکتا ہے اور اسی اصول پر جان ہنٹر صاحب نے ایک ایسے شخص کو جسکے عجان+ مین ناسور تھا پچکاری کے ذریعہ سے تازہ منی کا رحم مین پہنچایا تھا +

---

+ عربی مین عجان اس جگہہ کو کہتے ہین جو خصیون اور مقعد کے مابین ہے - او انگریزی مین اسے پیرنیم کہتے ہین +

نقل - ایک شخص کی منی کی نالیون کے سوراخ مجان* مین تھے اوسنے ڈاکٹر ک برن صاحب سے اولاد ہونے کے لئے دریافت کیا تو اونہون نے بھی تازہ منی جمع کرکے بذریعہ پچکاری رحم مین داخل کرنے کو بتایا جسسے نو ماہ بعد اوسکے ایک صحیح وسالم لڑکا پیدا ہوا - +

نقل - ایک سپاہی کے آلہ مردی کا بہت سا اگلا حصہ لڑائی مین اڑگیا تھا لیکن وہ مباشرت کرسکتا تھا اور خاصا مرد تھا - +

نقل - ایک شخص کا آلہ مردی بیماری کے سبب کاٹ ڈالا گیا تھا صرف ٹنڈ سا باقی تھا لیکن بعد صحت یابی زوجہ اوسکے دو لڑکے پیدا ہوئے - +

چہارم - کہتے ہین کہ جسکا قضیب پیدائشی ٹیڑھا ہو تو وہ بھی نامرد ہوتا ہے - لیکن اکثر آدمی ایسے دیکھے گئے ہین جو باوجود کجی ذکر صاحب اولاد ہوئے ہین چنانچہ راقم نے عندالمعالجہ کئی ایسے مخلوق لوگون کو دیکھا جن کا آلہ مردی داہین یا بائین جانب کو جھکا ہوا تھا مگر وہ صاحب اولاد تھے شاید ایسی کجی جس سے وہ بالکل سیدھا نہ ہوسکے مانع جماع و تولید ہو - ہان یہ بات ضرور ہے کہ پیدائش مین کجی علق وغیرہ کے سبب جو کجی آجاتی ہے گو اوسکے درست کرنیکے لئے بہت سے نسخے لکھے گئے لیکن اکثر یہ نقص رفع نہین ہوتا +

پنجم - نالیزہ کا سوراخ غیر معمولی جگہ خصوصاً اوپر کی جانب سے ہو تو بقول اکثر صاحب وہ شخص صاحب اولاد نہین ہوسکتا مگر بعض کا قول ہے کہ بلا قوی

* عربی میں مجان اس جگہ کو کہتے ہیں جو خصیوں اور مقعد کے مابین ہے اور انگریزی میں اسے سپرنیم کہتے ہیں +

دلیل کس طرح اس امر کو تسلیم کرلیا جائے۔ اور وہ شخص ایسے دیکھے بھی گئے ہیں جنکے نائیزہ کا سوراخ نیچے کی جانب کو تھا اور اُن کے اولاد ہوئی۔ پس بریں نعجان میں سوراخ ہونے سے بذریعہ پچکاری صاحب اولاد ہونا ممکن ہے تو پھر نائیزہ کا سوراخ غیر معمولی جگہ ہونے سے کیونکر قابل تولید نہ سمجھا جاوے۔

**ششم**۔ حشفہ کی اوپر کی کھال جسکو ہندی میں گھونگٹ کہتے ہیں وہ بالکل بند ہو تو بیشک منی خارج نہونے کے سبب اُسکو نامرد کہہ سکتے ہیں لیکن یہ حالت پیدائشی ہو یا مرض کے سبب فوراً مریض یا اُسکے اقارب علاج کراتے ہیں اور مثل ختنہ کے آگے کی کھال جراح سے کٹوا دیتے ہیں کیونکہ گھونگٹ بالکل بند رہنا انسان کی ہلاکت کا باعث ہے پس ایسی حالت میں بالغ مرد صرف اُسی وقت نامرد کہلا سکتا ہے جب تک گھونگٹ کو نہ کاٹا جائے۔

**ہفتم**۔ خصیتین کا بہت چھوٹا ہونا بھی نامردی کی دلیل ہے جیسا کہ کرلنگ کہتے ہیں کہ ایک جوان آدمی کے دونوں خصیے لڑکوں کی برابر رہتے اُسکو جماع کی خواہش یا طاقت مطلق نہ تھی اور نہ ڈاڑھی مونچھ کے بال دموئے رواچھی طرح نکلے تھے مگر ڈاکٹر ہنری صاحب نے لکھا ہے کہ ایک شخص کا فوطہ اور خصیتین قریباً بالکل نہ تھے لیکن وہ صاحب اولاد تھا اور ایسا ہی ولسن نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جسکے خصیے وآلہ مردی پیدائشی معمول سے چھوٹے تھے مگر انتشار وانزال دونوں باتیں موجود تھیں اور جوان ہوکر وہ صاحب اولاد ہوا۔ چونکہ اس حالت میں علاج تو کچھ ہو نہیں سکتا او مرد ہونے میں شک رہتا ہے۔

**ہشتم**۔ قدرتی قاعدہ کے بموجب خصیتین کیا بچپن میں بھی خصیے فوطوں میں

اور پیٹ یا اُسنا راہ مین رہجاتے ہین تو کہتے ہین کہ وہ آدمی نامرد ہوتا ہی چنانچہ
گوبیکس صاحب کا قول ہے کہ پیٹ مین رہنے کے سبب خصیئے کم بڑہتے ہین اور
اُن کا مادہ مثل جنین کے خصیون کے ہوتا ہے اور دسطرف خصیہ شکم کے اندر ہو اُدھر
ظرف منی کی رطوبت مین منی کے کیڑے نہین پائے جاتے۔ مانشیر صاحب نے
بہت سے ایسے آدمیون کی منی کو جنکے خصیئے فوطون مین نہین اُترے تھے امتحان
کرکے دیکھا تو حیوانات منی اسمین نہ پائی۔ اکیسطن صاحب نے بھی کئی آدمی
ایسے دیکھے جو پیٹ مین خصیئے رہنے کے سبب نامرد تھے۔ اور صاحب موسوف نے
ایک شخص ایسا دیکھا جنکے خصیئے فوطون مین نہ تھے اور اُسکو جماع کی خواہش وقوت
تھی لیکن اولاد سے محروم تھا اور چونکہ سب علامات ظاہری مثل مردون کے
تھین اس سبب سے یقین ہوتا تھا کہ اُسکے خصیئے پیٹ مین ہون گے۔
ذِ جنکہ مذکورۂ بالا نقلون کے پڑہنے سے ثابت ہوتا ہے کہ خصیئے پیٹ مین رہجاتین
قوت مجامعت یا تولید یا دونون نہین ہوتین مگر نقلہائے مندرجہ ذیل سے
یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خصیئے پیٹ یا چڈوں مین ہون تو اولاد ہوسکتی ہے
جیساکہ مسٹر گالن لکھتے ہین کہ ایک شخص جسکا ایک خصیہ راستہ مین تھا اور دوسرا
پیٹ مین ہوگا۔ اُسنے نکاح کیا اور وہ اپنی بی بی سے مجامعت کرتا تھا اور
ٹیلر صاحب نے ایک آدمی ایسا دیکھا جسکے دونون خصیئے راستہ مین تھے اور
ظاہری علامات مین بھی اسکے ہمعمر لوگون سے کچھ فرق نہ تھا اسنے نکاح کیا اور دو
لڑکے ہوئے۔ مسٹر کاک صاحب نے دو آدمیون کا ذکر کیا ہے جنکے
خصیئے فوطون مین نہ اُترے تھے مگر وہ صاحب اولاد ہوئے۔

پس خصیے پیٹ مین یا اثنا رراہ مین ہون تو نامرد ہونے مین شبہہ ہی رہتا ہے
اور اس حالت کا کوئی علاج نہین ہوسکتا +

**نہم** - ایک خصیہ چھوٹا یا بالکل نہو تو اسکو بھی نامرد کہتے ہین جیسا لیجیس صاحب
امتحان کر کے لکھا ہے کہ چھ شخص جنکا ایک ایک خصیہ بیماری کے سبب چھوٹا ہوگیا تھا
اُن کو جماع کی خواہش و طاقت اور منی مین حیوانات منی کم تھے مگر ملکہ انگلستان کے زمانہ
کی نقل مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک چھوٹے سے خصیہ کا ہونا بھی بچہ پیدا
ہونے کے لئے کافی ہے +

**نقل** - ولایت مین ایک عورت نے اپنے خاوند سے مذہبی عدالت مین طلاق چاہی
اسپر دو ڈاکٹرون کے معائنہ سے عورت کی بکارت قایم اور شوہر کے ایک چھوٹا
خصیہ سیم کے بیج کی برابر موجود ہونے کے سبب طلاق دلا دی گئی مگر اسی مرد سے
ایک دوسری عورت سے شادی کی اور لڑکا پیدا ہوا + -

**دہم** - خصیون مین خنازیری سوزش یا رسولیان ہونے سے بھی آدمی کا نامرد
ہونا ممکن ہے لیکن اسوقت کہ جب کل حصہ خراب ہوگیا ہو کیونکہ ہمفری صاحب نے
ایسے مریض بھی دیکھے ہین جنکے خصیے خنازیری مادہ کے سبب فوطون سے بالکل
نکل پڑے اور آنمین زخم ہوگئے مگر پھر بھی منی بنتی رہی اور زخمون کے اوپر
مرحم کی پٹی اُٹھا کر بذریعہ خوردبین دیکھا گیا تو اُس مین حیوانات منی پائی گئی۔
پس نظر برآن جبتک امراض مذکورہ کے سبب کل حصہ خصیتین کا خراب نہوا ہو نامردی
شبہہ ہی رہتا ہے- +

## تفصیل نامردان علاج پذیر +

نامردان ناقابل العلاج و مشتبہہ کا حال بالتفصیل لکھا گیا انکی بابت اب زیادہ بیان

کچھ ضرورت نہین ہے مگر ایسے نامرد جنکا کم زیادہ دقت یا آسانی کے ساتھ علاج ہو سکتا ہے اُنکی صرف مجمل فہرست یہان لکھی جاتی ہے مفصل وعلیحدہ علیحدہ بیان ہر ایک کا آیندہ کیا جائیگا +

نامردی کے ایسے اسباب جن کا دفعیہ ہونا کم وبیش ممکن ہے ۱۹ قسمون پر تقسیم کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے +

اوّل عمر - دوم جسمی عوارض وضعف اعضا - سوم صدمات مغز حرام چہارم بعض اشیا کا استعمال - پنجم وہم وخیال ششم رطوبت اعضاء مخصوصہ زنا کا تنفر ہفتم جسمی کمزوری ہشتم فریہی نامردی - نہم تجردی دہم دماغی محنت - یازدہم قلت منی - دوازدہم منی کی خرابی - سیزدہم جریان منی - چہاردہم کثرت احتلام پانزدہم سرعت انزال شانزدہم بحالت جماع انزال نہونا - ہفتدہم بے محل منی ضائع ہونا - نوزدہم سستی عضو ہیجدہم کجی کوتاہی قضیب +

۱ - صغر سنی - یا کبر سنی مین مجامعت یا تولید کی قوت نہونے کے سبب عمر کو نامردی کے اسباب داخل کرتے ہین لیکن اعضا صحیح وسالم ہون تو بچپن کے زمانہ کا نامردی مین نہین ہو سکتا کیونکہ اعضاء تناسل چھوٹے ہون تو اُنکے بڑھنے کی امید رہتی ہے اور انتشار تو طفولیت سے ہی ہوتا ہے مگر تیرہ چودہ برس کی عمر مین قوت مجامعت اور اُس سے دو تین سال بعد قوت تولید بھی آجاتی ہے اور بیس برس کی عمر مین یہ قوتین کامل ہو جاتی ہین جیسا کہ ہم باب دوم مین لکھ چکے ہین پس بجز مستثنیات سن بلوغت تک اعضاء تناسل کا اور سن شباب تک قوت مجامعت

جسم کے اعضا درست اور اُن کے افعال ٹھیک ہوتے ہیں علے قدر طاقت قوت باہ
بھی قوی ہو جاتی ہے کیونکہ جسم مین خون زیادہ ہونے سے خصیتین کی طرف بھی
جاتا ہے اور منی بنتی ہے جس سے انتشار ہونے لگتا ہے لیکن ایسے ہی ضرورت
سمجھی جائے تو پانچ پانچ یا دس دس قطرے ٹنکچر آف اسٹیل آدھی آدھی چھٹانک
پانی مین ملا کر دن مین دو تین بار پلانا یا معجون کچلہ ۱۵۳ یا کچلہ کی جوہر کی گولی ۹۹
یا فاسفیٹ کے مرکبات ۷۰ یا ۷۱ یا معجون ۱۴۰ ۱۴۲ کا استعمال کرنا چاہئے۔

۲ - دیسی طبیب کہتے ہین کہ زیادتی سن کے باعث باہ ضعیف ہو تو حلوا ارمسمن ۱۴۲
کے کھانے سے فایدہ ہوتا ہے ۔

۳ - بیدوں کا قول ہے کہ جیسے غنچہ مین بو کا مادہ ہے مگر وہ کھلنے پر ظاہر ہوتا
ہے اسی طرح انسان کے جسم مین بھی کئی قسم کے مادہ ہین جنکا ظہور وقت
پر ہوتا ہے چنانچہ بچّون مین منی کا مادہ موجود رہتا ہے مگر بالغ ہونے پر ظاہر
ہوتا ہے - اور جب آدمی ضعیف ہوتا ہے تو اسکے اعضا بھی پرانے و
ہو جاتے ہین اور اسوقت جو کھاتا ہے اُسکے خلاصہ سے دھات زیادہ نہین ہوتی
بلکہ روز بروز کم ہوتی ہے اُنکے نزدیک چندن آدیل ۱۱۳ کا بدن پر ملنا اور
سنجری کُشتہ ۱۱۵ کی ناضعیفون کے لئے بہت مفید ہے +
اور شیر مادہ گاؤ کا پینا بڑھاپے کو دور اور جوانی کو قایم رکھنے والا ہے +

## جسمی عوارض وضعفِ اعضا

۱ - سوزاک و آتشک و بدہضمی و کنہیر و غدہ قدامیہ کی بیماریان و ذیابطیس

٭ باب دوم مین تدابیر مانع ضعف جو بیان ہوئی ہین وہ بھی مفید ہین +

نافل نہ ہین۔ قواعد حفظ صحت کا خیال رکھین۔ سر پر روز روغن بادام لگائین۔ دوا ہو
فیلوز سیرپ آف ہائپو فاسفیٹ ھر یا نسخہ ۲۲ یا ۲۶ کا استعمال کرین +

۳۔ دیسی طبیب کہتے ہین کہ دل و دماغ و جگر و قضیب و اوعیہ منی چار پانچ
عضو رئیس صحیح و سالم و قوی ہون۔ تب فعل مجامعت کامل ہوتا ہے اور جو انمین
سے ایک مین بھی نقص یا ضعف ہوگا تو فعل کو ناقص و ضعیف ہوگا۔ چنانچہ اونکے قول
بموجب ہر ایک اعضاء مسطور کی علامات اور اوسکا علاج بیان ہوگا +

زیادتی رنج و گرسنگی و مرض قرین وغیرہ کے سبب دل ضعیف ہونے سے ...
و حرارت عزیزی کی تحلیل ہو کر مادہ مین ضعف پیدا ہو جائے تو نبض نرم و کم زور
چلتی ہے۔ جماع کی خواہش اور اس سے خوشی و لذت کم ہوتی ہے بعد جماع کے
غشی کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ اور حرارت بھی ہو تو پیاس و خفقان کا ہونا
ضرور ہے اور آخر کو شرم و خوف کے سبب ضعیف القلب آدمی ...
سے باز رہتا ہے۔ اس حالت مین ادویہ مقوی قلب مثلاً لیمو۔ و صندل
و سیب۔ و آملہ کا مربہ ورق طلا لگا کر و دوا المسک ۵۲ و عرق گاؤ زبان
وغیرہ و مارالحم ۱۱۴ اور معجون ۱۴۴ و سرود لطوس ۱۲۶ دینا راگ رنگ ...
و فکر و غم سے دور رکھنا اور مفرح چیزین کھلانا۔ غلیظ غذا سے پرہیز کرانا ...
سبب قلب کی تعدیل و تقویت مین کوشش کرنا چاہیے +

جگر یا اسکا خادم معدہ ضعیف ہونیکے سبب خون صالح کم پیدا ہونے سے منی کے
... مادہ مین ضعف پیدا ہو تو طعام و جماع کی خواہش کم و قوت ہضم ضعیف ہو جاتی
... بنا بنایا سیال مرکب۔ جو انگریزی دوا فروشون کی دوکان پر ملتا ہے +

اس حالت مین اصل امراض کا علاج کرنا مناسب ہے چنانچہ معدہ ضعیف ہو تو قرص ع دمشک ۹۳ کے دینے سے فائدہ ہوتا ہے ✦

جب بسبب ضعف دماغ قوت نفسانیہ حاسہ کا مادہ اعضاء تناسل کی طرف سے منقطع ہوکر حرکت و دغدغہ منی کا محسوس نہین ہوتا تو انتشار بھی نہیں ہوتا اور حواس مکدر رہتے ہین جماع کی خواہش کم ہوتی ہے - مجامعت مین مزا نہین آتا - اگر برودت سے ضعف دماغ ہو تو ٹھنڈی چیزون و سرد ہوا سے نقصان و گرمی سے فائدہ ہوتا ہے - اور گرمی سے ہو تو اسکے برعکس - علےٰ ہذالقیاس رطوبت سے ہو تو ترطیب سے نقصان و مجففات ✦ سے فایدہ ہوتا ہے اور یبوست سے ہو تو اسکے برخلاف ✦

مزاج کی اصلاح کرین یعنی دماغ مین فضلے ہون تو ارایارج فیقرا ع۵ دیکر تنقیہ کرین بعدہ مزاج دماغ کا گرم ہو تو کافور و صندل و بنفشہ و گل گلاب کا لگانا و سنگھانا موافق ہوگا - دماغ کا مزاج سرد ہو تو مشک و عود و عنبر سے فایدہ ہوگا - غرضکہ مقوی معجون دینا اور مقوی دماغ چیزین سنگھائین و لگائین ✦

گردہ جگر کا خادم ہے اسمین ضعف ہو یا صدمہ پہنچے تو ضرور شہوت طبعی مین فتور ہو جاتا ہے پس ایسا ہو تو اصل سبب کو دور کرنا چاہیئے ✦

اعصاب قضیب کے ضعیف ہون تو قضیب کی حس و حرکت مین کمی ہوتی ہے اور روزہ روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے اور بلا تندی منی باہر نکل آتی ہے - پس اس حالت کو مدید مدت گذر جائے اور آلۂ تناسل بہت لاغر ہو جائے تو علاج سے کچھ فایدہ نہین ہوتا

✦ جو دوا رطوبت کو فنا کرے اسے عربی مین مجفف کہتے ہین ✦

مگر بلا قابل تعضیب سست ہو تو پہلے شحم حنظل وگیتیہ کریں پھر گرم مغز عطر ۵۷ کی مالش کریں

## صدمات مغز و حرام مغز

کمر - یا گردن پر پیچھے کی جانب چوٹ یا زخم شدید لگنے و چوٹ کے بل گرنے و دماغ کے آخیر حصہ پر صدمہ پہنچنے وغیرہ کے سبب باہ میں فتور آجاتا ہے تو خاص مقام ضرب رسیدہ پر بھی مرض کی علامات نمایان ہوتی ہین اور چھوٹے دماغ پر پہنچنے سے جو نامردی ہوتی ہے اُسمین ذکر و خصیے بھی لاغر ہو جاتے ہین ✤ —

علاج - مقامات مذکورہ مین جب تک چوٹ یا زخم تازہ ہوتا ہے باہ کے لئے کچھ خیال نہیں کیا جاتا مگر بعد صحت اپنی اصل مرض کے باہ کے ضعف یا باطل ہونے کی علامت باقی رہجاتی ہے تو ضرور مریض کو تردد ہوتا ہے پس اس حالت میں دنون تک اس جگہ جہان ضرب لگی ہو یا قضیب پر مقوی و گرم دوائین مثلاً مرہم ۲۰ ملنے اور کچلہ و فاسفورس کے مرکبات عدد ۹۹ یا عدد ۸ یا عدد ۱ یا عدد ۲۳ کہلانے سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے ✤

بقول ڈاکٹر ہیجٹ صاحب کثرت سے کا سبب بھی جوان آدمی نامرد ہو جاتے ہین لیکن اکثر دماغی یا عصبی خرابی کے سبب قضیب میں ایستادگی یا منی کا اخراج یا دونوں باتین نہین ہوتین اس حالت مین نظام عصبی کا علاج کرنے سے بعض کو آرام ہو جاتا ہے اور بعض کو کچھ نہیں ہوتا اور جنکو کبھی کبھی احتلام و شہوت ہو جاتا اور اعضا تناسل ضایع نہوتے ہون تو یہ کیفیت دماغی و عصبی وجہ سے سمجھی جاتی ہے اور اسمین صرف تسلی کرنے اور یہ کہنے سے آرام ہو جاتا ہے کہ تمہارا امراض کوئی سخت نہیں ہے بلکہ عصبی وجہ سے ہے ✤

## بعض اشیا کا استعمال

۔ بعض چیزین ایسی ہین جنکا مدت تک استعمال کرنے سے آدمی نامرد ہو جاتا ہی
مثلاً مرکبات ایوڈین یا برومائیڈ آف پٹاسیم جو گلٹیون کی تحلیل کرنیوالی داوا ئین
ہین انکو عرصہ کثیر تک دیا جاے تو نامرد ہونا کیا خصیون کا جذب ہو جانا
ممکن ہے +
وجی ٹیلس - برومائیڈ آف پٹاسیم سے بھی بڑھکر قاطع باہ ہے اسکو بہت روز
کھانے سے خواہش جماع وطاقت ایستادگی ذکر مین ضرور فرق آجاتا ہے
بعض مسکن چیزین جیسے افیون یا چرس یا بھنگ یا تمباکو یا گانجہہ وغیرہ کے
استعمال کی عادت ہو تو دوران خون سست اور طبیعت دوسری طرف مائل ہونے
سے ایک تو منی کم پیدا ہوتی ہے دوسرے ظروف منی کی یعنی جو تلی نجس ہو جانے
سے منی کا دغدغہ جو موجب انتشار ہے کما حقہ محسوس نہین ہوتا پس ان وجوہات
سے خواہش جماع نہین ہوتی - جسم لاغر اور چہرہ زرد بیرونق ہو جاتا ہے
کاروبار سستی کے ساتھ کرتا ہے - رفتہ رفتہ آدمی صرف جماع ہی نہیں بلکہ
کسی کام کا بھی نہین رہتا - +
ایکبار ہی زیادہ مقدار مین کوئی مسکن دوا کھانے کا اتفاق ہو تو جب تک
نشہ رہے انتشار نہین ہو سکتا چنانچہ ایک صحیح سالم شخص نے امساک کے
واسطے ایسی دوا کھائی جس مین افیون تھی مگر بسبب زیادتی مقدار
ہون کے اوسکو بالکل شہوت جماع نہوئی +
غرضکہ مسکن دواؤن کے سبب قوت باہ کا ضعیف ہونا کچھہ متعجب کی بات نہین

لیکن بعض محرک یا اور خواص کی دوائین بھی ایسی ہین جنکے استعمال کثیر
باہ مین سرعت آجاتا ہے جیسے شراب و کافور و قہوہ و شورہ وغیرہ
اس کا سبب بھی ہمکو معلوم نہین کہ کیا ہے +
علاج - اسکا علاج یہی ہے کہ مرکبات آیوڈین و برومین و ڈیجیٹلس
وغیرہ کا عند الضرورت دینا منظور ہو تو زیادہ عرصہ تک آسکو کھلاؤ اور
یا بھنگ یا چرس یا گانجہ یا شراب یا قہوہ کی عادت ہو تو اسکو چھوڑوا دو
اور عادت کا چھوٹنا محال ہو تو افیون چھوڑانے کے لئے نسخہ ۱۴۹ و شراب
چھوڑانے کے لئے نسخہ ۱۵۰ کا دینا بہتر ہے +
و کافور و شورہ وغیرہ کا کسی مرض مین دینا ہو تو ضرورت سے زیادہ
علاوہ برین مقوی اغذیہ مثلاً شوربہ و بیضہ مرغ و دودھ وغیرہ کھلاؤ اور
مقوی و مفرح ادویہ کا استعمال کرین +
۲ - دیسی طبیب کہتے ہین کہ افیون یا بھنگ یا پوست یا اور کسی
دوا کا عادتاً استعمال کرنے سے منی کے سکون اور اوسکا دغدغہ مفقود ہو
سبب کامل تندی نہین ہوتی اور حرکت سخت کے بعد انزال ہوتا ہے
اور گو کہ منی بمقدار کثیر نکلتی ہے لیکن غلیظ و افسردہ ہوتی ہے اسکا
علاج یہی ہے کہ گرم کرنے والی منی کو حرکت دینے والی و دغدغہ و تیزی
پیدا کرنے والی دوائین مثلاً زرعونی ۱۲ و معجون لبوب ۵۹ و معجون
۱۳۰ کھلائین اور گوکھرو سونٹھ کے جوشاندہ مین تازہ دودھ و روغن ملا
ملا کر حقنہ کرین و مغز پنبہ دانہ و عاقرقرحہ و گندہ بہروزہ و چربی شیر و روغن نارجیل

اس مین کپڑا لت کرکے مقعد مین رکھین +

## وہم و خیال

۱ - جو طبیب اس ملک مین طبابت کرتے ہین اور انکے اخلاق بھی ایسے نیک ہین کہ خاص وعام انکے رو برو بلا تامل اظہار مطلب کرسکین اگر وہ اپنے علاج کئے ہوئے مریضون کا حساب کرین تو ضرور نصف یا چوتھائی مریض اعضاء تناسل کے امراض کے محسوب ہونگے - اور پھر اعضاء تناسل کے مریضون کی فہرست دیکھین تو غالباً نصف یا کچھ کم وبیش ایسے نکلینگے جو صرف وہم سے اپنے کو نامرد جانتے ہین کیونکہ حقیقت مین تو وہی نامرد ہوتے ہین جو خواہش جماع و قوت تولید سے بالکل عاری ہون ورنہ اکثر تو وہم سے ہی اپنے کو نامرد بنا لیتے ہین اور یہ کم بخت وہم ایسی بُری بلا ہے کہ نیست کو ہست و ہست کو نیست کو دکھانا یا اعضا کے دوران خون وتغذیہ کو خراب کر دینا اسکا ادنے سا کام ہے چنانچہ اپنے قول کے ثبوت مین ہم کئی مثال بیان کرینگے اور وہ یہ ہین +

جو لوگ بھوت کو مانتے ہین انھون نے تو زمین سے آسمان تک لنبے اور بڑے بڑے دانت والے اور بے سر کے اور جنگلون مین ناچتے اور باجا بجاتے دیکھے ہین مگر جو بھوت کو بالکل نہیں مانتے اُن لوگون نے بھی بھوت کے پیپل یا جنون کے مکان کے قریب رات کو تنہا گذرتے ہوئے ایسا تو ضرور معلوم کیا ہوگا جیسے پیچھے ایک یا کئی آدمی آتے ہون پس یہ کیا ہے ؟ - یہ سب وہم کا ہی کرشمہ ہے جو محض ناموجود شے کا وجود بنا کر دکھا دیتا ہے +

جن صاحبون نے تصوف کے مکتب کا کوئی سبق پڑھا ہے یا ہمہ اوست
مسئلہ کی تحقیقات مین کچھ توجہ کی ہے اونھون نے یہ نقل تو ضرور سنی ہوگی
کہ ایک شیخ وقت اپنے مرید کو فنا فی الشیخ کی تعلیم کرتے تھے لیکن اُسکا تصور قائم
نہین ہوتا تھا جب شیخ نے یہ حال دیکھا تو دریافت کیا کہ تجھکو کس چیز سے اُنس ہے
اُسنے ایک بھینس کے ساتھ اُلفت ہونا بیان کیا تو مرشد نے تعلیم کیا کہ تو بھینس
کا تصور کیا کر چنانچہ وہ ویسا ہی کرنے لگا کچھ روز بعد مرشد کسی مقام مین حاضر ہوا تو پیر
صاحب جس مکان مین تشریف رکھتے تھے اُسکے اندر آنیکی اُسے اجازت دی تو وہ عرض کرنے لگا
کہ میری سینگ اِس دروازہ مین اٹکینگے ۔ پس اُس مرید کا اپنے کو بھینس سمجھنا اور وجود انسانی
نابود جاننا کیا ہے ؟ ۔ یہ وہم و خیال کی ہی کرامات ہے ۔ ۔ سلہ

جن طبیبون نے مالیخولیا کے مریضون کی حالت پر غور کیا ہے انھون نے اکثر دیکھا ہوگا کہ جس
عضو کی طرف اُنکی تیز توجہ ہو جاتی ہے اُس عضو کے تغذیہ و دوران خون و عصبی قوت
مین ضرور فرق پڑجاتا ہے اور ایک نفیح ڈاکٹر کارطر صاحب نے لکھی ہے اُس سے بھی اِس امر کا ثبوت ملتا ہے
چنانچہ صاحب موصوف فرماتے ہین کہ ایک بار گولہ ۔ سلہ ۲

سلہ نیو فیشن کے آدمی اِس نقل کو شاید غلط سمجھیں مگر یہ نقل بیشک صحیح ہو سکتی ہے اگر وقت ملا تو ایک
عقلی دلائل سے ان باتوں کو ثابت کرنیکا میرا ارادہ ہے ۔ اور اولڈ فیشن کے آدمی شاید ۔ ۔
سے گمان دین کو وہمی بتاتا ہے ۔ نہیں نہیں ۔ توبہ معاذ اللہ میرا ایسا عقیدہ نہیں ہے بلکہ خدا نے چاہا
تو وہم مین ایک کتاب لکھنے کا عزم رکھتا ہوں ۔ ۔ ۔

سلہ ۲ ۔ ڈاکٹری میں جو مرض ہسٹریا کے نام سے نامزد ہو چکی تھی اُسکا ترجمہ بار گولہ کیا ہے کہ اختناق الرحم غیر کہتے ہیں
ایک عصبی مرض ہے جس میں مریض کے خیالات بھی کچھ بگڑے رہتے ہیں ۔

والی عورت بیٹھی ہوئی اپنے لڑکے کو تماشا دیکھ رہی تھی جو اوسکے روبرو کھیلتا تھا
یکایک دریچہ سے کوئی چیز گرنے کے صدمے کے سبب بچّہ کی تین انگلیاں کٹکر جدا ہوئین
اور عورت ایسی خوف زدہ و بدحواس ہوئی کہ اپنے پیارے بچّے کی کچھ مدد نہ کر سکی
جب بچہ کے دیگر اقارب کی دوڑ دھوپ کرنے سے جراح آکر بچّہ کا مرہم پٹی کر چکا
اور اوسکی نظر بچّہ کی ماں پر پڑی تو دیکھا کہ وہ بھی ہاتھ کے درد کی شکایت کر رہی
ہے اور جو انگلیاں بچّہ کی کٹ گئی تھیں انہین کے مقابل کی تینون انگلیاں اس عورت
کی سوج گئی ہین چنانچہ چوبیس گھنٹہ کے اندر انمین پیپ پڑگئی اور جراح کی علاج
کرنے سے آرام ہوا پس عورت کی صحیح سالم انگلیون میں پیپ پڑنیکا سبب
کیا ہے ؟ — یہ وہم کی ہی تیز توجہ کے باعث دوران خون مین جسمانی
تبدیلی پڑنیکا نتیجہ ہے ٭

الغرض بیانات مذکورہ کے پڑھنے سے وہم کے اثر کی وسعت کا حال بخوبی
ثابت ہوتا ہے پھر باوجود صحیح سالم ہونے کے اپنے کو نامرد جان لینا کچھ بڑی بات
نہین ہے پس کسی سبب سے جب آدمی کو اپنے نامرد ہونیکا وہم ہو جاتا ہے تو
شروع مین کچھ مرض نہین ہوتا مگر رفتہ رفتہ اعضاء تناسل کے دوران خون مین
خرابی ہو کر کچھ تو باہ مین فتور آجاتا ہے اور کچھ امتحان کرنے سے یا بلا امتحان
خود بخود وہم بڑھ جاتا ہے ۔ مریض مغموم و اداس رہتا ہے ۔ زندگی
وبال جان معلوم ہوتی ہے ۔ کوئی کام کرنے کو جی نہین چاہتا ۔ اگر مریض ناخواندہ ہے
تو جہان نامردون کے علاج یا کسی مقوی باہ دوا کا ذکر ہوتا ہے اسکو خوب غور سے
سنتا ہے اور مریض خواندہ ہی تو طبابت کے اخبار یا علاج الغربا و طب احسانی

یا اور ایسی ہی کتابون کو اس غرض سے دیکھتا ہے کہ کوئی نسخہ آسلے
نکل آئے مگر افلاس یا وقت یا افشاء راز کے سبب اکثر کچھہ دوا نہین کر سکتا
کسی سے اپنا حال نہین کہتا - اور رفتہ رفتہ مالیخولیا مین مبتلا ہو کر اپنی جان کو
ضایع کرنے کا ارادہ کرتا ہے یا خودکشی کر لیتا ہے - راز فاش نہونیکے خیال
تو نہین کسی جاہل سے علاج کا خواہان ہوتا ہے بعض دفعہ ایسی تیز دوائین کو
دیتے ہین جس سے قضیب سڑ کر گر پڑتا ہے - بعض وہمی بڑی ہمت کر کے
معالجہ کراتے ہین اور شفا پاتے ہین - قصہ مختصر ذرا سے وہم کے سبب بیل
بیل بنا کر ہزارون طرح کی خرابیان اُٹھانی پڑتی ہین - عام علاج تو ایسے وہمی
یہی ہے کہ جس طرح ہو سکے وہم کو اُنکے دل سے دور کرین - اور اکثر حالتو
عورت کو سمجھاوین کہ خواہ کامل طور پر مرد مجامعت نہ کر سکے تب بھی اُسکی
لذت دہی کی تعریف کرے مگر اتنا مبالغہ نہو کہ مرد اُسکو ہجو ملیح سمجھے - غرض
ہو سکے ایک دو بار جماع پر قادر نہونیکے سبب کوئی حرکت ایسی نہ کرے کہ
مرد کی شرمندگی بڑھجائے بلکہ عورت دانائی کے ساتھہ اوسکو اسطرح ٹالا
گویا اُسنے مرد کے انتشار نہونے کو سمجھا ہی نہین ہے - علاوہ برین حفظ
صحت کے قواعد جنکا بیان ہدایت الموسم مین کسیقدر مفصل لکھا گیا ہے اون
پابندی کرین - طاقتور غذا مقوی اعصاب دوا کھلائین کیونکہ اکثر کمزور عصبی
مزاج کے آدمی ہی ایسے وہمون مین مبتلا ہوتے ہین
پس مختصر علاج تو یہی ہے اور مفصل کیفیت یعنے جس جس قسم کے وہم سے وہی
نامرد بنا لیتے ہیں انکا حال اور علاج ذیل مین ہم لکھتے ہین *

ن بہت آدمی ایسے ہین کہ جو ہر شب بلکہ ایک شب مین کئی بار مباشرت کرنیکی
طاقت جب اپنے مین نہین پاتے تو نسخہ باہ کے متلاشی اور حکیمون سے علاج
کے خواہان ہوتے ہین اور جب اسقدر فایدہ نہین ہوتا جیسا کہ بعض نسخون کے
خواص مین لکھا دیکھا ہی کہ "در یک شب صد عورت را خوشنود کند" تو پھر حکیم صاحب کی مذمت یا
نسخہ بنانے مین روپیہ صرف ہونیکا افسوس کرتے پھرتے ہین *

**علاج** ایسے لوگونکا علاج یہی ہے کہ کتاب ہذا کے حصہ اوّل کو پڑھ کر سمجھ لین
کہ مجامعت کا فعل حظ نفس کے واسطے نہین بلکہ بقاء نسل کے لئے ہے۔
مگر ہم جانتے ہین کہ جنکی ابتدائے تعلیم خراب ہے اونکے نفس کی خواہش روکنے کو
صرف اوسکا پڑھنا کافی نہوگا۔ انکو علاوہ اسکے یہ بھی چاہیئے کہ ریاضت کرین
دنیوی کاروبار مین ہمہ تن مصروف رہین۔ مذہبی کتابین پڑہین یا بزرگان دین کے
اقوال سُنین کسیوقت بیکار نرہین۔ بلا اشد ضرورت نہ عورتون کو دیکھین نہ
اُنسے بات کرین اپنے ارادہ کو مضبوط رکھین۔

**دوم**۔ اکثر ایسے نامرد بھی دیکھے گئے ہین۔ کہ جنہون نے کبھی جلق کیا ہے
یا جلق یا جماع کی کثرت سے انکو احتلام اکثر ہوتا ہے یا دہات گرتی ہے تو وہ
لوگ اپنے کو معذور محض جانتے ہین اور جب امتحاناً مجامعت کرین یا جایز یا ناجایز
جماع کا اتفاق ہو اور اوسوقت کچھ نہو سکے تو پھر بیکار رہونے مین کچھ شک ہی نہین سمجھتے
اگرچہ یہ نامردی منی کی کمی یا عضو تناسل کی سستی کے سبب سے بھی ہوتی ہو لیکن
جلق سے نامرد ہو جانا جو مشہور ہی وہ وہم زیادہ تر اسکا باعث ہو جاتا ہی چنانچہ اسی وجہ سے
ڈاکٹر پیجٹ صاحب کی رائے ہی کہ مجلوق کو بہت ڈرانا نہین چاہیئے *

**علاج** مجامعت کے وقت شہوت کامل یا بالکل نہوئی ہو تو سمجھا دین کہ بار ہا ایسا اتفاق ہو جاتا ہے اور در حقیقت یہ جھوٹی نفی نہیں ہے بلکہ گاہے گاہے کسی موقع پر ایسا ہو جانا ممکن ہے - اور با وجود گاہ گاہ مباشرت کرنیکے بھی نامردی کا وہم سمایا ہوا ہو تو کہدین کہ مباشرت کی زیادہ خواہش ہونا چڑیا جیسے پرندو کبوتر جیسے چرند کا کام ہے انسان کو شہوت زیادہ ہو تو وہ مرض ہے - اور منی کی کمی و تضیب کی سستی کی علامات ظاہر ہون تو اسکا علاج کرین جیسا کہ آگے بیان ہوگا انشاءاللہ تعالی -

بقول ڈاکٹر گراس صاحب مجلوق کو آرام ہو جانیکا یقین دلانا اور نسخہ ۳۵ کا دینا ایکے تندرست ہونے کے لیے کافی ہوتا ہے -

**سوم** - اگر عورت بہ نسبت مرد کے قوی ہو تو بعض آدمی کو تقویت جماع آنیکے دبدبے سے جاتی رہتی ہے - اور کبھی تو یہ وہم صرف اسکی تنومندی دیکھ کر پیدا ہوتا ہے مگر اکثر نوعمر جنکو مجامعت کا اتفاق نہوا ہو لذت النساء وغیرہ کتابین پڑھکر یا اسی قسم کی حکایتین سنکر سمجھ لیتے ہین کہ چھوٹی ناک و گول آنکھ و فراخ دہن و کوتاہ قد عورت سناہنی - بدخو سرخ چشم کوتہ گردن طویل القامت ڈھکنی ہوتی ہین اور انکو مرد سے سیری نہین ہوتی - تو جب ایسی عورت کے ساتھ صفات مذکورہ سے موصوف ہو انکو مجامعت کا اتفاق ہوتا ہے تو اپنے کو کمزور اور عورت کو قوی سمجھکر بالکل قادر نہین ہو سکتے +

**علاج** - حفظ ماتقدم علاج تو یہ ہے کہ نوعمر لوگ ہرگز اس قسم کی لغو کتابین نہ دیکھا کرین کیونکہ ایسے اخلاق ہی خراب نہین ہوتے بلکہ دروغ بیانون سے جوانون کے دل ہر...

وہم سما جاتا ہے اور ہر ایک عورت کو سنکھنی یا ڈنکنی سمجھکر اس سے خوف کرنے لگتے ہیں - اور اگر ابتدائی تعلیم خراب ہونے کے سبب جھوٹی حکایتوں کے سننے یا لغو کتابوں کے پڑھنے سے وہ خوف زدہ ہوں تو انکو کتاب ہذا کے حصہ اول کو خوب غور سے پڑھ کر ذہن نشین کرنا چاہیئے کہ سوا رحالت مرض کسی عورت کو مرد سے زیادہ شہوت نہیں ہوتی اور نہ انکو بلا اشتعالک ابھرتی ہے - اور صرف عورت کی تنومندی باعث خوف کا ہو تو سمجھ لیں کہ مجامعت میں زور آزمائی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ فعل صرف بقا رنسل کیواسطے ہے چنانچہ بہت آہستگی کے ساتھ صرف دہانہ فرج میں بھی مرد منزل ہوجاتا تو حمل کا قرار پانا ممکن ہے -

**چہارم** - مرد مفلس وغریب یا رذیل قوم کا اور عورت امیرزادی یا شریف خاندان کی ہو تو بعض دفعہ عورت کی امارت یا شرافت کا رعب نامردی کا سبب ہوجاتا ہے -

**علاج** - ناجائز جماع تو شرعاً وعرفاً ممنوع ہے اور نکاح اپنے ہمسر کے ساتھ کرنا مناسب ہے مگر اتفاقیہ بےمیل ہی نکاح ہوجائے تو وہم کو یوں دور کر سکتے ہیں کہ امیر ہو یا شریف منکوحہ ہمیشہ محکوم اور شوہر ہر حالت میں حاکم ہوتا ہے پھر حاکم کو محکوم کا خوف کرنا فضول ہے -

**پنجم** - جو عورت مرد کو حقیر یا غریب سمجھکر یا کسی دوسری جگہ تعلق خاطر یا خلق کی عادت یا جماع سے تکلیف یا صعوبت حمل و دردزہ کا خوف یا بوجہہ بیماری کے ضعف وغیرہ ہونے کے سبب مرد سے برغبت پیش نہ آئے تو مرد کا دل افسردہ وغمگین ہوکر اسکی شہوت جماع بر سر موقع فرو ہوجاتی ہے - یا شروع سے

ہوتی ہی نہین کیونکہ یہ بات تجربہ کارون پر خوب روشن ہے کہ جب عورت مرد کے ساتھ اپنا شوق ظاہر کرتی ہے تو مرد کو انتشار زیادہ ہوتا ہے اور جماع کے وقت مرد کی قوت ولذت دہی کی سچی یا بناوٹی توصیف بھی کردے تو مرد کی تندی و فرحت وخوشی اور بھی بڑھجاتی ہے اور جو اسکے برخلاف عورت مرد کے مساس وغیرہ کو ناپسند یا جماع سے نفرت ظاہر کرے تو طبیعت پژمردہ وارادہ وشہوت جماع زایل ہوجاتی ہے اور پھر کسی حالت مین خصوصاً عورت مذکور سے جماع کرنیکو جی نہین چاہتا +

**علاج** - اگر عورت کا دوسری جگہ ناجایز تعلق ہونا ثابت ہوجائے تو اسکو طلاق دیدین - بوجہ افلاس یا بدصورتی کے پسند نکرتی ہو تو اسکو پند ونصیحت وشیرین کلامی سے اپنی طرف مائل کرین - عورت کو جلق کی عادت ہو تو اس فعل بد سے باز رکھین - اور جو کوئی تدبیر کارگر نہو تو اسکو چھوڑ دین کیونکہ زن وشوہر کا تعلق جبھی خوب نبھتا ہے کہ جب جانبین ایک دوسرے کو پسند کرین ورنہ ایک مجامعت مین معذور ہونا کیا اور بہت سی باتون مین تو آ مین رہتی ہے کہ زندگی وبال جان ہوجاتی ہے -

عورت کے اعضاء تناسل کا ذکی الحس ہونا رغبت سے پیش نہ آنیکا سبب ہو تو اسکا علاج کرائین - پردۂ بکارت تنگ ہو تو کاٹ دین - عورت کا صحبت سے درد زہ کا خیال ہو تو بذریعہ نصیحت اسکو دور کرین - ضعف کے سبب عورت راغب نہ آتی ہو تو مقوی ادویہ واغذیہ کا استعمال کرین -

**ششم** - مجامعت کرنیکی جگہہ کچھہ خوف یا کھٹکا ہو تو بھی ممکن ہے کہ

پر قادر نہو سکے لیکن ایسی حالت زیادہ تر ناجائز عورتون کی قربت کیوقت ہو سکتی ہے +

علاج - جماع کیوقت و موسم وحالت کا بیان جو ہم حصّہ اوّل مین لکھ چکے ہین مع سب موقع موجود ہون اور مکان بھی گرمیون مین ٹھنڈا و جاڑون مین گرم برسات مین خشک ہو جسکا حال مفصل ہدایت الموسم مین ہمنے لکھا ہے - پس اسوقت اپنی منکوحہ کے ساتھ جماع کیا جائے تو خوف یا کسیکا نامردی کا سبب نہین ہو سکتا اور غیر عورت کے ساتھ مجامعت کرنے کیوقت خوف کے سبب تندی نہو تو ایسے مرد کا ایکبار کیا ہمیشہ ایسے موقعون پر نامرد ہونا مرد ہونے سے بدرجہا بہتر ہے -

ہفتم بعض آدمیوں خصوصاً بزدل وپست ہمت لوگونکو اتفاقیہ بر سر موقع تشا... جاتا رہے تو وہ جنتر منتر یا جادو ٹونے یا تعویذ فلیتہ کے اثر سے باہ کا زائل ہونا تصور کرکے ہمیشہ کے لئے اپنے کو نامرد سمجھ لیتے ہین اور عامل وسیانون سے اپنے معالجہ کے خواستگار رہتے ہین +

علاج - اکثر وہم تماش بینون کو ہوتا ہے یا اُنکو جنکے دو یا کئی بیویاں ہوتی ہین پس تماش بینون کو ہو تو انکا تو اسی وہم مین مبتلا رہنا بہتر علاج ہے اور جو کسی عورت کا شوہر ہو تو اسکو مقوی غذا و دوا کھانا اور یقین کرنا چاہیئے کہ جنتر منتر وغیرہ کچھ چیز نہین ہے اور جو کوئی ناخواندہ شخص اس وہم مین گرفتار ہو تو ناظرین کتاب ہذا کو مناسب ہے کہ کاغذ مین لکیرین کھینچکر یا کچھ پاک لفظ لکھکر تعویذ سا بناکر دیدین اور رکھدین کہ اسکو کمر یا بازو پر باندھ لے تیرے اوپر سے جادو وغیرہ کا اثر جاتا رہیگا - اس ترکیب سے یقین ہے کہ اُسکا وہم رفع ہو جائیگا +

**ہشتم** بعض دفعہ مین مجامعت کیوقت افشاء راز کا ڈر یا خدا کا خوف دلمین
پیدا ہونے سے باہ مین فرق آجاتا ہے۔ اور یہ حالت یا تو غیر عورت کے ساتھ
فعل شنیع کرنے کیوقت ہوتی ہے یا جن دنو مین مذہبی طور پر جنکو جسے بھی جماع کر
مجامعت ہے جیسے ہندوؤن مین ہر مہینے کی پورنماسی اور اماوس اور اکادشی
کوار مہینے کے ابتدا یعنے کناگتون مین اور مسلمانون خاصکر شیعون مین عشرہ محرم کے
اندر مجامعت کرنا ممنوع ہے ـ+ـ

**علاج** غیر عورت سے فعل شنیعہ کرنے کے وقت شہوت زائل ہوجائے تو اللہ کا شکر
کرین کہ اسنے گناہ سے بچایا اور آیندہ کبھی ایسے کام کے نزدیک نہ جائین ـ اور زوجہ
کے ساتھ ایسا اتفاق ہو تو بعد گذرنے ایام مذکورہ کے ضرور وہ وہم رفع ہوجاویگا اور
کچھ ہرج باقی نہ رہیگا +

**نہم** ـ عورتکے منظر ہو تو لین نفرت پیدا ہونیکے سبب اسکے ساتھ جماع کرنیکی رغبت نہین ہوتی
خرابی اس بری رسم کا نتیجہ ہوتی ہے جو ہندوستانی لوگ بیچارے ناسمجھ بچونکو نکاح کی مضبوط رسی
مین جکڑ باندھ دیتے ہین کہ سمجھدار ہونے پر ایک نے دوسرے کو پسند کرلیا تو نبھا ورنہ دونوکی زندگی کا ستیاناس

**علاج** جوان ہوکر فریقین کی رضامندی سے نکاح ہو جیسا کہ انگریزون میں
رائج اور مسلمانون مین جائز ہے تو یہ خرابی نہین پیدا ہوتی مگر ہندوستان
ابھی اس رسم کا دور ہونا ناممکن ہے بدینوجہ حفظ ماتقدم علاج تو ہو نہیں سکتا
پس جب ایسا اتفاق ہو تو باربار عورت کی صورت کو نہ دیکھین۔ [1]

[1] عورتونکو اپنے محرم راز یعنے شوہر سے گھونگٹ نکالنے یعنے منہ چھپانیکا رواج ہندمین شاید
ہوا ہوگا کہ بدصورت کو دیکھکر نفرت نہو اور خوبصورت ہو تو شوق بڑھے +

اور جب تک بچے نہ ہو جائین ذنکو اسکے ساتھ صحبت اور شب کو بوقت استراحت روشنی رکھین۔ اور اسکی سیرت کو خیال کرین اگر وہ خواندہ یا پارسا یا صاحب تمیز ہو تو سمجھین کہ صورت سے سیرت کا اچھا ہونا بہتر ہے اور کالے و گورے سب خدا کے پیدا کیے ہوئے اسکے بندے ہین اور یکسان اعضا رکھتے ہین پھر نفرت کرنے سے کیا حاصل ۔ غرضکہ ایسے ہی خیالات سے دل کو سمجھا کر نفرت کو دور کر دین ✦

**وصسم** اگرچہ مصنف طب اکبر کا قول ہی کہ مرضی کے مطابق و بالغ باکرہ کبھی کبھی میسر ہو تو حکم اکثیر کا رکھتی ہے ۔ لیکن یہ بھی سب جانتے ہیں کہ ایسی عورت کے ساتھ مجامعت کرنے سے غیر معمولی زور خرچ ہوتا ہے اور زیادہ قوت درکار ہوتی ہے پس میرے خیال بعض پست ہمت خصوصاً سن رسیدہ یا مجلوق وہی ازالۂ بکارت سوا اپنے کو قاصر دیکھکر بر سر موقع کچھ نہین کر سکتے تو پھر اپنے نامرد ہونے مین انکو کچھ شک نہین رہتا۔

**علاج** جب ضعیف العمر آدمی کو اپنے ورثہ کا مالک پیدا ہونے یا نام قایم رہنے کا خیال ستائے اور باکرہ عورت سے شادی کا اتفاق ہو ✦ [سلہ] یا مجلوق وہی نکاح کرے تو ان لوگون کو کتاب ہذا کے حصہ اول کو پڑھکر سمجھنا چاہئے کہ کبھی تو وہ جھلی جسکو بکر کی علامت جانتے ہین ہوتی ہی نہین کبھی جوانی مین خون حیض یا اور کسی طرح کے اخراج یا بیماری یا صدمہ کے سبب پھٹ جاتی ہی ۔ کبھی جھلی مذکور کے اندر یا بیچ مین ایسا سوراخ ہوتا ہی کہ آسانی کے ساتھ اسمین جماع ہو سکتا ہے ۔ اور بالفرض اگر کسی مرد سے عضو تناسل کی کوتاہی یا قوت کی کمی کے سبب ازالۂ بکارت نہ ہو سکے تو کیا حرج ہے جماع سے بڑی غرض اولاد کا ہونا ہے سو اسکے لیے اکثر یہ جھلی مانع بھی

سلہ خلاصہ کلام یہ کہ کوئی حکیم بار بار شادی کرنیکی اجازت ہرگز نہیں دیتا خصوصاً بڑی عمر مین اور باکرہ عورتون سے کیونکہ بار بار انکے ساتھ مجامعت کرنے مین غیر معمولی قوت خرچ ہونیکے سبب ضعف لاحق ہوتا ہے جو ضعیف العمر لوگون کے لئے مضر ہے ✦ ۔

نہین ہوئی کیونکہ سی آر فرانسیس صاحب لکھتے ہین کہ ایک میم صاحبہ بغیر پھٹنے پردہ بکارت حاملہ ہوگئی اور بچہ کی ولادت کے وقت وہ جھلی پھٹی اور ڈاکٹر صاحب بتول میکل صاحب فرماتے ہین کہ ایک عورت کو پانچ مہینے کا حمل استقامہ ہونے کے وقت پردہ بکارت گول اور تنگ پایا گیا - اور دنیا کے پروفیسر برون صاحب نے تو بہت سی نظیرین دیکر ثابت کردیا کہ مرد کا عضو تناسل پردہ بکارت کے پار نہو صرف اندام نہانی کی لبون کے درمیان اندر کی طرف پہنچے اور انزال ہوجائے تو بھی حمل قرار پاسکتا ہے -

پس بیان مذکورہ بالا پر خیال کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ازالۂ بکارت کا وہم فضول ہے اور اگر فرج کی لبین تنگ ہوئی یا پردہ بکارت بہت موٹا و مضبوط یا اور طرح عجیب الخلقت ہو تو تعین مرد کا کیا قصور ہے بلکہ عورت کا نقص ہے ایسی حالت مین شرمگاہ کو بغور دیکھنا اور کوئی نقص پایا جائے تو ہوشیار و تجربہ کار ڈاکٹر سے علاج کرانا مناسب ہے ۔

**یازدہم** جب آدمی محبوبہ کے شوق وصال و انتظار مین رہتا ہے تو بالکل خیال اعضاء تناسل کی طرف متوجہ ہوتا ہے جسکے سبب مطلوبہ کے آنے سے پہلے یا اُسکے ساتھ بوس و کنار کرنے سے ہی انزال ہوکر انتشار رفع ہوجاتا ہے اور پہلے ہی بار ایسا اتفاق ہوا ہو تو شرمندہ ہونیکے علاوہ ہمیشہ کے لیے نامردی کا وہم دل مین سما جاتا ہے -

**علاج** غیر عورت کے ساتھ ایسا اتفاق ہو تو اسکے لئے تو ایسا واقعہ ہونا بہت اچھا ہے تاکہ گناہ سے محفوظ رہے اور منکوحہ کے وصال کا شوق و انتظار کرنا باعث

کیونکہ وہ تو ایک ایسی اختیاری شے ہے جو اکثر بلا وقت میسر ہو سکتی ہے اور جب مجامعت سے بڑی غرض بقاء نسل ہے تو تمام کاروبار دینی و دنیوی چھوڑ کر موقع جماع کے منتظر رہنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ پس بہتر تو یہ ہے کہ وصال کا استعمال شوق نہ کریں اور جو اتفاقیہ بسبب شوق وصال جلد انزال ہو کر تندی جاتی رہے تو اسکو ایک عارضی بات سمجھکر وہم کو دل سے دور کر دین۔

**دوازدھم** کسی قسم کا رنج یا فکر بدرجہ نہایت ہو اور اسوقت مجامعت کا اتفاق پڑے تو دوسری طرف طبیعت کی توجہ ہونیکے سبب تندی کا نہونا ممکن ہے +

**علاج** - بعد رفع ہونے فکر و رنج کے مجامعت کرنے سے تندی بخوبی ہوتی ہے اور کسی کے جی میں وہم سما جائے اور پھر بھی تندی نہو تو تسلی و دلاسا سے اسکو دور کر دینا چاہیئے۔

**۳** - دیسی اطبا کہتے ہیں کہ باوجود صحت آلات و کثرت منی عورت کی حشمت و تمکنت یا بکارت یا بدصورتی یا اپنی کمزوری یا جادو وغیرہ کے اثر سے جماع پر قادر نہونیکا خیال نامردی کا باعث ہو تو حیلہ ہائے مناسب سے اُس وہم کو دور کرین اور کسی وقت شہوت جماع نہونے کو جان لین کہ طبیعت کا حال ہمیشہ یکسان نہین ہوتا کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ اور دل و دماغ کی قوی کرنیوالی دوائیان مثلاً معجون ۱۲۳ یا ۱۴۳ کا استعمال کرین کیونکہ دل و دماغ کے قوی ہونے سے باطل اندیشون و فاسد خیالون کا جلد اثر نہین ہوتا۔ +

## رطوبت اعضاء مخصوصہ زنانکا تنقصر

**۱** حیض و نفاس کے ایام ہون یا سیلان رحم کا عارضہ ہو یا فرج کی ہمی جھلی سے اخراج رطوبت بکثرت یا اور کسی قسم کا مواد بہتا ہو یا فرج بہت بالسنراخ ہو ایسی عورتون کے ساتھ

جماع کرنے سے رطوبت مذکورہ یا فراخی فرج کو سبب ایسی نفرت پیدا ہوتی ہو کہ پھر ہرگز حضوصًا اُس عورت کے ساتھ مقاربت کرنیکو جی نہین چاہتا اور اُس تنفر کو نامردی کا سبب نہ جانکر آدمی اپنے کو نامرد سمجھ لیتا ہے +

علاج - حفظ ماتقدم علاج یہ ہے کہ جو عورتین حالات مذکورہ مین مبتلا ہون اور جنکا بیان حصہ اوّل مین ہو چکا ہے ہرگز اُنسے مجامعت نکرین اور عورت کو جو عارضہ ہو اُسکا علاج طبیب سے کرائین اور انتشار کا فرو ہونا عورت کے نقص سے یقینًا جانین - اور عورت کے اندام نہانی کی طبعی جھلی سے صرف رطوبت بکثرت نکلتی ہو تو مجامعت کے وقت رومال سفید پاس رکھین اور عورت کو مقوی دوائین مثلاً ٹانک ٹلکچر ۲۳ دیں +

۲ - عوام لوگونکا قول ہے کہ گورے رنگ کی عورتونکے مقام مخصوص سے زیادہ رطوبت خارج ہوتی ہے - مگر یہ کلیہ قاعدہ نہین ہے - بعض دیسی طبیب کہتے ہین کہ بلغمی مزاج کی عورتون کی رطوبت زیادہ خارج ہو سکتی ہے -

علاج اسکا یہ ہے کہ ماجوپھل کا سفوف کرکے باریک کپڑے مین ذرا سا باندھکر چھوٹی سی پوٹلی بناکر فرج مین رکھین اور قبل مجامعت کے نکال ڈالین - نسخہ ۱۰۲ یا ۱۵۹ کا استعمال کرین اور فراخی کم کرنیکے لیے فرزجہ ۹۱ مفید سمجھے جاتے ہین مگر ایسی ایسی بلاضرورت شدید استعمال کرنا از روئے حکمت منع ہے +

۳ - ایسا کہتے ہین کہ ترش دہی سے آبدست لینا اخراج رطوبت زنان کو روکتا ہے +

## جسمی کمزوری

۱ - جب عمدہ غذا نہ ملنے یا آب و ہوا خراب ہونے یا رنج و مصیبت اٹھانے یا مرض مین

مدت تک مبتلا رہنیکے سبب آدمی ضعیف ولاغر ہوجاتا ہے تو مباشرت کی طاقت بھی نہین رہتی کیونکہ انتشار طبعی کا ہونا منی بننے پر منحصر ہے اور منی خون صالح سے بنتی ہے اور حالت مذکورہ مین ضرور خون کم ہوجاتا ہے جس کے سبب باہ مین بھی فرق آجاتا ہے خصیئے لٹکتے رہتے ہین یعنے کم سکڑتے ہین +

**علاج** - نفیس و مقوی غذا کھلائین - آب و ہوا تبدیل کرادین - رنج و غم کو مناسب حیلون سے دور کرین - مرض سے شفا پانیکے بعد جو کمزوری ہوتی ہے اوسکے دور کرنے کے لئے نسخہ ع۲۴ یا ع۲۵ دین ہر قسم کی عصبی کمزوری مین کوئی خاص سبب مانع نہو تو مرکبات فولاد و کچلہ و فاسفورس مثلاً ع۲۵ و ع۲۲ و ع۳۰ اور مرکبات تسدی مثلاً ع۱۹ و ع۲۰ کے دینے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے +

۳ - دیسی طبیب کہتے ہین کہ غذا نہ ملنے کے سبب جسم لاغر و کمزور و رنگ زرد ہوجاتا ہے اور روح و خون و شہوت کا مادہ بہت کم ہوکر باہ مین فتور اور قضیب مین سستی پیدا ہوجاتی ہے جسکا علاج یہی ہے کہ غذا عمدہ اور جو مناسب مزاج کے موافق ہو کھلائین - جماع سے پرہیز رکھین زیادہ دیر تک سونے کو کہین - راگ و رنگ لہو و لعب مین مصروف رکھین - دوا از معجون لبوب ع۱۱ یا معجون بہی ع۳۰ دین -

۴ - بعضون نے لڑکے یا روپیہ یا عورت کے تلف ہوجانے وغیرہ سے جو رنج و غم ہو اوس کو نامردی کا سبب جو لکھا ہے اوس کی یہی وجہ ہے کہ انسان ضعیف ہوجاتا ہے پس ایسی حالت مین اون کے نزدیک یہ علاج مناسب سمجھا گیا ہے کہ شیرین و لذیذ غذا و پان مین مشک یا بہیم سینی کا نورہ الکر کھلائین - خوبصورت و دل پسند عورت (جائز ہو) سے

صحبت کرائین [۱] - باغ کی سیر کرائین - مرکانگ ۲۸/۱ و چندراودے ۲۹ کا استعمال کرین

## فربہی

ڈاکٹر شیز صاحب فرماتے ہین جب جسم مین چربی زیادہ ہو جاتی ہی تو آدمی نامرد ہو جاتا ہے اور تجربہ و مشاہدہ سے بھی اوسکی صداقت ہوتی ہے کہ جن لوگون کی فربہی حد سے بڑہ جاتی ہے وے اکثر سست و کاہل وباہ سے معذور ہو جاتے ہین عضیلات ڈھیلے و بدہضمی و کوتہ دمی کے عارضہ مین مبتلا رہتے ہین - ادرر وحی طاقت کم ہو جاتی ہے - خون کی گردش مین فتور بڑہ جاتا ہے - رنگ زرد و چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے آخرکار جلد مر جاتا ہے +

**علاج** - علاج اسکا یہی ہے کہ ایک قسم کی اور ایسی غذا جسمین چربی نہو کم مقدار مین دیت - شیرینی بھی کم کہلائین - پسینا ہونیکے لیے گرم غسل و مناسب ورزش کرائین - اسکا خیال رکھین کہ اجابت صاف ہوتی رہے - اور جو فربہی کم کرنیکی تدبیرین ہین - انکو عمل مین لائین اور گو کہ کوئی دوا اس کام کے لیے مفید نہین ہوتی لیکن تاہم سولیوشن آف پاٹاش کو دینا چربی گلانے کے لئے مناسب ہوتا ہے اکسٹرا کٹم فیوسائی وسیی کیولوسائی جو ایکنئی دوا ہے اور انگریزی دوا فروشون کی دوکان پر ملتی ہے فربہ آدمی کو لاغر کرنیکے لئے آج کل مجرب سمجھی جاتی ہے - اسکی مقدار خوراک تین گرین سے آٹھ گرین - غذا سے پہلے دیتے ہین - ایک صاحب کو تین ہفتہ یہ دوا کہلانے سے چار سیر وزن کم ہونا لکھا ہی اور حکمت عملی کے ساتھ فکر و رنج مین مریض کو ڈالنے سے بھی فربہی کم ہو جاتی ہے +

۲ - دیسی طبیب لکھتے ہین کہ حد سے زیادہ موٹا ہونے سے تنگی تنفس بغشی ...

[۱] اس کا خیال رہے کہ کمزوری کی حالت مین باوجود خواہش کے بھی جماع کرنا نہین چاہیئے +

خون نفسان - تپ - قے - فالج - اسہال ہوتا ہے بوجہ فربہی امراض کی جلد شناخت نہیں ہوسکتی - بسبب تنگی مجاری دوا کا جلد اثر نہیں ہوتا - فربہ آدمی ہر کام میں محتاج غیر کا ہوتا ہے - تھوڑی بھوک یا پیاس میں بیچین ہوجاتا ہے علاوہ اِسکے نامرد ہوجاتا ہے کیونکہ اول تو بوجہ رطوبت کی زیادتی کے منی کم تفنج پاتی ہے اور دوسرے قضیب کی جڑکو چونکہ گوشت دبا لیتا ہے بدیںوجہ وہ چھوٹا ہوجاتا ہے اور اِس قابل نہیں رہتا کہ قعر رحم تک پہنچ جائے +

**علاج** اِسکا یہ ہے - غذا کم کھلائیں - مشقت کرائیں - کم سوئیں - روغن شیت و روغن قسط ملیں - اطریفل ۱۷ و معجون کمونی ۱۳۶ کھلائیں - سخت بستر پر لیٹیں - سفوف ۱۴۲ کا دینا بھی مفید ہے +

۳ - بیدونکا قول ہے کہ جسم میں چربی زیادہ ہونے سے اندرونی راستے بند ہو جاتے ہیں - بدیںوجہ جماع نہیں ہوسکتا - قوت کم ہو جاتی ہے - آخرالامر کسی سخت مرض میں مبتلا ہوکر مر جاتا ہے +

**علاج** اِسکا یہ ہے کہ حرکت زیادہ کرائیں - پڑھنے میں زیادہ مصروف رہیں فکر کریں - چربی زیادہ کرنے والی چیزیں نہ کھائیں - ہڑکا استعمال کریں - شہد پانی میں ملا کر پلائیں +

## تجردی

۱ - جب یہ ثابت ہوچکا کہ منی کے سبب سے طبعی انتشار ہوتا ہے اور منی شریانی خون سے خصیتین میں بنتی ہی اور خون خصیتین میں اُسوقت جاتا ہی کہ اعضاء تناسل کیطرف خیال متوجہ ہو اور بعض طبیب لیا قیاس کرتے ہیں کہ منی ظروف منی میں تیار رہتی ہے

اور ذرا اشتعالک کے سبب خارج ہوتی ہے بہرحال منی جا ہے جو وقت بنے مگر اسمیں شک نہیں کہ جب مجامعت کی طرف خیال نہ ہو اور ریاضت ہوتی رہے تو ضرور منی کا بننا موقوف ہو جاتا ہے اور منی بننے سے انتشار بھی نہیں ہوتا بلکہ آخرکار یہ حالت ہو جاتی ہے کہ کیسی ہی جوان خوبرو عورت کے ساتھ مقاربت کا موقع میسر ہو مگر شہوت نہیں ہوتی چنانچہ ہندوؤں میں مشہور ہے کہ زمانہ سابق میں بعض بعض جت اندری تھے کہ کیسی ہی خوبصورت عورت بناؤ سنگار کر کے انکے پاس جاتی اور اظہار موانست کرتی لیکن اُنکو ذرا بھی خبر نہیں ہوتی پس اسکا سبب یہی تھا کہ مدت دراز تک جنگلوں میں بحالت تجرد جسمی و ذہنی ریاضت کرنے سے اُن کی قوت باہ زائل ہو جاتی تھی *

**علاج** انڈوں کا خاگینہ و گوشت کا شوربہ و مصالح دار چنیں و گرم غذائیں. حار و محرک دوائیں مثلاً پورٹ وین یا پندرہ بیس قطرہ اسپرٹ امونیا ایرومٹک قدرے پانی ملا کر یا ٹانک کمپچر ۲۲ دیتے و گلستاں کا باب پنجم و فسانہ عجائب وغیرہ کا مطالعہ کر لینے اور کوئی محرک مرہم مثلاً مرہم نمبر ۱۲ قضیب پر ملنے سے اس قسم کی نامردی میں آرام ہو سکتا ہے *

۲ - دیسی طبیب کہتے ہیں کہ جیسے بچہ کا دودھ چھوٹنے کے بعد پستان میں دودھ نہیں بنتا اسی طرح مدت تک جماع ترک کرنیکے سبب طبیعت منی پیدا کرنے سے باز رہتی ہے اور چونکہ بیکار عضو کا لاغر ہونا ضرور ہے بدنیوجہ مرد کا عضو تناسل بھی لاغر ہو جاتا ہے اور سکڑ جاتا ہے - پس اسکا یہ علاج ہے کہ عورتوں کا گانا و باجے کی آواز جماع کی آہیں سنیں حیوانات کو مجامعت کرتے ہوئے اور خوبصورت عورتوں کو دیکھیں

ایسی کتابیں جنمیں معشوقوں کی صنعت و جماع کا ذکر ہو پڑھیں مقوی باہ ادویہ مثلاً معجون لبوب ص۱۳۵ ومقوی اغذیہ مثلاً انڈے گوشت حلوان و ہریسہ وکلا و پایچہ کھائیں نیم گرم پانی قضیب پر ڈالیں بعدہٗ قضیب پر اور اُسکے گرد دیر تک شیر میش کی آہستہ آہستہ مالش کریں۔ روغن سوسن میں سوم وگائے کا پتہ ملاکر یا عاقرقرحا مغز پنبہ دانہ کے ساتھ آمیز کرکے قضیب و خصیتین و پیڑو پر ملیں یا روغن ص۱۵۵ قضیب پر لگائیں سوجنلی کا تیل بدن پر ملوائیں ۔

## محنت و فتور دماغی

کلیہ قاعدہ ہے کہ جس عضو کا فعل زیادہ ہوتا ہے اُسیطرف کو خون زیادہ جاتا ہے تاکہ فعل کی زیادتی سے جو عضو کی طاقت صرف ہوگئی ہے پوری ہوجائے اور کام برابر جاری رہے مگر جب کافی غذا نہ ملے یا اور کسی وجہ سے بدل ما یتحلل نہ ہو سکے تو کمزوری یا عضو کا فعل بہت ہی زیادہ ہونے کے سبب خون حد سے بڑھکر اُس طرف کو رجوع ہو تو اور خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں جنکا بیان کرنا اس رسالہ کے متعلق نہیں ہے مگر اب ہمکو یہ بخوبی معلوم ہوگیا کہ جو لوگ دماغی محنت بہت کرتے ہیں خصوصاً ایسے آدمی جنکا خیال آلات تناسل کی طرف بالکل نہیں ہوتا اُنکے دماغ کی طرف خون زیادہ جاتا ہے اور خصیتین کیطرف کم جسکے سبب سے منی کم بنتی ہے اور بوجہ کم یا بالکل نہ بننے منی کے انکو تندی بہت کم یا بالکل نہیں ہوتی۔ اور جب دماغی محنت ہو اور عمدہ غذا بھی نہ ملے تو اور بھی کمزوری و لاغری جسم ہوکر انتشار نہونا کیا کمئی خون کی علامات ظاہر ہوجاتی ہیں۔ یعنے چہرہ بلکہ تمام جسم کا رنگ پھیکا و بے رونق اور آنکھ و زبان کچھ سفیدی مائل ہوجاتے ہیں

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہتے ہیں۔ کاروبار کرنیکو جی نہیں چاہتا۔ یا ذرا سا کام کرنے سے دل دھڑکتا ہے کبھی سر میں درد ہو جاتا ہے۔ یا چکر آنے لگتا ہے غرضکہ ایسی ہی کمزوری کی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں +

علاج اگر طالبعلموں کو صرف انتشار رہتا ہو تو کچھ فکر کی بات نہیں ہے۔ قواعد حفظان صحت مندرجہ ہدایت الموسم کے پابند رہنے و غذا عمدہ کھانے و ریاضت کرنے اور اعتدال کے ساتھ پڑھنے لکھنے سے کمی خون کا عارضہ بھی نہیں ہو سکتا اور جب وہ تحصیل علم سے فارغ ہو کر شادی بیاہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو خود بخود صرف تبدیلی خیالات سے انتشار ہونے لگتا ہے اور جو کسی اور شخص کو دماغی محنت سے نامردی ہو جائے تو سبب کو دور کریں یعنی مطالعہ کرنے کی کثرت یا سوچ فکر کا کوئی کام نہو تو اسکو مطابق کمی بیشی مرض چھوڑنے یا کم کرنے کی تاکید کرائیں اور بچوں کے ساتھ بازی کرنے یا اور ایسی ہی ہلکے کاموں میں مصروف رکھیں جسمیں دماغ پر بوجھ نہ پڑے ذرا زیادہ دیر تک سلائیں حفظان صحت کے قواعد کی پابندی کرنے مقوی غذا مثلاً مچھلی و دودھ + وگوشت و انڈے و میوہ جات مثلاً بادام و پستہ و چلغوزہ وغیرہ جو چیز موافق ہو حسب برداشت کھلائیں اور مقوی دماغ ادویہ مثلاً معجون نمبر ۱۴۰ و نمبر ۱۴۳ یا مرکبات فولاد مثلاً نسخہ نمبر ۲۳ یا کچلہ یا فاسفورس نمبر ۲۲ و نمبر ۶۰ و نمبر ۱۰ کا استعمال کریں اور کمی خون کی علامات ظاہر ہو جائیں تو بھی مرکبات فولاد وغیرہ (جنکا ذکر ہوا) دینے اور مچھلی کا تیل پلانے اور غذا کا کافی بندوبست کرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

+ دیسی طبیب مچھلی و دودھ ایک ساتھ کھانے کو منع کرتے ہیں +

ڈاکٹر ری بیورن صاحب فرماتے ہیں کہ عصبی یا دماغی فتور سے آدمی نامرد ہو جاوے تو جماع کی خواہش پیدا کرنے کے لئے عورتوں کے ساتھ کھیل تماشے میں مصروف رکھنا ٭ اور تندی ہونے کے لئے جسم کو خشک ملنا۔ آب سرد و ممکن ہو تو سمندر کے پانی سے غسل کرنا عمدہ غذا کھلانا واسترکنیا و فاسفورس و کینتھرائیڈس کے مرکبات مثلاً نسخہ ۱۵۶ کا پلانا مناسب ہے ؞

## قلت منی

یہ بات تجربہ و قیاس سے بخوبی ثابت ہے کہ انتشار طبعی کا بڑا سبب منی ہے کیونکہ ایک بار انزال ہو چکنے بعد جب تک دوبارہ منی نہ طیار ہو جاوے ہرگز تندی نہیں ہوتی پس کسی وجہ سے منی کا بننا کم یا موقوف ہو جائے تو ضرور شہوت جماع میں فتور پڑ جاتا ہے چنانچہ جسمی کمزوری یا خیال کے دوسری طرف توجہ ہونے سے جب منی نہیں بنتی ہے تو باہ میں فرق آجاتا ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا مگر یہ ایسے اسباب ہیں کہ جنہیں نہ تو جسم کے اعضا بگڑتے ہیں نہ ظروف منی خراب ہوتے ہیں صرف مقویات و محرکات دینے و سبب کو دور کرنے سے آرام ہو جاتا ہے لیکن جب جماع یا جلق یا احتلام کی زیادتی سے منی کی کمی ہو تو اکثر اسکا تدارک ناممکن ہو جاتا ہے کیونکہ اس حالت میں اخراج منی کی کثرت ہونے سے خون کم و اعضاء جسم کمزور و ظروف منی و دیگر آلات تناسل خراب ہو جاتے ہیں اور بباعث لذت کے انسان سبب کو دور نہیں کر سکتا یعنے عادات کو نہیں چھوڑتا ؞

اور گو کہ کمزوری و کمی خون کی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں لیکن کچھ مدت تک یہ قاعدہ ہے کہ جب

---

٭ اعتدال کو ضرور نگاہ رکھنا چاہیئے ؞

آلات تناسل کا فعل زیادہ ہونے سے اُدھر کو خون زیادہ آکر انتشار جو ہوتا رہتا ہے وہ اسکو بالکل غافل رکھتا ہے بلکہ جب (بموجب اس قاعدہ کے کہ جو عضو حد سے بڑھکر اپنا فعل کرتا ہے کچھ مدت بعد تھک کر اصلی فعل بھی نہیں کر سکتا) یہ حالت ہو جاتی ہے کہ قضیب مسترخی ہو جاتا ہے خصیتین منی بنانے کے قابل نہیں رہتے۔ ظروف منی ذراسی اشتعالک سے کچی پکی منی کو بلا انتشار باہر پھینک دیتے ہیں۔ لذت نام کو نہیں حاصل ہوتی تب بھی چند روز عادتاً ناکامل طور پر فعل مذکور کرتا ہے آخر الامر جب اُن نتائج میں مبتلا ہوتا ہے جنکا ذکر ہم باب دوئم میں کر چکے ہیں۔ تب بی بی عصمت بے چادری اپنی حرکت سے باز رہتا ہے اور پچھتاتا ہے ؎
باز رہنا و پچھتانا کچھ کام نہیں آتا +

**علاج** ۔ حفظ ما تقدم علاج تو یہی ہے کہ کتاب ہذا کے باب دوئم کو پڑھکر اسپر عمل کریں تاکہ خراب نتائج میں مبتلا نہ ہونا پڑے اور جو آدمی خراب تعلیم یا بری صحبت کی وجہ سے جماع کی کثرت کرتا ہو تو جب یہ جماع فرحت نہ معلوم ہو فوراً اجل یا باز رہے اور ترک مجامعت کیواسطے عین شباب میں مرنے اور زندگی کا لطف نہ اُٹھا خوف کچھ کم نہیں ہے اور جو کوئی نامہذب شخص جلق یا اغلام کا عادی ہو لامذہب ہو تو جان تلف ہونے کا خطرہ اور کبھی مذہب کا پابند ہو تو ... مرنیکا ڈر اور بعد مرنیکے باوجود مذہبی ممانعت بدافعال کرنیکے سبب دوزخ عذابوں کا اندیشہ عمدہ ذریعہ عادت کے ترک کرنیکا ہے۔ جب مریض اپنی عادت بد سے قطعی توبہ کرلے اور مرض بڑھکر حد سے نہ گزر گیا ہو تو منی پیدا کرنیوالی لذت بڑھانیوالی غذائیں مثلاً گوشت انڈا اور دودھ مچھلی وغیرہ مقوی و مولد

دوائیں جیسے حلوا ۱۴۱ و معجون ۱۳۱ کھلائیں اور روغن نمبر ۸۹ و قضیب پر لگائیں اور پوٹلی ۱۳۱ کی سینک کریں اور قواعد حفظان صحت مندرجہ ہدایت الجسم کے پابند رہیں +

اور جب مریض بالکل نامرد ہو گیا ہو تو گو مقوی و مولد منی اغذیہ و ادویہ کے کھلانے و محرک و آبلہ انگیز دواؤں کے قضیب پر لگانے سے کچھ فائدہ ہوتا ہے لیکن اکثر کامل شفا نہیں ہوتی اور جسقدر نسخے بڑے بڑے مبالغوں کے ساتھ فایدہ مند ہونا بیان کیا گیا ہے اُنکے کھلانے و لگانے سے کچھ نہیں ہوتا +

اور جب مریض کسی خراب نتیجہ یعنے سل کے عارضہ میں مبتلا ہو جائے تو اُس مرض کا علاج کریں +

۲ - دیسی طبیب کہتے ہیں کہ جب قلت منی کی آلات منی کی لاغری و خشکی کے باعث ہو تو منی غلیظ ہوتی ہے اور مرطوب غذا کھانے و حمام کرنے سے افاقہ معلوم ہوتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ سیال اغذیہ مثلاً دودھ و بے مصالح کا شوربا وغیرہ کھلائیں اور دوا ترنجبین یعنی گائے کے دودھ میں اس سے تہائی یا چوتھائی حصہ ترنجبین ڈالکر یکجا کر دیں۔ کوئی روغن بدن پر ملیں۔ غسل کرائیں کھیل میں مصروف رکھیں اور ایسی تدبیر کریں جن سے فرحت و رطوبت زیادہ ہو +

اگر آلات منی کی سردی سے منی کم ہو تو منی بہت غلیظ ہوتی ہے اور سخت صدمات و حرکات کے بعد نکلتی ہے اور بھوک اور معتدل حرکت و گرم ادویہ و گرم ہوا سے فائدہ معلوم ہوتا ہے اور بعد دخول اندام نہانی حرارت کے سبب تندی کامل ہوتی ہے اسکا یہ علاج ہے کہ مربہ زنجبیل ۱۱۷ و معجون لبوب ۱۳۵ و معجون گرم ۱۳۷

ودیگر گرم اشیا کو کہانے ولگانے کے کام میں لائیں اور گوشت میں دارچینی وغیرہ
ڈالکر اور چنے کے پانی میں گرم دوائیں ملاکر چڑیوں و مرغ کا گوشت کہلائیں -
اور شہد میں گائے کا پتہ ملاکر یا صرف شیر کی چربی یا طلاء نمبر ۲ قضیب پر لگائیں -
اگر آلات منی کی حرارت کے سبب سے منی کی قلت ہو تو بہی منی گاڑہی ہوتی ہے +
مگر رنگ زرد ہوتا ہے اور بہ آسانی خارج ہوجاتی ہے اور سردی سے اس حالت میں
فائدہ معلوم ہوتا ہے - خصیتین بڑے اور ذکر کی رگیں نمودار رہتی ہیں - ایسی
صورت میں گرم غذا و دوا سے پرہیز کرنا اور دودہ ودہی وشیرہ خرفہ وغیرہ
یعنے ایسی چیزیں جو مسکن حرارت ہیں انکا استعمال کرنا اور گوشت میں ککڑی
ڈالکر یا لاک کا ساگ کہانا اور خصیوں پر روغن بادام یا روغن بنفشہ لگانا مفید ہوتا ہے
اگر آلات منی کے رطوبت کے سبب منی کم ہو تو منی میں رقت اور اسکی کثرت و قضیب
میں سستی ہوتی ہے پیشاب سفید و گاڑہا آتا ہے - پانی سے نقصان اور خشک کرنیوالی
چیزوں سے فائدہ معلوم ہوتا ہے - اسکا علاج یہی ہے کہ خشک دوائیں جیسے اطریفل
دیں اور مرغ و تیتر و چڑیوں کا گوشت و گرم مصالح جات جیسے دارچینی و زیرہ
و صعتر و سعاب وغیرہ خشکی پیدا کرنیوالی چیزیں کہلائیں اور مرطوب اشیاء سے
پرہیز رکہیں اور طلاء نمبر ۳ کی ذکر اسکے قرب وجوار میں مالش کریں +
۳ - بیدوں کا قول ہے کہ منجملہ سات دہاتوں کے ایک دہات منی ہے جس سے خواہش
جماع و محبت زنان و عاشق اولاد پیدا ہوتی ہے - پس کثرت جماع سے ساتوں دہاتیں

+ یہ بہی ویسی اطبا کا قول ہے کہ جب حرارت بہت زیادہ ہو تو منی کی خشکی کے سبب اسمیں غلظت
ہو جاتی ہے ورنہ بحالت کمی حرارت منی میں ضرور رقت ہوتی ہے +

نقصان پہنچتا ہے اور دھاتوں کے نقصان سے کھانا کم کھایا جاتا ہے خلاصہ طعام
خشک ہوجاتا ہے آرام اور خوشی پیدا نہیں ہوتی - مریض لاغر ہوجاتا ہے تکالیف
گرما و سرما و بارش و بھوک و پیاس کا متحمل نہیں ہوسکتا - صفرا کی زیادتی
ہونے سے ترش ڈکاریں آتی ہیں تشنگی کی شدت ہوتی ہے دل دھڑکتا ہے +
شرح مسبرت میں لکھا ہے کہ منی کم ہونے سے خصیتین میں درد ہوتا ہے =
جماع کی خواہش نہیں ہوتی اور جماع کرے تو دیر میں انزال ہوتا ہے اور منی
قلیل المقدار اور کبھی بجائے منی کے خون نکلتا ہے + اِس کا علاج یہ ہے کہ
خایۂ خروس وطاؤس و جانوران خانگی و آبی پکاکر کھلائیں اور دیگر منی زیادہ
کرنیوالی ادویہ دیں جنکا باب دوم میں ذکر ہوچکا ہے یعنی ماش کی کھیر ۱۲۵ اور
پرسکیہ ۱۲۱ وسکہرن ۷۹ دشیر یادہ گاؤ و تازہ مسکہ وکتا و موصلی و اسگندھ
شکر و ستاول وغیرہ +

## منی کی خرابی

منی میں پیدائش سے ہی قوت تولید نہو یعنی حیوانات منی آسمیں نپائی جاویں
تو یہ لاعلاج مرض ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں مگر کبھی جماع کی کثرت یا آب ہوا کی
خرابی وغیرہ سے منی ایسی خراب فاسد ہوجاتی ہو کہ آسمیں قوت تولید نہیں رہتی -
علاج سبب کو دور کریں یعنی تبدیل آب و ہوا کرائیں جماع سے باز
رکھیں مقوی و مولد منی غذا و دوا کھلائیں -
اور جو منی میں حدت پیدا ہوجائے تو سرد لعاب دار اشیا پلائیں جسکا مفصل بیان
ہم بیان منی میں کیا جائیگا +

۲- دیسی طبیب کہتے ہیں کہ جب منی کا قوام خراب ہو جائے تو اسکا رنگ زرد ہوتا ہے اور سوزش کے ساتھ خارج ہوتی ہے +

علاج اسکا یہ ہے کہ نیلوفر و بنفشہ و عناب و خرفہ و اسپغول وغیرہ دیں +

فائدہ اسپغول پسا ہوا زہر سمجھا جاتا ہے اسلئے اسکو پیسکر دینا منع ہے +

۳ - بید کہتے ہیں کہ منی آٹھ طور پر فاسد ہوتی ہے اگر باد سے فاسد ہو تو باعث درد منی کا رنگ سیاہ سرخی مایل ہوتا ہے - پت سے فاسد ہو تو دل دھڑکتا ہے اور منی کی رنگت زرد و بدبودار ہوتی ہے - بلغم سے فاسد ہو تو منی کا رنگ سفید ہوتا ہے - خون سے فاسد ہو تو منی ہمرنگ خون نکلتی ہے اور اسکی بو مثل گندہ گوشت کے ہوتی ہے - باد و بلغم سے فاسد ہو تو اسمیں گرہ پڑتی ہیں - پت و بلغم سے فاسد ہو تو منی کی رنگت و بو مثل پیپ کے ہوتی ہے - اگر تینوں خلط سے منی فاسد ہو تو اسکی بو مانند پاخانہ کے ہوتی ہے - پس جب منی میں گرہ پڑیں یا گندہ گوشت یا ریم کی سی بو آئے تو بدشواری آرام ہوتا ہے اور پاخانہ کی سی بو آئے تو مرض لا دوا ہے باقی تین قسم کا علاج ہو جانا ممکن ہے اگر منی باد یا بلغم یا پت سے فاسد ہو تو روغن زرد دیں اور اخلاط مذکور کی اصلاح کریں اور اکثر قسم کے فساد میں جو و شراب و گوشت سے فائدہ ہوتا ہے +

## جریان منی

**جریان کے نام** - جریان منی کو عربی میں سیلان منی و ودی و مذی - اور بھاشا میں بیرج دراؤ یا بیرج اسکھلت یا پرمیہ یا دات گرنا - اور انگریزی میں ڈیرنل امیشن یا ڈایرنل الیوشن کہتے ہیں +

یہ ایک ایسا بُرا عارضہ ہے جسکا مفصّل بیان کیا جائے تو علیحدہ ایک بڑی کتاب طیار ہوسکتی ہے مگر ہم فضول باتوں کو ترک کرکے ضروری اور واجبی حالات لکھینگے اور کثرتِ احتلام و سرعتِ انزال جو دونوں اِس مرض کی علامات ہیں اُنکو بوجہ زیادہ تفصیل طلب ہونیکے علیحدہ بیان کرینگے مگر ضعف جسمانی و روحانی وغیرہ جو کثرت اخراج کے خراب نتایج ہیں اُنکو اسی بیان میں لکھینگے +

اگرچہ خراب نتائج مذکورہ جنکا نام ڈاکٹر چیتن شاہ صاحب کے لکھنے کے بموجب ڈاکٹری اصطلاح میں اسپرمٹوریا[1] اور بقول بقراط ضعف کمر ہے، منی کے بکثرت اخراج پانے سے پیدا ہوتے ہیں اور منی کا حد سے زیادہ خارج ہوجانا صرف جریان منی پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ جماع یا جلق یا اغلام یا احتلام وغیرہ کی کثرت سے بھی ہوسکتا ہو پس کثرت جماع وغیرہ کے نقصان یا قلت منی کے بیان میں یا علیحدہ ہی اسکا لکھنا مناسب تہا مگر جب اکثر مترجموں نے اسپرمٹوریا کے لفظی معنوں پر خیال کرکے اسکا ترجمہ جریان منی کیا ہے تو پھر ہم بھی اِس بیان میں ہی حالت مذکورہ کو لکھدیں تو کچھ بیجا نہوگا +

**جریان کی حقیقت** ۔ سوتے یا جاگتے۔ بوقت مجامعت دخول سے پہلے یا داخل ہوتے ہی۔ پیشاب کے پہلے یا پیچھے یا پائخانہ کے ہمراہ۔ کامل یا قدرے انتشار ہوکر یا بلا انتشار۔ غرضکہ جب کامل مجامعت کے سوا کسی طرح سے بیخواہش[2]

---

[1] یہ مرکب لفظ ہے یک کے دو لفظ سے بنا ہے یعنی ایک اسپرما جسکے معنی بیج کے ہیں دوسرا ریا جسکے معنی ہیں بہنا پس دونوں کو ملاکر بیج کا بہنا یعنی جریان منی یا سیلان منی ہوا +

[2] یہاں اِس ارادہ سے مطلب نہیں ہے کہ جو عیاش لوگ پہروں منزل ہونے کا ارادہ نہیں کرتے اور مساک کے لئے دوا کہاتے پہرتے ہیں +

بلا ارادہ کم یا زیادہ منی یا بہت سی مذی یا ودی خارج ہونے لگے تو اسکو جریان منی کہینگے مگر کسی قوی وعمدہ غذا کہانیوالے شخص کو دسویں یا پندرہویں دن احتلام ہوجایا کرے تو وہ مرض نہیں بلکہ کسی قدر صحت کیلئے مفید ہے یا تندی کے وقت اتنی ذراسی شفاف لیسدار رطوبت یعنی مذی نکل آئے کہ ہاتھ لگانے سے معلوم ہو تو وہ بھی مرض نہیں ہے بلکہ تندی کے بعد اُسکا نہ نکلنا ضعف کی علامت ہے یا پیشاب کے وقت قدرے ودی نایزہ کے منہ پر آجائے تو اسکا بھی کچھ مضایقہ نہیں ہے یا ایک دوبار قبض کے سبب اتفاقیہ ذراسی منی ہی نکل آئے اور بعد رفع ہونے قبض کے پھر نہ نکلے تو اسکا شمار بھی مرض میں نہیں ہو سکتا ٭
بعد تندی کے پیشاب کرنیکے وقت قدرے غلیظ رطوبت خارج ہو یا پیشاب کی حدت سے دو چار قطرے منی کے نکل آئیں اور بار بار یہ امر واقع نہو تو اسکو بھی سخت مرض نہیں کہہ سکتے لیکن خفیف قسم جلد جلد ہو تو اسکا نتیجہ بھی خراب ہو سکتا ہے۔

۲ - بقول دیسی اطبا جب کثیر المقدار مذی یا ودی خارج ہو یا منی کا سیلان ہوتا رہے تو یہ سب حالتیں مرض میں داخل ہیں اور سیلان منی کی چند قسمیں ہیں جنکا آگے بیان ہوگا ٭

۳ - بید کہتے ہیں کہ چربی وگوشت وجسم کا پانی پیڑو میں پہنچکر بلغم کے سبب خارج ہو تو دس قسم کا اور صفرا سے خراب ہو تو چھ قسم کا اور باد سے خراب ہو تو چار قسم کا پرمیہ پیدا ہوتا ہے چنانچہ بیسوں قسم کے پرمیہ کے نام وعلامات علیحدہ علیحدہ ہیں اور انکے سوا اور بھی کئی قسم کے پرمیہ ہیں مگر جسمیں منی خارج ہوتی ہے اُسکا نام بید یک میں شکر پرمیہ ہے اور اسی کا بیان جائے موقع پر ہوگا ٭

جریان کے اسباب - ا - اِس مرض کے اسباب اِن آٹھ فقروں میں بیان کئے جائینگے - منی کی کثرت ہونا - منی میں کچھ تغیر ہوجانا - قلفہ کی لنبائی یا اسمیں میل جمنا - بول یا آلات البول کے امراض - دیگر عوارض مثلاً قبض وخراش مقعد وخراش دماغ وغیرہ - ظروف منی کا مسترخی ہونا - ترقی دینے والے اسباب - اعضا رتناسل کا زیادہ ذکی الحس ہونا +

اوّل - جب قوی وصحیح سالم مجرد آدمی مقوی ولذیذ ومنی پیدا کرنیوالی غذائیں مثلاً گوشت دودھ وانڈے وحلوا ومچھلی وغیرہ کھاتا ہے اور محنت وورزش نہیں کرتا تو زاید منی بلا ارادہ خارج ہوتی رہتی ہے خواہ بطور احتلام کے یا اور طرح سے +

دوم - کبھی منی میں کسی تغیر کے سبب ایسی حرارت زیادہ ہوجاتی ہے کہ منی نکلنے والے کو اور جس جگہہ پاکر تانہ منی پڑے وہاں بھی اُسکو گرمی محسوس ہوتی ہے چنانچہ راقم نے کئی مریض ایسے دیکھے ہیں اور ڈاکٹر حسین شاہ صاحب بھی اِس امر کی تصدیق فرماتے ہیں پس یہ حرارت اکثر منی کی رقت وجریان کا باعث ہوجاتی ہے +

سوم - قلفہ یعنی گھونگٹ چھوٹا یا لنبا ہو یا اُسمیں میل جم گیا ہو تو بعض دفعہ کیسۃ المنی پر تاثیر تحریک کی ہوکر منی خارج ہوجاتی ہے +

چہارم - آلات البول کے بعض امراض اِس مرض کا سبب ہوجاتے ہیں چنانچہ پیشاب کی حدت یا اور کسی مادہ کے غلبہ سے سوزش ہو تو کیسۃ المنی پر بھی تحریک کی تاثیر ہوکر پیشاب کرتے وقت منی نکل پڑتی ہے یا گردوں سے ریت آتی ہو تو بھی عارضی طور پر یہ مرض اُسکے ساتھ ہوجاتا ہے یا گردوں سے

ریت آتی ہو تو بھی عارضی طور پر یہ مرض اُسکے ساتھ ہوجاتا ہے - یا نائیزہ کی تنگی
مثانہ کے مرض کے سبب پیشاب کرتے میں زور لگاتے وقت کبھی کبھی منی بھی
نکل آتی ہے +

**پنجم** - آلات تناسل کی بیماریوں کے علاوہ کئی بیماریوں سے عارضی طور پر یہ عارضہ
ہوجاتا ہے چنانچہ جب قبض ہو تو بوقت رفع براز کیسۃ المنی پر دباؤ پڑنے سے
منی باہر نکل پڑتی ہے لیکن بعد رفع ہونے قبض کے یہ علامت بھی دور ہوجاتی
اور شاذ و نادر ایسا اتفاق ہو تو وہ مرض نہیں ہے اور اگر ذرا سے قبض کے سبب
ہمیشہ پاخانہ کے وقت منی نکل جایا کرے تو ضرور کیسۃ المنی کا ضعف سمجھا جائیگا
فوطوں میں کھجلی یا بواسیر یا چنوں کے باعث جب مقعد میں خراش ہوتا ہے
تو بوجہ مشارکت خصوصاً کیسۃ المنی کمزور بھی ہوں تو اینٹھن دغدغہ ہوکر منی خارج
ہوجاتی ہے - زخم مندمل ہونے کے بعد مقعد کے تنگ ہوجانے یا شقاق
عارضہ ہونے سے بھی جریان ہوجاتا ہے - ڈاکٹر ٹروا سیک صاحب نے بعد لاحق ہونے
مرض ٹائیفس فیور یعنی حمی منطبقہ متزایدہ کے اور ڈاکٹر گراس صاحب نے دماغ کے
خراش سے بھی اس مرض کا ہونا بیان کیا ہے +

**ششم** جب کسی وجہ سے ظرف منی کے عضلاتی ریشوں میں فالج ہوجائے
تو قوت انقباض زائل ہونے کے سبب بلا ارادہ منی خارج ہوجاتی ہے - اور
جب نائیزہ میں زیادتی حس کی کوئی علامت اور دغدغہ کا کوئی عارضی سبب نہ ہو
تو ظروف منی کا استرخا بھی سیلان منی کا سبب ہوتا ہے +

**ہفتم** بعض اسباب ایسے ہیں جو اکثر اس مرض کو پیدا تو نہیں کر سکتے لیکن

اُن سے مرض کی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ مثلاً چاء یا قہوہ یا شراب یا تمباکو کا استعمال بکثرت کرنے یا اوندھا سونے یا میلا رہنے سے مرض بڑھ جاتا ہے۔ یا جو لوگ علم جسمی ریاضت نہیں کرتے اور مطالعہ کتب میں زیادہ مصروف رہتے ہیں تو جریان منی کے نتائج میں بہ نسبت دوسروں کے جلد مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور اگرچہ بعض عصبی امراض مثلاً مرگی و مالیخولیا وغیرہ اِس عارضہ کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں لیکن تاہم جنکو کوئی عصبی مرض موروثی ہوتا ہے اُنکو جریان کے بد نتیجوں میں گرفتار ہونے کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔

ہشتم۔ سب سے بڑا سبب جریان کا اعضاء تناسل کا ذکی الحس ہونا ہے بلکہ سوائے کثرت منی کے دیگر اسباب مذکورہ بالا کا بھی زیادہ تر جب ہی اثر ہوتا ہے کہ اعضاء تناسل کی حس زیادہ ہو اور اُس حس کی زیادتی کی وجوہات بہت سی ہیں ایک تو اسکی وجہ کثرت جماع ہے جس سے تمام جسم خصوصاً آلات تناسل کمزور ہو جاتے ہیں اور جلد جلد منی کے بننے و خارج ہونے کے باعث خصیتین پر منی بنانے و اوعیہ منی پر موجودہ منی خارج کرنے کا کام و اعصاب و حرام مغز پر صدمہ پہنچنے سے اعضائے مذکور کا فعل و مزاج ایسا خراب و حس ایسی تیز ہو جاتی ہے کہ ادنے تحریک سے متاثر ہو کر وے اپنا کام جیسا تیسا کر ڈالتے ہیں اور ذرا بھی کیسۃ المنی پر قبض وغیرہ سے دباو یا خراش متعدیا برائے نام شہوت انگیز خیال سے دغدغہ پہنچے تو منی خارج ہو جاتی ہے۔

دوسری وجہ جلق ہے جس سے علاوہ اُس نقصان کے جو زیادتی اخراج منی کے سبب جماع کی کثرت سے ہوتا ہے ہاتھ کے غیر معمولی گھساؤ سے اوزیی کی قسم کا ضرر

پہنچتا ہے جسکا مفصل بیان کتاب ہذا کے باب دوم میں ہم لکھ چکے ہیں - اور نالی کی ساخت خراب اور اسکے اندر خفیف ورم اور اسکا منہ سرخ و کشادہ ہوجاتا ہے پیشاب بار بار آنے لگتا ہے ظروف منی کی حس نہایت تیز ہوجاتی ہے اور چونکہ جلد جلد بننے و خارج ہونے سے منی کی اصلیت بھی خراب ہو جاتی ہے اسلئے کیسۃ المنی اسکو خارجی شئے سمجھکر اور بھی جلد جلد فوراً باہر نکال دیتے ہیں - ڈاکٹر ہنٹر صاحب کہتے ہیں کہ جلق سے بہ نسبت مجامعت کے کم نقصان پہونچتا ہے مگر لکش صاحب و سونڈیار صاحب ہنٹر صاحب کے قول کو خلاف سمجھتے ہیں اور بہ نسبت مجامعت کے جلق کو زیادہ تر جریان کے ہونے کا سبب جانتے ہیں +

تیسری وجہ احتلام ہے اِس سے کئی ضرر تو ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے کثرت جماع جلق یعنی کمزوری درگرگا صدمہ وغیرہ علاوہ اُسکے مقعد کے گرد کے عضلات جو مانع دخول ہوتے ہیں اُنکے سبب سے سر حشفہ پر زیادہ صدمہ پہونچتا ہے اور منہ نالی کا کشادہ اور اُسکی ساخت خراب ہوجاتی ہے +

چوتھی وجہ احتلام ہے جو کبھی کبھی یعنی مہینے میں ایک آدھ بار قوی آدمی کو ہو تو کچھ مضایقہ نہیں لیکن رات اور دن کو جلد جلد ہونے لگے تو اعضاء تناسل ذکی الحس ہو جاتے ہیں اور پھر یہ مرض نہایت خوف ناک ہو جاتا ہے کیونکہ بار بار منی خارج ہونے سے جسمی کمزوری اور جسمی کمزوری کے سبب جلد جلد اعضائے تناسل انگیخت پذیر ہوکر احتلام کی ترقی روز بروز ہونے لگتی ہے اور دونو باتیں جو لازم ملزوم ہیں ایک دوسرے کی مددگار ہوکر مریض کو پریشان کر دیتی ہیں مگر اکثر احتلام کی کثرت - اِم یا جلق یا احتلام کی زیادتی کے بعد ہوتی ہے

یا خراب خیالات کے سبب سے چنانچہ اسکا مفصل بیان آیندہ لکھا جائیگا انشاءاللہ +
پانچویں وجہ خراب خیالات ہیں اور یہ سبب ایسا ہے کہ اس سے آج کل کے نوجوان بہت کم بچتے ہیں کیونکہ کثرت جماع کا موقع تو شادی کرنیوالوں یا دولتمند عیاشوں کو میسّر آتا ہے اور جلق یا اغلام میں وہی لوگ مبتلا ہوتے ہیں جنکی صحبت و تعلیم نہایت خراب ہو اور مبتلا ہونیکے بعد بھی ممانعت کا ڈر یا اپنی خرابی کا خوف کر کے جلد ان حرکات سے باز رہکر بھی بُرے نتیجوں سے بچ جاتے ہیں مگر فحش خیالات کی تعلیم چونکہ ابتدا سے ہی ہوتی ہے یعنی چھوٹی عمر سے ہی محمودنامہ و گلستاں کے باب پنجم و بہار دانش کے پڑہنے سے فحش خیالات نقش کالحجر ہوجاتے ہیں اور پھر آسپر واسوخت امانت و میر حسن کی مثنوی و جان صاحب کے دیوان وغیرہ کے مطالعہ سے ترقی ہوتی رہتی ہے بدینوجہ باوجود خراب نتایج لاحق ہونے کے بھی مرتے دم تک برے خیالات کی عادت نہیں جاتی اور کسی کا یہ قول صادق آتا ہے کہ مصرعہ

| | |
|---|---|
| دل سے شوقِ رخِ نکو نگیا | جھانکنا تاکنا کبھو نگیا |

اگرچہ اس ناشایستہ حرکت یعنی بدخیالی میں بلا مزاحمت غیرے و صرف زر ایک قسم کی لذت حاصل ہوتی ہے مگر اعضاء تناسل خیال کے حکم کی متابعت کرنے کرتے یہانتک ذکی ہوجاتے ہیں کہ ادنے اشارہ یا ذراسی فضول تحریک کو بھی خیال کا حکم سمجھکر اپنا فعل کرنے لگتے ہیں یعنی جن طریقوں سے اور لوگوں کو خواہش جماع یا تندی ہوتی ہو یا اعضاء تناسل کو خبر بھی نہیں ہوتی بدخیالات کے تابعداروں کو ان سے انزال ہوجاتا ہے حتّٰی کہ اپنے محبوب کے دیکھنے یا اس سے گفتگو کرنے یا پائجامہ کی رگڑ وغیرہ لگنے سے بھی منزل ہوجاتے ہیں علاوہ بریں

زیادہ خیال کرنے سے دل و دماغ کا خراب اور تمام اعضاء جسم کا کمزور ہونا ظاہر ہے چھٹی وجہ جسمی کمزوری ہے جو جماع یا جلق یا اغلام یا احتلام کی کثرت سے پیدا ہوئی ہو یا دیگر عوارض جسمی سے ۔ بہرحال جب اور اعضا کمزور ہوتے ہیں تو ظروف منی بھی ضعیف و ذکی الحس ہوجاتے ہیں ۔

۲ ۔ دیسی طبیبوں نے سیلان منی کے یہ اسباب بیان کئے ہیں ۔
استعمال اغذیہ مولد منی و ترک جماع سے منی کی کثرت ہونا ۔
منی کی حدت کے سبب دغدغہ ہونے سے طبیعت کا اُسکے دفع کرنے میں کوشش کرنا
بوجہ برودت و رطوبت ادعیہ منی کے مفلوج ہونے سے قوت ماسکہ کا ضعیف ہوجانا ۔
ادعیہ منی کے عضلات میں تشنج واقع ہونا ۔ جماع کا خیال زیادہ کرنا عضلہ عاصرہ میں تشنج یا فالج ہونا ۔ مغز یا حرام مغز میں کچھ خلل ہونا ۔

۳ ۔ بید کہتے ہیں کہ جب زیادہ بیٹھنے یا زیادہ سونے یا خراب پانی یا شراب بکثرت پینے یا جماع کی کثرت کرنے یا قند سیاہ وغیرہ شیریں و دہی وغیرہ بلغم پیدا کرنے والی و تلخ و خلاف طبیعت چیزوں کے کھانے یا حد سے زیادہ ریاضت کرنیکے سبب بلغم میں خرابی ہو یا اس کی زیادتی ہو تو شکر پرمیہ یعنی جریان منی کا عارضہ پیدا ہوسکتا ہے ۔

**جریان کی علامات** جب منی کی کثرت سے یہ عارضہ پیدا ہوتا ہے تو مہینے میں ایک دوبار احتلام ہوجاتا ہے یا پیشاب یا پاخانہ کیوقت خصوصاً قبض کی حالت میں دوچار قطرے منی کے یا ذراسی مذی نکل آتی ہے مگر نہ تو منی کے قوام میں کچھ فرق آتا ہے اور نہ بعد احتلام وغیرہ کے ضعف لاحق ہوتا ہے ۔ علی ہذالقیاس

آوت البول کے امراض یا دیگر جسمی عوارض کے سبب عارضی طور پر یہ عارضہ ہو جاتے
اور مستقل نہ ہونے پائے تو بھی شدید علامتیں نمایاں نہیں ہوتیں اور نہ منی میں
کچھ تغیر ہوتا ہے اور جب اصل مرض کو دور کر دیا جائے تو جریان منی کی علامات
بھی فوراً رفع ہو جاتی ہیں مگر جب جماع یا جلق وغیرہ کی کثرت کی جاتی ہے تو اوّل
نایزہ ومثانہ کی حالت بگڑ جاتی ہے یعنے پیشاب کرنے میں گرمی اور کبھی دل بستہ
گدگدی سی معلوم ہوتی ہے۔ پیشاب بار بار کثیر المقدار آتا ہے۔ نایزہ کا منہ سرخ
ہو جاتا ہے بعض مریض قضیب وحشفتین اور انکے گرد نواح میں بوجھ وخارش
بیان کرتے ہیں ؛
اگر حالت مذکورہ میں بھی انسان سبب کو دور کر دے یعنی جماع یا جلق وغیرہ سے
باز رہے تو فبہا ورنہ پھر یہ صورت ہوتی ہے کہ مجامعت میں لذت کم آنے لگتی ہے
نزال جلد ہو جاتا ہے یعنے دخول سے پہلے ہی منی خارج ہو جاتی ہے جس سے
اکثر مریضوں کو بہت شرمندگی حاصل ہوتی ہے۔ پیشاب و پائخانہ کے وقت
خاصکر جب قبض ہو یا عورت کے ساتھ مساس کرنے میں تھوڑی بہت مذی
منی نکل آتی ہے جس سے طبیعت سست وانتشار فرو ہو جاتا ہے۔ مجرد
رہنے کا اتفاق ہو تو رات کو بلکہ دن کو بھی اکثر احتلام ہونے لگتا ہے جسکا مفصل
بیان آئندہ ہوگا انشاء اللہ ؛

سکے بعد اچھی خاصی طرح جریان منی کا عارضہ قایم ہو جاتا ہے اور اعضاء تناسل
حس تیز اور کیسۃ المنی وغیرہ کے ضعیف ہونے میں کچھ شک نہیں رہتا
ونکہ جب مریض پیشاب کرنے بیٹھتا ہے تو فوراً زور کرنے سے یا بالغیر زور کئے

کیستہ المنی کے ضعف کے سبب چند قطرے منی کے علحدہ یا پیشاب میں ملی ہوئے پہلے یا بعد پیشاب کرنیکے نکل آتے ہیں اور اجابت کے وقت خصوصاً جب قبض بھی ہو تو منی نکل جاتی ہو اور جب مرض کی بہت زیادتی ہوتی ہے تو ہر دفعہ دفع براز کے لئے زور کرنے میں منی نکلتی رہتی ہے اور اس حالت میں منی جو خارج ہوتی ہو کبھی تو پتلی و کثیر المقدار بلا سوزش آتی ہے اور گاہے صرف قلیل المقدار یا تھوڑی مقدار میں سوزش کے ساتھ نکلتی ہے +

جسوقت مریض مجامعت کا ارادہ کرتا ہے تو اول تو انتشار ہوتا ہی نہیں یا قدرے انتشار ہو کر دخول سے پہلے بلکہ بعض دفعہ آمادہ ہوتے ہوتے انزال ہو جاتا ہے آخرکار مجامعت کا ارادہ وغیرہ درکنار آلات تناسل ایسے نکمے و ظروف منی ایسی خراب ہو جاتے ہیں کہ بالکل انمیں منی نہیں ٹھہر سکتی۔ جو منی خصیتین میں بنتی ہے ذرا اشتعالک سے اور جو کیستہ المنی وغیرہ میں ہوتی ہی بلا تحریک فوراً نکل پڑتی ہے حتے کہ ادنیٰ خیال یا ویسی ہی فضول حرکت ہو جائے مثلاً کسی خوبصورت عورت کی طرف نظر جا پڑے یا جماع وغیرہ کا ذکر ہو یا عضو تناسل پر پائجامہ کی یا گھوڑے پر چڑھنے سے زین کی رگڑ لگ جائے یا رات کو لحاف چھو جائے تو قدرے انتشار کے ساتھ یا بلا انتشار لذت حاصل ہو کر یا بے حصول لذت انزال ہو جاتا ہے چنانچہ ڈاکٹر چتین شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مریض کے ظروف منی ایسے ذکی الحس تھے کہ لب و پیشانی پر استرا پھیرنے سے بھی اسکو تندی و انزال ہو جاتا تھا +

حالات مذکورہ میں خارج ہونیوالی شئے مذی و ودی ہوتی ہو یا منی کیونکہ

جب ذرا اشتعال سے بار بار زیادہ مقدار میں مذی یا ودی خواہ کوئی رطوبت نکلے تو اسکو مرض ہی سمجھا جاتا ہے اور منی جو خارج ہوتی ہے وہ اکثر رقیق ہوتی ہے اور کبھی اسکے ساتھ قدرے خون بھی ملا ہوا ہوتا ہے اور کبھی اسمیں منی کی سی تم اور منی کے کیڑے بھی نہیں ہوتے +

اعضا تناسل کے نقصان جو بیان ہوئے یہ انہیں آلات میں محدود نہیں رہتے بلکہ جوں جوں انکی خرابی اور منی کا اخراج ہوتا جاتا ہے اُس کے ساتھ ساتھ دیگر اعضائے جسم بھی کمزور ہوتے جاتے ہیں چنانچہ شروع میں تو صرف ضعف و سستی و کاہلی و اعضا شکنی و کمر میں کم و بیش درد رہتا ہے - پھر لاغر و ضعیف ہوکر مریض ملول سا نظر آتا ہے - بعدہٗ ان بُرے نتایج میں مبتلا ہو جاتا ہے جنکا آگے بیان ہوگا +

۲ - ولیسی طبیب کہتے ہیں کہ کثرت منی کے سبب یہ عارضہ ہو تو جاع کی قوت عمدہ قوام کی بہت سی منی خارج ہونے پر بھی ضعف نہیں ہوتا بشرطیکہ پیدایشی جسم ضعیف و اوعیہ منی قوی نہوں کیونکہ اعضائے منی کی قوت کے سبب منی کی پیدایش زیادہ ہونے سے جبھی ضعف زیادہ تر ہوجاتا ہے -

منی میں حدت ہو تو اسکی رنگت زرد و بوقت اخراج سوزش اور پیشاب میں گرمی ہوتی ہے اوعیہ منی مفلوج ہوں توحسب اندازہ استرخا کم و بیش تندی ہوکر یا بلا تندی رقیق منی نکلتی رہتی ہے +

اوعیہ منی کی عضلات میں تشنج ہو تو کھجاوٹ کے سبب متواتر تندی ہوکر منی نکلتی رہتی ہے +

۳۔ بید لوگ جریان کو پرمیہ بھی کہتے ہیں لیکن پرمیہ چھبیس طرح کا ہوتا ہے پس جس پرمیہ میں منی خارج ہوتی ہے اُسکا نام شکر پرمیہ ہے ۔ یہ مرض دن کو بہت سوتے دودھ و دہی و گوشت جانوران آبی و قند و شکر کہانے سے ہوتا ہے۔

**جریان کے نتائج** ۔ ۱۔ جب کسی وجہ سے منی کا اخراج بکثرت و مرض سیلان منی قایم ہو جائے تو ضرور اُسپر مٹوریا ہو جاتا ہے جسکی یہ علامات ہیں ۔ مریض ایسا دبلا ہو جاتا ہے کہ ہڈیاں نظر آتی ہیں اور دیکھنے سے سِل کا گمان ہوتا ہے ۔ شہوت جماع و تندی بہت کم ہوتی ہے یا بالکل نہیں ہوتی ۔ خصیے لٹکتے ہوئے اور سرد رہتے ہیں اور کمر کی زیادتی ہو جاتی ہے بلکہ کبھی کبھی مریض کو اسی ذریعہ کے سبب اُٹھنا بیٹھنا دشوار ہو جاتا ہے ۔ مغز و حرام مغز ضعیف و تمام نظام عصبی میں کم و بیش خرابی پیدا ہو جاتی ہے بازو و ٹانگوں میں درد و بھڑکا ؤ رہتا ہے ۔ ہاتھ کی ہتیلیاں و پاؤں کے تلوے جلا کرتے ہیں ۔ اکثر دوران سر و گاہے درد سر ہوتا ہے ۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے ذرا سی بات میں بچوں یا نہایت بوڑھوں یا فاقہ کشوں کی مانند غصہ ہونے و لڑنے و فساد کرنے لگتا ہے ۔ جسمی و ذہنی کام کرنے میں سستی و کاہلی بلکہ رفتہ رفتہ یہ حالت ہو جاتی ہے کہ سوائے چپ و اداس پڑے رہنے کے کسی کام کرنے کو جی ہی نہیں چاہتا ۔ خوف کچھ ایسا دل میں سماتا ہے کہ رات کو کھٹکا یا دن کو ذرا بھی تیز آواز ہو تو ڈر جاتا ہے ۔ ہر کام میں ایسی مایوسی ہوتی ہے کہ امید جو بڑا ذریعہ خوشی و زندگی کا ہے وہ پاس نہیں پھٹکتی ۔ خیالات متوحش و خراب ہو جاتے ہیں لوگوں کو اپنی ہلاکت و تکلیف دہی پر مستعد قیاس کرتا ہے زندگی تلخ معلوم ہوتی ہے

کبھی کبھی خودکشی کا ارادہ کرتا ہے۔ بعض دفعہ نیند بھی کم آتی ہے اور کسی خیال میں مریض پڑا رہتا ہے۔ غل و شور و آدمیوں کی صحبت سے یہانتک نفرت ہوجاتی ہے کہ پاگلوں کی طرح سے اکیلا رہنا چاہتا ہے اور کسی متنفس کے ساتھ بات چیت نہیں کرتا حافظہ رفتہ رفتہ ایسا خراب ہوجاتا ہے کہ کوئی بات یاد نہیں رہتی بلا خرابی ساخت صرف کمی خون کے سبب بینائی میں ضرور کچھ نہ کچھ فتور پڑجاتا ہے پتلیاں پھیل جاتی ہیں آواز کسی قدر ضعیف و کمزور ہوجاتی ہے۔ بات کرنے کے وقت زبان لکنت کرتی ہے اور مریض ٹھیر ٹھیر کر گفتگو کرتا ہے۔ کانوں میں طرح طرح کی آوازیں سُنائی دیتی ہیں تنفس میں دقت ہوتی ہے پیٹھ پر بائیں سانپ کا سا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اکثر قبض و بدہضمی و اشتہار کاذب و ہول دل و درد سر و دوران سر کی شکایت رہتی ہے۔ آخرکار نامردی و مالیخولیا یا جنوں یا مرگی یا فالج یا رعشہ یا سل وغیرہ میں مبتلا ہوجاتا ہے اور پھر کسی سخت عارضہ کے سبب داعی اجل کو لبیک کہتا ہے۔

ایک انگریزی طبیب کی تحریر کے بموجب ڈاکٹر چیتن شاہ صاحب نے ضعف کمر کی بابت بقراط کا قول یوں بیان کیا ہے کہ یہ عارضہ حرام مغز سے شروع ہوتا ہے اور جب نئی شادی والے یا زانی جماع بکثرت کرتے ہیں تو گو انکو بخار نہیں ہوتا اور بھوک خوب لگتی ہے مگر لاغر ہوجاتے ہیں۔ ریڑھ پر چیونٹیاں سی چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ پائخانہ پھرنے پیشاب کرنے گھوڑے پر چڑھنے یا چلنے میں منی خارج ہوجاتی ہے۔ مجامعت کرنے میں لطف حاصل نہیں ہوتا۔ سوتے میں بغیر نظر آنے صورت خیالی کے احتلام ہوجاتا ہے۔

آخر کار وقت تنفس و کمزوری و گرانی سر و کانوں میں کوئی آواز آنیکی شکایت ہوتی ہے
اور پھر اسی دوران میں شدید قسم کا ایسا بخار جسمیں ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہیں ۔
لاحق ہو کر مریض مرجاتا ہے - بقول ڈاکٹر گراس صاحب اول تو اس مرض کے
سبب سے آدمی ضرور نامرد ہوجاتا ہے اور اگر نہ بھی ہو تو آلات تناسل کے
کمزور ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں ہے -

**جریان کی تشخیص** اگرچہ مریض کے اعمال یعنی کثرت جماع و جلق وغیرہ جو
اس مرض کا اکثر سبب ہوتے ہیں ان پر خیال کرنے سے مرض کے پہچاننے میں
کچھ شبہ نہیں رہتا اور جو علامات کہ ہنے سابق میں لکھی ہیں ان سے کماحقہ تشخیص
ہوجاتی ہے مگر بارہا ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ جب پیشاب میں کسی قسم کی سفید
یا لیسدار شے آنے لگتی ہے تو مریض اسکو جریان منی ہی جانتا ہے بلکہ عطائیوں کے
علاوہ طبیب بھی جب توجہ نہیں کرتے تو صرف مریض کے بیان پر جریان منی کا
ہی علاج کرنا شروع کردیتے ہیں اسلئے علاج سے پہلے تشخیص کرلینا چاہیے کہ
جو شے پیشاب کے ساتھ نکلتی ہے وہ مذی یا منی ہے یا اور کوئی رطوبت ہے ؟
اگر ہم قارورہ کی تشخیص کا مفصل بیان کریں تو مضمون بہت بڑھ جائیگا لیکن اس
مرض کی شناخت کے لئے اتنا جاننا کافی ہے کہ مذی کا رنگ شفاف یا نہایت ہی
کم زردی مائل ہوتا ہے اور صحت میں بھی نائزہ کے منہ پر قدرے آجاتی ہے
اور ودی گاڑھی لیسدار ہوتی ہے اور صحت میں بھی نائزہ کے منہ پر تھوڑی آجاتی ہے
لیکن مرض میں مذی یا ودی پیشاب کرنے سے پہلے یا پیچھے یا ذرا سے خیال یا پاخانہ
وغیرہ کی رگڑ کے سبب اس طرح نکلتی ہے کہ تار سے ٹپکنے لگتے ہیں -

اور سب ایک جگہ پڑین تو اونکا وزن اندازاً پانچ چھ ماسہ خیال کیا جاسکتا ہے۔
منی کے نکلنے کا طریقہ تو ظاہر ہے کہ بعد حرکت جماع یا جلق وغیرہ کے لذت وانتشار کے ساتھ خارج ہوتی ہے مگر جب مرض مین نکلے تو گو لذت وانتشار بہت کم یا اخیر حالت مین بالکل نہین ہوتا مگر پھر بھی کچہہ نہ کچہہ ہوتا ہی ہے۔
صحت مین تازہ منی کی بو خاص قسم کی و کیفیت کھاری ولسدار وسفیدی مائل سیال اور خارج ہونیکے بعد رقیق اور بعد خشک ہونیکے شفاف زردی مائل سخت شے ہو جاتی ہے مگر مرض مین پانیکی مانند پتلی وکبھی خون آمیز نکلتی ہے اور اسمین منی کی سی بو نہین پائی جاتی اور جب پیشاب کے ساتھ مل ہوئی خارج ہوتی ہے تو پیشاب قدرے غلیظ وسفید رنگ کا ہوتا ہے اور کچھہ دیر رکھنے سے منی کے کیڑے نیچے تہ نشین ہوجاتے ہین۔ اور اگرچہ گاہے گاہے جریان منی کے عارضہ مین حیوانات منی نہین پائے جاتے مگر بذریعہ خوردبین امتحان کرنے سے اکثر کامل یا ناقص حیوانات منی ملتے ہی ہین۔
مذی یا ودی یا منی کی تشخیص کامل نہونے سے تو کچھہ ہرج نہین کیونکہ انمین سے کوئی رطوبت قاعدہ کے خلاف بقدر کثیر خارج ہو وہ مرض جریان مین داخل ہے لیکن مثانہ کی لعابدار جلی کی رطوبت یا پیپ یا چربی یا کیلوس یا دودہ یا سفید رنگ کی ریت وغیرہ نکلے تو حکیم حاذق سے تشخیص کراکے اوسکا علاج کرانا چاہئے کیونکہ حالات مذکورہ مین سفید یا سدار یا غلیظ پیشاب آنے سے منی کا دہوکا ہوسکتا ہے جسکو طبیب خوردبین کے استعمال و کیمیائی ترکیبون کے ذریعہ سے رفع کردیتا ہے۔
کبھی تشخیص مین ایسا بھی دہوکا ہوتا ہے کہ آدمی جب وہمی یا مراقی یا کمزور ہوجاتا ہے تو ان عارضونکا ہی علاج ہوتا رہتا ہے اور چونکہ اصل سبب مرض یعنی جریان منی

کیطرف کسیکی توجہ نہین ہوتی بہ نیزجہ کوئی علاج کارگر نہین ہوتا پس کوئی وسواس وسراقی در
کمزوری اور کسی ظاہری علامات سے اصل مرض کی تشخیص نہو سکے تو اوسکے پیشاب کو
بذریعہ خوردبین امتحان کرکے دیکھنا چاہئے کہ اوسمین حیوانات منی ہین یا نہین لیکن ایک
دوبار امتحان کرنا کافی نہین بلکہ کئی بار کرنا چاہئے کیونکہ پیشاب مین ہر دفعہ کیڑون کا ملنا
ممکن نہین ہے اور اخیر درجہ مین جب منی بہت کم ہوجاتی ہے تو خارج ہی نہین ہوتے
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خواہ جسمی عارضہ سے ضعف ہو مگر اس مرض کے کثیر الوقوع ہونیکے
سبب طبیب بلکہ بعض دفعہ مریض بھی خصوصاً ود جسنے جماع یا جلق وغیرہ کی کثرت
کی ہو اُس کمزوری کو جریان منی کے عارضہ سے ہی سمجھتے ہین مگر بذریعہ خوردبین امتحان
کرنے سے سب شبہ رفع ہوجاتا ہے اور خوردبین نہو تو گزشتہ حالات سے جماع یا
جلق وغیرہ کی بے اعتدالیان اور موجودہ صورت سے کثرت احتلام یا جریان منی
ضعف انتشار دیگر علامات مذکورہ سابق کا پایا جانا مرض کی تشخیص ہونے کے
لئے کچھ کم نہین ہے۔

**جریان منی کا انجام** - اس مرض کا نیک یا بد انجام ہونا اوسکے اسباب و مرض کی
مدت اور مریض کے پرہیز پر منحصر ہے - اگر قبض یا چنون وغیرہ کے سبب مقعد کی خارش
یا پیشاب کی حرارت یا منی کی کثرت یا قلفہ کے میل وغیرہ کے سبب سے یہ عارضہ ہو تو جلد آرام
ہوجاتا ہے - گرم چیزونکے استعمال سے منی مین کچھ تغیر آگیا ہو تو اسکی اصلاح بھی چندان
مشکل نہین ہے اور چا یا قہوہ یا تمباکو کا استعمال یا کتابون کے مطالعہ کی کثرت جو اس
مرض کے ترقی دینے والے اسباب ہین وہی اس مرض کا خاص سبب ہوجائین
تو اونکے ترک کردینے سے ہی فائدہ ہونے مین شک نہین رہتا - ریگ کا آنا یا بار

کی تیلی جریان منی کا سبب ہون تو اونکے دور ہونے سے جریان بھی جاتا رہتا ہے گر جب ظروف منی بہت ذکی الحس ہو گئے ہون اور بلا انتشار وبغیر زور لگائے منی نکلنے لگے اور مرض دیرینہ وضعف کمر بھی لاحق ہو جائے اور ایک سبب دوسرے کا معاون ہو یا کئی سبب ہون تو دیر مین آرام ہوتا ہے ۔ علاج وتدبیر معقول سے بہت کچھ فائدہ پہنچتا ہے لیکن کامل پرہیز اور دوا پر یقین نہ کیا جائے تو کامل فائدہ کی امید کم یا بالکل نہین ہوتی کیونکہ جب مریض جماع سے باز نہین رہتا یا خیالات فاحشہ کو نہین روکتا تو سبب دور نہین ہوتا اور مرض کی ترقی ہوتی رہتی ہے یا مریض کو طبیب یا علاج پر یقین نہو تو طبیعت کو کافی مدد نہین پہونچتی ۔

جریان منی کے عارضہ مین علاج معقول و پرہیز واجبی سے پہلے آرام ہوتا ہے اور ضعف کمر یعنی جسمی کمزوری وغیرہ مدت کے بعد جاتی ہے ۔

**جریان کی تشریح بعد مرگ** ۔ ابتدا مین جب یہ مرض سادہ طور پر ہوتا ہے تو اکثر اس حالت مین مریض نہین مرتا اور نہ اعضاء تناسل کی ساخت مین کچھ فرق پڑتا ہے اور جب زیادتی ہوجاتی ہے تو خراب نتائج مثلاً سل وغیرہ مین مبتلا ہوکر مرتا ہے جس حالت مین اسی مرض یعنی سل وغیرہ کی نشانیان پائی جاتی ہین مگر بقول ڈاکٹر چتین شاہ صاحب بعض حکمانے اس مرض کے سخت مریضونکو بعد مرگ تشریح کر کے دیکھا تو غدہ کے پیچھے وادعیہ منی کے ابتدائی حصہ وکیستہ المنی مین ورم پایا گیا مگر ڈاکٹر صاحب موصوف یہ بھی فرماتے ہین کہ یہ ورم صرف جریان کے سبب سے ہی نہین ہوتا بلکہ سوزاک کیوجہ سے مقامات مذکور تک ورم پہنچ جاتا ہے تو حس کی زیادتی پیدا کر کے جریان منی لاحق ہونے کا باعث ہوتا ہے ۔

**جریان کے اصول علاج** - اس مرض کے اصول علاج یہی ہو سکتے ہین کہ حتی الامکان
سبب کو دور کیا جائے جو ترقی دینے والے اسباب ہین اُنسے پرہیز کرایا جائے۔
مریض کو طبیب و دوا پر یقین اور اُسکا ارادہ قوی ہونا چاہئے۔ طبیب معالج ہو تو مریض
کی تشفی کرتا رہے۔ کھانا پینا رہنا سونا وغیرہ غرضکہ کل حفظ صحت کے قواعد جنکا بیان مفصل
ہمنے ہدایت الوسم اند مختصر کتاب ہذا کے اخیر مین لکھا ہے اُنکی پابندی کرین۔ تمام جسم
خصوصاً اعضاء تناسل کو ہمیشہ صاف رکھین۔ ایسے کام مین جس سے مغز و حرام مغز پر
بار نہ پڑے اور خیالات بہی خراب نہون مصروف رہکر دل کو بہلائین۔ غم و افسوس
پاس نہ آنے پاوین۔ جماع یا جلق یا فحش خیالات وغیرہ کے سبب ظروف منی و غدہ قدامیہ
اور اوسکے قرب وجوار حرام مغز کے زیرین حصّہ مین زیادہ خون پہنچے تو ظروف منی و غدہ قدامیہ
وغیرہ کی بلغمی جھلی مین چھوٹی چھوٹی بلندیان یا خفیف ورم ہوتے یا منی کی حالت متغیر و گرم
ہوجانے سے کیستہ المنی و مجاری منی خاصکر نایزہ کے حصّہ قدامیہ کی جو حس تیز ہوجاتی ہو
اُسکو دور کرین۔ علاوہ اعضاء تناسل کے جسمی کمزوری کا خیال رکھین اور جہانتک
ہوسکے مریض کو اس مرض کے برے نتائج سے بچائین اور جو کوئی بد نتیجہ لاحق ہوا سکا
علاج اُسی مرض کی مطابق کرین۔ ایک سے زیادہ کئی اسباب لاحق ہون تو ہر ایک
کی رعایت کرکے دوا دین۔ کسی خاص علامت کی شکایت رفع کرنے کی نسبت اصل مرض
کے دور کرنیکو مقدم سمجہین مثلاً ضعف انتشار جو ایک علامت جریان کی ہے اُس
سے پہلے جریان کا علاج کرین کیونکہ جب جریان رفع ہوجائے گا تو تندی ہی ہونے
لگیگی۔ کسی دوا سے ایک بات کو فائدہ اور دوسری کو نقصان ہوتا ہو تو اُسے نہ دین،
جیسا کہ کچلہ کے مرکبات و دیگر محرکات ضعف انتشار کو رفع کرتے ہین لیکن اعضاء تناسل

مین حس کی تیزی ہو تو اوسکو زیادہ کرکے اصل مرض کو بدتر کرتی ہین اسلئے جب تک حس کی تیزی
نہ دور ہو محرک و حار دواؤنکا استعمال کرنا جایز نہین سمجھا جاتا۔

**جریان کا علاج** ۔ جسم مین منی کی کثرت پائی جائے و مریض قوی و صحیح سالم ہو
اور مقوی و مولد منی غذائین کھاتا ہو تو وہ تدبیر کرین جس سے منی کم پیدا ہو یعنی دودھ
و گوشت و انڈے و گھی وغیرہ کم دین یا بالکل ندین۔

ہلکی و نباتی غذا مثلاً دال ترکاری یا سادہ روٹی کھلائین۔ مناسب ہین تو غذا کی
مقدار بھی کم کردین یا گاہے گاہے روزہ یا برت رکھنے یا فاقہ کرنیکی ہدایت کرین۔
مناسب ورزش کرائین تاکہ جس خون سے منی بنتی ہے وہ اور کامونمین خرچ ہو کبھی کبھی
ملینات و مسہلات سے تنقیہ کرین۔ فولاد و کچلہ کے مرکبات ندین کیونکہ اس حالت مین
اونکے دینے سے نقصان ہوتا ہے۔ باوجود شباب شادی نہوئی ہو اور کوئی امر مثلاً تحصیل
علم وغیرہ بھی مانع ہو تو قواعد مندرجہ باب دوم کا لحاظ رکھکر جایز عورت سے صحبت کرنیکی
اجازت دین۔

قبض اس مرض کا باعث ہو تو اسکو دور کرین چنانچہ عارضی قبض تو گولی ملئے یا سفوف
ملئے کے استعمال کرنے یا آدھی چھٹانک روغن بیدانجیر کے پینے سے رفع ہو جاتا ہے اور
سخت سدے پڑ گئے ہون تو بھی اسی علاج یا اور دوا کرنے سے نکل جاتے ہین۔ اور دائمی قبض
ہو تو اسکے لئے ہر صبح نہار منہ ایک گلاس ٹھنڈا پانی پینا۔ موٹے آٹے کی روٹی یا بعض میوے
یا ترکاریان مثلاً انجیر یا گاجر یا بتھوے کا ساگ یا جو چیز مریض کے تجربہ سے قبض کشا معلوم
ہوئی ہو اسکا کھانا اور گولی ملئے یا ملئے کا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

بواسیر یا چنمونون کے سبب مقعد مین خراش یا نازیرہ مین بوجہ سوزاک تکھنہ وغیرہ کے

ہیڈ ریٹڈ برا وکسائڈ آف آئیرن بطور کسٹرڈ ملا کا دینا مفید ہے اور کسی عضو مین اجتماع خون ونظام شریانی کے نعل مین تحریک نہو تو اس قسم مین چوتھائی یا نصف رتی افیون دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے مگر بعدا فاقہ مرض رفتہ رفتہ ترک کرا دین تاکہ عادت نہو جائے اور ڈاکٹر کیمبرلن صاحب آلات تناسل کے نہایت استرخی یعنی سست ہونیکی حالت مین بلاڈونا کا بقدار مقررہ دینا مفید بتاتے ہین -

ڈاکٹر سویز صاحب لکھتے ہین کہ مجری البول سست ڈھیلے پڑجانے سے منی کا اخراج بکثرت ہوتا ہو تو پچکاری مئو کا لگانا اور سلفیٹ آف امونیا اینڈ آئیرن یا فلوئڈ اکسٹراکٹ آف ارگٹ دینا چاہیے -

سب سے بڑا سبب جریان کا ذکی الحس ہونا بیان کیا گیا ہے اور درحقیقت اسی کی وجہ سے اکثر اسباب مُوثر ہوتے ہین اور سب سے زیادہ اسکا ہی دور کرنا مشکل ہوتا ہے -

خاص مائوف اعضا کی اصلاح سے پہلے اسباب مذکورہ بالا مین سے کوئی سبب موجود ہو تو اسکو دور کرے - کیونکہ ان سے صرف منی کا اخراج ہی نہین ہوتا بلکہ اعضاء تناسل کا ضعف و ذکاوت کی زیادتی بھی ہوتی رہتی ہے - بذریعۂ پند و نصائح خیالات فاحشہ کو دل سے ضرور نکال ڈالین ورنہ کوئی دوا و تدبیر کماحقہ موثر نہوگی اور خراب نتائج مین مبتلا ہو کر مرنے بغیر کسیطرح پیچھا نہ چھوٹے گا اور جنکی ابتدائی تعلیم خراب ہوا ونکی اصلاح اگرچہ مشکل سے ہوتی ہے مگر تاہم دیوان راسوخت و قصہ و فسانہ وغیرہ جنمین معشوقونکی صفات و عاشقانہ خیالات بھری ہون اونکا مطالعہ ترک کرنے - کیمیائے سعادت و مقاصد الصالحین ولشن پران وپوتھی استاکر وغیرہ و دیگر اخلاق و علم سلوک کی کتابین یا قرآن شریف یا انجیل یا وید کو اپنے اپنے مذہب کے مطابق سمجھکر وقت معینہ تک

پڑتے - عبادت مفروضہ وحصول معیشت ویکتائی وخیال صحت مین مصروف رکھنے بدصحبت سے محترز وبوقت فرصت صحبت صلحا مین حاضر رہنے سے ضرور خیالات نیک ہوجاتے ہین ایذا اعضاء تناسل کیطرف سے توجہ ہٹ جاتی ہے جلق وزنا وغیرہ تو ہرحالت مین معیوب ہین مگر جماع جایز کو بھی عرصۂ کثیر تک ناجایز اور اپنے حق مین سم قاتل سمجھین - غذا ہلکی و زود ہضم وغذائیت بخش بمقدار مقررہ معمول وقت پر کھائین - گرم مصالح وشراب ودیگر محرکات وچاء وکافی سے پرہیز کرین - تمباکو کم پئین - جاڑونمین نیم گرم اور گرمیونمین ٹھنڈے پانی سے غسل کرین خاصکر تغیب وفوطہ وحشفہ وغیرہ اعضاء تناسل کو نہانے کیوقت خوب اسپنج سے صاف کرتے رہین روز مرہ صاف دہلا ہر جگہہ مین اسقدر ریاضت کرین کہ تکان نہو جائے لیکن ریاضت ایسی ہو جسمین بالائے دہڑ کیطرف خون جائے جیسے مگدر یا لیزم ہلانا وغیرہ کیونکہ پیادہ پا یا گھوڑے پر بہت پہرنے سے زیرین دہڑ کیطرف خون زیادہ جانے کے سبب مضرت ہوتی ہے اور کل قواعد حفظ صحت کی پابندی کرین جنکا بیان ہمنے ہدایت الموسم مین لکہا ہے جب ان تدبیرون پر کاربند ہو جائے تو دیکہین کہ عضو تناسل کے کس مقام پر حس کی تیزی ہے - اور مرض کے دیرینہ ہونے سے کیا کیا بُرے نتائج لاحق ہوئے ہین پہر ہر ایک عارضہ کا سوچ سمجھکر ترتیب وار علاج کرین - نایزہ وفم مثانہ کی حس تیز ہو تو اسکے دور کرنے کو یا بعد پیشاب کرنیکے کہہ عرصہ تک پیشاب کے قطرے ٹپکتے رہین یا ذرا سی منی نایزہ کے منہ پر آجایا کرے تو کہرد بترکیب ۱۹ دینا مفید ہوتا ہے -

حشفہ مین حس کی زیادتی ہو تو اوسی ٹھنڈے پانی مین کہہ دیر تک رکھنے کی عادت ڈالنا صرف دہاتی سلائی یا اوسکو برف مین سرد کرکے یا اوسپر مخدر دوائین لگاکر کبھی کبھی داخل

کرنے سے مقامات مذکورہ کی ذکاوت دور ہوجاتی ہے - اور جب مرض بہت بڑھ جائے تو بذریعہ
ایک آلہ کے پیوزکا سٹک سے نایزہ خاصکر اوسکے حصہ قدامیہ کو داغ دیتے ہین لیکن یہہ کام
بغیر جراح کے نہین ہوسکتے پس تدبیر مذکور کا ہونا ممکن نہو تو قابض دوائونکی پچکاری مثلاً پچکاری
مٹ ومنا کا کرنا بھی مفید پڑتا ہے اور ڈاکٹر پورن صاحب لکھتے ہین کہ ایک ڈرام ٹینک ایسڈ
قدرے گلیسرین مین ملاکر لیبی سی بناکر کیتھٹہ سونڈ × مین بھر کراوسپر تیل لگاکر نایزہ مین
داخل کرین اور جب سونڈ مذکور کے پیالے غدہ قدامیہ مین پہنچ جائین تو پانچ منٹ تک وہین
رہنے دین تاکہ دوا پگھل کر مقام ماؤف پر لگجا ئے اور ہفتہ مین دوبار ایسا کرنے سے فائدہ ہوتا ہے
مگر یہہ ترکیب بغیر ڈاکٹر کے عام آدمیونسے نہین ہوسکتی -
تندی کم کرنیکی ضرورت ہو تو گولی نمبر ۱ سوتے وقت کھلائین - منی کی ڈوری کی وریدین ڈھیلی
وخصیہ جھکے ہوئے رہتے ہون تو ہمیشہ لنگر باندھے رکھین -
غدہ قدامیہ وکیسۃ المنی کیجانب ویرڑو مین قدرے قلیل خون کی زیادتی پائی جائے یعنی چھونے
سے قدرے درد معلوم ہو تو کمر پر خشک سینگیان لگانے سے فائدہ ہوتا ہے -
غدہ قدامیہ مین خراش ہو تو بقول ڈاکٹر لیکفورڈ صاحب چار گرین الیسٹیٹ آف زنک
کو چار اونس پانی مین ملائین اور دن مین دوبار نایزہ مین پچکاری کرین -
غدہ قدامیہ کا سخت وناہموار اور اوسمین مزمن قسم کا ورم ہونا ثابت ہوجائے یعنی نایزہ
مین سلائی ڈالنے سے حصہ قدامیہ مین بہت درد معلوم ہو تو سیون پر بلسٹر لگاتے ہین
لیکن اوسکی تشخیص کامل جراح سے ہوسکتی ہے -
نایزہ کے اوس حصہ کی جسکو غدہ قدامیہ گھیرے ہوئے ہے حس بڑھجائے تو بقول ڈاکٹر
کیمبرلن صاحب مرہم نمبر ۱۱۸ کا پرنیم پر ملنا مفید ہوتا ہے - کمر مین درد وچننگ درانون

× یہ ایک آلہ ہے جو ایسی کاسونڈ مین ... مستعمل ہے اور اسمین پیالہ نما دو گڑھے ہوتے ہین جنمین دوا بھر دیتے ہین۔

مین چیونٹیان چلتی ہوئی معلوم ہونے سے حرام مغز کے زیرین حصہ مین خون کی زیادتی ثابت ہو تو
کمر پر آب سرد کے تریڑے دین و خشک سینگیان لگائین بلاڈونا یا ارگٹ آف رائی کو
بمقدار مقررہ استعمال کرین چنانچہ ایسی حالت مین چار گرین ارگٹ کا سفوف شہد مین
ملا کر دن مین دو تین بار دینا چاہئے - غرضکہ جہان یعنی خصیہ و متعلقہ ریبانی جگہہ دکر یہ دبانے
سے درد معلوم ہو جو نائزہ و فقرہ و قدامیہ و حرام مغز مین خون کی زیادتی کی دلیل ہے تو حس کی تیزی
کم کرنے کے لئے بیرونی علاج مذکورہ بالا یعنی خصیہ کو سرد پانی مین رکھنے و دوائی سلائی نالی
مین داخل کرنے و حصہ قدامیہ کو بذریعہ کاسٹک داغنے و قابضات کی پچکاری دیجئے ساتھ
ساتھہ اکسٹرکٹ بلاڈونا یا برومائڈ آف پٹاسیم یا اکسٹرکٹ آف ہی ساسس یا
اکسٹرکٹ آف ہوپس یا بزرالبنج وغیرہ مین سے جو میسر اور مریض کے مزاج کے موافق
آئے وہ بمقدار مقررہ ۴ دین گرچہ بلا بیر دبانے کے درد ہو بلکہ دبانے سے اسکی زیادتی

بقول ڈاکٹر کیمبرن صاحب مریض کا مزاج دموی اور اوسکے جسم مین خشکی زیادتی ہو تو فولاد کے مرکبات سے بہی نقصان ہوتا ہے۔

ابتدائی مرض مین جب مثانہ و نائیزہ کی حالت بگڑنے سے پیشاب بقدار قلیل یا کثیر بار بار آئے اور کمر دردی نہایت ہو تو سبب کو دور کرنے یعنی جماع و جلق وغیرہ کی عادت چہوڑانے وسیکرم یعنی ڈوہلی کے بالائی حصہ پر اسٹر لگانے اور کچہ روز نسخہ ۱۲۴ اور اوس سے کچہ روز بعد نسخہ ۱۳۵ کے دینے سے فائدہ ہوتا ہے + جب نظام عصبی کا ضعف + ان علامات سے ثابت ہو کر ادنیٰ مشلاق کام سے مریض تہک جائے۔ دماغ کا کوبی تنجا ہو۔ کمر کے زیر مین ضعف عصبی ٹہکیسی سے اور گہرا اور بازوؤن و ٹانگون مین عصبی درد ہو۔ قوت حافظہ و فہم مین فرق آجائے بیخوابی ہو۔ جماع کی خواہش کم یا بالکل زائل ہو جائے تو بقول ڈاکٹر گیم جی صاحب مرکبات فولاد و فاسفورس و روغن ماہی و دیگر مقوی ادویہ و اغذیہ کے کہانے سے بہی فائدہ ہوتا ہے مگر زرم جاذب ادویہ کے استعمال سے جلد آرام ہوتا ہے چنانچہ کمپونڈ لینیمنٹ آف اسٹرڈ نسخہ ۹۶ کو اسطرح کام مین لانا چاہیئے کہ اسپنجو پلین یا زرم فلالین کا چار انچہ چوڑا حسب ضرورت لمبا ٹکڑا لیکر اوس پر چند قطرے تیل مذکور کے چہڑک کر کپڑے کو دوہرا کرکے ملین تاکہ تیل تمام سطح پر یکسان پہیل جائے پہر اوسکو ریڑہ کی ٹہیک درمیانی مقام پر باندہین پہلے دن کئی لمحہ رکہکر اوٹہا لین اور پہر رفتہ رفتہ اوسکے رکہنے کا عرصہ بڑہاتے جائین کیونکہ ابتدا مین دوا ایک روز تو کئی دقیقہ تک بہی بسبب درد و جلن کے اسکا رکہنا دشوار ہوتا ہے مگر شدہ شدہ چند گہنٹے تک باندہنے مین بہی کچہ تکلیف نہین معلوم ہوتی۔

+ نظام عصبی کا ضعف صرف کثرت اخراج منی سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ غم و رنج و دماغی محنت کی زیادتی وغیرہ کی سبب اور جلد جلد حاملہ ہونیوالی یا زیادہ عرصہ تک دودہ پلانیوالی عورتونکو بہی ہوجاتا ہے +

شروع مین تو تیل چند قطرے لینا کفایت کرتا ہے اور پھر اوسکی مقدار بڑہا سکتے ہین مگر ایسی ادسکو مفید سمجھکر جلد فائدہ ہونیکی امید سے کثیر المقدار تیل کا استعمال کرے تو بیشک جلد سُرخ و دردناک ہو جاتی ہے جسکے سبب سے کئی روز اسکا لگانا موقوف ہو جاتا ہے۔

تیل کی مقدار کم و بیش کر کے اسی طور استعمال کرنا چاہیے کہ زخم یا پہنسیان نہ پیدا ہون اور مریض کی جلد نازک ہو تو مسٹرڈ آئیل کی مقدار اصل مرکب مین کم کر دین کیونکہ اس کے استعمال سے یہی غرض ہوتی ہے کہ صرف گرمی بنی رہے وسوزش وغیرہ نہو۔

دیگر جاذبات پر اس دوا کو ترجیح دینے کا یہ سبب ہے کہ جب تک یہہ دوا لگی رہے جلد مین حرارت گرمی رہتی ہے اور اسپنج و لینن اوتہانے کے بعد فوراً رفع ہو جاتی ہے اور یہ ترکیب مذکورہ بالا استعمال کرنے سے زخم یا پہنسیان نہین پیدا ہوتین اور بسبب کثرت جماع وغیرہ عروق نخاع کے اعصاب مفلوج اور اونکی قوت انقباض زائل ہونے کے باعث جو ڈہیلے رہتے ہین اسکا سبب یہ ہی ہے کہ اعضاء تناسل کا خون بڑہنے سے جماع کا فعل بھی بڑہ جاتا ہے جسکے سبب اور بھی خون زیادہ آتا ہے اور اوس مرکب کے استعمال سے عروق نخاع کے اعصاب کا خون کسیقدر کم ہو جاتا ہے جس سے وہ قوی ہو کر اپنا فعل کرنے لگتے ہین اور نخاع کا دوران خون معمولی حالت پر آجاتا ہے اور تغذیہ بھی ٹہیک طور پر ہونے لگتا ہے۔ مریض کی طاقت زیادہ ہو کر ٹانگوں کا درد رفع ہو جاتا ہے۔ مزاج کا چڑچڑاپن جاتا رہتا ہے صحت و طاقت بڑہتی جاتی ہے اور یہہ قوت وہمی و خیالی نہین بلکہ حقیقی و قایم رہنے والی ہوتی ہے اگر نخاع کی ساخت نرم و خراب بھی ہو گئی ہو تو گو صحت دیر مین ہوتی ہے مگر اس ترکیب سے آرام ہونیکی امید کیجاتی ہے۔

جب جریان منی کا دفعیہ کامل علاج سے ہو جاتا ہے تو صرف غذاء مقوی و معمولی سے ہی جس کمزوری و نسیان و وسواس وغیرہ عوارض رفع ہو جاتی ہین ورنہ اصل مرض کے علاج مذکورہ بالا

کے ہمراہ یا اسکے بعد بشرط ضرورت شقاقل ثعلب مصری و دودہ وغا سفوریں کے مرکبات کا استعمال کرنا چاہئے اور کمی خون ہو تو سیرپ آف فاسفیٹ آف آئرن نسخہ ۸۲ کا دینا مفید ہوتا ہے۔

اور ہول دل ہو تو خمیرہ صندل نسخہ ۸۳ یا خمیرہ گاؤزبان نسخہ ۸۴ اور مفرحات دیتے ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے جریان منی کا عارضہ ہو تو ڈاکٹر زلیسل صاحب گولی ہائے نسخہ ۱۱۱ و نسخہ ۱۱۲ کے دینے کو مناسب جانتے ہیں۔

۲- دیسی طبیب کہتے ہیں کہ منی کی کثرت ہو تو جماع کرائیں۔ اور جسم قوی ہو تو غذا کم اور ایسی دیں جس سے منی کم پیدا ہو مثلاً عرق کاہو دکو تھمیر و مسور و سرکہ وغیرہ مزاج کی سردی و گرمی کا خیال رکھکر کھائیں اور روغن بنفشہ و روغن کدو ملا کر ڈھیلی پر ملیں۔

اور منی میں حدت ہو تو سرد شربت مثلاً شربت نیلوفر و شربت عناب پئیں و سفوف نسخہ ۱۴۳ کا استعمال کریں۔

اوعیہ منی اگر بسبب برودت و رطوبت کے سست رخی ہوں تو گرم غذا کھلائیں اور منی کم کرنے والی و گرم دوائیں مثلاً برگ پودینہ و سعد و گلنار و زیرہ و تخم سداب و شہدانہ و شونیز وغیرہ بمقدار مقررہ دیں۔

اوعیہ منی کے عضلات میں تشنج یا گردہ میں ضعف ہو تو مناسب علاج سے دور کریں۔ جماع کے خیالات میں رہنے سے یہ عارضہ ہو تو ادہر سے خیال ہٹائیں و مجرد ہو تو شادی کرنیکی اجازت دیں اور قوت ماسکہ ضعیف ہو تو مقویات دیں و روغن فرفیون نسخہ ۸۵ کی قضیب و پیڑو پر مالش اور منی کی حدت کو مبردات سے دور کریں۔ مذی و ودی نکلتی ہو تو نسخہ ۱۲۵ و نسخہ ۱۲۶ کا دینا مفید ہوتا ہے۔

ڈاکٹر نیمیر صاحب سولیوشن آف کلورائیڈ آف بیریم مقدار پانچ یا دس قطرے کے دن مین تین بار کھانا کھانیکے بعد دینا فائدہ مند سمجھتے ہین-

ڈاکٹر کاسٹا صاحب لکھتے ہین کہ جریان منی کی کثرت ہو تو چار ڈرام مولیس کے سفوف کی چہہ پڑیان بناکر دو پڑیان روز دین اور جب وہ ختم ہو جائین پانچ ڈرام کی چہہ پڑیان بناکر اسیطرح دیتے رہین پھر اسیطرح ہر دفعہ ایک ڈرام بڑہاتے جائین یہانتک کہ دوا کی مقدار ایک اونس ہو جائے- اس ترکیب سے مرض مین آرام اور مریض تندرست ہو جاتا ہے بھوک خوب لگتی ہے اگر ہندوستانیون کو اس سے بہت کم مقدار مین دینا چاہئے- مٹریا میڈیکا مین اسکی مقدار خوراک نہین لکھی ہے مگر اسکی اکسٹراکٹ کی مقدار پانچ گرین سے دس گرین اور انفیوزن کی ایک اونس سے دو اونس تک ہے- ڈاکٹر گین صاحب مقوی غذا کھلانا اور پرینیم پر ٹھنڈے پانی مین کپڑا تر کرکے رکھنا اور گولی عدد ۹ امبر دو گولی روز دینا مفید جانتے ہین-

## کثرت احتلام

ا- سونے مین منی جانیکو عربی مین احتلام انگریزی مین نکٹرنل امیشن یا نائٹ ڈسچارج ہندی مین سپنے ہیرج درادیا سپنے مین دہات نکلنا کہتے ہین- اکثر جسکا کا اس پر اتفاق ہے کہ گہری نیند مین نہ تو خیال ارادہ کے تابع ہوتا ہے اور نہ کچہہ نظر آتا ہے مگر سونیکے شروع یا اخیر یعنی نیمخوابی کی حالت مین وہی خیالات جو نیند سے پہلے ہوتے ہین یا جنکی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے بعینہ یا گڈمڈ ہوکر نظر آتے ہین جنکو خواب کہتے ہین- تو بوجہ گہری نیند نہونیکے خیالات پر کسیقدر اختیار ہونیکے سبب دل پسند خواب کو طول اور خراب ہو تو مختصر کرسکتا ہے- پس جو لوگ اکثر عاشقانہ خیالات مین رہتے ہین اور بیداری مین بہی ارادہ پر کماحقہ قادر نہین ہوتے انکے خیالات اعضاء تناسل کے عضلات سے انکا کام

جب خواب مین انزال ہونے لگتا ہے اُسوقت تو رُک نہین سکتا مگر جب مجامعت کے خیالات کا سلسلہ شروع ہی ہو تو قوی ارادہ سے اُسکا روکنا ممکن ہے کیونکہ پہلے ہی لکھا گیا ہے کہ نیم خوابی مین ارادہ پر کسیقدر اختیار ہوتا ہے ؛

اور بیداری مین احتلام روکنے کا مضبوط عزم کر لیا جائے تو خواب مین ارادہ پر اور بھی زیادہ قادر ہونا ممکن ہے جیسا کہ کسیوقت پر اوٹھنے کا عزم کر کے سوتے ہین تو اکثر اُسیوقت معینہ پر خود بخود آنکھ کھل جاتی ہے لیکن جو لوگ بیداری کی حالت مین اپنے ارادہ کو قابو مین نہین رکھ سکتے اور ہر لحظہ انکا عزم دگرگون ہوتا ہے وے یکایک بلا مشق نیم خوابی مین کبھی اپنے ارادہ پر قادر نہین ہو سکتے ؛

اسباب کثرت منی سے تو احتلام بہت کم ہوتا ہے جیسا کہ سابق مین لکھا گیا لیکن زیادہ تر اس حالت مین ہوتا ہے کہ جب انسان فحش خیالات مین مصروف رہے یا جماع دجلق وغیرہ کے سبب منی کا اخراج بکثرت ہو کر جسم کمزور و اعضا تناسل ذکی الحس ہو جائین اور جب یہہ حالت ہوتی ہے تو بڑی مشکل کا سامنا ہوتا ہے کیونکہ کمزوری سے اعضا تناسل انگیخت پذیر ہو کر احتلام ہوتا رہتا ہے اور احتلام ہونیکے سبب کمزوری بڑہتی جاتی ہے اور بار بار خیال ہونے سے اعضا عادی بھی ہو جاتے ہین کہ جب وقت مقررہ آتا ہے غسل کی حاجت ہو جاتی ہے علاوہ اسباب مذکورہ کے قبض یا بدہضمی یا مثانہ پیشاب سے پُر ہو یا ثقیل یا محرک غذا خصوصاً شب کو یا حد سے زیادہ کہانے یا رات کو سیال اشیا کے پینے یا گرم و نرم بستر پر سونے کا اتفاق ہو تو یہہ امر بھی احتلام ہونے مین معاون ہوتے ہین خصوصاً اعضا تناسل پہلے سے ہی ذکی الحس ہون تو ان اسباب سے اکثر نہانے کی حاجت ہونا کچھ تعجب کی بات نہین ہے -

**انجام** - اگرچہ ایک بار احتلام ہونا کئی بار جماع کرنے سے بھی زیادہ مضر ہے کیونکہ اسمین مثل مجامعت کی لذت حاصل نہین ہوتی جو باعث تفریح و تازگی کا ہے اور جب احتلام مین بالکل مزا نہ آئے تو اس سے تو نہایت ہی مضرت پہنچتی ہے مگر کیسا ہی سخت عارضہ ہو یعنی ہر شب غسل کی حاجت ہو جاتی ہو تب بھی علاج معقول سے آرام ہو جاتا ہے ہان مرض دیرینہ ہونے سے آلات تناسل عادی ہو گئے ہون تو صحت ہونے مین عرصہ و وقت بیشک ہوتی ہے -

**علاج** اوّل مرض کی ترقی دینے والے اسباب کو دور کرنا چاہئے یعنی خیالات کو بہ ترکیب مندرجہ صفحہ ۲۰۱ صاف و پاک رکھین قبض یا بدہضمی ہو تو اُسکا مناسب علاج کرین ثقیل و دیر ہضم غذا نہ کھائین خصوصاً شام کی غذا ہلکی و نباتی ہو و کم ہو اور اسمین گرم مصالح وغیرہ حار چیزین نہ ہون اور ایسے وقت کھائین کہ سونے کے وقت تک ہضم ہو جائے یا قریب ہضم کے پہنچ جائے - بدن و کپڑے صاف رکھین اور کھانے پینے سونے وغیرہ کے باب مین جو کچھ ہدایت الوسم و مختصر کتاب ہذا کے اخیر مین لکھا گیا ہے اُن قواعد کی پابندی کرین شراب و چاء و قہوہ وغیرہ سے بالکل پرہیز کرین خاصکر رات کو تو پانی بھی کم پئین اگر پیاس زیادہ ہو تو تھوڑا سا سرد پانی پی لین تمباکو و افیون کا استعمال بھی کم کرین بہت گرم مکان مین نہ سوئین اور سونے سے پہلے پیشاب کرکے آب سرد سے استنجا پاک کرین - بستر بہت نرم نہین بلکہ ذرا سخت بچھائین - جب نیند کا غلبہ ہو او سوتے وقت کسی کروٹ خصوصاً داہین کروٹ پر سوئین کیونکہ اکثر چت لیٹے ہوئے احتلام ہوتا ہے اور چت لیٹنے کی عادت ہو گئی ہو تو پشت پر کوئی گرہ دار چیز باندھ دین تاکہ اُسطرح نہ سو سکے یا اس کام کے لئے ایک خاص قسم کی پٹی بنائی جاتی ہے با ایسے

سلے اس لئے پہنتے ہین جنکے اندر قضیب کو سوتے وقت داخل کرتے ہین اور جب احتلام ہونیکے وقت استادگی ہوتی ہے تو چھلّے مین جو نوکدار تار لگی رہتی وہ چبھتی ہے اور مریض جاگ اوٹھتا ہے جسکے باعث احتلام نہین ہونے پاتا صبح کی نماز کے وقت فوراً پیشاب کر کے اپنے کام مین مصروف ہون چار پائی پر نہ لیٹے رہین سوتے وقت مصمم ارادہ کر لین کہ انشاء اللہ رات کو احتلام ہونے پر جگ جاوینگے اور سویرے اٹھینگے - اگر خود اٹھنا محال ہو تو کسی آدمی سے کہدین کہ وقت معینہ پر فوراً اوٹھا دے -

خواب مین جلق لگانیکی عادت پڑگئی ہو تو قضیب پر پلسٹر لگائین یا ہاتھون کو باندہ دین قلفہ لنبا ہو تو ختنہ کرانا مناسب ہے -

جب انسان ان خارجی تدبیر کا پابند ہوتا ہے تو اکثر مرض رفع ہوجاتا ہے اور اگر آلات منی نہایت ہی ذکی الحس ہو گئے ہون تو تدابیر مذکور کے ساتھ ساتھ جراح سے کہین کہ وہ بذریعہ لیونر کاسٹک نایٹرہ کو داغ دے - اور احتلام کی عادت چھڑانے کے لئے سونے سے پہلے حقنہ نمبر ۲۶ کا کرنا بھی مفید ہے - اور سو کر اوٹھنے کے بعد کوئی سبب مانع نہو تو آب سرد سے غسل کرنا مناسب ہے ؞

احتلام کی عادت چھوٹنے کے بعد مقوی اغذیہ سے خود بخود طاقت آجاتی ہے اور اگر ضرورت ہو تو جسمی کمزوری یا کوئی اور نتیجہ کثرت اخراج منی سے لاحق ہوا ہو اُس کا علاج جریان منی کے مطابق کرین - لکھتے ہین کہ ٹنکچر آف اسٹیل کے پندرہ منیمس قطرے دن مین تین بار دینا و ہلکا نائٹریٹ آف سلور کا عرق عضو مخصوص پر لگانا بھی مانع احتلام ہے ڈاکٹر ویٹن جیورن صاحب کثرت احتلام روکنے کے لئے برومائیڈ آف پوٹاسیم یا کافوریا ہوپ یا گلیکہ کا جوہر معدنی تیزابونکے ساتھ بمقدار مقررہ دینا مفید بتاتے ہین -

۲ - یسی طبیب کہتے ہین کہ پشت پر گردہ کے مقابل سیسہ کا کڑا باندہنا کتان کے جامہ خواب پر برگ بید وگل سرخ بچھاکر یا فرش حریر پر سونا - داہنی کروٹ لیٹنا - چت سونے سے پرہیز کرنا مانع احتلام ہے کشنیز خشک سید و قند ہموزن لیکر کشنیز کو کوٹ چہانکر قند مین ملاکر بقدار دو درم کہانا بہی مفید ہے -

## سرعت انزال

عورت کو خاص جوش نہ ہو (جسکو عوام عورت کا منزل ہونا کہتے ہین) اور مرد کا انزال ہوجائے تو بعض آدمی اسکو بہی مرض سمجہتے ہین لیکن درحقیقت عربی مین سرعت انزال اُسکا نام ہے کہ اندام نہانی مین عضو تناسل کے داخل ہونے سے پہلے منی کا اخراج ہوجاوے انگریزی مین پری مچیور ایجی کیولیشن کہتے ہین یا داخل ہوتے ہی انزال ہوجائے جیسے انگریزی مین کوئک ایجی کیولیشن بولتے ہین -

**اسباب** - اصل سبب اس مرض کے تین ہین اوّل منی کی کثرت و عصبی مزاج ہونا وغیرہ - دوم ظروف و مجاری منی کا ضعیف و مسترخی ہونا - سوم نایزہ و ظروف منی و نخاع مین دغدغہ ہونا -

جب انسان مقوی و گرم غذا کہائے اور ریاضت نکرے تو پہلے دفعہ جماع کرنے سے ضرور جلد انزال ہوجاتا ہے - یا طبیعت مین جوش اور عرصے سے وصال محبوبہ کا شوق یا عصبی مزاج یا دہشت یا مفعولہ سے ناواقفیت یا ارادہ کمزور ہو تو بہی ایسا ہی ہوتا ہے -

منی کا اخراج بکثرت ہونے کے سبب مجاری منی و ظروف منی مین ضعف و ڈہیلاپن ہوجائے تب بہی رُکاؤ نہین رہتا ۔

الزہ وحرام مغز وغیرہ مین دغدغہ پہنچنے کے بہت سے اسباب ہین ۔ چنانچہ حشفہ پر میل جمنے یا قلفہ طویل ہونے سے حشفہ پر دغدغہ پہنچکر یہہ مرض ہوجاتاہے ۔ جیسا اکیٹن صاحب فرماتے ہین کہ ایک شخص کی منی ادنی خیال اور ذراسی جسمی حرکت سے خارج ہوجاتی تھی اور اسکا مشاہدہ کرنیکے واسطے حشفہ برہنہ کرنیکی ضرورت پڑتی تو وہ ہاتھ نہین لگانے دیتا تھا لیکن بہت کوشش کے بعد دیکھا تو حشفہ پر سخت رطوبت جمع تھی جسکو ہٹانیکیوقت بسبب تیزی حس قلفہ وحشفہ کے مریض کو غشی لاحق ہوئی مگر کچھہ عرصہ بعد نائزہ مین سلائی داخل کرنے سے کچھہ نہوا اور نہ نائزہ مین حس کی تیزی پائی گئی اور صرف حشفہ کا میل دور کرنیسے آرام ہوگیا۔

ایک بار ہی جو اپنے کو نکاح کرنے کے قابل نہین سمجھتا تھا اور جسکے عضو مخصوص کو چھونے سے درد ہوتا تھا اوسکے قلفہ کو بمشکل آگے پیچھے کرکے دیکھا تو قلفہ کی لنبائی ثابت ہوئی اور جب چند ریشے جو قلفہ کے آگے آنے کیوقت باعث تکلیف ہوتے تھے اِنکو کاٹ دیا گیا تو مریض کو شفا ہوگئی۔

کثرت جماع یا جلق یا سوزاک وغیرہ کے سبب نائزہ کے کسی مقام پر حاد یا مزمن ورم یا اجتماع خون یا اوسکی سطح دانہ دار ہوجانے یا پیشاب یا منی کی حدت کے باعث یا باسیر و نواسیر وکرم مقعد و ورم مثانہ وسنگ مثانہ ورانن پیڑو پر خارش پیدا کرنے والے جلدی امراض کی وجہ یا نخاع مین اجتماع خون ہونیکی جہت سے نائزہ و غدہ قدامیہ وظروف منی ونخاع مین دغدغہ پہونچے تو بھی انزال جلدی سے ہوتا ہے جسکو سلیس طور پر سرعت انزال کے اسباب کی یہہ تفصیل ہے۔

جماع یا جلق یا اغلام وغیرہ کی کثرت کرنا ۔ شہوت انگیز خیالات مین محو رہنا ۔ وصال

محبوب کا شوق بشدت ہونا۔ مزاج عصبی و نازک و جسم لاغر ہونا۔ ارادہ کی کمزوری۔ طبیعت کی وحشت۔ منی کی کثرت۔ معقولہ کا رعب یا اس سے ناواقفیت۔ بواسیر یا ناسور یا کرم مقعد یا سنگ مثانہ یا ورم مثانہ و ران و پیڑو پر کھجلی پیدا کرنے والے امراض یعنی اعضاء تناسل کے قرب و جوار کے اعضاء کی ایسی بیماریاں جو نائزہ و ظروف منی پر دغدغہ پیدا کریں۔ باوجود استعمال غذا مقوی و عدم ریاضت مجرد رہنا۔ بوس و کنار زیادہ و نزول مین دیر کرنا۔

۲۔ دیسی اطبا نے اس مرض کے پانچ سبب بیان کئے ہین۔

اوّل برودت و رطوبت کے سبب قوت ماسکہ کا ضعیف ہونا۔ دوم منی کی کثرت وخون کا غلبہ ہونا۔ سوم۔ منی مین حدت و حرارت ہونا۔ چہارم اعضاء رئیسہ کے ضعف کے سبب تمام اعضا کا ضعیف ہونا۔ پنجم مجرائے قضیب کا فراخ ہونا۔

بعض نے صرف چار سبب لکھے ہین۔ پانچوین سبب کا ذکر نہین کیا۔

**علامات**۔ علامت اِس مرض کی یہی ہے کہ کبھی فرج مین قضیب کی داخل ہوتے ہی یا کبھی داخل ہونے سے پہلے انزال ہوجاتا ہے اور ایسے آدمیونکی قوت باہ چکہ ضعیف ہوتی ہے اور اکثر بلا انتشار کامل انزال کی نوبت پہنچتی ہے اور جب انزال ہوچکتا ہے تو تدرے قلیل تندی بھی فوراً ہوجاتی ہے جس سے مریض کو نہایت ندامت ہوتی ہے بلکہ بعض سوداوی طبیعت کے آدمیون کو تو ایسا وہم ہوجاتا ہے کہ بالکل اپنے کو نامرد سمجھتے ہین یا بعض موقع پر خودکشی کا ارادہ کرتے ہین۔ جب اِس مرض کی زیادتی ہوتی ہے تو عورتون کے ساتھ بات کرنے یا گھوڑے پر چڑھنے یا تیز چلنے یا پاجامہ کی رگڑ لگنے سے بھی انزال ہوجاتا ہے۔

۳- دیسی اطبا لکھتے ہین کہ قوت ماسکہ ضعیف ہو تو منی کثیر المقدار وسپید ورقیق بلا تندی نکلتی ہے۔ منی کی کثرت اُسکا قوام معتدل وقوت باہ قوی ہونے سے ثابت ہوتی ہے۔ منی مین حرارت ہو تو اُسکے نکلنے کیوقت جلدی وگرمی معلوم ہوتی ہے اور رنگ منی کا زرد وقوام پتلا ہوتا ہے۔ اعضاء رئیسہ ضعیف ہون تو تمام اعضا وقوت باہ بھی ضعیف ہوتی ہے۔ منی کی رقت وخامی اُسکے رنگ وقوام سے پہچانی جاتی ہے؛

**تشخیص**۔ قضیب کو چھونے وعجان وکمر کو دبانے ونائزہ مین سلائی داخل کرنے مریض کو درد ہو اور عجان یا ران مین چیٹیو نٹا چلنا یا چیکنے کیوقت عجان مین درد ہونا مریض بیان کرے تو یہ علامت لذع کی ہین اور اس حالت مین ظروف منی ونائزہ مین اکثر خون کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور مقوی وگرم غذا کھانے وریاضت نکرنے و قوی وصحیح سالم ہونے اور عمدہ منی نکلنے سے ثابت ہوتا ہے کہ منی کی جسم مین کثرت ہے۔ اور امور مذکورہ بالا مین سے کوئی بھی نہو تو ظروف منی کے مسترخی ہونے کا شبہہ ہوتا ہے۔

**انجام**۔ عموماً ہر شخص خصوصاً ایسا آدمی جو قوی وعمدہ ومولد منی غذا کھاتا ہو اور ریاضت نکرتا ہو پہلے بار جماع کرے تو ضرور جلد انزال ہو جاتا ہے جسکا کچھ مضائقہ نہین کیونکہ دوسرے یا تیسرے بار جماع کرنے سے یہہ شکایت خود بخود رفع ہو جاتی ہے یا شوق وصال یا دہشت وغیرہ سرعت انزال کا باعث ہون تو اسکا تدارک بھی کچھ مشکل نہین ہے لیکن نائزہ وظروف منی وغیرہ ذکی الحس ہون یا ظروف منی مسترخی ہو گئے ہون تو صحت دیر سے ہوتی ہے۔

بقول ڈاکٹر اکیٹن صاحب جماع کیوقت دخول ہوتے ہی یا دخول سے پہلے انزال ہو جائے

سبب انتشار کا نہ ہونا بڑی ناامیدی پیدا کرتا ہے مگر غنیمت ہے کہ یہ مرض علاج سے
اچھا ہو جاتا ہے۔
علاج - پہلی بار جماع کرنے سے انزال ہو گیا ہو تو دوبارہ یا سہ بارہ کرنے سے قوت کم ہو
جاتی ہے اور ایسے شخص کو مناسب ہے کہ عورت کے ساتھ زیادہ بوس و کنار نہ کریں بلکہ
انتشار ہوتے ہی مجامعت میں مصروف و متوجہ ہو جائیں۔ اور خیال کو دوسری طرف
متوجہ رکھیں۔ مگر بار بار ایسا ہو تو جماع سے محترز رہنا اور طبیب سے صلاح لینا اور علاج
کرانا چاہئے۔ کیونکہ جب مرض کی زیادتی ہو تو بالکل انتشار نہیں ہوتا اور ناامیدی
اور دل شکنی کی ترقی ہونے سے نہ تو جماع کا قصد ہو سکتا ہے نہ قابلیت ہوتی ہے
پس اس حالت میں تدابیر ذیل کرنا مناسب ہے۔
جلق یا اغلام وغیرہ کی عادت چھوڑ دیں۔ سوزاک یا بواسیر یا ناسور یا کرم مقعد یا سنگ مثانہ یا ورم مثانہ
یا ایسے ہی امراض موجود ہوں تو انکو مناسب علاج سے دور کریں۔ حشفہ پر رطوبت جمع ہو تو
تیل و گرم پانی و صابون کے ذریعہ سے صاف کریں۔ قلفہ لانبا ہو تو ختنہ کرا دیں۔
جماع کم ہو نیز ... یا گندہ یا مقوی غذائیں کھانے و ریاضت کم کرنے سے جسم میں
خون کی زیادتی ہو تو حسب ہدایات مندرجہ باب دوم جائز مجامعت کریں ورنہ تدابیر
مندرجہ باب دوم شہوت کم کرنے کے لئے کام میں لائیں۔ شہوت آمیز خیالات
و حرکات سے باز رہیں۔
تدابیر مذکورہ بالا سے اکثر اس عارضہ میں آرام ہو جاتا ہے۔
مگر نامردی وغیرہ میں نوع یعنی خارش وغیرہ ہو تو ان تدبیروں پر عمل کرنا چاہئے کہ عضو
کی حس زیادہ ہو گئی ہو تو رفتہ رفتہ کپڑے سے ہونے پر اکثر سرد پانی لگنے سے

سے صاف کرنے ٹھنڈی ہوا مین رکھنے دھاتی سلائی داخل کرنے کا عادی کرین۔

اگر نائزہ وغدہ قدامیہ وظروف منی یا اوعیہ منی مین خفیف ورم یا شدید اجتماع خون پایا جاے تو عجان وپیڑو پر خشک سینگیان لگائین یا مریض قوی اور اُسکے جسم مین خون کی زیادتی ہو تو جونکون کے ذریعے سے اُسکا دفعیہ کرین۔ نمکین جلاب شلاً چار یا پانچ ڈرام اپسم سالٹ کو چار اونس خیسانده سناء کے ساتھ ملا کر پلائین۔

ان ترکیبون کے بعد یا ان سے پہلے ان اعضا کی طرف سے خون کم کرنے والی دوائین جیسا کہ گوکھرو جتر کیب ۳۵ یا ارگٹ آف رائی کا سفوف بقدار پانچ پانچ یا دس دس گرین پیپرمنٹ واٹر کے ساتھ دن مین دو یا تین مرتبہ یا اکسٹراکٹ آف بلاڈونا یا برومایڈ آف پٹاسیم بمقدار مقررہ مندرجہ صفحہ کھلائین

اگر مقامات مذکورہ مین اجتماع خون مزمن ہو جیسا کہ بقول بلیک صاحب اکثر ہوتا ہے اور آدمی قوی ہو تو عجان وپیڑو پر مرکیوریل آئنٹمینٹ † ملنے یا پلسٹر لگانے سے فائدہ کی امید کیجاتی ہے۔

اور آہنی سلائی نائزہ مین داخل کرنا بھی کسیقدر مفید ہے مگر سخت عارضہ اس تدبیر سے رفع نہو سکے یا نائزہ کی سطح دانہ دار ہو تو بذریعہ خاص آلہ کے لیونر کاسٹک سے داغ دین یا پچکاری کا استعمال کرین اور ان ترکیبون کے ہمراہ خراش دور کرنے والی دوائین شلاً ہیڈریٹ آف کلورل یا برومایڈ آف کیمفر یا برومایڈ آف پٹاسیم یا اکسٹراکٹ آف بلاڈونا یا اکسٹراکٹ آف ہوپ یا اکسٹراکٹ آف ہائی ساسیس یا کافور یا افیون یا مارفیا یعنی افیون کا جوہر یا خراسانی اجواین وغیرہ

† یہ پارہ کا مرہم ہے جو نیلے رنگ کا ہوتا ہے اور انگریزی دوافروشون کی دوکان پر ملسکتا ہے

بھی بقدار مقررہ ضرور دینا چاہئے۔
اور سپٹر دکی طرف خون زیادہ ہو تو خاصکر بلاڈونا یا برومائیڈ آف پٹاسیم سے زیادہ
فائدہ ہوتا ہے۔
منی مین حدت پائی جائے تو سرد لعاب دار ادویہ مثلاً کاہو وخرفہ وبہدانہ وغیرہ کا شیرہ
یاقلمی شورہ بمقدار مقررہ دیتے اور جس مادہ کا غلبہ ہو اسکی اصلاح کرنے سے آرام
ہوجاتا ہے۔
حرام مغز مین اجتماع خون ہونا ثابت ہو تو کمر پہ پیچھے کی جانب پشت کے چھٹے مہرہ کے
قریب خشک یا پچھنے دیکر سینگیان لگانے اور بموجب مرض کے تدارک کرنے سے
فائدہ ہوتا ہے۔
مجاری وظروف منی کا ضعیف وسترخی ہونا پایا جائے تو مقوی ادویہ مثلاً کچلہ وفولاد
وکونین وسنکھیا وغیرہ کے مرکبات کا دینا فائدہ مند ہے چنانچہ اعضائے مذکور کے
ضعف کے ساتھ کمی خون کی علامات ہون تو مرکبات فولاد جیسے کسٹرڈ ۹۶ یاٹانک
مکسچر ۱۳ وغیرہ کا دینا چاہئے۔
کمی خون وغیرہ کے ہمراہ نظام عصبی کا ضعف بھی ہو تو سیرپ آف فاسفیٹ آف آئرن
۲۰ کا دینا بہتر ہے۔ باری کا بخار ودیگر نوبتی امراض ستاتے ہون یا تلی بڑھی
ہوئی ہو اور رنگ پھیکا اور کمئی خون کی علامات ہویدا وظروف منی کا ضعف ہو تو مرکبات
فولاد کے ہمراہ کونین ملا کر مثلاً نسخہ ۲۶ اور بغیر کمی خون نوبتی امراض ہون تو صرف
کونین یا سنکھیا کے مرکبات بلا آمیزش مرکبات فولاد دینا مناسب ہے۔
منی رقیق ہو تو بہ نسبت اور مرکبات کے ٹنکچر آف اسٹیل کا بقدار مقررہ یعنی

نسخہ ۱۲ دینا فائدہ بخش ہے۔
کمی خون کی علامات نہ پائی جائیں فقط دماغی محنت سے نظام عصبی کا ضعف ثابت ہو تو فاسفورس کے مرکبات یعنی فاسفیٹ آف سوڈا۔ فاسفیٹ آف لائم۔ فاسفورک ایسڈ وغیرہ یا جن چیزوں میں فاسفورس پایا جاتا ہے جیسے برادہ استخوان یا ثعلب وغیرہ بمقدار مقررہ یا ٹانک مکسچر ۱۲ یا معجون ۱۲۳ کے دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔
عضلات سست وکمزور ہوں تو کچلہ کے جوہر کی گولیاں ۹۹ مفید ہوتی ہیں۔
بسبب ضعف قوائے جسمانی ونفسانی انزال جلد ہوجاتا ہو تو مقوی ادویہ واغذیہ کا کھانا اور سونے سے پہلے کمر وپیڑو وعضو خاص پر آب سرد کا ترڑہ دینا مفید ہوتا ہے ہر قسم کے سرعت انزال میں انیون واکسٹرکٹ آف بلاڈونا کو بمقدار مقررہ بامنی طور پر اور تخم تمر ہندی مثلاً سفوف ۶۴ کامل طور پر مفید سمجھا جاتا ہے۔
۲۔ دیسی طبیب کہتے ہیں کہ قوت ماسکہ بسبب سردی وتری کے ضعیف ہو تو حب ایارج ۱۱ یا حب صبر ۳۲ یا معجون خیار شنبر ۱۳۲ کا جلاب دیں سویہ وسولی شلغم کے بیج اور نمک وشہد ملا کر تے کرائیں پیڑو وعجان وخصیتین پر روغن زنبق وآس ونرگس وشبت وقسط وزعفران کی مالش کریں۔ معجون وتجبث الحدید ۱۲۱ یا شہد انہ او جوش دیکر شہد ملا کر دیں۔ قلیہ خشک جس میں دارچینی وزیرہ پڑا ہو یا چنے کا شوربہ یا گوشت مرغ وکبوتر وکنجشک کھلائیں اس حالت میں سفوف ۶۰ و ۶۱ وسرد مزاجوں کو معجون فلاسفہ ۱۳۴ استعمال کرنا مفید ہے۔
خون کا غلبہ ومنی کی کثرت اچھی طرح سے ثابت ہوجائے تو فصد باسلیق کھولیں +

+ یاد رکھنا چاہئے کہ اس زمانہ میں اکثر ہندوستانیوں کی فصد لینا مضرت سے خالی نہیں اور یونانی اطبا کا بھی قول ہے کہ اس حالت میں بغیر غلبہ خون فصد کروانے سے روح حیوانی کا نقصان ہو کر سبب باہ ضعیف ہوجاتی ہے

کھانا کم کھلائیں۔ خون بڑھانے والی شے مثلاً گوشت وشراب سے پرہیز کرائیں سکنجبین
وشربت نارنج وآب انار وشربت انار ترش یا شربت غورہ یا شربت عناب
اسپغول کے لعاب یا سکنجبین کے ساتھ ملا کر پلائیں۔ نیلوفر وکافور وبنفشہ سنگھائیں
سونے سے پہلے پشت پر سرد چیز کا ضماد کریں۔ جماع کو زیادہ عرصہ گزرا ہو تو جائز
جماع کرائیں۔

منی میں حرارت ہو تو ہر صبح کو دس درم سکنجبین سادہ مثلاً دو درم خرفہ کے شیرہ کے
ساتھ دیں۔ یا تخم حماض کا شیرہ شربت خشخاش کے ساتھ پلائیں۔ چاول مسور
شیرہ خشخاش کے ساتھ کھلائیں۔ گلاب وکافور ونیلوفر کا سونگھانا اور دہن
نیلوفر ملنا اور دیگر سرد ادویہ کا ضماد کمرگاہ پر کرنا سرد پانی میں بٹھانا نافع ہے
اور اس صورت میں سفوف نمبر ۱۷۶ بھی مفید ہے۔
منی کی تیزی دور کرنے کے لئے شربت صندل پینا سرد ترکاریاں مثلاً کدو کی
ترکاری یا کاہو یا پالک کا ساگ کھانا بھی فائدہ مند ہے۔
اعضاء رئیسہ ضعیف ہوں تو مقویات مناسب سے انکی اصلاح کریں۔
حرارت کے سبب جلد انزال ہو جاتا ہو تو صندل وکافور وغیرہ کا اور برودت کے
سبب ہو تو کباب ودماغ ترماہا کا مرد کو قضیب پر ضماد وعورت کو حمول کرنا فائدہ
مند ہوتا ہے۔
اگر منی کی رقت وخامی سے بدنو ہو تو بہنا ہوا گوشت وخشک قلیہ جیسے دال چینی وغیرہ
کھلائیں۔ بہدانہ کا استعمال کریں۔ نسخہ نمبر ۱۷۱ دیں۔

٭ تریاستک دوائیں کپڑا اتر کر کے متعدد ایام میں رکھیں تو اس عرق ملتوں میں گرمیاں نہیں ہوتیں کبوتر سبحہ

یہہ عارضہ پیدائشی ہو تو اوس کو علاج سے کچہ فائدہ نہین ہوتا ۔
۳ ۔ بید لکہتے ہین کہ گولی ۹۸ کہانے سے باہ کا ضعف زائل ہوجاتا ہے اور انزال دیر مین ہوتا ہے ۔

# بحالت جماع انزال نہونا

مجامعت کیوقت انزال نہو تو اوسکو ضرور نامردی مین داخل کیا جائیگا کیونکہ اس صورت مین جو بڑی غرض جماع کی ہے وہ حاصل نہین ہوتی یعنی عورت حاملہ نہین ہوسکتی ۔ صورت مذکورہ کے وقوع کا یہہ سبب ہے کہ جب بدن مین طاقت و خون کی کثرت ہو تو تندی و شہوت اس شدت سے ہوتی ہے کہ مجاری منی بند ہوجاتے ہین جس سے مجامعت کیوقت منی خارج نہین ہوتی یا مرگی کے مریضون کو مجامعت کرتے کرتے باری آجائے تو بوجہ تشنج کے منی نہین نکل سکتی ۔
علاج ۔ خون کی کثرت و شہوت کی زیادتی ہو تو مسہل سے تنقیہ کرین ۔ ہلکی و پتلی غذا کہلائین ۔ مقوی و مولد منی اغذیہ سے پرہیز کرائین ۔ افیون بمقدار مقررہ دین ۔ مرگی والون کو اول تو مجامعت کرنا مناسب نہین ہے اور جو کرنا ہو تو ایام غیر نوبت مین کرین ۔

# بے محل منی خارج ہونا

مزمن سوزاک یا کسی اور عارضہ کے سبب مجرائے بول یعنی نائیزہ مین تنگی ہو تو مجامعت کے وقت منی خارج نہین ہوتی بلکہ مثانہ مین چلی جاتی ہے اور بعد جماع کے جب مریض پیشاب کرتا ہے تو اوسکے ساتھ خارج ہوتی ہے ۔

**علاج** - اِس کا علاج یہی ہے کہ سوراخ قضیب کی تنگی دور کرنے کی کوشش کریں مگر یہ بات بغیر علاج جراح کامل کے حاصل نہیں ہوسکتی۔

# عضو خاص کی سستی

کثرت جماع خصوصاً جلق و اغلام کے سبب غیر معمولی رگڑ لگے یا زیادتی اخراج منی یا دیگر عوارض سے جسم لاغر و کمزور ہو جائے تو قضیب کے عضلات و اعصاب سست و ڈھیلے ہو جاتے ہیں - حس و حرکت میں بھی فرق آجاتا ہے قضیب پر رگیں ابھری ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ کسیطرف اکثر بائیں جانب کو قضیب میں خمی ہوتی ہے - انتشار کم یا بالکل نہیں ہوتا - یا کبھی یہہ صورت ہوتی ہے کہ زن و مرد مجامعت کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اوسوقت انزال ہوتا ہے جب فالج خاصکر زیرین دھڑ کے فالج کے سبب اعضا تناسل بھی مفلوج ہو جائیں تو اونکی حس و حرکت زائل ہو جاتی ہے۔

**علاج** - فالج ہو تو اسکے مطابق علاج کریں جب فالج میں آرام ہوگا تو قوت باہی درست ہو جائیگی - قضیب کی کجی دور کرنے کے لئے گو کہ بہت سے نسخے ویسی کتابوں میں لکھی ہیں لیکن بعض ڈاکٹروں کا قول ہے کہ یہ علامت رفع نہیں ہوتی اور درحقیقت تجربہ سے ایسا ہی دیکھا گیا ہے کہ کجی کما حقہ دور نہیں ہوتی۔ دیگر شکایات جو جسمی کمزوری و قضیب کے عضلات و اعصاب کی سستی و استرخا سے پیدا ہوتی ہیں اُسکا علاج یہی ہے کہ مقوی غذائیں مثلاً دودھ و انڈے و گوشت وغیرہ جو میسر و مزاج کے موافق ہو حسب برداشت کھلائیں - مقوی و حار ادویہ جیسا کہ تیلینی مکھی و کچلہ و فاسفورس و فولاد کے مرکبات ۱۲۱ ، ۱۲۲ ، ۱۲۳ میں سے جو مناسب ہو دیں حار ادویہ

مثلاً چنگیز تکسولیکا دیامہ دہن ۲۵ کی مالش یا پوٹلی ۱۳ کی قضیب پر سینک کرین ۴ - دلیسی کبیب کہتے ہین کہ قضیب مین استرخا و سستی چار طرح سے ہوتی ہے - ایک تو جسم کے ضعیف ولاغر ہونے سے - دوسرے کثرت جماع کرنے سے چنانچہ ان دونون کا تو بیان ہو چکا دیکھو صفحہ تیسرے سردی یا گرمی یا خشکی کے سبب زیرین حصہ جسم مین ریح کم پیدا ہو تو قضیب مسترخی ہو جاتا ہے مگر اس مین شہوت بالکل باطل نہین ہوتی بلکہ ضعف انتشار رہتا ہے کیونکہ بدن کی قوت و اعضا کی سلامتی مین کچھ فرق نہین آتا صرف یہہ بات نئی دیکھی جاتی ہے کہ ریح پیدا کرنے والی غذا سے بھی انتشار نہین ہوتا لیکن کبھی تو نفخ کا ہونا حرارت کی کمی و رطوبت کے نقصان سے ہوتا ہے اور جب ایسا ہو تو کھانا کھانے کے بعد خاصکر جب مرطوب و حار غذا کھائی ہو تو شہوت قوی ہوتی ہے - کبھی بلکہ اکثر حرارت نہونے سے نفخ نہین ہوتا اور اس صورت مین بھوک و تیز حرکات و تیز و گرم کرنے والی ادویہ و اغذیہ کے استعمال کیوقت تندی ہوتی ہے پس اسکا علاج یہہ ہے کہ رطوبت کی کمی ہو تو حمام و تر چیزون کی مالش کرین - باقلا و چنے و تازہ دودہ و تدرے دارچینی بطور غذا و مقوی باہ ادویہ جو بہت گرم نہون وہ بطور دوا کھائین - حرارت ہو تو گرم کرنے والی معجون کا کھانا و گرم چیزونکی مالش کرنا مناسب ہے -

زیرین حصہ جسم مین ریح کم پیدا ہونے سے ضعیف باہ ہو تو ماء اللحم کھلانے و دوا ۱۹ کی مالش قضیب پر کرنے سے فائدہ ہوتا ہے - چوتھے نفخہ بلغمی یا پانی مین بہت عرصہ تک ایستادہ رہنے یا برف پر بیٹھنے کے سبب مزاج اعصاب کا فاسد ہوکر اوس عضو کی حس و حرکت باطل ہو جاتی ہے جہان وہ اعصاب پھیلتے ہین - اس حالت

مین رقیق منی بلا انتشار آسانی سے نکلتی ہو قضیب کی حس و حرکت ۔
ہے اور روز بروز پتلا پڑتا جاتا ہے۔ ٹھنڈا پانی ڈالنے سے حسب کی بتیی نقصان کے
سکڑ جاتا ہے یا بالکل نہین سکڑتا مرض سخت و دیرینہ ہو جائے توضعف ولاغری
قضیب کی زیادتی وصحت سے ناامیدی ہو جاتی ہے اور ایسے شخص کو عربی مین عنی کہتے
ہین۔ اگر مرض سخت و دیرینہ نہو تو اسکو علاج پذیر سمجھنا چاہیے۔ چنانچہ اس کا
علاج شل فالج کے کرنا مناسب ہے۔
استرخا یا جلق سے قضیب مین سستی آجائے تو روغن ۵۵ کے قضیب پر
مالش کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔
امراض باردہ و استرخاء قضیب مین نصف ماشہ منڈی کا چوبہ ۱۰ پان مین
رکھکر دینا یا ماہ زیادہ ہونے کے لئے اکتالیس روز تک چھ ٹانک روغن
منڈی کا کھانا مفید ہوتا ہے۔
۳۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ جلق وغیرہ سے آدمی نامرد ہو جائے تو نسخہ ۱۱
کھلائین اور ضماد ۷۵ یا ۸ قضیب پر کرین تو فائدہ ہوتا ہے۔
۴۔ حکیم محمد ہادی حسن خانصاحب پوٹلی ۱۲ و ۱۵ کو قضیب کے اعصاب کی اس
سستی دور کرنے کو مجرب بتاتے ہین جو بسبب جلق وغیرہ کے لاحق ہوئی ہو۔

## کجی یا کوتاہی

ہمنے تفصیل نامردان شبہ کے بیان مین (دیکھو صفحہ ) لکھا ہے کہ قضیب
چھوٹا یا ٹیڑھا یا مرض یا زخم سے اسکا اگلا حصہ کٹ جائے مگر منی صحیح سالم ہو

- یا دہوتا ممکن ہے اور ڈاکٹری کتابوں مین کوتاہی یا کجی کا علاج جب کی خرابی سے
ہونا دیوان ہونیکے جب اعضا کامل ہوجاتے ہین کسی عضو کا بڑہنا چاہتے بانجہ
ہونا مگر دیسی طبیب لکھتے ہین کہ ذکر چہوٹا یا ٹیڑہا یعنی نیچے کو جہکا ہوا اور مینڈہا ہونا -
بہری ہوئی یا حشفہ ٹیڑہا ہو تو جگہہ پر نطفہ نہ پہونچنے کیوجہ سے حمل قرار نہین پاتا اور خون
ماہی تندی ہو مگر حمل ٹہرانیکی قابلیت نہو تو ضرور رادسکنہ امر دیکھا جائیگا -

علاج - عکوتاہی کا ترکیبی علاج اونکے نزدیک یہ ہے مجامعت عورت کے سرین
کے نیچے تکیہ رکھین اور انزال کے وقت عورت کو اپنی طرف بانیچہ کہینچین تاکہ نطفہ جائے مقرر
تک پہنچ جائے - اور دوا جو قضیب کو دراز کرتی ہے وہ خراطین یعنی کینچوا ہی جس کو
خشک کرکے پیس کے روغن کنجد مین ملاکر لگاتے ہین اور طلاء ۲۸ بھی مفید ہے مگر جو
دوا درازی کے لئے لگائی جائے اوس سے پہلے کئی بار عضو خاص کو موٹے کپڑے
سے آہستہ آہستہ اسقدر رگڑین کہ وہ سرخ ہو جاے - پہر دوا لگائین -

ستر قضیب مین کجی ہو تو روغن ... وغیرہ چند روز ملین کہ نرم ہوجائے پہر کہینچکر
سیدہا کرین اور کسی صاف سیدہی چیز پر رکھکر باندہین اگر اس سے فائدہ
نہو تو جراح سے علاج کرائین تاکہ وہ خمیدہ طرف کی رباط کو تدریجاً
چیز پر رکھکر اوس وقت تک باندہے رکھے کہ زخم اچھا ہوجائے -

بنچے حاملہ ہونا ہشتم پردہ بکارت کی خرابی سے حاملہ ہونا نہم فرج کی خرابی سے بانجھ ہونا۔ دہم اوعیہ منی کی خرابی سے بانجھ ہونا یازدہم خصیہ زنان کی خرابی سے بانجھ ہونا دوازدہم رحم کی خرابی سے بانجھ ہونا سیزدہم حیض بند ہونے سے بانجھ ہونا چہاردہم دقت کے ساتھ حیض آنے سے بانجھ ہونا پانزدہم کثرت کے ساتھ حیض ہونے سے بانجھ ہونا شانزدہم اجزاء رطوبت مخصوصہ سے بانجھ ہونا۔

## عجیب الخلقت ہونیسے بانجھ ہونا

کبھی تو عجیب الخلقت عورت ایسے ہوتی ہے کہ بظر کی کلانی یا خروج الرحم کے عارضہ کے سبب اوس کو مرد سمجھا جاتا ہے جیسا کہ فرانس مین دو عورتون کو بوجہ مرض ہونیکے مرد خیال کیا گیا تھا مگر عند التحقیقات اون کا عورت ہونا ثابت ہوا کبھی مرد اسطرح نامرد کے مثل ہونے سے مرد کو عورت جانا جاتا ہے جیسا کہ ڈاکٹر ولسن وحال کی تحقیقات سے سبب مندرجہ الیس سالہ اٹھارہ برس کی منکوحہ مرفتین ہوکر شوہر کے سوا غیر مرد کے ساتھ مقاربت کرنا جو معلوم ہوا اکے صاحب بال موجود۔ فی زمانہ مین بھی اوسکا رواج نہین رہا اور نہ کوئی مہذب آدمی اس بدفعلی کو پسند کر سکتا ہے بدیں وجہ جو عورت اپنے منکوحہ کے ساتھ حاملہ نہین ہوسکتی اوسکو عقیمہ اور لا علاج ہی سمجھا جاویگا۔

## صغیر یا ضعیف ہونیسے حاملہ نہونا

جس عمر سے حیض آتا شروع ہوا اور جب تک حیض آتا رہے اور اعتدال قابل

سے مردونکا سا خصیہ معہ حبل الخصیہ کے تھا اور دوسرا خصیہ بادام کی مانند دوسری طرف موجود تھا اور کولھے کی بناوٹ مردونکی سی تھی۔
ڈاکٹر صاحب لکھتے ہین کہ ایسے شخص کا مقدمہ عدالت مین دائر ہوتا تو ہم اسکو مرد کے حقوق پانیکا مستحق سمجھتے؛

کبھی دونون جنس کے یعنے مردانہ و زنانہ آلات کچھ کچھ پائے جاتے ہین یعنے ایکطرف مردونکا سا خصیہ ہوتا ہے دوسری طرف عورتونکا سا شرمگاہ مردون سے ملتی ہوئی ہوتی ہے اور پستان عورتونکی مانند ابھری ہوئی۔ یا شرمگاہ کچھ عورتون کی سا ہوتی ہے اور پستان وغیرہ ندارد و قضیہ مختصر بہت قسم کی عجیب الخلقت عورتین ہوتی ہین جنکا حاملہ ہونا کیا بلا تشریح بعد مرگ اسکے مرد یا عورت ہونے مین بھی شبہ رہتا ہے اور زندگی کی حالت مین کچھ تمیز ہوتی ہے تو ان علامات سے جو باب دوم مین لکھی گئی ہین پس لہائے فرج وغیرہ کی تفتیش کو مستثنے کرکے عجیب الخلقت عورتون کو عموماً بانجھ ہی کہہ سکتے ہین اور ایسی پیدائشی حالتونکا کچھ علاج بھی نہین ہو سکتا۔

## ایک مرد سے حاملہ نہ ہونا دوسرے سے عقیمہ ہونا

ابھی تک ٹھیک سبب تو معلوم نہین مگر حال کے محققین نے لکھا ہے کہ جیسے بعض مرد کسی خاص عورت کے ساتھ مجامعت نہین کرسکتا اسی طرح بعضے عورت بھی ایک مرد کے ساتھ عقیمہ ہوتی ہے اور دوسرے مرد کے ساتھ مجامعت کرنے سے حاملہ ہو جاتی ہے جیسا کہ چند مثالون سے معلوم ہوا ہے کہ بعض زن و مرد کو نکاح کئے ہوئے مدت دراز گذر گئی اور فقط صاحب اولاد نہوئے مگر جب طلاق ہونیکے بعد نکاح ثانی کیا تو

دونون کے اولاد ہوتی - اور یہ بات صرف نئی تحقیقات سے ہی نہین ثابت ہوتی بلکہ اسکا پتہ پرانی کتابون مین بہی ملتا ہے جیسا کہ ہندوون کی مذہبی کتاب یاگیوالک اسمرتی کو شست ویشتم اشلوک مین لکہا ہے کہ جب عورت کو اپنے شوہر کے ساتھ مجامعت کرنے سے اولاد نہ پیدا ہوا ور آیندہ امید ہو تو زمانہ حیض مین اپنے باپ وغیرہ بزرگون سے اجازت لیکر اپنے دیور یا کسی اور ایسے رشتہ دار کے ساتہہ اوسکے تمام جسم مین گہی ملواکر حاملہ ہونے تک مقاربت کر سکتی ہے پس اس قدیمی قانون سے ظاہر ہوتا ہے کا دس زمانہ کی دانشمند توانین بہی جانتے تھے کہ عورت کا ایک مرد کے ساتھہ عقیمہ اور دوسرے کے ساتہہ حاملہ ہونا ممکن ہے -

اور اگر مرد کے مرد ہونیکی حالت مین ایسے فعل کی ضرورت پڑنا تصور کیا جاوے تو ہو نہین سکتا کیونکہ اوسی قانون کی رو سے بغیر آزمایش کئے شادی کرنا جایز ہی نہ تہا پہر کسطرح نامرد سے شادی ہو جاتی اور اس فعل کی ضرورت پڑتی اگرچہ پرانی کتابون وحال کی تحقیقات سے بسبب مندرجہ پیشانی کا ثبوت ملتا ہے مگر منکوحہ عورت کا اپنے شوہر کے سوا غیر مرد کے ساتہہ مقاربت کرنا چونکہ تہذیب کے خلاف ہے اس سببسے ہندوون مین بہی اوسکا رواج نہین رہا اور نہ کوئی مہذب آدمی اس رواج کو پسند کر سکتا ہے بد نتیجہ جو عورت اپنے منکوحہ کے ساتہہ حاملہ نہین ہو سکتی اوسکو عقیمہ اور لاعلاج ہی سمجہا جاویگا -

## صغیر یا ضعیف ہونیسے حاملہ نہونا

جس عمر سے حیض ہونا شروع ہوا اور جبتک حیض آتا رہے اور آعضاے تناسل

بچاس یا پچپن برس کے بعد حمل قرار نہین پا سکتا کیونکہ اس عمر مین خصیتہ الرحم سکڑ کر چھوٹے ہو جاتے ہین -

علاج - آلات تناسل کا کوئی مانع نہو تو صغر سنی یعنے نو برس کے بعد اور کبر سنی یعنے ساٹھ پینسٹھ برس سے پہلے کی عمر مانع حمل نہین ہے اورت اوسکو بانجھ کہتے ہین - اور زیادہ عمر تک بچہ کی ماہو نیکے لئے وہی سب تدبیرین کارآمد ہو سکتے ہین جنسے جسمی قوت قائم رہے یعنے گرمی جاڑے برسات مین کھانے پینے سونے رہنے وغیرہ کل قواعد حفظ صحت (جسکا بیان جنسے ہدایت الوسم مین لکھا ہے) کی پابندی کرین - کثرت مجامعت وغیرہ سے احتراز واجب جانین - پہلی مردون کی یاد مین غمگین بیٹھنے اور غیرونکا شکوہ کرنے وساس نند وغیرہ سے لڑنے - وتمام بداخلاقیان جو بڑا سبب جانکاہی وکمزوری کا ہوتی ہین اُنسے پرہیز رکھین - مفروضہ مذہبی عبادت وشوہر وبزرگون کی اطاعت بچون اور چھوٹون پر شفقت کرین غرضکہ جنسے طبیعت کو فرحت وقوت حاصل ہوتی ہے ان کامون مین مصروف رہین - بچہ یا آپ کسی مرض مین مبتلا ہو تو جادو ٹونے جھاڑے پھونکے مین وقت ضایع نکرین بلکہ کسی طبیب یا ڈاکٹر سے علاج کرائین - غیر مردت پردہ کرنا ایک نہایت عمدہ رسم اور بڑا اچھا طریقہ ہے لیکن کوئی مرض پوشیدہ مقامات کا بھی ہو تب بھی اُسکو نہ چھپا دین اور پردہ کی احتیاط مدنظر رکھکر اپنے شوہر یا کسی بزرگ کے ذریعہ سے معالجہ کرانے مین شرم نکرین ضعف یا اور کوئی سبب مانع نہو تو اپنے بچہ کو آپ ہی دودھ پلانا بہتر ہے مگر سوائے خاص وجوہات کے نو مہینے یا برس دن سے زیادہ دن تک نہ پلائین اور بعض بے تہذیب عورتین چار برس تک جو دودھ پلاتی ہین اوس طرح

صحیح سالم ہوان تو حمل قرار پانے مین کوئی شک نہین ہوتا - اور اگرچہ حیض ... ... وبند ہونے کے ایام مین اختلاف ہے جیسا کہ حصہ اول مین ہم لکھ چکے ہین مگر ... ہندوستان مین بارہ تیرہ برس کی عمر مین حیض شروع اور چالیس پچاس برس کی عمر مین بند ہوجاتا ہے -

اگرچہ بعض دفعہ حیض کے آنے بغیر بھی مادہ جنین کا خصیون سے نکلکر رحم مین آتا اور حمل قرار پاتا ہے (جیسا کہ ایک سینتالیس سالہ عورت نے جسکا دو برس سے حیض بند ہو گیا تھا یہ سمجھکر کہ اب حمل نہ ٹھرلیگا زنا کرایا اور حاملہ ہوگئی) مگر پھر بھی کلیہ قاعدہ یہی ہے کہ حمل سے پہلے حیض کا معمولی جاری ہونا ایسا ہے جیسا درختون مین پھل سے پہلے پھول لگتا ہے پس جس حالت مین حیض کے شروع ہونے وبند ہونیکے ایام مختلف ہین تو ضرور حمل قرار پانے کے ایام مین بھی اختلاف ہونا چاہیے چنانچہ معتبر شخصون نے کم سے کم آٹھ برس + اور زیادہ سے زیادہ چوّن بلکہ بعض کے چونسٹھہ برس کی عمر مین بچہ کا ہونا بیان کیا ہے - اور اس اختلاف کا سبب سوا چند ہستثنے صورتون کے علی العموم مزاج وآب وہوا وحیثیت وطریق معاشرت ہے یعنے بہ نسبت نازک مزاج یا خراب آب وہوا مین رہنیوالی یا غریب یا بے تہذیب ومغموم عورت کے قوی مزاج وعمدہ آب وہوا کی باشندہ وامیر وباتہذیب وخوش دل عورت تھوڑی عمر سے بڑی عمر تک بچہ کی ماں ہوسکتی ہے - لیکن اکثر

+ اخبار حافظ صحت مین بحوالہ لینسٹ نمبر ۱۴ مطبوعہ اپریل ۱۸۹۷ء لکھا تھا کہ ڈاکٹر ڈواہ نے ایک ایسی عورت کو جنایا جسکو ایک برس کی عمر سے حیض آنے لگا تھا اور آٹھوین برس حاملہ ہوئی اور آٹھ برس دس مہینے کی عمر مین ۷ پونڈ وزن کا لڑکا جنی جو تھوڑی دیر بعد مرگیا +

پچاس یا پچاس روپیہ (؟)
چھوٹے

## جسمی عوارض سے حاملہ نہونا

جسمی عوارض سے ہمارا یہ مطلب ہے کہ علاوہ امراض آلات تناسل کے کوئی اور مرض نہو جیسا کہ اندرونی بواسیر یا مقعد و فرج کے بائین ناسور ہونے سے مباشرت مین دقت ہوتی ہے یا دیگر امراض کے سبب جسم ضعیف و کمزوری ہونے سے مجامعت کی طرف رغبت نہین ہوتی پس ایسی صورت تو نہین عارضی طور پر حمل قرار نہین پاسکتا۔

علاج - اصل سبب کو دور کیجئے جو عارضہ لاحق ہو اُسکا علاج کرائین اور ضعف وغیرہ رفع کرنیکے واسطے مقوی غذا اور وہ دوائین دین جنکا ذکر باب پنجم مین ہوگا ؎

۳ - دیسی طبیب کہتے ہین کہ حمل قایم نہ ہونیکے اسباب عورت کے مادہ مین ہون تو دو صورت رہتی ہے یا کوئی اور مرض یا تخمہ یا تشنج کا عارضہ ہوتا ہے یا عورت کی منی مین ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ مرد کی منی کو خراب کر دے یا دل یا دماغ یا معدہ یا جگر ضعیف ہون تو حمل قرار نہین پاسکتا ؎

اس کا علاج یہ ہے کہ دل یا دماغ وغیرہ ضعیف ہون تو اُنکو تقویت دینے کے لئے اون تدابیر کو کام مین لائین جنکا باب سوم صفحہ مین ذکر ہو چکا ہے اور اوس کے علاوہ تخمہ یا تشنج وغیرہ کوئی جسمی مرض ہو تو اُسکا علاج حکیم سے کرائین ؎

کے موافق ہو مناسب مقدار مین کہائین - روٹی جو دینے کی بنسبت گیہون کے بہتر ہے
سیال شے کم پئین - آب سرد سے روز غسل کرنا - گھر کے کاروبار مین مصروف رہنا و
دیگر تدابیر مندرجہ باب سوم کو عمل مین لانا چاہئیے - لکھتے ہین کہ آلمن صاحب کی اینٹی فیٹ
نامی دوا بھی ہر ہفتہ ایک سیر سے دو تین سیر تک وزن کم کرتی ہے [illegible]
ہے - دیسی طبیب لکھتے ہین کہ عورتون کو بھی فربہی کی زیادتی سے وہی نقصان ہوتے ہین
جنکا ذکر مردون سے نامردی کے بیان مین ہو چکا اور حمل نہ قرار پانے کا یہ سبب ہے کہ فربہی سے
عورتون کی منی کا نقص کامل نہین ہوتا اور ثرب یعنی چربی کی چادر حائل ہونے سے مرد کا
نطفہ رحم مین نہین پہنچتا اور اگر پہنچ جائے تو چادر مذکور کی فراہمی سے منجمد سا قطرہ ہو جاتا
ہے - فربہ عورت کا پیٹ حد سے زیادہ بڑا اور اونچا ہوتا ہے چلنے مین سانس چڑھ جاتی
ہے - ترنج تنگ رہتی ہے - شکم مین ریح و درد ہو تو تکلیف پہنچتی ہے [illegible]

اور کہتے ہین کہ یہ بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو چربی کی زیادتی سے - دوسرے گوشت کی
جب چربی زیادہ ہو تو عروق و گذرگاہ کے دبنے سے خون حیض بند ہو جاتا ہے - اور گوشت
کی زیادتی ہو تو غیر حرارت پیدا ہوتا ہے اسکا گوشت بڑھنے کے سبب سے حیض بند رہتا ہے -
علاج اسکا یہی ہے کہ مردون کی فربہی کم کرنیکی تدبیرین جو باب سوم مین بیان ہوئی ہین انکو
کام مین لائین - فربہی سے خون حیض بند ہو تو بذریعہ [illegible] یا اسہال تنقیہ کرکے سینگ
کرین اور حیض جاری کرنے والی دوائین کھلاوین - اور نوبت ہے تو پیر و پر پچھنے فصد
ہائین کہولین - یا طریفل صغیر [illegible] معجون کمونی [illegible] دوا الکبریت [illegible]
جیسا الک منتہی [illegible] بھی فربہ کو لاغر کرنیکے لئے دیتے ہین ۔
سو فربہ کے لاغر کرنیکو یہ لوگ وہی تدبیر کام مین لاتے ہین جن کا باب سوم مین
ذکر ہوا ۔

## عوارض اتفاقی سے بانجہ ہونا

اتفاقی عوارضات جو عقر کا باعث خیال کئے جاتے ہین یہہ ہین ۔
پہلا انزال عورت فوراً و پیچھے کبھی ہو تو ویسی طبیب کہتے ہین کہ حمل قرار نہین پا سکتا اور
یہہ بات دور از قیاس نہین ہے کیونکہ مرد کی منی عورت کے خصیون کے دانون سے
جب ملتی ہے تب نطفہ قرار پاتا ہے پس قبل ملنے منی کے دانے مذکور کے عورت انزال کر
ہو تو ضرور ہے کہ حمل قرار نہ پاسکے - اسکا علاج یہی ہے کہ قواعد حمل مندرجہ باب دوم
پر زن و مرد کو عمل کرنا اور بذریعہ مجامعت کے تہوڑی دیر اسی حالت مین رہنا چاہئے
دیسی طبیب کہتے ہین کہ غم و غصہ و خوف و بہوک کی حالت مین مجامعت کرنے سے

عورت حاملہ نہین ہوتی مگر ڈاکٹرون کی تحقیقات وتجربے سے ثابت ہوگیا کہ شراب وافیون وغیرہ کے نشہ وخواب مین اور صرف ایکبار صحبت کرنے سے عورت حاملہ ہوجاتی ہے اور غالباً خوف وغصہ وغیرہ بھی مانع حمل نہین ہوسکتا کیونکہ شب زفاف وزنا بالجبر کی حالت مین عورت خائف ہوتی ہے مگر حمل قرار پاجاتا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوچکا ہے کہ بیاشرت کے وقت عورت کو خواہش شدید پر جوش ہونا یا مرد کے ساتھ محبت ورغبت رکھنا حمل کیلئے ضرور نہین ہے لیکن تاہم مجامعت کے آداب یہی ہین کہ اس وقت خاص مین زن ومرد خوش ہون اور کوئی خوف یا کھٹکا نہو ✤

اہل تجربہ کہتے ہین کہ بکثرت مقوی غذا کھانے وآرام مین رہنے سے بھی عورت بانجھ ہوجاتی ہے اور یہ دیکھا بھی گیا ہے کہ بعض عورتین عامل یا سیانون کے کہنے سے اولاد کے لئے ہر مہینے کی اکادشی کا برت یا ہر ہفتہ مین ایک روزہ رکھنا اور کچھ پوجا پاٹ کرنا یا نماز وظیفہ پڑھنا شروع کرتی ہین تو حاملہ ہوجاتی ہین شاید اسکا سبب یہی ہوگا کہ مقوی غذا وآرام وغیرہ سے جو بے اعتدالی ہوتی ہے وہ سبب روزہ وغیرہ کے رفع ہوکر حمل قرار پاجاتا ہے ✤

بعض عورتین جلدی یعنی تھوڑی عمر سے بچے جننے لگتی ہین اور بعض باوجود صحت زن وشو کے بڑی عمر مین جاکر صاحب اولاد ہوتی ہین جیسا کہ ایک عورت کی تیس برس کی عمر مین شادی ہوئی اور ۴۸ برس کی عمر مین بچہ جنا۔ اسکا سبب بعض طبیب حیض کی خرابی سمجھتے ہین اگر ایسا ہو تو سبب کو دور کرین ✤

## کثرت مجامعت یا جلق سے حاملہ نہونا -

اکثر کثرت مجامعت و جلق کے سبب فرج و رحم مین حس کی زیادتی یا اسمین ضعف یا سوزش یا کثرت حیض وغیرہ عوارض لاحق ہونے سے عورت کو حاملہ ہونے کی قابلیت نہین رہتی جیسا کہ اُن عورتون کی حالت پر غور کرنے سے ثابت ہوا ہے کہ جنھون نے کسبی ہونیکے زمانہ تک بچہ نہین جنا مگر تائب ہونیکے بعد اکثر حاملہ ہوگئین اور اسکے مصداق مین ڈاکٹر رحیم خان صاحب لکھتے ہین کہ ایک پچیس سالہ قوی عورت کو اوسکا خاوند بوجہ سمجھ نہونیکے عقیم خیال کرتا تھا مگر حال دریافت کرنے سے عورت کا صحیح سالم ہونا ثابت ہوا اور مرد کو دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ وہم کے سبب اپنی رجولیت مین فرق سمجھکر طب کی کتابون مین سے مقوی باہ دوائین دیکھ دیکھ کر بناتا اور کھاتا اور شب و روز مجامعت مین مصروف رہتا تھا اور یہی سبب مانع حمل تھا چنانچہ اوسکو کثرت مجامعت سے باز رکھنا چاہا تو وہ نہ مانا مگر اتفاقیہ سردی لگنے سے عورت کی رحم مین اجتماع خون ہوکر حیض بدقت آنے لگا اور مرد کو مجبوراً اُن خیالات سے پرہیز کرنا پڑا تو مناسب علاج سے عورت کے مرض عسر الحیض مین بھی آرام ہوگیا اور چند روز مرد کے علیحدہ رہنے و اصل سبب (یعنی کثرت مجامعت) کے دور ہوجانیسے وہ حاملہ بھی ہوگئی ؛

**علاج** - اصل سبب کو دور کرین یعنی جلق کی عادت ہو تو پند و نصائح سے چھڑا دین - رحم یا خصیۃ الرحم کی خراش یا اجتماع خون کے سبب شہوت زیادہ ہونے سے اس فعل بد کی عادت پڑ گئی ہو تو اصل مرض کا علاج کرین - کاروبار خانگی مین مصروف رکھین گرم چیزین نہ کھانے دین - سخت بستر پر کسی ہوشیار ضعیفہ کے ساتھ سلا دین

اندام نہانی مین کاسٹک لگاوین جب کوئی تدبیر کارگر نہو تو کلے ٹورس یعنی بظر کو کاٹ ڈالین مجامعت کی کثرت ثابت ہو تو مرد کو اس فعل سے کچھ عرصہ تک باز رکھین اور کتاب ہذا کے باب دوم مین جو بیان اوسکے متعلق ہے وہ پڑھ کر سنائین اور جب عورت حیض سے فارغ ہو مجامعت کرنیکو کہین۔

اگر کثرت مجامعت یا جلق وغیرہ کے سبب سے خراش یا رحم مین سوزش وغیرہ ہو تو اوس کو مناسب علاج سے دور کرین جیسا کہ آئندہ ذکر ہوگا ۔

۲۔ دیسی طبیب کہتے ہین کہ کثرت مجامعت سے رحم مین گرمی ورم وشقاق رحم وغیرہ ہو جاتا ہے ۔

ورم گرم کا بیان رحم کی بیماریون مین ہوگا۔ رحم مین شقاق ہو تو مقام ماؤف پر سرخی ورد رہتا ہے اور درد از ہے اوسکی زیادتی ہوتی ہے۔ اور گردن رحم مین شقاق ہو تو بوقت مجامعت ذکر پر خون لگجاتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ مرہم یا سلیقون ۱۱۹ مین قدرے بط اور مرغی کی چربی ملا کر لگائین یا مغز ساق گاؤ مین روغن بنفشہ ذرہ ذرہ ملا کر لگائین ۔

## پردۂ بکارت کی خرابی سے حاملہ نہونا۔

پردۂ بکارت سخت یا دبیز ہو یا اوسمین بالکل کوئی سوراخ نہو تو حاملہ نہونیکا گمان ہوتا ہے مگر بہت سی مثالون سے باوجود موجود ہونے پردۂ بکارت حمل قرار پاجانا ثابت ہوچکا ہے چنانچہ کسی آر فرانسس صاحب نے لکھا ہے کہ ایک میم صاحبہ بغیر پھٹنے پردۂ بکارت کے حاملہ ہوگئی تھین اور بچہ کا سر نکلنے کیوقت اوس جھلی مین شگاف ہوا اور

ڈاکٹر گئی صاحب نے بقول بیکل صاحب پانچ مہینے کا وضع حمل ہونیکے وقت پردۂ بکارت کو گول ڈھنگ پایا جانا بیان کیا ہے اور وینا کے پیر و فیسر بروں صاحب نے لکھا ہے کہ تنقیب پردۂ بکارت کے پار ہو صرف فرج کی لبون کے اندر ہی انزال ہو جائے تو بہی حمل قرار پا سکتا ہے -

**علاج** - اوّل تو نقل ہائے مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ پردہ بکارت کا قائم ہونا مانع حمل نہین ہے مگر جہلی مذکور نہایت ہی سخت و دبیز ہو اور اسمین کوئی سوراخ نہو تو بذریعہ ایک آلہ کے جسکا نام ٹروکار ہے یا کند نوک کے نشتر یا قینچی سے چلیپا شگاف دیکر سادہ مرہم + نرم کپڑے پر لگا کر شگاف کے مقام پر رکھتے ہین تاکہ سوراخ بند نہو جائے اور سوزش دور کرنیکے لئے جونک لگاتے ہین اور سینکتے ہین مگر یہ سب تدبیرین بغیر جراح کے نہین ہو سکتین - بعض جراح شگاف دیکر خون بند ہونیکے بعد کاسٹک سے داغدیتے ہین اور پہر دوسرے دن اونگلی داخل کرکے سوراخ کو بڑہاتے اور کاسٹک لگاتے ہین ؛

## فرج کی خرابی سے بانجھ ہونا -

۱ - یہہ بات ظاہر ہے کہ فرج جو نطفہ کے داخل ہونے کا راستہ ہے اسمین کوئی بڑی خرابی ہو تو ضرور مانع حمل ہو سکتی ہے پس ہم ایسی خرابیون کو جو حمل قرار پانیمین مانع ہوتی ہین تردیف وار ذیل مین لکھتے ہین ؛

+ اسکے بنانیکی یہہ ترکیب ہے کہ صاف چربی - میٹھا تیل - سفید موم - تینون چیزین ہموزن ملا کر کسی برتن مین ڈالکر آگ پر رکھ کر گلا لین جب سب گل جائین بذریعہ باریک کپڑے کے چھانکر چینی یا مٹی کی کسی پیالی مین ڈالکر رکھ لین

الف - پیدائش سے ہی فرج نیز یا بوجہ سوزش کے بالکل معدوم ہوگئی ہو تو ظاہر ہے کہ عورت حاملہ نہ ہوسکیگی اور اسکا علاج بھی کچھ نہیں ہوسکتا ہے

ب - فرج کے چھوٹے یا بڑے کنارے سوزش کے سبب یا پیدائش سے ہی بند ہوں (جیسا کہ مصنف کتاب فورنزک میڈیسن نے دو ایسی عورتوں کو دیکھا جنکی فرج کے چھوٹے کنارے باہم وصل ہو رہے تھے) تو بھی عورت کا حاملہ نہ ہونا ظاہر ہے۔ اسکا علاج جراح سے ہوسکتا ہے جو شگاف دیکر راستہ کو کھول دیتا ہے ؛

ج - کثرت مجامعت یا جلق یا زنا بالجبر یا اور کسی صدمہ سے فرج کے کناروں یا کناروں کی اندرونی گلٹیوں میں سوزش حادہ ہو تو بچہ ہونے نہ ہونیکا خیال نہیں کیا جاتا بلکہ عورت کی تکالیف رفع کرنیکی کوشش کی جاتی ہے کیونکہ اس صورت میں مقام ماؤف گرم وسرخ ومتورم ہو جاتا ہے - چلا پھرا نہیں جاتا - درد بہت رہتا ہے - آخرکار پیپ پڑکر دنبل ہوکر ٹوٹ جاتا ہے یا شگاف دینے سے پیپ خارج ہوتی ہے مگر جب خود بخود ٹوٹتا ہے تو پیپ اندر ہی اندر نکلتی ہے علاج اسکا یہی ہے کہ شروع میں جونکیں لگا دیں - مسہل دیں - پھر پولٹس باندھیں - جب پیپ پڑ جاوے تو نشتر کردیں - بعد شگاف کرنیکے ایک دو روز پولٹس باندھیں

کوئی مرہم لگائیں ؛

د - فرج میں رسولی معلوم ہو تو جراح رسولی کو نکال دیتا ہے

## سے بانجھ ہونا

نیٹریٹ اف سلور سے جلا دیتے ہیں ؛

ہ - وجائنل کنال یعنی اندام نہانی کی نالی یا فلوپین ٹیوبز کا حال پڑھنے سے صاف دور کریں جسکا اجزا رطوبت مخصوصہ یا ... ہو تو ہرگز حمل قرار نہیں پائیگا چنانچہ

حمل قرار نہین پاسکتا۔ اور یہہ صورت کبھی تو پیدائشی ہوتی ہے اور کبھی سوزش اچھی ہونیکے بعد زائد گوشت بڑہ کر راستہ کو بند کر دیتا ہے۔ اور کبھی بظر بڑہ کر مانع جماع بلکہ ایسا ہو جاتا ہی کہ وہ عورت دوسری عورت کے ساتہہ مثل مرد کے جماع کرسکتی ہی۔ پس ان سب صورتون کا علاج جرّاحی کے متعلق ہی ✤

زوائد چیزین جو فرج کے ہر دو طرف ہوتی ہین۔ وہ بڑہ جائین یعنی بظر کا عارضہ ہو جائے تو جماع نہین ہوسکتا مگر موسم سرما مین یہہ زائد چیزین بیٹھہ جاتی ہین اور موسم گرما مین خوب ابھر آتی ہین۔ بلکہ اسقدر بظر بڑہ جاتا ہے کہ بقول طبیب جالینوس وجالیتوس وہ عورت دوسری عورت سی جماع کرسکتی ہی۔ اسکا علاج بھی جرّاح کے متعلق ہی وہ شے زائد کو جڑ سے کاٹ ڈالتے ہین ✤

م۔ بیدہ لکھتے ہین کہ دن کو سونے یا بیت غصہ یا محنت یا جماع کرنے یا فرج پر ضرب لگنے کی سبب بلغم مفسد ہوکر فرج کے اندر گرہ پیدا ہو جاتی ہی جسکو جوان تند کہتے ہین اور یہہ بادی وصفراوی وبلغمی وسپٹات یعنی چار قسم کی ہوتی ہی۔ اس مرض مین یاؤبڑنگ وہلدی وکائپل کو باریک پیسکر تر پہلے کے جوشاندہ وشہد مین ملاکر فرج مین رکھنے سی فائدہ ہوتا ہی۔

شیر مادہ گاو ورو غن بیش فرج کی بیماریون مین مفید ہی۔

## بظر وادعیہ منی کی خرابی سے بانجھہ ہونا

حصہ اوّل مین عورتون کی ادعیہ منی یعنی نلوبین ٹیوبز کا حال پڑہنے سے صاف معلوم ہوسکتا ہی کہ اگر ان مین کچہ خرابی ہو تو ہرگز حمل قرار نہین پائیگا چنانچہ

دونو طرف کی نالی باٹ مذکور دراصل موجود نہونا یا اُنکی سوراخ بند ہونا یا سوزش کے سبب جھالر دار سرے کی ریشے زایل ہو جائیں۔ تو حمل کا قرار پانا ممکن نہیں ہو مگر زندگی میں یہہ بھید نہیں کُھلتا بلکہ اسکا حال تشریح بعد مرگ کرنے سے ہی ثابت ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسی صورت کا علاج بھی امکان سے باہر ہے۔ پیدائش سے ہی بفظر ہو تو بھی عورت ضرور بانجھ ہوتی ہے اور اسکا بھی کچھ علاج نہیں ہو سکتا ہے

## خصیہ زنان کی خرابی سے بانجھ ہونا

عورت کے دونوں خصیہ نہوں یا بوجہ مرض کے وہ بالکل خراب ہو گئے ہوں۔ یا کاذب پردے اُن کو اسطرح گھیر لیں کہ جنین کا مادہ اُنسے خارج نہ ہو سکے۔ یا سوزش ہونیکے بعد اسقدر سکڑ جائیں کہ حیض و تولید تناسل کا فعل نہ کر سکیں تو حمل قرار نہیں پا سکتا کیونکہ خواہ کیسا ہی اختلاف ہو کہ اصل مادہ بچہ کا مرد کی منی میں ہے یا عورت کے خصیوں کے دانوں میں چنانچہ دو سو برس سے اطبا یورپ کی اسی اختلاف میں ہیں لیکن بعد تحقیقات کامل جو امر پایۂ ثبوت کو پہنچا ہے وہ یہی ہے کہ حمل قرار پانیکے لئے مرد کی منی کے ساتھ عورت کے خصیوں کے دانوں کا ملنا بھی ضرور چاہئے۔ اور جب عورت کے خصیوں میں کوئی خرابی ہو تو بالائی لب پر ضرور کثرت سے رونگٹے ہوتے ہیں ؛

جب پیدائش سے ہی خصیہ موجود نہوں تو باوجود بلوغت حیض و خواہش مجامعت نہ ہونے اور مردوں کی سی مشابہت ہونے سے عدم موجودگی خصیتین کا گمان کیا جاتا ہے لیکن حقیقت میں یہہ راز بعد مرگ تشریح کرنیسے ہی معلوم ہوتا ہے ؛

اگر عورتوں کے خصیتین میں سردی لگنے یا حیض بند ہونے سے سوزش حاد ہو تو
پیڑو میں گہرا درد یا درد دیکولہے پر گرانی دمنیان ہوتا ہے اور جب اوسکے ساتھ پردہ
صفاق میں بھی سوزش ہوجاتی ہے تو زیر ناف کے کل حصہ میں شدید درد ہونے لگتا ہے
اور اسجگہ ورم ہوجاتا ہے غثیان و قے ورم رحم کو چہونے سے نہایت تکلیف ہوتی ہے
اگر خصیتین میں آب خون جمع ہو تو جس طرف کے خصیہ میں مرض ہو ادہر سے
پیٹ بڑہتا ہے اور دونو طرف ہو تو دونو جانب سے اور پیٹ جا بجا سے اونچا
بجا اور کہیں سخت اور کہیں نرم و وقت تنفس داہنے یا بائیں پر ورم ہوتا ہے پیٹ
پر سلبشے ٹہوکنے سے ٹہوس اور کسی دوسری طرف ٹہوکنے سے صاف آواز نکلتی
ہو مگر کامل تشخیص کرنا طبیب حاذق کے سوا ہر کسی کا کام نہیں ہے
جب خصیتین میں رسولی ہو تو شروع میں سوا بند ہونے یا بے قاعدہ آنے
حیض کے کوئی علامت نہیں ہوتی پہر جس خصیہ میں رسولی ہو ادہر کی کوکھ و
ٹانگ میں درد ہوتا ہے و بائین شل معلوم ہوتا ہے بائیں خصیہ میں مرض ہو تو
پاخانہ تکلیف سے آتا ہے اور اس بیماری میں جب پیٹ بڑہ جاتا ہے تو حمل کا
شبہ کیا جاتا ہے

علاج - خصیتین موجود نہوں تو اسکا کچھ علاج نہیں ہوسکتا اور سوزش حاد ہو تو
ابتدای مرض میں مقام درد یعنی پیڑو وغیرہ میں یا اندام نہانی کے اوپر پیڑو کی طرف
جونک لگانا گرم پانی میں بٹہانا تیز مسہل دینا پیٹ پر سینک کرنا سوزش
صفاق کی علامت ہوں تو اونکا علاج کرنا حیض بند ہو تو اوسکے جاری کرنیکی
تدبیر کرنا اس مرض کا علاج ہے اور جب عارضہ مزمن ہوجائے تو مقام درد پر

پینکچر آف ایوڈین لگاتے ہیں۔
جب خصیتین ابتدا مین رسولی کا ہونا اور اوسکا کسی صورت سے نہ گھٹنا ثابت ہو تو کاٹکر نکال لیتے ہیں اور جب خصیتین مین پانی بھرجائے تو بذریعہ اوزار کے فراغ سوراخ کرتے ہیں یا پیٹ چیرکر خصیون کو نکال لیتے ہین اور فولاد و آیوڈین کے مرکبات دیکر طاقت کو قایم رکھتے ہین یا کبھی خصیتین مذکور امعاء و مثانہ سے جشکر ٹوٹ جاتے ہین اور براہ براز یا بول پانی خارج ہوکر آرام ہوجاتا ہے لیکن دراصل یہ مرض جراحی کے متعلق ہے۔ کامل جراح سے علاج کرانا چاہئے۔

## رحم کی خرابی سے بانجھ ہونا

ا۔ بڑا سبب عقیم ہونیکا رحم کی خرابی ہے اور یہ خرابی کبھی تو رحم سے خارج ہونے والی رطوبت مین فتور پڑنے سے ہوتی ہے اور کبھی اوسکی ساخت یا مقام مین تغیر واقع ہونے سے۔ پس رحم سے خارج ہونیوالی رطوبت کی خرابیان یعنی حیض بکثرت یا بدقت آنا یا بند ہونا یا کسی اور رطوبت کا خارج ہونا مشہور و کثیر الوقوع اسباب عقم کے ہین بدین وجہ اونکا مفصل بیان علیحدہ علیحدہ لکھا جائیگا و ساخت یا مقام کے تغیر کی تفصیل و علاج مختصر یہ ہے۔
الف۔ رحم و خصیتین نہ ہون تو عورت کو جماع کی خواہش اور ایام حیض ہونیکی علامتین نمایان ہوتی ہین مگر حیض نہین آتا۔ اور اسطرح بھی شناخت کیجاتی ہے کہ ایک اونگلی مقعد مین اور ایک فرج مین یا مثانہ مین کتھیٹر یعنی قناطیر اور مقعد مین اونگلی داخل کرکے دیکھین اگر مثانہ و امعاء مستقیم کے

درمیان کوئی دبیز شے نہ معلوم ہو اور فنا بلیر کی نوک انگلی کو لگے تو جانیں کہ رحم نہیں ہے اور جب علامات مذکورسے رحم کا موجود نہونا ثابت ہو تو علاج کچھ نہین ہوسکتا اور عورت ضرور بانجھ ہوتی ہے۔

ب - اوزار وغیرہ کے ذریعہ سے فم رحم کا بند ہونا ثابت ہو تو اسیطرح شگاف دیکر علاج کرتے ہین جیسا کہ پردۂ بکارت کے بیان مین لکھا گیا (دیکھو صفحہ ) ۔

ج - رحم چھوٹا ہو جیسا کہ بعض طبیبونکے مرگی واختناق الرحم والی قدآور عورتون کے چھوٹا رحم دیکھا یا گردن رحم کی لمبی ہو تو بھی اکثر عورت عقیمہ ہوتی ہے - اور رحم کی کوتاہی کا کچھ علاج نہین اور گردن رحم لمبی ہو تو بعض جراح اوسکا کاٹ ڈالنا مناسب جانتے ہین ۔

د - ایام حیض مین سردی لگنے یا قابض دواؤن کی پچکاری دینے یا مجامعت کی کثرت کرنے یا رحم پر چوٹ لگنے یا سوزاک یا بچہ پیدا ہونے سے رحم مین سوزش حادث ہو تو رحم کے مقام پر ایسا درد ہوتا ہے کہ جسکا اثر کمر + وران تک پہنچتا ہے اور دبانے سے اسکی زیادتی ہوتی ہے پیشاب چنک سے آتا ہے - نفخ شکم و بخار دستی وقے وغیرہ ہوتی ہے اسکا علاج یہی ہے کہ مریضہ کو آرام کے ساتھ چت لٹائے رکھنا ہلکی غذا کھلانا مسہل دوا پلانا - مجامعت سے پرہیز کرانا - گرم پانی مین کمر تک بٹھانا - بذریعہ خاص آلہ کے پانچ چار جونک رحم کی لبون پر یا مقعد کے گرد لگا کر گرم پانی سے سینک کر کچھ دیر تک خون جاری رکھنا - بلاڈونا و افیون کی بیسری یعنی

+ سا ایک آلہ کا نام ہے جسکی طوالت سوا دو انچہ اور چوڑائی مثل کتھیٹر یعنی زمانہ قیاطر کی مانند اور اوسمین ایسا خم ہوتا ہے کہ رحم کے اندر جاسکے اور اسکی چوڑ کے سرے پر ایک آئینی مقعر شکل ہوتی ہے

داخل کرتے روکنے کے لئے برائی پانی مین ملا کر کپڑے پر لگا کر معدہ پر لگانا برف کھلانا
آنتوں سے آنو نکلے تو افیون کی پچکاری دینا وغیرہ مگر اصل استایعنی رحم کی سوزش حاد
مین عورت کے عقم دور کرنیکی کیونکر تعیین ہوتی بلکہ اوسکی جان کے لالے پڑ جاتے
ہین لیکن جو سوزش حاد کے مرض مزمن ہونیسے جو رحم مین زخم پڑ جاتے ہین اور
اسمین ورم وسختی آجاتی ہے ریپ نکلتی رہتی ہے تو بیشک یہ خیال بھی ہوتا ہے
کہ مریضہ اب کسطرح حاملہ ہوسکیگی پس اس مزمن سوزش رحم کا علاج یہی ہے کہ
مقوی غذا کھلائین ۔ آیوڈوایڈ آف لیڈ کی پیسری فرج مین داخل کرین ۔ ورم کو
کے جذب کرنے کے لئے آیوڈائیڈ آف پٹاسیم بترکیب ۱۲ و روغن ماہی
بترکیب ۱۳ دین آتشک کا مادہ جسم مین پایا جائے تو نسخہ نمبر ۱۵ کا استعمال
کرین ؛

۵ ۔ کثرت طمث یا سیلان رحم کے سبب فرج کی نالی ڈھیلی ہونیکے سبب
یا اسقاط یا وضع حمل کے بعد یکایک زیادہ زور لگنے مثلاً وزنی شے اٹھانے
وغیرہ سے کم و بیش خروج الرحم کا عارضہ ہو جاتا ہے اور خانگی کاروبار مین مصروف
رہنے کے سبب خود بخود اوپر نہین چڑھ جاتا بلکہ روز بروز نیچے اترتا آتا ہے ؛
اور جب رفتہ رفتہ باہر نکل پڑتا ہے تب تو وہین خراش ہوتا ہے یہ رحم کا منہ کھلا جاتا ہے
رحم کی گردن موٹی ہو جاتی ہے زنگ وغیرہ لگنے سے بگڑے ہوے رحم پر زخم پڑ جاتے
ہین بعض وقت رحم کے ساتھ جڑ جاتے ہین ۔ بوجہ جراحت مذکورہ پھر بعد چڑھانا
دشوار ہو جاتا ہے ؛

اگر یکایک خروج الرحم کا عارضہ ہو تو مریضہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے مگر اسقاط یا

وضع حمل کے بعد ہو تو درد کم ہوتا ہے لیکن چلنے پھرنے پاخانہ کے وقت کوتھنے یا وزنی شے اٹھانے مین درد شدید ہوتا ہے۔ درد پشت پر و ناف کے نیچے بھی کم و بیش درد رہتا ہے جسمین دبانے سے تخفیف ہوتی ہے۔ بدہضمی و قبض وغیرہ کی علامات شرکت کے سبب سے ہوتی ہین۔

رحم اپنی جگہہ سے قدرے نیچے اوترا ہو تو مریضہ حاملہ ہوجاتی ہے بلکہ حمل کے سبب سے رحم خود بخود اپنی جگہہ پر چڑھ جاتا ہے مگر جب رحم زیادہ نیچے اوتر آیا ہو تو گو وہ حالت بھی مانع حمل نہین ہے الّا اکثر حمل ساقط ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ دونون رانون کے درمیان رحم آگیا اور حمل ساقط نہین ہوا۔

اگر قدرے رحم نیچے اوترا ہو تو اسیقدر علاج سے اپنی جگہہ پر خود بخود چلا جاتا ہے کہ مریضہ کو بستر پر لٹائے رکھین۔ قبض کو دور کرین۔ ٹھنڈے پانی مین کمر تک بٹھائین۔ قابض دواؤن کی پچکاری لگائین۔ اور جب حیض کے ایام ہون مریضہ کو چلنے پھرنے و خانگی کاروبار سے باز رکھین۔

اگر رحم زیادہ نیچے اوتر آئے یا بالکل باہر نکل پڑے تو اسکا علاج ڈاکٹر و سند یافتہ دائی دونون کے ذریعہ سے کرائین۔

و۔ رسولی یا اجتماع خون سے رحم بڑھ جائے یا اسقاط یا وضع حمل کے بعد اصلی حالت پر نہ آئے اور بڑھا رہے تو یکایک یا رفتہ رفتہ کیسی صدمہ سے رحم کا اپنی جگہ سے ٹلنا و خم کیا ممکن ہے جو پیٹ مین درد سے۔ اور مثانہ پیشاب سے پر ہو تو بھی ایام حیض مین کہ چندروز رحم بھاری ہوتا ہے یہ حادثہ ہو سکتا ہے۔

اس مرض مین رحم کی لبین سرخ ہوتی ہین۔ خون حیض بکثرت خارج ہوتا ہے۔

نرم رحم کھلا رہتا ہے۔ سیلان رحم عارضہ ہو جاتا ہے۔ پاخانہ و پیشاب مین تکلیف ہوتی ہے۔ زیر ناف کے کل حصہ مین درد رہتا ہے۔ مریضہ اکثر بانجھ ہوتی ہے۔
علاج اسکا یہ ہے کہ مریضہ کو بستر پر لٹائے رکھین۔ رحم کا درد دور کرنیکو جونکین لگائین۔ قبض رفع کرنیکے لئے نمکین مسہلات دین۔ دست آتے ہون تو گیالک ایسڈ وغیرہ قابض ادویہ کھلائین۔ حیض تکلیف سے آتا ہو تو ٹنکچر آف ہن ہن دین۔ خون حیض بکثرت آتا ہو تو پھٹکری کی پچکاری کرین زیادہ عرصہ تک یہ عارضہ رہنے سے کمی خون کی علامات ہون تو مرکبات فولاد کا استعمال کرین۔ جب رحم کا درد و اجتماع خون کم ہو جائے تو ٹھنڈے پانی کی پچکاری لگائین۔ یا آیسر دین مریضہ کو بٹھانین تو بہی درد خصیۃ الرحم کے مقام پر ہو تو کافور و مارفیا کی گولی کھلائین۔ کلوروفارم مقام ماؤف پر لگائین۔ ان ترکیبوں سے آرام نہوا اور امتحان کرنے سے معلوم ہو کہ رحم مین اجتماع خون یا سوزش یا زخم نہین ہین تو جراح آلہ پیسری کو داخل کرتے ہین اگرچہ اس علاج سے آرام ہو جاتا ہے مگر تاہم ڈاکٹر موجود ہو تو ایسے مرض کا علاج ڈاکٹر و ہوشیار دائی کی معرفت ہی ہونا چاہیے اور حتی الامکان اس مرض کا علاج جلد کرائین کیونکہ جب رحم اپنی جگہہ سے ٹل کر دوسری جگہہ آتا ہے اور وہان اگر اعضاء متصلہ سے جٹ جاتا ہے تو علاج دشوار ہو جاتا ہے۔
نرخ بعض بے قاعدہ لانے یا رحم کے ٹلجانے یا زخم کھانے وغیرہ سے رحم کی ساخت ناہموار طور پر بڑہتی ہے تو مختلف قسم کی رسولیان پیدا ہوتی ہین جنمین سے بعض جوانی کی عمر مین ہی ہوتی ہین۔ بعض رسولیون کا حجم کبوتر کے انڈے کی برابر ہوتا ہے بعض کا اخروٹ کی برابر اور بعض کا وزن دس سیر سے تیس سیر تک ہوتا ہے؛

اکثر قسم کی رسولیان مین رحم سے کم و بیش خون جاری ہوجاتا ہے بعض
سولیان بڑھنے لگتی ہین مریضہ حمل کا گمان کر لیتی ہے اور جب خون جاری ہوتا ہے
ناواقف آدمی حمل کا ساقط ہونا خیال کرتے ہین کبھی برسون اس عارضہ سے کچھ
کلیف نہین ہوتی کبھی شروع سے ہی خون زیادہ خارج ہوتا ہے بول و براز مین
کلیف ہوتی ہے ناف کے نیچے درد رہتا ہے کبھی پیشاب بند ہوجاتا ہے؛
جب اس مرض کا شبہ ہو تو مجامعت سے باز رکھین ایام حیض مین حرکت نہ کرنے دین
ض ہو تو ملین دوا کھلائین بعد گذرنے ایام معمول کے بھی خون آتا رہے تو حرکت سے
ز رکھنا اور گرم چیزین نہ کھلانا چاہیے اس مرض مین بہت دیر کھڑا رہنا اور بہت
لنا پھرنا مضر ہے دوا کوئی ایسی نہین ہے جس سے فائدہ کلی ہو مگر بعض قسم کی رسولیون
و جراح کاٹ کر نکال لیتے ہین لیکن درحقیقت یہ مرض لاعلاج ہے اس مرض کا
ان ہو تو کامل ڈاکٹر سے تشخیص و علاج کرانا چاہیے؛
ح - رحم مین سرطان ہو تو شروع سے ہی کمر و پشت مین و زیر ناف کم و بیش درد
وتا ہے اور جب مرض بڑھ جاتا ہے تو جلن یا برچھی چبھانے کا سا درد اس شدت کا
ہوتا ہے کہ الامان الامان - اور کبھی درد کا بالکل نہین ہوتا - پیشاب بار بار
کلیف سے آتا ہے درد کے سوا تھر خون بھی بکثرت خارج ہوتا ہے اور ابتدا مین
یپ ملی ہوئی رطوبت نکلتی ہے لیکن جب بیماری بڑھ جاتی ہے تو اس مین بو بھی آنے
تی ہے مریضہ لاغر ہوجاتی ہے کھانا ہضم نہین ہوتا جی متلاتا رہتا ہے تشنگی کی شدت
وتی ہے کبھی اسہال کبھی قبض ہوتا ہے جب یہ عارضہ ہو تو حمل اکثر اسقاط ہوجاتا
ہے اور جو ایام پورے بھی ہوجائین تو عورت جانبر نہین ہوتی؛

ایسا علاج کوئی نہین ہے جس سے یہ مرض رفع ہو جائے۔ صرف تخفیف مرض کیواسطے تدبیرین کرتے ہین وہ یہ ہین کہ جب سرطان کا شبہ ہو مجامعت و حرکت سے باز رکھیں ہلکی و زود ہضم غذا کھلائین۔ قبض ہو تو نمکین مسہل دین۔ خون بکثرت آتا ہو تو پانچ گرین کی مقدار مین گیالک ایسڈ چار چار گھنٹہ بعد دین۔ ہاضمہ درست کرنیکے لئے نسخہ ۱۱۹ کا استعمال کرین۔ بہرحال اس سخت مرض کا علاج لایق ڈاکٹر سے کرائین*

ط۔ وضع حمل کے بعد آنول کا کوئی حصہ یا نفاس کی رطوبت رحم مین رہکر سڑنیسے یا خود بخود رحم مین ہوا بہر جاتی ہے جسکے سبب سے حمل قرار نہین پاتا مگر حمل کا گمان رہتا ہے کیونکہ بوجہ مرض مذکور شکم بڑہ جاتا ہے۔ پستانون مین درد ہوتا ہے۔ حیض بند ہوجاتا ہے لیکن پیٹ پر صدمہ پہنچنے یا گرنے یا سامنے کو جھکنے یا پاخانہ پہرتے وقت کونتھنے یا چھینکنے یا کھانسنے یا قے کرنے سے بلند آواز سے ریح نکل جاتی ہے اور اوسکے ساتھ قدرے رطوبت بھی نکلتی ہے۔ اور بعد خارج ہونے ریح کے عورت حاملہ ہوجاتی ہے حمل ہے اسطرح تشخیص کرتے ہین کہ رحم مین ریح ہو تو پیٹ پر ٹھونکنے سے ڈھپ ڈھپ کی آواز آتی ہے۔ کبھی کبھی درد ہوتا ہے۔ بچہ کی حرکت نہین معلوم ہوتی۔

ریح خارج کرنیکے لئے گرم پانی مین بٹھانا اور پہرتے کرانا چھینکنا۔ کودنا۔ مفید بتاتے ہین مگر جب ان تدبیرون سے فائدہ نہو تو ڈاکٹر کی طرف رجوع کرین تاکہ وہ بذریعہ آلہ کے ریح کو نکال کر ایسی تدبیر کرے کہ پہر نہ پیدا ہو*

ی۔ پیٹ پر چوٹ لگنے یا کمزوری وغیرہ سے رحم مین بکثرت رطوبت پیدا ہوتی ہے اور منہ رحم بند یا گردن رحم مسدود ہوجاتی ہے۔ اِس عارضہ مین بھی حیض بند تکلیف تنفس۔ پستان کی کلائی وغیرہ سے حمل کا شبہ ہوتا ہے۔ مگر بچہ کے دل

کی آواز نہ سننے اور اوسکی حرکت محسوس نہو نے سے تشخیص کرتے ہین
کہانسنے چھینکنے سے گرانے سے پانی نہ نکلے تو ڈاکٹر سے علاج کرائین تاکہ بذریعہ آلہ کے وہ
پانی کو نکال دے ؂

۴ - ویدی اطبانے بہی زیادہ تر رحم کی خرابیون کو ہی بانجھ ہونے کا سبب بیان کیا ہے
چنانچہ اونہون نے اِس باب مین جو لکہا ہے اوسکو بھی بردیف وار ذیل مین لکہا جاتا ہے۔

الف - اشیا ترش کے بکثرت استعمال کرنے سے رحم مین سردی کے سبب
سوء مزاجی ۱ؑ ہوکر منی و خون سرد و خشک ہو جاوے تو خون حیض معمولی ایام سے زیادہ
زیادہ عرصہ کے بعد تہوڑا و سرخ و رقیق آتا ہے اور بہت دن تک آتا رہتا ہے اور
مریضہ کے چہرہ پر بال کم ہوتے ہین - اور تمام جسم مین سردی ہو تو رنگ سپید
و جسم چہونے سے سرد معلوم ہوتا ہے - اور چونکہ فم رحم اور اوسکی رگین سکڑ جاتی ہین
بوجہ نطفہ قعر رحم مین نہین پہنچتا - یا رگون کی تنگی کے سبب جنین کی غذا کما حقہ نہین
پہنچتی اور حمل کامل نہین ہوتا ؂

علاج - سوء مزاج سرد ہو تو گرم چیزون کا استعمال کرین اور یا دہ بلغمی بھی ساتھ
ساتہ ہو تو ایارج وحقنہ وغیرہ سے استفراغ کراکے دوا المسک علاوہ وین اور فرزجہ
ملاء کا استعمال کرین - حنظل کے جوشاندہ سے فرج کو دہلوائین - قلیہ و گوشت طیور
جسمین گرم مسالحہ پڑا ہو و انڈے کی زردی نیم برشت دارچینی برک کر کہلائین ؂
ب - رحم مین گرمی کے سبب سوء مزاجی ہو کر منی کو جلا دے و نا سید کر دے تو

۱ؑ کسی عضو پر حرارت یا برودت غالب اگر اوسکو اوسکے معمولی فعل سے باز رکھے تو وہ سوء المزاج
کہلاتا ہے -

حیض سیاہ و غلیظ و گرم آتا ہے - پیڑو پر بال بہت ہوتے ہین اور تمام بدن مین حرارت ہو تو مریضہ لاغر اور اوسکا رنگ زرد ہو جاتا ہے

علاج - شربت بنفشہ و نیلوفر و خشخاش و سیب و صندل و لیمو وغیرہ تبرید کے لئے پلائین چوزہ و بزغالہ کا گوشت و کدو و پالک کا ساگ کہلائین - فرزجہ نمبر ۱۵۸ رکہین معدہ کا غلبہ بھی ہو تو اوسکے دور کرنیکی کوشش کرین †

ج - سوء مزاج خشک رحم مین ہو تو منی کو خشک کر دیتا ہے اور تہوڑا حیض آتا ہے و بدن نحیف ہوتا ہے اور خشکی عام ہو تو بدن و فرج کے ہمیشہ خشک رہنے سے اوسکی شناخت ہوتی ہے

علاج - ترطیب کے لئے بلا مصالح کا گوشت و فالودہ وغیرہ کہلائین - تازہ دودہ و شربت بنفشہ و شربت نیلوفر پلائین - روغن بنفشہ و کدو و نیلوفر و مرغ و مرغے کی چربی مثانہ و فرج پر ملین - روغن گاو و عورتون کے دودہ و لعاب بہدانہ علیحدہ علیحدہ یا سب کو ملا کر اور اسمین کپڑا بہگو کر فرزجہ کرین -

د - رحم مین تیزی رطوبت سے سوء مزاج ہو تو منی کو قوت ناسکہ نہیف و سستی پیدا ہونیکے سبب منی ویسی ہی رہتی ہے اور ہمیشہ رحم سے ایک رطوبت کا جاری رہنا اور حمل قرار پائے تو تین ماہ سے زیادہ نہ ٹھہرنا اوسکی علامت ہے -

علاج - رطوبتونکا تنقیہ کرنیکے لئے ایارجات دین و سے کرائین - شب † مین گرم و خشک مصالح ڈال کر کہلائین - فرزجہ نمبر ۱۶۰ کا استعمال کرین - گل سرخ و اقحوان و صعتر و سنبل و سلیخہ کے جوشاندہ کا حقنہ کرنا اور نسخہ نمبر ۱۵۹ کا دینا بھی

† گوشت کے ریزہ ریزہ کرکے دیگ مین ہوتا جائے تو اوسے تلیہ کہتے ہین -

مفید بتاتے ہین۔

د - بلغمی یا صفراوی یا سوداوی خلط رحم مین گرکر رحم و منی کے مزاج کو فاسد کرتا ہو تو بلغمی مین سفید و صفراوی مین زرد و سوداوی مین سیاہ رطوبت نکلنے سے پہچانا جاتا ہی۔

علاج - خلط غالب کا تنقیہ اور رحم کے پاک رکھنے کے لئے سعفہ کرین اور بعدہ رحم کو قوت دینے وغیرہ کیواسطے خوشبودار و قابض ادویہ کو بطور حقنہ یا ضماد یا شافہ کام مین لائین۔

و - فربہی کے سبب رحم مین چربی زیادہ ہو تو پیٹ بڑا و فرج تنگ ہوتی ہی اور ایسی عورت حاملہ ہو جائے تو بوجہ تنگی مکان جنین بڑا ہو کر خارج ہونے سے حمل ساقط ہو جاتا ہی - اسکا حال و علاج علیحدہ بیان مین لکھا گیا ہی۔

ز - رحم مین ورم ہونے سے بھی حمل قرار نہین پاتا اور یہہ ورم کئی طرح کا ہوتا ہی چنانچہ ہر ایک کا مختصر بیان یہہ ہی۔

ورم گرم - ضرب یا عسر ولادت یا احتباس طمث یا کثرت جماع سے لاحق ہوتا ہی اور بوجہ شراکت معدہ مین درد و متلی و ہچکی و قوت ہضم و خواہش طعام کم ہوتی ہی نیز سر و گردن و چشم مین درد و قبض رہتا ہی - پیشاب وقت سے آتا ہی بلکہ کبھی بند ہو جاتا ہی کبھی دست و پا و مفاصل و رانون مین اور پشت پر و کمر و پیڑو پر ضرور درد و بخار ہوتا ہی جب پیپ پڑتے ہین تو ٹیس کا درد اور تمام جسم مین گرانی محسوس ہوتی ہی۔

اسکا علاج یہہ ہی کہ اول فصد باسلیق اسلح کھولین کہ بیمار کو کروٹ لٹا کر ران و سرین کو بلند تکیہ پر رکھین اور فصد لین پھر تے کرائین بعدہ فصد صافن لین۔

اور ابتداء مرض مین مریض کو غذا تہ کہلائین یا کم دین اور قبض دور کرنیکے لئے بنفشہ و سپستان و عناب کے جوشاندہ مین شیرخشت و املتاس و روغن بادام ڈال کر نیم گرم پلائین۔ مکوہ یا خرفہ کے پتے پیسکر یا آلالاب کی کائی یا جو کا آٹا روغن گل یا روغن زیتون مین چرب کرکے نیم گرم پیڑو پر لگائین۔ دہوئی ہوئی مسور یا مکوہ یا ہر دو کو پانی مین جوش دیکر نیم گرم سے زخم پر دہارین۔ ابتدا مین خرفہ کا شیرہ و شربت بنفشہ اور جو کا پانی روغن بادام و قند کے ہمراہ پلانا اور سرد پانی سے پرہیز کرنا اس مرض مین بہتر ہے۔ لیکن ابتدا مین صرف رادعات کا بکثرت استعمال کرنے سے ورم جیلپ پیدا ہوجاتا ہے ؁

انتہاء مرض مین بابونہ و خطمی پیسکر لگا مین اور اونکو جوشاندہ سے نطول کرین۔ جب یہ حاد گذر جاتا ہے تو ورم تحلیل ہوجاتا ہے یا پکتا ہے پس ورم پکجائے تو میتہی یا السی یا خیرو کے لعاب کا نیم گرم رحم مین حقنہ کرین۔ اور بابونہ و میتہی و السی و خطمی و بنفشہ و آرد باقلا کو انجیر کے جوشاندہ مین ملاکر پیڑو پر لگائین اور نیم گرم پانی مین بٹہلائین۔ جب دنبل پکر پہوٹ جائے تو ماء العسل کا حقنہ رحم مین کرین اور تخم خربزہ و تخم خیارین و تخم کاسنی کا جوشاندہ دگائے کا دودہ مصری ملاکر پلائین اور جب تک زخم صاف نہو یہی تدبیر جاری رکہین۔ اور تیز مدرات ہرگز نہین اور جب زخم ریم سے پاک ہوجائے تو تسکین درد کے لئے روغن گل و روغن بنفشہ و گنے کا عرق ملاکر رحم مین حقنہ کرین۔ پہر مرہم باسلیقون ۱۱۹ روغن گل مین آمیز کرکے رحم مین پہنچائین

ورم سرد بلغمی رحم پیدا ہو تو عانہ مین گرانی اور کمر اور زہار پر درد معلوم ہوتا ہے

شکم کے عضلات ڈھیلے ہوجاتے ہین۔ اسکا علاج یہ ہو کہ اوّل تو کرائین پھر بابونہ و مرزنجوش کے جوشاندہ مین بٹھائین شربت بزوری گرم پلائین اور بہنا ہوا گوشت مرغ یا بکری کے بچہ کا اور چنے کی روٹی کھلائین ؂

ورم صلب اکثر ورم گرم کے بعد یا ابتدا سے ہی بسبب جلنے خون حیض کے یا کسی اور سبب سے پیدا ہوتا ہو اور یہی ورم سرطان ہوجاتا ہے اور علاج جلد نہ کیا جائے تو استسقا کی نوبت پہنچتی ہو۔ اِس مرض مین رحم کے مقام پر گرانی اور دبانے سے سختی اور حرکت سے تکان اور پنڈلیوتمین لغزش۔ اور جب تک سرطان نہو درد کم اور بعدہٗ بشدت ہوکر رانون وسرین کے بند کشادہ وگاہے سینہ کے حجاب اور کبھی کبھی دانکھون تک پہنچتا ہے اور ورم خورد ہو تو جانب ورم رحم مائل ہوتا ہو اور کلانی کی حالت مین برخلاف طرف مین بول وبراز مین دقت ہوتی ہو مریضہ لاغر وناتوان ہوجاتی ہو۔ گاہے خفیف بخار بھی ہوجاتا ہو۔ مگر جب درد کی شدت ہوتی ہو تو بخار بھی زیادہ ہوجاتا ہے ؂

اسکا علاج یہی ہو کہ پہلے باسلیق فصد کھول کر حسب حالت خون نکالین اور افتیمون کا جوشاندہ وگلقند کا جوشاندہ آہستہ آہستہ بدفعات دیکر دماغ کو خلط سوداوی سے پاک کرین اور مرہم داخلیون ۱۲۲ و مرہم باسلیقون ۱۱۹ یا بط کی چربی و بہیڑ کا مکھن پگھلا کر اوسمین گوگل ور روغن نرگس یا روغن بابونہ یا انڈی کا تیل ملا کر ضماد کرین۔ اوسیاسی کو کپڑے مین لگا کر فرج مین رکھنے کو کہین۔ اگر درد کی شدت ہو تو تازہ خطمی وبرگ خرفہ کو ماء العسل مین پکا کر روغن گل سے چرب کرکے ضماد کرین۔ اور روغن گل وعورت کے دودھ وہرے دہنیے کے پانی کو ملا کر اوس کا

حقنہ کرین؛
اگر ورم سرطان ہوجاوے تو فصد باسلیق اور کبھی صافن کہولین بتدریج خلط
سوداوی سے بدن کو پاک کرین سیب کے پاؤن مین دبنا ڈال کریین
جیسا اوسکا پانی نیلا ہوجاوے رحم مین حقنہ کرین۔ اور درد کی شدت رفع کرنیکے
لئے شیر عورت مین روغن گل ملاکر رحم مین حقنہ کرنا بہتر ہے۔ خشخاش وہرا ونا
وملوہ وسفیدی بیضہ مرغ وروغن گل کا ضماد کرنا بہی مفید ہے؛
چونکہ رحم کے اورام کی حالتوں مین عقر دور کرنیکے فکر کے بجائے عورت کی جان بچانے کا خیال
رہتا ہے اور یہ عارضے سخت بہی ہین اسلئے مناسب ہے کہ ورم رحم کی علامات پائی جاوین
اور طبیب موجود ہو تو اس سے علاج کرائین؛
ثآلیل رحم۔ مثل مقعد کے گردن رحم مین بہی خلط سوداوی سے زاید چیزین پیدا ہوجاتی
ہین جسکو بواسیر الرحم کہتے ہین۔ یہ زاید چیزین ہون تو یہ آساقی اور جاندرہون
تو رحم کا منہ کہولنے اور اوسکے مقابل مین آئینہ رکہنے سے معلوم ہوتی ہین۔ اور حیض
کے جوش و امتلا کا وقت ہوا ہو تو بواسیر رحم مین سرخی و درد ہوتا ہے۔
یا مثل تلچھٹ کی سیاہی مائل رطوبت جاری ہوتی ہے اور بواسیر رحم کا رنگ زرد
ہوتا ہے اور اوسمین درد نہین ہوتا اکثر اوس مرض مین رحم سے قطرہ قطرہ خون
آتا ہے۔ لیکن کبھی نوبت حیض کے علاوہ یاری بھی آتا ہے اور کبھی جمع ہوکر خارج
ہوتا ہے۔ اور اوس خون کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور مریضہ ضرور درد و گرانی یا درد
وطحال مین مبتلا ہوتی ہے؛
علاج اسکا یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے تنقیہ سودا کرکے افتیمون کا جوشاندہ دلاوین

اور تر غذا مثلاً بکری کے بچہ کا گوشت وغیرہ کھلائین اور روغن سوسن یا روغن نرگس ملین اور مرہم ۱۲۱ لگائین اور زایدچیزین باہر کیجانب ہون اور دواسے کچھ فائدہ نہو تو ریشم کے دہاگے سے باندہ کر کچھ روز چھوڑ دین پھر روغن بادام مین کپڑا تر کر کے رکھین۔ بعدہ روغن بادام و لعاب السی و زعفران کا اوس پر ضماد کرین حتیٰ کہ وہ زایدچیز گرجائے ؛

یہ مرض بھی ایسا نہین ہے کہ کوی بلا طبیب آسانی سے علاج کرسکے ؛

ط۔ رحم مین زخم یا تو اسباب خارجی سے ہوتے ہین جیسے مقام رحم پر چوٹ لگے اور اوسکی جھلیان پھٹ جائین یا اسباب داخلی سے مثلاً عسر ولادت یا جنین مردہ کے کھینچنے کے سبب عروق وغشا پر صدمہ پہنچے یا ورم یا بثور رحم مین ہون اور کچھ درد کے ساتھ وہ پھٹ جائین۔ بہرحال جب رحم مین زخم ہوتا ہی تو مقام مائوف پر درد رہتا ہی اور عروق کے پھٹنے سی خالص خون۔ خراب رحم ہونے سے سیاہ و بدبودار خون شدید درد سے۔ زخم متعفن ہونے سے گوشت کے دھوون کی مانند کچھ درد کے ساتھ اور زخم پک گیا ہو تو پیپ خارج ہوتی ہے۔ چونکہ یہ مرض بھی ایسا آسان نہین ہی کہ ہرکوئی علاج کرسکے بدیں وجہ اسکا علاج طبیب و جراح سے کرائین اور جب زخم حالت اصلی پر آجائے اور مریضہ کو کامل صحت ہو جائے عقر کے معالجہ کیطرف متوجہ ہونا ہی۔ رحم مین باد غلیظ پیدا ہو کر نطفہ و جنین کی ٹھرنگی مانع ہو تو ما بین ناف و فرج کے ہمیشہ نفخ رہتا ہی اور بادی چیزون سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور حمل ہو جائے تو قبل کمالی جنین ساقط ہو جاتا ہے اور مجامعت کے وقت فرج سے اس قدر ہوا خارج ہوتی ہی جسطرح مقعد سے ۔

علاج - جب حمل ٹھہر جانے کے بعد ابتدائی دنوں ہی میں رحم کے اندر ابتدا ہی سے منقبض کرائین یا دویات رافع نفخ مثلاً گلاب و عرق بادیان و گلقند وغیرہ باد کے دفع کرنیکے لئے دین - تو طرح لگائین یا دانگیز ادویہ اشیاء سے پرہیز کرائین - جوارش مثلاً کا دینا بھی مفید و بہتر ہے ؛

ک - رحم مین صلابت یا رتقہ وغیرہ والے امراض پیدا ہون جنسے فم رحم بند ہونیکے سبب منی اندر پہنچ سکتی (جس کو عربی مین انغلاق الرحم کہتے ہین) تو بھی حمل کا قرار پانا ممکن نہین ہے ؛

علاج - سبب کو دور کرین یا طبیعت پر چھوڑ دین کیونکہ اِن کا علاج دستکاری یا اکال دواؤن سے ہوتا ہی جو موجب خطر ہے -

ل - ورم پشت یا رحم کے ایک جانب کے تبض یا رحم کے ایک طرف کی رگون کے استلا - یا ایک طرف کے رباط و اعصاب کے تمدد یا رباط و اعصاب مین اخلاط غلیظہ کے سبب خرابی ہونے یا بوجہ اٹھانے یا کودنے یا دوڑنے وغیرہ کے سبب رحم فرج کے مقابل سے ہٹ جائے تو مجامعت کیوقت رحم مین درد ہوتا ہی اور دایہ کے معاینہ کے وقت کسی جانب رحم کا ہٹ جانا پایا جاتا ہے اور پیچش ہونا یا بول و براز کا بند ہو جانا بھی ممکن ہے ؛

علاج - رگون مین استلا و تمدد ہو تو رحم جسطرف مائل ہو اُس جانب صافن کی فصد لین - رحم مین قبض بلا مادہ ہو تو فرج مین حقنہ ۳ کرین گرم پانی مین بٹھا ئین - آبزن کرین - روغن بابونہ و مرغ و بطخ کی چربی ملین - حمول ۱۳ کام مین لائین ؛ رحم مین رطوبتونکا ہونا ثابت ہو تو ایارجات تنقیہ کرنا مناسب ہی - بعد رفع ہونے

† جب عضو لمبا تن کر رہ جائے اور موڑنے سے نہ مڑے تو اوسکو تمدد کہتے ہین ؛

سب کچھ ہی سیلان باقی رہے تو ہشیار دائی سے رجوع کریں تاکہ وہ انگلی میں روغن یا میٹھا تیل یا چربی لگا کر فم رحم کو فرج کے مقابل کردے - اور دستور العلاج میں لکھا ہے کہ سیلان رحم مانع حمل ہو تو اوسکے دور کرنیکے لئے پہلے مسہل دیں تاکہ رحم کا لزج بلغم دفع ہو پھر ہشیار دائی ہاتھ میں میٹھا تیل لگاکر ہر روز رگوں کو کھینچے اور جب دائی ہاتھ باہر نکال لے مریضہ ویسے ہی لیٹی رہے اور فوراً شوہر مباشرت کرے تو عورت حاملہ ہو سکتی ہے ؛

## ماہواری ایام بند ہونیسے بانجھ ہونا

ایام رضاعت و حمل میں اور اکثر پچاس برس کی عمر کے بعد حیض کا بند ہونا ایک معمولی بات ہے مگر اسکے علاوہ جب بند ہو تو مرض میں داخل ہے چنانچہ ایسے بند ہونیکو عربی میں احتباس طمث - ڈاکٹری میں امینوریا انگریزی نیلا آندی ہندی چینجز - بناہی میں بند ہیا لکتی ہیں -

اسباب - سہولیت بیان کے لئے بعض مصنفین نے تو اون دو قسم کرکے بیان کیا ہے کہ ایک وہ جو ابتداء سے حیض ہوا ہی نہو - دوسرے وہ کہ ہو کر بند ہو جاتی اور بعض نے یوں دو قسم کی ہیں کہ ایک تو اعضاء تناسل کی ساخت میں خرابے ہونے سے حیض بند ہو دوسرے اونکے افعال کے فتور سے بہرحال ہر قسم کے یہ اسباب ہیں فرج یا رحم یا خصیۂ عورات کا پیدائشی نہونا - فرج یا رحم یا خصیتین مذکور میں کوئی مرض ہونا فرج یا فم رحم کا بند ہونا - پردہ بکارت کا سخت و دبیز و بے سوراخ ہونا رحم کے آور دونکا کمزور ہونا عورت کا بہت قوی و جسیم ہونا بوجہ خاص مزاج یا عمدہ

غذا کہانیکے - نہایت کمزور و نحیف ہونا بسبب نہ ملنے کافی غذا و پوشاک کے - حیض کے ایام مین تمام جسم خصوصاً زیرین دہڑ مین سردی لگنا یا غم و افسوس و خوف کرنا - خراب آب و ہوا مین رہنا جماع بکثرت کرنا - مرض سیلان رحم کا ہونا حمل کا اکثر اسقاط ہوجانا - کمی خون خاصکر اس عارضہ کا ہونا جسمین جلد کا رنگ زرد و سبز یا پیل ہوجاتا ہے -

سل کے آخیر درجہ مین بہی خون حیض بند ہوجاتا ہے باوجود عمدہ غذا کہانیکے ورزش نکرنا و نرم بستر پر معمول سے زیادہ سونا و گرم مکان مین رہنا و قوت ہاضمہ کا خراب ہونا بہی اس مرض کے اسباب مین داخل ہے -

**علامات** - پردۂ بکارت یا فرج یا رحم یا خصیتین کے متعلق حالات کا ذکر سابق مین ہوچکا ہے و باقیماندہ اسباب سے جو حیض بند ہوتا ہے اونکی علامات یہ ہین - عورت کی قوت و جسامت حیض کے بند ہونے کا سبب ہو تو ایام معہودہ پر خفیف لرزہ و سستی و کمر و کولہہ و رانون مین درد و زیر ناف گرانی و اختلاج شکنی و بیچینی ہوکر شدید بخار چڑہ جاتا ہے - چہرہ سرخ و نبض تیز و پیاس کی شدت ہوتی ہے اور کبہی قے و دردسر و باؤ گولہ کی علامات بہی نمایان ہوتی ہین - بعض دفعہ گلے کے غدہ ترسیہ مین بہی درد ہوجاتا ہے اور یہہ سب علامات ایک دو روز رہ کر رفع ہوجاتی ہین مگر حیض نہین ہوتا اور پہر دوسرے مہینے مین جب معمولی ایام ہوتے ہین تو وہی صورت ہوتی ہے جو بیان ہوچکی - اس حیض رکی بے قاعدگی سے یہہ ہی نہین کہ ہر مہینے ایک دو روز تکلیف رہ کر آرام ہوجائے نہین - درمیان مین بہی بہت سی شکایتین رہتی ہین جیسے کبہی سر مین شدید درد یا گرانی - روشنی و سخت آواز کا برداشت نا

درد پہلو - ہاضمہ کی خرابی - کمزوری - تنگی تنفس وغیرہ عورت کمزور ہو تو سوار بخار و تیزی نبض و سرخی چہرہ و تشنگی کے نوبت کے ایام مین کے جوش کی اور غیر نوبت کے دنو مین دیگر علامات مذکورہ سابق سب موجود ہوتی ہین -

حیض کے ایام مین سردی یا غم و افسوس کرنے یا شوہر کے ساتھ ہم بستر ہونے سے یہ مرض ہو تو تھوڑا سا خون آکر یکایک بند ہو جاتا ہو اور اسکے ساتھ نبض مین تیزی و بدن مین گرمی و سر مین درد اور پیاس بھی ہوتی ہے اور گاہ ہو یا مثل گولہ کا مرض یا پیپڑہ یا دماغ یا امعا یا رحم کی سوزش بھی ستاتی ہے یا شدید عصبی درد رحم مین ہونے لگتا ہو ؛

نہایت لاغری یا رحم یا خصیہ کے مرض کے سبب حیض بند ہو یا شدید حالت کے بعد مرض مزمن ہو جائے تو بتدریج کم ہوتے ہوتے آخر کار بالکل بند ہو جاتا ہو - یا پیشتر کم خون بیوقت آتا ہو اور پھر رفتہ رفتہ بالکل نہین آتا - یا بجائے حیض ایک قسم کے سفید رطوبت خارج ہوتی ہے کمر و سر مین درد رہتا ہے بھوک نہین لگتی ضعیف ہوتا ہے - اور کبھی حمل سے دھوکا ہو جاتا ہے مگر حمل کی علامات مندرجہ حصہ اوّل کے ساتھ ملانے سے تشخیص ہو جاتی ہو - کبھی ایام مقررہ مین رحم سے حیض آنیکے عوض ناک یا کان یا مسوڑدن یا آنکھہ یا پھیپڑہ یا معدہ یا مثانہ وغیرہ سے خون نکلتا ہے -

رحم کے آدردسے کمزور ہون تو مریضہ سست رہتی ہے - ادنی محنت سے تھک جاتی ہے بھوک نہین لگتی - نیند کم آتی ہے - ضعف بہت ہوتا ہے کمر مین گرانی و درد و بوجھ معلوم ہوتا ہے - جسم کی حرارت کم و جلد کا رنگ زرد مٹیلا

ہوجاتا ہے کبھی بالکل تو خون حیض بند نہین ہوتا مگر وقت معمولی سے پہلے یا پیچھے یا کم یا زیادہ آنے لگتا ہے اور خون کی خاصیت بھی بدلجاتی ہے ؛

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ نازک مزاج جوان لڑکیان جب کتخدا ہوتی ہین تو اونکا حیض بند ہوجاتا ہو جس کو وہ حمل کی علامت سمجھتی ہین مگر کئی مہینے بعد خود بخود جاری ہوجاتے - یا ان مہینون مین حیض بند رہتا ہے اوس عرصہ مین حمل قایم ہوجاتا ہو اور یہی وجہہ ہو کہ بعض عورتین ایک ایک سال بعد حمل کا وضع ہونا بیان کرتی ہین ؛ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب عورت زنا کا ارتکاب کرتی ہے تو حاملہ ہونے کا خوف جرم کو دل مین سماتا ہے اوسکے سبب ماہواری ایام بند ہوجاتے ہین اور وہ اپنے کو حاملہ سمجھکر متردد ہوتی ہے -

علاج - اسباب وعلامات مذکورہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ درحقیقت یہہ مرض نہین ہے بلکہ خاص جگہہ یا تمام جسم کی خرابی کی ایک علامت اسلئے اصول علاج یہی ہے کہ جس سبب سے یہہ خرابی پیدا ہوئی ہون اوسکو دور کرین - عورت کا قوی جسم ہونا مرض کا سبب ہو تو حیض کے ایام مقررہ سے پہلے جلاب عث۱۱ دین اور جو اس سے بھی حیض نہ آئے تو کمر پر پچھنے مع الشرط وخاص آلہ کے ذریعہ سے عنق رحم کی لبون پر چند جونک لگائین - گرم پانی مین بٹھائین - جب حیض کے ایام گذرجائین ہلکی وکم غذا کھلانا وگرم اشیا سے پرہیز وہواخوری ومحنت کرانا اور گاہے گاہے تیز مسہل اور ہر روز دمین مین بار با پنج پانچ رتی کی مقدار مین گولی ملا۱ دینا چاہئے جب چہہ سات روز حیض ہونیکے رہجائین روزمرہ رات کو پاشوبہ کرنا یا گرم پانی بانذمین بھرکر اوسمین بٹھانا پستان پر ارنڈ کے پتے گرم کرکے باندھنا چاہیے ؛

رحم کا نسل سست ہو نیسے حیض شوتا ہو تو دست لانیکے لئے کبھی کبھی نسخہ نمبر ۲۰ بھی دیتے ہیں ٭

مریضہ لاغر ضعیف ہو تو مقوی غذیہ شلاً دودھ وانڈے وغیرہ ومقوی ادویہ جیسے مرکبات فولاد خاصکر ایوڈایڈ آف آئیرن دیں مگر بقول ڈاکٹر گارڈ نر صاحب آیوڈائیڈ آف آئیرن یا دیگر مرکبات آیوڈین کا دینا بہتر نہیں ہے۔ گرم مدرات شلاً نائیٹرک ایتھر ایل آف جونی پر۔ وشراب یعنے پورٹ وائین وغیرہ کا استعمال کریں اور مسہل مدین مگر فولاد کے ساتھ کوئی ملین دوا ملا سکتے ہیں چنانچہ سب لیناب ہیں الیوہ بہتر ہے چنانچہ قبض رفع کرنیکو اسطے نسخہ نمبر ۲ و نمبر ۲۰۹ مفید ہیں۔ ہضم میں فتور ہو تو فولاد کے مرکبات کو انفیوزن آف کلمبا کے ساتھ دینا چاہئے اگر ہسٹیریکل علامات نمایاں ہوں تو ٹنکچر آف ویلرین زیادہ کر دیں۔ سبب حیض ہونیوالا یا شوہر کرائیں غلطاں پیتا ئیں متوسط دیکری ہو تو انکو بھی آرمین جب کمی خون وخاص عارضہ کے سبب جلد کا رنگ زرد وسبزی مائل ہو تو مقوی اغذیہ کھلائیں ومقوی ادویہ شلاً سولیوشن آف ایسیٹیٹ آف آئیرن یا اسٹیل وائین یا ٹنکچر اسٹیل یا ڈائیلائیزڈ آئیرن یا امونیم سائٹریٹ آف آئیرن یا سائٹریٹ آف آئیرن اینڈ کوئنا۔ بمقدار پانچ گرین یا سیرپ آف برومائڈ آف آئیرن بمقدار ایک ڈرام۔ یا گولیاں نمبر ۱۱ دیں۔ ہضم کا خیال رکھیں چونکہ مہینوں مرکبات فولاد کا دینا ہوتا ہے بدیں وجہ مرکبات مذکورہ بالا میں سے بدل بدل کر دیتے رہیں ابتدا میں مرکبات فولاد کو طبیعت قبول نہ کرے تو پہلے ہلکے مقویات شلاً کونین وجرائتہ وغیرہ دیکر اُسکے بعد مرکبات فولاد کا استعمال بہل تھوڑی مقدار میں کریں اور پھر رفتہ رفتہ بڑھائیں۔ چنانچہ بعد استعمال نباتی مقویات کے نسخہ نمبر ۱۹ کا دینا بہتر ہے ٭

اگر مرکبات فولاد کے استعمال سے سر میں درد و حرارت و قبض و تشنگی ہو ہوک نہ لگے تو نسخہ ۲۷۲ دین؛

ایام حیض مین سردی لگنے یا غم و افسوس کرنیکے سبب حیض بند ہوجائے تو گرم چاء پلانا و پاشویہ کرانا و نیم گرم پانی مین بٹھانا اور ملین ادویہ دینا (مگر مسہل نہین) مناسب ہو مگر ان تدبیرون سے حیض جاری نہو تو جب دوسری بار حیض ہونیکے مقررہ ایام قریب آوین - اور درد کمر و بے چینی وغیرہ ظاہر ہو تو ۱۶۲ یا نسخہ ۱۹۱ دین؛

علاوہ استعمال نسخہ مذکورہ بالا کے پیڑو پر ردوٹرپا فلالین بند ہوانا - قبض کو دور کرنا سردی سے بچانا حسب برداشت مقوی غذا کھلانا - ہر شب پاشویہ کرانا یا گرم پانی مین بٹھانا چاہیے اور جب اس دفعہ بھی کامیابی نہو تو پھر وہی تدبیر کرین جنکا کہ ذکر ہوا - غم و افسوس اس کا سبب ہو تو مریضہ کی تسلی کرین؛

رحم سے حیض آنیکے یا بعوض دوسرے مقامات سے خون نکلے خاصکر نازک اعضا مثلاً معدہ و پھیپڑہ وغیرہ سے بہت خارج ہونے لگو تو قابض دوائین کھلائین - مریضہ قوی ہو تو فصد لین - اور بعد گذرنے ایام حیض کے جو اصل سبب مرض کا ہو اوسکو دور کرین؛

اور اگر رحم کا کمزور ہونا ثابت ہو تو مرکبات فولاد وغیرہ مقوی ادویہ و مقوی اغذیہ کھلائین - قبض ہو تو ملینات مثلاً نسخہ ۲۰۶ یا ۲۰۹ سے رفع کرین ضرورت ہو تو کمر مین جونکین لگائین - کمر پر سینک کرین - مقدار مناسب مین مدر حیض ادویہ دین؛

حیض کے جوش کے ایام مین مریضہ کو بہت تکلیف ہوتی ہو تو چوتھائی یا نصف رتی افیون

یا اسکا کوئی مرکب ویگر اُس شکایت کو دور کرتے رہین - یا شدید درد ہو تو ناف کے نیچے یا سیون کی جگہ چند جونک لگائین اس سے درد کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور حیض بھی جاری ہوجاتا ہے ؛

رحم یا خصیۃ الرحم کے امراض کے سبب یہ عارضہ ہو تو اصل مرض کا اور مزمن ہونیکے سبب سفید رطوبت آنے لگے تو سیلان رحم کا علاج کرین -

حیض آنیکے وقت یا مقدار خاصیت مین فرق آجائے تو ادسین بھی معمولی علاج سے فائدہ ہوجاتا ہے ؛

توا حفظ صحت کا خیال رکھنا جس سے لکان نہو اسقدر ریاضت کرنا - عمدہ زود ہضم غذا مثلاً دودہ و مرغ کے چوزہ یا پرند کا گوشت و سبز ترکاریان دپھل وغیرہ دینا ضعف کی حالت مین مفید ہے اور خون کی زیادتی ہو تو غذا کم دلکی دین محرک اغذیہ و اشیا سے پرہیز دمحنت و مشقت کرائین -

۲ - دیسی اطبا لکھتے ہین کہ احتباس طمث سے اختناق الرحم - ورم احشا - امراض معدہ مثلاً بدہضمی دستلی وتشنگی وعدم اشتہا وغیرہ - امراض دماغ مثلاً مرگی ددوران سر و دردسر و مالیخولیا و فالج - امراض سینہ مثلاً کہانسی وضیق النفس امراض گردہ - امراض جگر - استسقا - دردپشت و گردن - دردچشم وگوش دہنی وبخار وغیرہ بیماریان پیدا ہوتی ہین -

اسکا عام طور پر علاج یہ ہے کہ نوبت سے پہلے پنڈلیون پر سینگیان لگائین ہر روز گرم پانی مین بٹھائین اور نسخہ نمبر ۱۶۲ دین - یا شحم حنظل کو آگ پر سلگا کر اسکا دہوان فرج مین پہنچائین تو فوراً حیض جاری ہوجاتا ہے اور بوجہ بو نیکو

د وسے بھی نہیں ہوتا ۔ اور فرفیون کو پیکر روئی میں رکھ کر فرج میں تھوڑی دیر رکھنے سے بھی حیض جاری ہو جاتا ہے اور فرزجہ ۹۷ کا کئی بار استعمال کرنا حیض جاری کرنیکے لئے مجرب ہے کیونکہ حکیم ثابت بن قرہ کہتا ہے کہ سات برس سے ایک عورت کا حیض بند تھا مگر بفضل خدا اس سے کھل گیا ؛

اگرچہ علاج مذکورہ بالا کو اس مرض میں مفید بتاتے ہیں لیکن اسکی کئی قسم ہیں اور ہر ایک کا علاج جدا جدا ہے چنانچہ ان کا بیان یہ ہے۔

فاقہ کشی یا اخراج خون یا دیگر امراض محللہ سے خون کم ہونیکے سبب یہ عارضہ ہو تو لاغری جسم وزردی رنگ سے پہچانا جاتا ہے۔

علاج اسکا یہ ہے کہ مقوی اغذیہ شلاً بیضئہ مرغ وشوربا گوشت مرغ وگوسفند جوان و دودھ و شیرینی و مچھلی و پالک کا ساگ کھلائیں ۔ آرام سے رکھیں ۔ خوب سلائیں غسل کراتے رہیں اور گونہ حرارت غالب ہو تو سکنجبین سادہ اور کشکاب روغن بادام کے ساتھ کھلائیں ۔ روغن بادام یا روغن کدو ملیں ؛

سردی یا اخلاط غلیظہ سے خون غلیظ ہو جائے تو رنگ سپید ہو جاتا ہے ۔ بدن سست رہتا ہے ۔ رگیں نیلی دکھائی دیتی ہیں پیشاب کثیر المقدار آتا ہے ۔ بسبب قصور ہضم پاخانہ میں بلغم خارج ہوتا ہے ۔

علاج اسکا یہ ہے کہ ایارج وغیرہ ملطف دواؤں سے اخلاط غلیظہ کا تنقیہ کرنیکے بعد خون کو رقیق کرنیکے لئے تخم کرفس وانیسون وپودینہ وبادیان وغیرہ کا جوشاندہ یا معجون بناکر دیں ۔ سویہ وپودینہ ومرزنگوش وسداب وبابونہ وصعتر واکلیل سے آبزن کریں ۔ سنبل ودارچینی وتج وحب بلسان وعود بلسان وجاوشیر

الایچی خورد و قسط وغیرہ سے تکمید کرین - جب خون رقیق ہو جائے اور عورت قوی ہو تو فصد صافن کرین - اور حیض کے ایام مقررہ سے دو روز پہلے دونون پنڈلیون مین سینگیان لگائین اور مناسب ہو تو خون کے رقیق کرنے سے پیشتر بھی فصد وسینگیون کا استعمال کر سکتے ہین -

بلوغتون کی فنا کرنیوالی حرارت کے سبب رحم کی رگون کا منہ بند ہونا مانع اور اجتیض ہو جو رحم کی خشکی و گرمی سے پہچانا جاتا ہی تو اوسکے لئے قرص نمبر ۹۹ کا چند روز استعمال کرنا مفید ہوتا ہے -

سردی کے سبب علامات مذکور ہون اور جسکی شناخت سفیدی رنگ و تناؤ بدن سے ہوتی ہے تو گرم و ملطف ادویہ مثلاً قرص نمبر ۹۵ مرکا کام مین لانا سود مند ہے خشکی سے ہو تو فرج و رحم کی خشکی و جسم کی لاغری سے پہچانا جاتا ہے اور مرطبات سے علاج کیا جاتا ہی جیسا کہ رحم کی بیماریون مین بیان ہوا -

رحم کا زخم اندمال ہونیکے وقت رگون کے منہ کو بند کر دے تو لا علاج ہی لیکن مضرت سے بچانیکے لئے فصد لینا اور فضلۂ طمث کے خارج کرنیکے واسطے ہمیشہ تنقید و امانت کرانا چاہئے -

رحم یا فرج مین کوئی ایسی چیز پیدا ہو کہ نہ جماع ہو سکے اور نہ حیض آئے اور بوقت ایام اسکے نہ خارج ہونیکے باعث شدید درد و تمدد ہو تو اصل مرض کا علاج کرین اور اوسکا دور ہونا ناممکن ہو تو احتباس طمث کی آفات سے محفوظ رہنے کی تدبیر کرین جیسا کہ فصد لینا وغیرہ اوپر بیان ہوا -

فربہی کے سبب منفذ بند ہون تو لاغر کرنیکے لئے اطریفل صغیرہ نمبر ۱ یا کمونی یا

یا دیان رومی اور گلقند ہمیشہ دینا اور تدابیر مندرجہ صفحہ ۱ کو کام مین لانا و بوقت نوبت فصد صافن کہولنا و مدر دواؤن کا استعمال کرنا چاہئے۔

رحم کا فرج کے مقابل سے ہٹنا مانع حیض ہو تو اوسکے لئے وہ تدابیر کارآمد ہو سکتی ہین جنکا پیچھے بیان ہو چکا۔

ضعف جگر یا کمی خون سے یہ عارضہ ہو تو اصل امراض کا علاج کرین ÷

۳۔ بیدون کا قول ہی کہ عورت کو حیض نہ آتا ہو تو مچھلی و گوشت و تل و ماش و دہی کہانے † و کانجی بلاناغہ روز پینے۔ فرزجہ نمبر ۹ درجہ شاندہ ۱۲ کو کام مین لانیسے حیض آنے لگتا ہی اور عورت حاملہ ہو جاتی ہی۔

۴۔ مجربات۔ ڈاکٹر گریفتہ صاحب نے لینسٹ چھپوایا تہا کہ ایک عورت جسم سیاہ فام۔ مردون کا سا قد۔ پستان اُبہری ہوئی۔ ہر طرح سے تندرست تہی مگر حیض کے ایام مین ڈر لگنے سے یکایک خون حیض بند ہو گیا اور بے چینی و کمزوری بنہایت ہو گئی اور اوس دفعہ کیا دوسری نوبت مین بہی حیض نہوا۔ سر مین درد و گرانی سینہ و کمر و پشت مین عصبی درد۔ کمزوری و تکان معلوم ہونے لگی۔ مزاج چڑچڑا ہو گیا۔ تیسرے مہینے جب پہر حیض نہوا تو علامات مذکورہ کی ترقی ہوئی اور چوتھے مہینے ڈاکٹر صاحب موصوف کے علاج مین آئی۔

ڈاکٹر صاحب نے ہر دوسری رات نیم گرم پانی مین بٹہانا۔ زیر ناف و جانگون کے درمیان رائی کی پٹی لگانا۔ سلفیٹ آف میگنشیا کا جلاب دینا۔ دایہ سے دن مین تین بار پستان ملوانا تفریحاً ہوا خوری کرنا جسقدر ہضم ہو سکے

† اگرچہ بیدون نے کچھ تفریق نہین کی مگر فربہی حیض کی بند ہونیکا سبب ہو تو مقوی غذا کا استعمال کرنا چاہئے

نمدا کہانا اور ہر روز تنگچر آف ارگٹ بمقدار مقررہ ✣ روز مرہ پینا - ہر دوسری رات
گالوانیک بیٹری ✣ سے لگانا بتایا مگر ارگٹ سے پیٹ مین مروڑ و دنثہ سا ہونے لگا تو
آئیل آف سیون بمقدار د ٹ دس قطرے ✳ دنمین تین بار کہانا کہا نیکے بعد
دیا گیا جب حیض آنیکے تین دن رہ گئے تو بجلی لگانا بند کر دیا اور آئیل مذکور کے
بارہ قطرے دئے اور جسدن ہونیکی امید تہی اوسر روز صبح کو تیس قطرے دئے
جس سے سفید رطوبت نکلی اور خصیہ زنان مین درد اور مریضہ کو ایسا معلوم ہوکہ
جسم سے کوئی چیز نکلنے والی ہے جو نہین نکلتی - بعد گذرنے ایام حیض کے تیل مذکور
کا دینا موقوف کیا اور ایام قریب آنے سے پہر دیا گیا - غرضکہ اسی تدبیر سے حیض
معمولی ایام پر آنے لگا اور سب تکلیفین رفع ہوگئین -
اکثر کوئی صاحب احتیاس طمث مین پہلے پاشویہ کراتے ہین تاکہ اعضا تناسل
کی طرف خون کا دوران زیادہ ہو اور پہر گولی ۱۶۵ کا استعمال کرتے ہین اور
بنگام استعمال گولی ہاے مذکور فرج کی لبون پر جونکین لگاتے ہین -

✣ انگریزی مین اسکی مقدار دس قطرے سے تیس قطرے تک ہے -
✣ بیٹری یعنی تار بجلی کے لگانیکے یہ ترکیب ہے کہ بیٹری کے پولس رحم کے دونو طرف لگا کر تہوڑی
دیر حرکت جاری رکہی پہر لگایا پہر ہٹا لیا - پہر پولس کو خصیہ زنان کے مقام پر لگایا پہر ایک پول پستان
پر اور دوسرا مخالف طرف کے خصیہ زنان پر لگایا - پہر ایک پول سینہ کے بائین طرف دوسرا
طرف کے اوپر اور پیٹ پر لگایا اور جب مریضہ اوسجگہ برداشت نکر سکے تو اوٹہا کر
سینہ کے داہنی طرف لگا دیا ✣
✳ انگریزی مین اسکی مقدار ایک قطرے سے پانچ قطرے تک ہے ✣

ڈاکٹر رلیارام صاحب نے آئینہ طبابت ماچ سنہ ۱۹۱۸ء مین چہپوایا تہا کہ حیض ہونا کسی وجہ سے بند ہوجائے تو جب معمول ایام شروع ہونیوالے ہون ہیلپ وکیلا مل کا جلاب دینے کے بعد نسخہ ۱۶۶ دین -

## وقت کے ساتہہ حیض ہونے سے بانجہ ہونا

جب حیض دقت کے ساتہہ آئے تو اوسکو ڈاکٹری مین ڈسمنوریا یا عام انگریزی زبان مین بین فل منیچوریشن کہتے ہین اور عربی مین اوسکو عسر الحیض کہ سکتے ہین اور بیدک مین جہاگلوا حیض دقت کے ساتہہ آئے تو اودادرت جون نہایت شدید درد کے ساتہہ آئے تو بریلیتا کہتے ہین -

پروفیسر گپسن ساکن جرمن اس حالت کو عقر کا سبب نہین سمجہتے لیکن اور اول ڈاکٹر اسکی وجہ سے عقر کا ہونا تسلیم کرتے ہین -

اسباب واقسام - اسقاط یا وضع حمل کے بعد یا حیض کے دنوین سردی لگنے یا غم وافسوس کرنے رحم کے اندرونی سطح مین سوزش ہونے سے شرائین کا تنگ ہوجانے - رحم مین رسولی ہونے - رحم مین ضعف یا فم رحم مین پیدائشی یا ورم وسوزش کے سبب تنگی ہونیسے یہ عارضہ ہوتا ہے -

سہولیت بیان کے لئے اسکی تین قسم بیان کی گئی ہین ایک عصبی - دوسرے سوزشی تیسرے عارضی - چنانچہ ایسی عورتین جنکی شادی نہوئی ہو یا بچہ نہوا ہو خصوصا نازک مزاج ضعیف القوی ہی ہون تو اکثر تیس چالیس برس کی عمر کے بعد عصبی عسر الحیض مین مبتلا ہوتی ہین دفربہ جسیم ددموی مزاج کی عورتونکو

اکثر بڑی عمر مین سوزشی عسر الحیض کا عارضہ ستاتا ہے۔ و عارضی عسر الحیض یہی ہے کہ یا تو پیدائش سے ہی فم رحم تنگ ہو یا سوزش ہو کر تنگ ہو جائے۔

علامات۔ عصبی عسر الحیض مین رطوبت کے آنے سے ایک دو روز پہلے چھینی (خفیف دسردی) وایک قسم کا خفیف یا شدید درد کمر مین ہوتا ہے جسکا اثر پیڑو و رانون تک پہنچتا ہے اور یہ درد جو حیض ہونے سے ایک دو گھنٹہ یا کئی دن پہلے اُٹھتا ہے برابر رہتا ہے یا باری سے ہوتا ہے۔ بعدہ آہستہ آہستہ کم حیض آنے لگتا ہے یا تھوڑا ایکبار نکل کر کچھہ عرصہ بعد پھر نکلتا ہے اور اسی طرح کئی بار رکر کے خارج ہوتا ہے۔ رنگ حیض کا سفیدی مائل و منجمد ہوتا ہے یا رحم کی ہمشکل ایک جھلی سی خارج ہوتی ہے جس کے نکلنے کیوقت مریضہ اسقدر کونتی ہے جسطرح وضع حمل ہوتے مین اور اوسکو دیکھکر حمل کا گمان بھی کیا جاتا ہے لیکن اوسمین سوا اوس قدر ی رطوبت جھلی وغیرہ ہونیکے سبب وہ شک رفع ہوجاتا ہے۔

سوزشی عسر الحیض مین کوئی پیشرو علامت نہین ہوتی بلکہ رطوبت کے اخراج سے پہلے یکایک سردی معلوم ہو کر کمر مین شدید درد اور اوسکے ساتھ چھینی دردسر و بخار رہتا ہے اور بعد ایام حیض کے بھی کمر کا درد نہین جاتا۔ چہرہ سرخ رہتا ہے۔ نبض تیز و بھری ہوئی چلتی ہے۔ گاہ حیض کی رطوبت کے ساتھ سفید جھنجڑے نکلتے ہین۔ فم رحم دیکھنے و چھونے سے گرم و سوجا ہوا اور بعض دفعہ اسپر کوئی خفیف زخم معلوم ہوتا ہے۔ جب مرض شدید ہو تو رحم کے عضلاتی ریشون مین نہایت بے چین کرنیوالا درد ہوتا ہے۔

آلتی عسر الحیض مین بوقت اخراج حیض شدت کا درد ہوتا ہے و فم رحم

مین تنگی یا کجاؤ ہو -
خواہ کسی قسم کا عسر الحیض ہو اوسکی بڑی علامت یہ ہو کہ حیض آنے سے پہلے ہی رحم مین درد شروع ہو جاتا ہے اور دبانے سے اوسکی زیادتی ہوتی ہو اور بوجہ مشارکت سر و معدہ مین بھی درد ہونے لگتا ہو - متلی و قے ہوتی ہے اور اکثر مریضہ بانجہ ہوتی ہے -

**علاج** - عصبی عسر الحیض مین درد کم کرنیکے لئے ۹۶ سے ۱۰۰ درجہ تک کا گرم پانی ناند یا ٹب مین بھر کر اسمین نصف گھنٹہ تک مریضہ کو بٹھلانا و افیون یا اوسکا کوئی مرکب ٹنکچر آف ہارسارس یا پانچ چھ قطرے ٹنکچر آف ہمپ تھوڑے پانی کے ساتھ یا نصف نصف ڈرام اسپرٹ آف ایتھر ہر تین یا چار گھنٹہ بعد پلانا - یا خراسانی اجواین علیحدہ یا کافور کے ساتھ یا ایک رتی کافور چوتھائی رتی افیون کی ایک گولی بناکر کھلانا - فرج مین مسکن دواؤنکی پچکاری دینا مفید ہو -
کم و بیش درد رفع کرنیکے لئے تو نسخہ ۱۹۵ کافی ہوتا ہو مگر درد شدید ہو تو نسخہ ۱۹۶ یا ۱۹۷ کا استعمال کرنا مناسب ہوتا ہو -
قے آتی ہو تو مسکن دواؤنکا حقنہ کرنے سے رک جاتی ہو - ایک بار پانی مین بٹھانے سے آرام نہو یا آرام ہوکر دوبارہ شدت سے درد ہونے لگے تو ۲۴ گھنٹہ کے اندر دو تین دفعہ مریضہ کو گرم پانی مین بٹھا سکتے ہین - پانی مذکور مین تھوڑا سا رائی کا سفوف ملا دین تو اور بھی بہتر ہو بعد حمام کے مریضہ کا بدن تولیا سے پونچھ کر کپڑے اڑھا کر لٹا دین اور جبتک حیض کے ایام رہین چلنے پھرنے سے باز رکھین - بوتلوںین پانی بھر کر زیر ناف و کمر پر پھیرین - یا پوست کے جوشاندہ مین

ایں بہگو بہگو کر سینک کریں - دوبارہ کی تکلیف روکنے کی لئے ایام راحت میں ہلکی مقوی غذا کھلائیں - روغن ماہی وفولاد وفاسفورس وسنبل کے مرکبات بمقدار مناسب دیں اور فولاد کے مرکب سوافق نہوں تو اون کو بند کردیں - رحم کا ضعف دور کرنیکے لئے گرم یا ٹھنڈے پانی کی پچکاری کی کام میں لائیں - اور دوسری باری کے دن نزدیک آجائیں تو ہر روز یا ہر دوسرے روز گرم پانی میں بٹھلائیں -

نم رحم پر ٹنکچر آف آیوڈین لگائیں بعد گذرنے ایام حیض کے پھر معمولی تدبیر کریں اور اسیطرح کچھ مدت تک جاری رکھیں کیونکہ یہ ایسا ہٹیلا مرض ہی کہ بعض دفعہ برسوں میں بھی اچھا نہیں ہوتا -

سوزشی عسر الحیض میں رحم کی گردن یا اوسکے متورم لبوں پر جونکیں + اور کمر پر بھری ہوئی سینگیاں لگانا - گرم پانی میں بٹھانا - تیز مسہل دینا بعدہ سرد و مدر و معرق ادویہ پلانا اور بعد کم ہونے علامات سوزش کے سوتے وقت پانچ رتی ڈووَرس پوڈر ہٰ - اور دستوں کے بعد درد ہو تو بھی افیون یا ٹنکچر آف ہمپ دینا چاہیئے +

ہٰ یہ بنا بنایا انگریزی دوا فروشوں کی دوکانات پر ملتا ہی مقدار خوراک پانچ گرین سے دس گرین تک دے سکیں - اگر بنا بنایا نہ مل سکے تو اوسکے بدلے یہ سفوف بنالیں شورہ ڈہائی رتی ملٹھی کی جڑ کا سفوف ایک رتی - افیون کا سفوف نصف رتی - سب کو ملالیں یہ ایک مقدار ہی -

+ جونکوں کے لگانے میں یہ احتیاط رکہیں کہ حیض ہونے سے تین چار دن پہلے بایام بر جونکیں نہ لگائیں +

ایام راحت مین ریاضت کرانا ونیز مسہل خصوصاً ایلوہ کا مرکب جو شاندہ نمبر ۱۲ امسدر جہ باب پنجم کا پلانا۔ کبھی کبھی گرم پانی مین بٹھانا۔ فم رحم خون سے تر بتر ہوا ہو تو ہفتہ مین ایک بار مقام ماؤف پر ٹنکچر آیوڈین کا نسخہ نمبر ۲ لگانا عبیر سقوطری کو عرق مکو اسبز دعرق کاسنی سبز مین پیکر گرم کرکے پیڑو پر دو تین دن تک ضماد کرنا یا نیب کے پتوں کا برتہ باندہنا۔ حیض کے معمولی دنون مین خون کی زیادتی و جوش ہوتا ہو تو دو تین دن پیشتر پیڑو پر پچھنے دیکر سنگیان لگانا بستر پر لٹا رکھنا نسخہ ۱۹۵ کا دینا اسباب نقرس کا مادہ جسم مین ہو تو معجون سورنجان یا نسخہ نمبر ۱۱۹ وجع مفاصل یا آتشک کا اثر ہو تو آیوڈائڈ آف پٹاسیم حب ترکیب نمبر ۱۶ کے دینیسے فائدہ ہوتا ہے۔ عارضی عسر الحیض مین گردن رحم کے سوراخ کی تنگی دور کرنیکے لئے ربر کی بنی ہوئی نلی (جسے انگریزی مین بوجی کہتے ہین) دوسرے تیسرے روز فم رحم مین داخل کرتے رہین تاکہ سوراخ کشادہ ہوکر حیض بہ آسانی آنے لگے ٭

رحم کی درونی سطح کی سوزش سے شرائین رحم کے منہ کا تنگ ہونا ثابت ہو تو ایام راحت مین ریاضت کرانا ایلوہ کی گولی نمبر ۱۱ کا دینا بعض اطبا کے نزدیک مرکبات پارہ اسقدر کہلانا کہ خفیف سنہ آجائے مناسب ہے۔

اور جب حیض کے ایام مقررہ آجائین تو گرم غسل کرائین و مدرحیض دوائین دین اور درد رفع کرنیکے لئے افیون بہی دیتے ہین۔

۲- ولبی طبیب لکھتے ہین کہ حیض آنے کے معمولی ایام سے تین روز پیشتر دو ماشہ ریوند خطائی اور دو ماشہ مصری ملاکر صبح شام کہلانا و آبزن کرنا مفید ہوتا ہے

۳- مجربات - ڈاکٹر کلفرڈ صاحب فرماتے ہین کہ جب حیض کے ایام قریب ہون یعنی اسکے جاری ہونے سے پیڑو درد ہو اور بعد اجرا حیض رفع ہو جائے تو

سولیوشن آف ایسیٹیٹ آف امونیا بمقدار ایک ایک ڈرام قدرے اسپرٹ آف کلوروفارم کے ساتھ ملاکر گھنٹہ گھنٹہ بعد پلانیسے درد مین جلد آرام ہوجاتا ہی اور حیض کی رطوبت زیادہ پیدا ہوتی ہی-
ڈاکٹر گاڈونر صاحب لکھتے ہین کہ درد رفع کرنیکو کلوروفارم سنگھائین خفیف مرفیون کو صرف چوتھائی گرین ایسیٹیٹ آف مارفیا یا آٹھوان حصہ گرین کا اکسٹراکٹ آف بلاڈونا یا تین گرین اکسٹراکٹ آف ہین بین کیمفر جو لیپ کے ساتھ دینے سے فائدہ ہوجاتاہے اور نسخہ ۱۶۷ کا دینا بھی مفید ہی -

## کثرت کے ساتھ حیض ہونیسے بانجھ ہونا

مقدار یا ایام معمولی سے زیادہ حیض آئے تو اسے عربی مین کثرت طمث - ڈاکٹری مین مینوراجیا عام انگریزی مین پروفیوز فلواف مینسز یا امادریٹ فلو آف مینسز بیدک مین پردر عوام مین پاؤن چھوٹنا کہتے ہین -
اسباب - اس مرض کے جو اسباب ہین انمین سے بعض تو داخلی ہین یعنے جنکے سبب سے طبیعت مرض مین مبتلا ہونے پر مائل رہتی ہی جیسے کمزوری یا رقیق خون - اور بعض خارجی ہین یعنی جو سبب داخلی کو اشتعال دیتے ہین جیسے کمزور عورت کا اجابت کے وقت کونتھنا وغیرہ مگر ہم دونون قسم کے اسباب کو ایک ساتھ بیان کرتے ہین اور وہ یہہ ہین -
بہت بچے پیدا ہونے سے رحم کا ڈھیلا ہونا - بہت دن تک بچہ کو دودھ پلانا مجامعت بکثرت کرنا - ایام حیض مین سردی لگنا یا بھیگنا یا رنج وفکر و افسوس

رخوت کرنا۔ بدن مین خون کی زیادتی ہونا۔ رحم مین اجتماع خون ہونا۔ گردن رحم
مین سوزش ہونا۔ رحم مین سول ہونا۔ رحم کا جھکجانا یا خمیدہ ہوجانا یا بار بار اسقاط ہوکر رحم کو
اپنے کرنا۔ گرم مکان مین رہنا۔ اجابت کیوقت کو نہنا۔ مرض الیوسنوریا کا ہونا
کمزوری۔ شوہر کی قوت یا دسست ہونا۔ خصیۃ الرحم مین کوئی مرض ہونا۔
اقسام۔ بعض نے اسکی دو قسم کی ہین یعنی ایک وہ کہ جسمین معمول سے زیادہ دنون
تک حیض آتا رہے۔ دوسرے وہ کہ بجائے ایکبار آنیکے ایک مہینے مین کئی بار خارج ہو
بعض نے یون تین قسم لکھی ہین ایک وہ کہ حیض کی رطوبت کا رنگ تو معمول ہو مگر
مقدار کثیر بار بار آئے۔ دوسری قسم جو اکثر بہت سے بچے جننےوالی یا الرحم مزمن
کے سبب ضعیف ہونے والی عورتونکو ہوتی ہے یہ ہے کہ حیض بکثرت آئے اور گاڑھا ہو
کا ہے جسم کا خون بھی اسمین شامل ہو مگر رحم مین کچھ خرابی نہ پائی جائے تیسری
قسم جسمین ادھیڑ عمر کی عورتین خواہ قوی ہون یا ضعیف مبتلا ہوتی ہین اور جسکی
آرام ہونا ہے یہ ہے کہ حیض بہت زیادہ نکلتا ہے اور رحم کے حجم و مقام مین
بھی فرق ہوجاتا ہے۔

علامات۔ اسکی مختصر علامات تو یہی ہین کہ زیادتی اخراج حیض سے بعض وقت مریضہ
اسقدر کمزور ہوجاتی ہے کہ اُٹھنے بیٹھنے کی بھی طاقت نہین رہتی کھانیکو جی نہین
چاہتا۔ چہرہ زرد۔ سر مین درد۔ پاؤن پر ورم جسم لاغر۔ آواز کمزور ہوجاتی ہے
مگر تین قسم جو اوپر لکھی گئین ہین انکی جداجدا مفصل علامات یہ ہین۔
جب حیض کی رنگت مین فرق نہو صرف مقدار و عرصہ مختلف ہوجائے تو یہ علامات
ہوتی ہین کہ ایکبار کثیر المقدار حیض خارج ہوکر کئی ساعت بند رہتا ہے اور پھر

اسیطرح بہت سا نکل آتا ہی اور یہ کیفیت حیض کے معمولی ایام مین پاتا ہی دو تین ہفتہ تک ہوتی رہتی ہی جس سے مریضہ کمزور و دبلی ہوجاتی ہی کانون مین بھنبھناہٹ کی آواز آتی ہی - چہرہ کا رنگ پھیکا نظر آتا ہی چکر آنے لگتے ہین - کمر و پیڑو مین ایک طرح کی سستی و کمزوری و درد معلوم ہوتا ہی ہر قسم کے سخت امراض پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہی ؎

دوسری قسم مین یعنی جب حیض کی زیادتی کے ساتھ کبھی جسم کا خون بھی شامل ہوکر خارج ہو مگر گردن رحم مین کچھ فرق نہو تو ابتداء مرض مین چند ڈلی خون کے نکلتے ہین لیکن کچھ دنون کے بعد زیادتی ہوتے ہوتے اسقدر کثرت سے خون نکلتا ہے کہ مریضہ کو غش آجاتا ہے و دیگر علامات ضعف نظر آتی ہین ؎

قسم سوم مین یعنی جب حیض کی زیادتی کے ساتھ رحم کے حجم و مقام مین بھی فرق آجائے تو یہ صورت ہوتی ہی کہ ابتداء مرض مین تو فتور حیض کی علامات نمایان ہوتی ہین اور بعد ایام معہودہ سفید رنگ کی رطوبت کا اخراج ہوتا رہتا ہی مگر جب مرض لاحق ہوجاتا ہے تو حیض کی منجمد رطوبت کے تکلے معہ خالص خون کے خارج ہوتے ہین اور مرض مزمن ہوجائے تو دوسری نوبت تک کم و بیش خون آتا رہتا ہی اور آخر کو اسقدر کثرت سے نکلتا ہی کہ بسبب ضعف کے مریضہ قریب المرگ ہوجاتی ہی اور بذریعہ اسپکیولم + معائنہ کیا جائے تو فم رحم مقعد کیطرف جھکا ہوا یا مثانہ کیطرف اوٹھا ہوا اور متورم پایا جاتا ہی ؎ جسم مین خون زیادہ ہونے سے یہ مرض ہو تو ہم

+ اسپکیولم - ایک آلہ کا نام ہی جو آٹھ انگشت لمبا و ڈیڑھ انچ چوڑا دہاتی نلوا سا تعقیب کی شکل کا ہوتا ہی جسکو اندر بارہ کی قسم سے ہوتی ہی اور اوسکو فرج مین داخل کرنے سے فم رحم بخوبی دکھائی دیتا ہی ؎

علاج - اس عارضہ کے علاج کے کئی ڈہنگ ہین پہلے تو یہ ہے کہ سبب کو دور کرین یعنی مریضہ بچہ کو دودہ پلاتی ہو تو دودہ چھڑا دین اور مقویات کا استعمل کرین مثلاً نسخہ ۱۳ دین ؛

کثرت مجامعت یا جلق کی عادت ہو تو دوا دینے سے پہلے ضرور ہے کہ جماع و جلق سے باز رکہین کیونکہ اس سے رحم و خصیۃ الرحم مین ہمیشہ تحریک ہونیکے سبب ہی یہ عارضہ ہو جاتا ہے اور جب تک اصل سبب دور نہ کیا جائے کسی دوا سے فائدہ نہین ہوتا -

مریضہ کے شوہر کی قوت باہ ضعیف ہو تو عورت کے علاج معمولی کے ساتھہ مرد کا بہی علاج کرین تاکہ پہر عارضہ مذکورہ لاحق ہو کیونکہ جب مرد کو شہوت سست ہوتی ہے تو عورت کی خواہش پوری نہین ہوتی اور شہوت کے جوش سے خصیۃ الرحم مین خراش و رحم مین اجتماع خون ہو کر یہ عارضہ ہو جاتا ہے ؛

کمزوری ہو تو پہلے کچہہ روز نسخہ ۔ اور پہر نسخہ ۔ کا استعمال کرین - اور جسم مین خون کم ہو و قابض دوا دینی ہو تو نسخے ۱۹۳ و ۱۹۴ مین سے کوئی نسخہ دین - کوئی گردہ کا مرض معلوم ہو اور پیشاب مین البیومن پایا جائے یعنی پیشاب کو گرم کرنے سے کوئی سفید شے منجمد ہو تو اوسکا علاج حکیم حاذق سے کرائین کیونکہ یہ ایک سخت مرض ہے ؛

سرطان یا رسولی یا خصیۃ الرحم کے مرض وغیرہ کے سبب سے خون بکثرت خارج ہوتا ہو تو طبیب اصل مرض کی تشخیص کرکے اوسکا علاج کر سکتا ہے ؛

عالم شباب مین کواری عورت کے اعضاء شکم مین اجتماع خون و جگر کا فعل

تراب وقبض وبواسیر وغیرہ ہو تو غذا کم کہلائین - گوشت وشراب وگرم مصالح وغیرہ گرم چیزین دینے پرہیز کرائین اور نمکین ملینات مثلاً سلفیٹ آف سیگنشیا وغیرہ دیتے رہین اور قابضات کے دینے کی ضرورت ہو تو نسخہ ۔ و ۔ و ۔ مین سے کوئی نسخہ دین ؛

امیرزادیان جنکو گہر کا دہندا نہ کرنے وعیش وآرام مین زندگی بسر کرنیکے سبب بدہضمی وبواسیر وکثرت حیض کا عارضہ ہوجاتا ہے اونکو ایام معمولی سے پہلے تیز جلاب دین اور جب حیض شروع ہو خارجی تدابیر کو کام مین لائین جنکا آگے ذکر ہوگا ؛

ضعف کے سبب خون حیض بکثرت آتا ہو تو خارجی تدابیر مندرجہ ذیل کرین -

سرد پانیکی پچکاری فرج مین دین ؛

حمل اسقاط یا وضع ہونیکے بعد یا ضعف سے رحم اصلی حالت تک نہ سکڑے تو نسخہ ۱۹۲ کا دینا مفید ہے ؛

دوسرے - خارجی تدبیرین جو کئی قسم کی کثرت طمث مین فائدہ بخشتی ہین یہ ہین کہ مریضہ کو ہلکے کپڑے پہنا کر ٹھنڈی جگہہ مین ذرا سخت بستر پر لٹائے رکہین - ہلکی وسرد چیزین مثلاً ساگو دانہ وارار وٹ وفالودہ وغیرہ کہانیکو دین - آب سرد پلائین - برف کے ٹکڑے چسائین - قسم سوم مذکورہ بالا مین بہ نسبت دوا کے ان خارجی تدبیرون و برف کے پانی کی پچکاری فرج مین دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ؛

تیسرے - قابض دوائین مثلاً گولی ۱۱۰ یا ۲۰۵ دین یا بجاے گولی کے مذکورہ دس دس قطرے ٹنکچر آف اسٹیل قدرے پانی ملاکر دن مین تین بار پلائین اور رات کو ڈوورس پوڈر (جسکی صفت حاشیہ صفحہ مین مندرج ہے) دین خاصکر کمزوری

کے سبب سے یہ مرض ہو تو مقویات و ٹنکچر آف اسٹیل سے بہت فائدہ ہوتا ہے
چہتے ہے - جس مرض کی شرکت معلوم ہوا اور جیسا موقع ہو ویسا ہی علاج کرین -
یعنی سوزش رحم کی علامات پائی جائین تو نمبر ۱۱۶ کا دینا بہتر ہوتا ہے -
اجتماع خون کی علامات ہون تو فم رحم مین جونک لگا نا و تیز مسہل دینا چاہئے -
کمی خون کا عارضہ بھی اس مرض کے ساتھ شامل ہو تو نسخہ نمبر ۱۱۹ کا استعمال کرین
ادویات قابض مذکورہ بالا سے خون بند نہو تو پانچ پانچ گرین ارگٹ آف رائی
کا سفوف ذرا سے شہد مین ملا کر دن مین تین مرتبہ دین صرف آب سرد یا آئرن
شوگر آف لیڈ یا پھٹکڑی یا ٹینک ایسڈ ملا کر پچکاری کرین یا ان عرقون مین کپڑا
بھگو کر اندام نہانی کے اندر رکھ دین - پانچ قطرے سے دس قطرے تک ٹنکچر آف ہیپ
قدرے پانی مین ملا کر دن مین تین بار دینا بھی مفید ہے -
جب حیض آنے کے ایام گذر جائین تب قطن یعنی دونون چوتڑون کے بیچ کی ہڈی
پر پلسٹر - لگائین اور مقوی ادویہ و اغذیہ کھلائین +
قسم دوم مین جنکی علامات اوپر بیان ہو چکی ہین قابض ادویہ کا استعمال کرنا اور
بعد گذرنے ایام نوبت کے قطن پر پلسٹر لگا نا و کبر پر آب سرد کا تریڑے اور فرج مین
اسکی پچکاری روز مرہ دینا بہت مفید ہوتا ہے +

+ انگریز اسکو پلسٹر کہتے ہین مگر اکثر پلسٹر اس سے مراد لیجاتی ہے جو نیلی کسی سے پلسٹر بنایا جاتا ہے اسکی لگانیکی
یہ ترکیب ہے کہ جتنا بڑا پلسٹر لگانا ہو اتنا بڑا موٹا کاغذ کاٹ کر اسپر تھوڑی سی چربی مرہم کو پھیلا کر جا
لگاتا ہو لگائین - آٹھ گھنٹے سے بارہ گھنٹہ تک لگا رہے دیں بعدہٗ اٹھا لیں اس عرصہ مین جو آبلہ اٹھ آتا ہے جسمین
نیچے کی جانب ذرا سا کاٹ دین تاکہ پانی نکل جائے پہر دوسرا مرہم بیکس لگا دین +

قسم سوم مین دواؤن سے اکثر فائدہ نہین ہوتا اور ہوتا ہے تو کچھ مارگٹ وافیون
وخارجی تدابیر مذکورہ سے اور بعد بند ہونے خون کی قلمن پر پلسٹر لگاکر کچھ روز
تک رطوبت جاری رکہین اور ہر روز ہر دن مین دو تین بار پچکاری عـ۲۰۶ نمرع
مین دین ٭

۲ - دیسی طبیب کہتے ہین کہ اگرچہ اِس مرض کی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ
ایام حیض مین خون بکثرت آتا ہے - دوسرے یہ کہ علاوہ ایام حیض کے نکلتا
رہتا ہے جسکو استحاضہ بولتے ہین اور اِس مرض مین مریضہ کا گوشت نرم اور ڈہیلا
ہوتا ہے اور دونون صورتونمین بعض طبیب ناگ کیسر و مصری ساوی الوزن
ملاکر پیسکر بمقدار چہ ماشہ بکری کے دودہ کے ساتہ پلانا و مقوی غذا کہلانا مفید
بتاتے ہین مگر بسبب اختلاف اسباب اِس مرض کی کئی قسمین بیان کی گئی ہین جنکا
علاج و علامات علیحدہ علیحدہ ہین و ہو ہذا -

اوّل قوی و بافراغت گزران کرنیوالی عورتون کے جسم مین خون کی زیادتی ہوا و
طبیعت اِس صورت سے دفع کرنا چاہے تو جسم سرخ و رگین بہری ہوئی معلوم
ہوتی ہین اور باوجود اخراج خون کثیر کے بدن کی قوت و بشرہ کی رنگت مین فرق نہین
آتا بلکہ تازگی و فرحت ہوتی ہے -

ایسی صورت مین تا وقتیکہ قوت ضعیف و چہرہ کا رنگ تبدیل نہو بند نہین کرتے
مگر خون کا امالہ کرنیکے لئے فصد باسلیق سے ایکبار یا کئی بار کرکے حسب حاجت
خون لینا - دونون پستان کو مضبوط باندہنا و ملنا اور اوپر حجامت ناری بغیر توڑے
لگانا - خون بند کرنیکے لئے قرص کہربا عـ۹۲ و شیاف ممسک عـ۹۴ کام مین لانا چاہئے -

دوئم - خون میں رقت وحدت پیدا ہونیکے سبب رحم کی اریک رگون سے اسکا اخراج ہوتا رہے تو خون کی گرمی و زردی و رقت و سرعت اخراج و جسمی ضعف و زردی رنگ مریضہ سے پہچانا جاتا ہے -

اسکا علاج یہ ہے کہ صفرا کا تنقیہ کرنیکے لئے ہڑی ہڑ و شاہترہ کا جوشاندہ دین - اماز کرنیکو وہ تدبیرین کام مین لائین جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے - بعدہٗ خون روکنے کیواسطے قابض و بارد دوا دین مثلاً شربت عناب و انار و آب سیب و بہی و قرص کہربا عدد ہمراہ شربت انار یا شربت زرشک کے دین غذا چاول و دال مسور وغیرہ و ستیرہ انگور وغیرہ کے ساتھ و فالودہ و مرغ تیتر و چکور و ہرن کا گوشت کہلائین - پیڑو پر صندل لگائین گلنار و آس و گلسرخ و مازو و پوست انار کے جوشاندہ مین بٹہائین اور اوس سے آبدست کرائین ؛

ثابت بن قرہ کا قول ہے کہ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک اجوائن خراسانی کو شکر کے ساتھ کوٹکر تین دن تک ہر صبح دینا مفید ہو - معجون لبوب ۱۲۱ بھی دیتے ہین اور شیاف ۱۵ رکھنا چاہیے ؛

سوم - انیثیت غالب ہونیکے سبب خون کا قوام رقیق ہو اور عروق کے منہ سست ہو جائین تو ضرور خون کا سیلان ہوتا ہے اور خون کے رقیق و کم سرخ ہونے و دیگر بلغمی علامات کے پائے جانے سے پہچانا جاتا ہے - قے کرنا و اسہال کے لئے ایارجات و مجفف یعنی رطوبتونکی فناکرنیوالی اغذیہ و ادویہ کا استعمال کرنا اسکا علاج ہے -

چہارم - بدخلط شامل ہونیسے بھی خون حیض بکثرت آتا ہے اور اوسکی شناخت یہ ہے؛

تھوڑی سی پاک صاف روئی آگ پر گرم کرکے رات بھر عورت اپنی فرج مین رکھی صبح کو نکال کر اسکا ا وسکو دیکھا جائے اگر اوسکا رنگ زرد ہو تو صفرا اور رنگ سفید یا نیل ہو تو بلغم اور سبزی یا سیاہی مائل یا بنفشئی ہو تو خلط سودا کا خون مین شامل ہونا سمجھا جاتا ہے :-

علاج اسکا یہ ہو کہ جس خلط کا غلبہ ہو اوسکا تنقیہ کرین مثلاً خلط بلغم کی زیادتی معلوم ہو تو لزوج رطوبت کو پاک کرنیوالی دوا اوسیسے تے کرائین :

خلط صفرا کے غالب ہونیسے عروق رحم کا مُنہ کشادہ ہونا اس مرض کا سبب ہو تو اوسکی علامات و علاج وہی ہے جو قسم دوم مین بیان ہوا -

خلط سوداوی کے سبب عروق کا مُنہ کشادہ ہو جائے تو خون کی سیاہی سے پہچانا جاتا ہے اور سوداوی تنقیہ کے لئے افتیمون کا جوشاندہ دینا و کوئی وجہ مانع ہو تو باسلیق فصد کھولنا و دیگر اغذیہ و ادویہ مذکورہ کا کام مین لانا اسکا علاج ہو -

پنجم بواسیر رحم کے سبب خون آتا ہو تو قطرہ قطرہ اور کبھی نوبت سے آتا ہو اور سر مین ضرور گرانی و درد رہتا ہو - اور جگر و طحال پر بھی درد ہوتا ہو مگر جب خون جاری ہوتا ہے تو درد جاتا رہتا ہو -

رحم مین زخم ہون تو خون لیبب یا زرد پانی بدبودار درد و جلن کے ساتھ نکلتا ہو اوران حالتوںمین مناسب علاج سے اصل مرض کو دور کرنا عین علاج ہے جسکا ذکر سابق مین ہو چکا -

۳ - بید کہتے ہین کہ پردر دہ عارضہ ہو جسمین علاوہ ایام حیض کے فرج سے

خون نکلتا ہو اور اسکے ساتھ تمام جسم میں درد و اعضا شکنی و لاغری و کمزوری و تشنگی و جلن و زردی رنگ و غنودگی و غشی وغیرہ کی علامات بھی ہوتی ہیں۔

چونکہ غیر معمولی یا کئی بار یا بدہضمی میں غذا کھانے یا شراب بکثرت پینے۔ یا حمل گرنے۔ یا جماع کی زیادتی کرنے۔ یا سواری پر سوار ہونے۔ یا بار دیا سفر کرنے۔ یا متفکر رہنے۔ یا بوجھ اٹھانے۔ یا چوٹ لگنے۔ یا دھوپ میں سونے وغیرہ سے باد و صفرا و بلغم و سنپات مفسد ہو کر یہہ عارضہ ہوتا ہے۔ اسلئے اسکی چار قسم کی گئی ہیں۔

اول بادی پر در جسمین روکھا و جھاگدار گوشت کے دھوون کی مانند خون نکلتا ہے۔

دوم صفراوی پر در جسمین کثیر المقدار خون زرد یا نیلا سپیدی مائل سرخ و گرم نکلتا ہے اور بدن میں جلن معلوم ہوتی ہے۔

سیوم بلغمی پر در اسمین گوند کی مانند چکنا اور گلابی رنگ کا خارج ہوتا ہے۔

چہارم سنپاتک پر در جسمین مثل شہد یا گھی یا ہڑتال یا مغز سر مردہ کی مانند بدبودار خون اخراج پاتا ہے اور جب برابر بکثرت خون نکلتا رہے اور تشنگی و جلن و بخار و کمزوری ہو تو اسکو لاعلاج سمجھا جاتا ہے۔

جسم میں خون حیض کی زیادتی ہو تو بھی خون حیض بکثرت خارج ہوتا ہے اور اسکی بڑی وجسم میں درد ہوتا ہے۔

علاج - بادی پر در میں نسخہ ۱۰ مفید ہے۔

صفراوی پر در میں نسخہ ۱۱ دیتے ہیں۔ اور ہر قسم کے پر در میں قے کرانا و دودھ و مونگ و شکر کا کھانا و نسخہ ۱۲ کا دینا مفید ہوتا ہے۔

ششم - اگر خارش رحم کے سبب خون حیض بکثرت آئے تو دریافت کرین کہ یہ خارش گرم صفراوی ہے یا سوداوی یا خلط شور ہے اور یہ حال حیض کے رنگ سے معلوم ہوتا ہے -
علاج اسکا یہ ہے کہ اوّل فصد کھولین اور حسب قوت خون نکالین بعدہٗ ایسی دوائین دین جنسے قوت مجامعت کم ہوتی ہے اور برگ بابونہ و مستور مقشر و پوست انار بجے شراب قابض مین جوش دیکر شراب سے تو حقنہ کرین اور باقی ماندہ شے کو کوٹ پیکر باہر ضماد کر دین اور اسیکا شیافہ رکہین - شیافہ ۲۶ بہی مقعد و فرج کی خارش مین مفید ہے -
ہفتم - رحم کی کسی رگ کا منہ کہلنے سے یہ عارضہ ہو تو صمغ عربی - گل مختوم - گل ارمنی - کہربا - کندر - مردارسنگ پہٹکڑی - اقاقیا - دم الاخوین - سب کو پیکر بارتنگ کیا نی کے ساتھ گوندہ کر شیافہ بنا کر رکہین - اور اسی دوا کا ضماد کرین -
۴ - مجربات - ڈاکٹر نیون ڈی سی صاحب نے فروری ۱۸۶۸ء کے پراکٹشنر مین طبع کرایا تہا کہ کئی ایسی مریضہ جنکو خون حیض بکثرت آتا تہا گرم گرمی پہنچانے سے صحت یاب ہوئین چنانچہ ایک ۲۶ سالہ عورت کو (جسے معمولی طور پر حیض آتا تہا اور نہ بچہ ہوا تہا نہ حمل ساقط ہوا تہا) یکایک بہت سا خون رحم سے آنے لگا جسکے لئے گرم حمام و قابض دواؤنکی پچکاری کا استعمال کیا تو کچہ فائدہ نہ ہوا مگر کوین کہلانے و معدہ پر پلاسٹر اور کئی بار گردن رحم کے جوف مین کاسٹک لگانے سے دو مین روز خون بند رہا لیکن پہر جاری ہو گیا جس سے کمزوری و اٹہنے سے چکر و سرد

پاؤن مین درد ہونے لگا - تب ڈاکٹر جیپ مین کے اندین ربر بیگ + مین اسقدر گرم پانی جسکی مریضہ برداشت کر سکے (زیادہ گرم نہین) بہر کر پر رکہا اور تین تین گہنٹہ بعد بدلا - اس ترکیب سے دوسرے دن خون کا آنا کم اور تیسرے دن بالکل بند ہوگیا اور بالعوض خون ایک سفید رطوبت نکلنے لگی - دوسری نوبت مین پہر خون ایام کا آنے لگا تو پہر ترکیب مذکورہ کے استعمال سے بند ہوگیا -

ڈاکٹر ٹونکین صاحب - اگر مرض خفیف ہو تو مریضہ کا آرام سے بیٹہا رہنا کافی ہے ورنہ زیادہ خون جاری ہونیکی حالت مین چت لٹادین بلکہ اجزاء خون کی کثرت و ضعف کی حالت مین تو اجابت وغیرہ کے لئے بہی اوٹہنا و دوڑنا نامناسب نہین ہے ۔ اس مرض مین جو سب سے بہتر ہے وہ ارگٹ اور اوسکے بعد ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ یعنے گندک کا تیزاب ہے -

سرد پانی و برف کے ٹکڑے پیرو یا فرج مین رکہنا مفید سمجہا جاتا ہے لیکن صاحب موصوف کے نزدیک سو درجہ سے ایک سو دس درجہ تک کے گرم پانی کی پچکاری پانچ پانچ منٹ مین فرج کے اندر کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے مگر یہ بہی فرماتے ہین کہ کہین تو اس ترکیب سے فائدہ اور کہین نقصان ہوتا ہے اگر مندرجہ بالا ترکیبون سے فائدہ نہو تو فرج کے اندر اسفنج وغیرہ بہر دین جسکا بہرنا منکوحہ عورتون مین تو آسان مگر باکرہ مین مشکل ہوتا ہے -

اگر یہ ترکیب کارگر نہو اور فم رحم کشادہ ہو تو رحم کے سطح پر کلورائڈ آف آئرن کر

+ یہ ایک پتلی ربر کی بنی ہوئی ہوتی ہے اس مین گرم پانی بہر کر جس عضو کو سینکنا ہو وہان سینکتے ہین -

رن کو خوب لگادین اور جو تنگ ہو تو باریک جو فدار سلائی وپچکاری کے ذریعے سے ٹکچر اف آیوڈین اندر پہنچادین - یا پٹکڑی کے عرق کی پچکاری دین -
ڈاکٹر جیتن شاہ صاحب ارگٹ وسلفیورک ایسڈ کو اس مرض مین مفید بتاتے ہین اور فرماتے ہین کہ ایک مریضہ کو جسے ابراجیض باری کے طور پر ہر شب ہوتا تھا سلفیورک ایسڈ کے ساتھ کونین ملاکر دینے سے آرام ہوا -

## اجرا و رطوبت مخصوصہ سے بانجہ ہونا

غیر معمولی رطوبت رحم یا فرج سے خارج ہو تو اسے ڈاکٹری مین لیوکوریا انگریزی مین وہائیٹس کہتے ہین -
اقسام عورتونکی شرمگاہ سے سفید رنگ کی رطوبت دودھ یا ٹولیسٹ اربلیم کی مانند جو خارج ہوتی ہے اوسکی دو قسم ہین ایک تو وہ جسکا علاقہ فرج سے ہوتا ہے اور دوسری وہ جو رحم کے متعلق ہے یعنے جسمین حق رحم کی گلینڈون کے رطوبت خارج ہوتی ہو -
اسباب - ڈاکٹر لیوبی صاحب نے ساٹھ عقیمہ عورتونکی رطوبت رحم کا بذریعہ خوردبین معائنہ کیا تو ستاون عورتون کو کتارہ فدی یو ٹرس تھا یعنے اُنکی رحم سے رطوبت جاری رہتی تھی جسکے سبب مجامعت کے پانچ گنٹہ بعد دیکھنے سے مرد کے حیوانات منی بے حرکت ہوجاتے تھے اور یہی سبب عقیمہ ہونے کا تھا کیونکہ صحیح سالم عورتون مین مجامعت سے ۲۶ گنٹہ بعد حیوانات منی متحرک دیکھے گئے ڈاکٹر صاحب موصوف کہتے ہین کہ اس قسم کی رطوبت کا خارج ہونا رحم کے ٹرخ جانے

یا فم رحم کے سخت ہونے سے بھی زیادہ عورتوں کے بانجھ ہونے کا سبب ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے قدیمی یونرسس کا سبب رحم کی ترکیبی بپھیلا وٹ کو بتاتے ہیں جو بانجھ پن رفع کرنیکے لئے لی جاتی ہیں مگر جب رطوبت معلومہ فرج سے آئے تو اس عارضہ کے ہونے کا سبب بواسیر یا امعا میں جھینے ہونے یا بوقت مجامعت صدمہ پہنچنے یا جماع کی کثرت یا ناکامل مجامعت کرنے یا گرم اشیا کہانے کو سمجہا جاتا ہے۔ اور رطوبت کا سیلان رحم سے ہو تو اسکے یہ اسباب ہیں پندرہ برس سے پچاس برس تک والی عورتوں کو ضعف ہونا عیش وعشرت میں بسر کرنا۔ رحم میں خراش یا اجتماع خون یا سوزش ہونا۔ فم رحم میں زخم یا سوزش یا ادرمرض ہونا۔ حیض کا رک جانا۔ حمل گرنا بہت بچے پیدا ہونا۔ بہت دنوں تک دودہ پلانا۔ خنازیری مزاج ہونا۔ کم یا گرم غذا کہانا۔ جماع بکثرت کرنا۔

**علامات** ۔ شرمگاہ میں شدید سوزش ہو تو درد وگرانی وگرمی مقام مذکور میں ہوتی ہے۔ پیشاب درد سے جلکر آتا ہے جسمیں تیزابی کیفیت پائی جاتی ہے فرج کی لبوں پر سوزش وکہجلی وشانہ وناپزہ میں خراش ہوتا ہے۔ سبز رنگ رقیق وترش رطوبت نکلتی ہے۔

جب عارضہ مذکور مزمن ہوتا ہے تب بھی مقام ماؤف میں ورم ودرد وکہجلی جہلی ہیں سرخی ودیگر سوزش کی نشانیاں ملتی ہیں مگر سفید رنگ کی گاڑہی یا پیپ کی مانند رطوبت نکلتی ہے۔ جب رطوبت زیادہ خارج ہوتی ہے تو مریضہ کمزور ہوجاتی ہے۔ بائیں طرف کی پسلی وپیٹہ وکمر میں درد رہتا ہے۔ کہانا ہضم نہیں ہوتا

ایسی مریضہ کے ساتھ مرد مجامعت کرے تو عضو تناسل میں خراش پیدا ہو جاتا ہے - جب اس مرض کا تعلق رحم سے ہو تو بمقدار قلیل یا کثیر سفید رنگ کی بے بو نشاستہ کی مانند یا زردی یا سرخی یا سبزی مائل رطوبت رحم سے خارج ہوتی رہتی ہے - اور حیض کے معمولی ایام سے پیشتر یا اُسکے بعد رطوبت مذکور کی مقدار بڑھ جاتی ہے بلکہ کبھی حیض کے عیوض میں بھی رطوبت نکلتی ہے - فرج میں ڈھیلا پن آجاتا ہے - فم رحم ڈھیلا و سرخ و بہ نسبت حالت صحت کے نیچے کو اُترا ہوا ہوتا ہے اور اوسپر ایک سفید رطوبت لگی رہتی ہے - ان باتوں کے ساتھ عدم اشتہا و پشت پر بیچینی و قبض و بدہضمی و طپید گی قلب کی علامات بھی پائی جاتی ہیں -

علاج - شروع میں یعنے فرج کی سوزش شدید میں نمکین مسہل دینا - گرم پانی میں بٹھانا - پہلے آب گرم کی اور پھر قابضات کی پچکاری کرنا چاہیئے اور جب مرض مزمن ہو جائے تو شوگر آف لیڈ یا پھٹکری کی پچکاری مندرجہ باب پنجم دن میں دو بار دینا اور پانچ پانچ یا دس دس قطرے ٹنکچر آف اسٹیل پلانا - اور مریضہ کو پاک صاف رکھنا غذا ہلکی و زود ہضم کھلانا مناسب ہے -

رحم سے رطوبت آتی ہو تو ہلکی غذا و بیٹر کا شوربہ کھلائیں - معدہ و امعا کو صاف رکھیں - آب و ہوا تبدیل و صبح شام ہوا خوری و سرد پانی سے غسل و سرد پانی کا ابزن کرائیں - مرکبات فولاد کسی مسکن دوا کے ساتھ یا صرف ٹنکچر اسٹیل دس دس قطرے دن میں تین بار قدرے پانی ملا کر یا لکٹیٹ آف آئرن کا شش بتاشو ڈرام کی مقدار میں دیں - پھٹکری یا سلفیٹ آف زنک کی پچکاری

سنگر جاب پنجم اور ضرورت ہو تو کاسٹک پوٹش کی پچکاری ش سند رجہ باب پنجم رطوبت
رو کنے کو اور ٹنکچر ادیم کی پچکاری خراش دور کرنے کے واسطے کام مین لائین -
بعض طبیب کہتے ہین کہ مرض سیلان رحم مین قابضات پچکار یونسے بجا، فائدہ کر
بعض دفعہ خون آنے لگتا ہی - اور علامات کی شدت ہوجاتی ہی گرصرف گرم یا
سرد پانی یا گرم دودہ اور پانی ملاکرا وسکی پچکاری سی فائدہ ہوتا ہی ÷
سوزش رحم کی علامات پائی جائین تو فم رحم مین چند جونک لگائین گرم پانی مین
بٹھائین - مرض کے مطابق علاج کرین ÷
فم رحم یا عنق رحم مین زخم ہون تو سلفیٹ آف زنک کے ہلکے عرق کی پچکاری
دین - زخمون پر نائیٹریٹ آف سلور اور ممکن ہو تو عنق رحم مین سٹرن آئنٹ
لگائین - دیگر قسم کے زخم وغیرہ کا مناسب علاج کرین ÷
۲ - دیسی طبیب لکھتے ہین کہ غیر معمولی رطوبت کئی قسم کی رحم سے نکلتی ہین -
ایک تو رحم کی ساخت ڈہیلی ہوکر استحاضہ کی مانند رحم سے خون یا فرج کی رطو
ہمیشہ بہتی رہی تو اوسے ضعیفی رحم کہتے ہین - اِس عارضہ کی وجہ سے حمل قرار نہی
پاتا اور یہہ مرض سوء مزاج رحم سے ہوتا ہی یا امراض مزمنہ کے سبب ÷
اِسکا علاج یہہ ہی کہ کسی قسم کا سوء مزاج ہو تو اوسکو دور اور جسم کو مواد
پاک کرین - پہر قابض دوائین جنکا ذکر کثرت حیض کے بیان مین ہوا ہی اُن مین
یا لہو وغیرہ خوشبودار ادویہ ملاکر کام مین لائین ÷
ورم و دپانی جو عورتون مین بجائے منی کے ہوتا ہے یا بدبو دار رطوبت رحم
بہتی رہی تو اوسے سیلان رحم کہتے ہین - یہہ عارضہ رحم کی قوت ہاضمہ ضعیف

رحم کی رگونمین خون حیض کے پوشیدہ ہونے سے ہوتا ہے - اور اسکی شناخت یہ ہے کہ رات کو فرج مین کپڑا رکھکر صبح کو خشک کر کے دیکھین اور جیسا اوسکا رنگ ہو یعنی سفید مائل ہو تو بلغمی - زرد مائل ہو تو صفراوی - سیاہی مائل ہو تو سوداوی - خون آمیز ہو تو دموی خیال کرین - علاوہ برین سیلان رحم کے عارضہ مین مریضہ کو تنفس مین دقت ہوتی ہی - بھوک نہین لگتی - چہرہ کا رنگ متغیر اور مُنہ بھرایا ہوا مجامعت کے وقت درد ہوتا ہی *

علاج اسکا یہ ہی کہ اوّل سبب کے مطابق فصد یا مسہل یا قے سے تنقیہ عام کرکے حقنہ ۲۷ کا استعمال کرین مگر رحم مین حرارت پائی جائے تو حقنہ مذکور کی عوض مدر بیجو لعاب کا شیرہ پلائین اور آسیکا حقنہ کرین -

جب رحم و بدن پاک ہو جائے تو رحم کی تقویت کے واسطے حقنے و فرزجے قابض جنکا کثرت حیض مین ذکر ہوا ہی وہ کام مین لائین -

حیض کے مواد کی عفونت سے سیلان رحم کا عارضہ ہو تو ایارج فیقرا ۵ کھلاکر اور جس خلط کا غلبہ ظاہر ہو اوس سے بدن کو پاک کرین پہر معجون خبث الحدید[۱۳] کھلاکر معدہ کو قوت دین اور خشک کرنیوالی اور جلد ہضم ہونیوالی غذائین مثلاً روتیتر کا گوشت و جو و چنے و دارچینی ڈال کر پکایا ہوا کھلائین *

سوم رحم سے منی خارج ہوتی ہو تو اوسکی تمیزیون کی جاتی ہو کہ برخلاف رطوبت عملیہ کے منی کا رنگ سپید و قوام غلیظ ہوتا ہے و بدبو نہین ہوتی - اور سباب سیلان منی کے یہ ہین کہ فم رحم کی ضعیفی و اوعیہ منی کے ڈھیلا ہونے سے بعد شہوت کے منی جاری ہوتی ہی - اور منی کی کثرت اور اوسکی حدت سے

ہو تو شہوت جماع کرساتھ اور خارش رحم کے سبب ہو تو بہت لذت کے ساتھ بہہ نکلتی
یا برقی آتی ہو اسکا منجملہ علاج مردون کے ہے جسکا ذکر ہوچکا ﴿

# باب پنجم

نامردون وبانجھ عورتون کے امراض کی علامات واسباب وعلاج وغیرہ کابیان
تو باب سوم وچہارم مین ہوچکا اب ڈاکٹری ویونانی ومشرقی ترنسکہ اُن کل مرکبات
کے بنانیکی ترکیبون وخواص وفوائد وطریق استعمال کا ذکر ہوگا جنکا امراض کربیان
مین حوالہ دیا گیا ہر اور جو مستند کتابون یا معتمد اخبارون سے نقل کئے گئے ہین۔
یا تجربہ کرئے ہوئے یا معتبر شخصون کے بتائے ہوئے ہین اور بعض نسخے ایسے
بھی ہین کہ گو اونکا تذکرہ امراض کے ضمن مین نہین ہوا لیکن مجرب ومفید سمجھکر
لکھا گیا ہے جنکو ہشیار آدمی علامات مندرجہ امراض کے مطابق مرض کی تشخیص
کرکے استعمال کرسکتے ہین۔ یا موسم سرما مین لذت وطاقت کے لئے بطور غذا
کھاسکتے ہین۔ اگرچہ کل مرکبات کو ردیف وار لکھا گیا ہر۔ لیکن سلسلہ کا نمبر بھی لگایا
ہے کیونکہ امراض کے بیان مین اس سلسلہ کے نمبر کا ہی حوالہ دیا گیا ہر اور حتی الامکان
صحت کے ساتھ نمبرون کی تطبیق کی گئی ہے لیکن ناظرین کو اسبات پر ضرور غور
کرلینا چاہیئے کہ کسی مرض کے علاج مین جس نمبر کے نسخے کا حوالہ دیا ہر اوس نسخہ
کے خواص وفوائد اوس مرض کے ساتھ مناسبت رکھتے ہین یا نہین کیونکہ

ممکن ہے کہ کاتب نے غلطی کی ہو اور ہماری نظر بھی اُس غلطی پر نہ پڑی ہو۔

## ردیف الف

۱- اطریفل صغیر- پوست ہڑ کابلی - سیاہ ہڑ - پوست بہیڑہ - آنولہ - سب اجزا اساوی الوزن لیکر کوٹ چھانکر روغن بادام یا گھی مین چرب کرکے قند کے قوام یا شہد مین ملالین شہد یا قند وزن مین دواؤن سے دوچند ہو تو دوا کا فعل پورا ہوتا ہے - گرمیون مین بعوض شہد کے قند کا قوام بہتر ہے - زیادہ دن رکہنا ہو تو روغن بادام سے ورنہ روغن گاؤ سے دواؤنکو چرب کرنا چاہیئے - مقدار خوراک دو درم سے پانچ درم تک - فائدہ مقوی دماغ و مصفی ذہن و رنگ و نافع استرخا ء مقعد و بواسیر ہمیشہ اطریفل کہانے سے معدہ ضعیف ہوجاتا ہے بوجہ ملین ہونیکے لاغر کرنیکے لئے دیتے ہین -

۲- اطریفل کبیر - ہلیلہ کابلی - بہیڑا - آملہ - پوزیدان - جاوتری - شیطرج ہندی - شقاقل ہرایک ایک جز - بہمن سفید بہمن سرخ - تودری زرد تودری سرخ - اندرجو ہرایک نصف جز و - سب دواؤن کو کوٹ کر کپڑے مین چہانکر گاہے کے گھی مین چرب کرکے شہد خالص مین ملالین - امعاء اور معدہ سرد کو قوی اور گرم غذا کو تحلیل کرتا ہے مثانہ کو قوت دیتا ہے - اور مقوی باہ ہے -

۳- اکسٹراکٹ آف بیف - آدہ سیر گاے کے گوشت کے ٹکڑے اور ڈہائی پاؤ ٹھنڈا پانی ایک برتن مین ڈال کر اُسکا مُنہ بند کرکے دو گھنٹہ تک بھگی

آنچ دین - جب تن تن کی آواز آنے لگے تب پاؤ گھنٹہ اور آنچ دیکر اوتارلین اور اوسکا ورق پینے کے کام مین لائین فائدہ حار و مقوی ہی۔

۴ - نو عدیگر - گلٹ کے گوشت کا قیمہ پاؤ بہر - پانی پاؤ بہر - نمک و سیاہ مرچ حسب ضرورت سب کو ایک چینی کے برتن مین ڈال کر اسکا منہ آٹے سے بند کر دین پہر ایک دیگچہ مین پانی بہر کر آگ پر رکہین اور اسمین برتن مذکور ڈال کر دیگچہ کو ڈہانک کر تین گہنٹہ تک پکا دین بعدہ نکال کر گوشت کو ملکر کپڑے سے چہان لین یہ بہی مقوی شوربہ ہے -

۵ - ایارج فیقرا - بالچھڑ - دارچینی - تج - حب بلسان - عود بلسان - مصطگی - اسارون - زعفران ہر ایک ایک حصہ - صبر سقوطری دوچند حصہ سب دوا ان کو کوٹ پیسکر رکہین بوقت ضرورت شہد کے ساتھہ ملا کر یا آب گرم کے ہمراہ کہلائین مقدار خوراک ایک ماشہ - فائدہ منقی دماغ و دافع بلغم - اسکے بنانیکے بہت سے ترکیبین ہین لیکن بقراط کا تجویز کیا ہوا یہی نسخہ ہے -

## ردیف ب

۶ - بلس صاحب کا پر فاسفوڈین - یہ ایک مرکب دوا ہے جسمین کہا جاتا ہے کہ فاسفورس و فولاد و کونین و جوہر کچلہ ہوا اور یہ چیزین تو اوس کی مقوی اعصاب ہونے مین کچہ شک نہین کہتے ہین نام دی وعصبی ضعف مین اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے ایک شیشی شاید پانچ روپیہ کو انگریزی دوا مین ملتی ہی -

۷ - **بیضہ نیم برشت** - کھولتے ہوئے پانی مین جسکی حرارت قریب دونو۲ درجہ کے ہو انڈے کو چند منٹ ڈال کر نکال لین تاکہ اوسکی سپیدی جمجائے اور زردی سیال حالت مین رہے - اس قسم کا انڈا تو سریع الہضم و غذائیت بخش غذا ہے مگر زیادہ پکنے سے ثقیل ہوجاتا ہے ذایقہ کے واسطے نمک وسیاہ مرچ اسمین ملاسکتے ہین -

# ردیف پ

۸ **پچکاری** - نائٹریٹ آف سلور ایک یا دو گرین آب مقطر چھہ اونس دونو کو ملالین - فائدہ اس پچکاری کا قابض ہے علاوہ دیگر امراض کے جب نائزہ مین حس کی زیادتی ہوجائے تو اوسکا استعمال کرتے ہین لیکن ہنگام استعمال ان سب احتیاطون کو کام مین لانا چاہیے جو پچکاری کے کرتے مین کی جاتی ہین یعنے جب نائزہ مین ورم کی زیادتی و نائزہ کے سوراخ کے لب بہت سوجے ہوئے ہون اور مثانہ کی جانب ورم بڑھتا جائے و خصیتین مین شدید درد ہو تو پچکاری نہ کرین - دتین دو تین بار پچکاری کرنا کافی ہوتا ہے - پچکاری کرنے سے پہلے مریض کو پیشاب کرلینا چاہیے - پچکاری کی نوک پر ذراسا میٹھا تیل لگانا بہتر ہے اور نصف انچہ سے زیادہ نائزہ مین داخل کرنا مناسب نہین - پچکاری کے نکالنے کے بعد دو تین لمحہ حشفہ کو پکڑے رکھین - پچکاری کرنیکے بعد جلد پیشاب نہ کرین اور نائزہ کے جس مقام پر عرق پہنچا ناہو اوس مقام اوس سے ذرا نیچے دبالین مگر خاص مقام مذکور کو نہ دبائین -

ڈاکٹر گراس صاحب بحالت زیادتی حس دیرینہ ہونے مرض جریان منی کے دو گرین نائٹریٹ آف سلور تیار کردہ گرین سفوف افیون کو ایک اونس پانی مین ملاکر دنہین دو بار نالزہ کے اندر پچکاری دینے اور دو تین منٹ پچکاری کے سیال کو اندر رکہنے کیواسطے فرماتے ہین -

ڈاکٹر بیورن صاحب کا قول ہے کہ دیگر قابضات سے فائدہ نہو تو پانچ گرین سے دس گرین تک نائٹریٹ آف سلور ایک اونس پانی مین ملاکر اسکی پچکاری نالزہ مین کرین لیکن یہ مقدار زیادہ معلوم ہوتی ہے -

ڈاکٹر ڈلینڈ صاحب فرماتے ہین کہ نائٹریٹ آف سلور مقام ماؤف پر لگانے سے کچہ فائدہ نہین ہوتا -

۹ پچکاری دیگر - سفید طوطیا ایک گرین سے چار گرین - آب مقطر آٹھ اونس دونو کو ملالین - فایدہ واحتیاط مثل نائٹریٹ آف سلور کی پچکاری کے ہے لیکن وہ بہتر ہے -

ڈاکٹر سونیر صاحب فرماتے ہین کہ نالزہ نہایت ذکی الحس ہو تو ہلکی سولیوشن کی پچکاری دینا چاہئیے -

۱۰ - پچکاری دیگر - شوگر آف لیڈ تین گرین افیون کا سفوف دو گرین پانی ایک اونس سب کو ملاکر ایکبار لیسی دن مین دوبار پچکاری کرین ؛

ڈاکٹر گراس صاحب جریان مین آلات تناسل کی حس کم کرنیکے لئے اس کا استعمال کرنا مفید بتاتے ہین ؛

۱۱ - پچکاری دیگر - شوگر آف لیڈ آٹھ گرین پانی بیس اونس دونو کو

بگودین جب تمام دودہ جذب ہوجاے چار پوٹلیان بنائین اور دودہ مین ترکرکے چار روز سینک کرین سستی اعصاب قضیب کے واسطے بہ دوا فائدہ مند ہے۔
مجربہ حکیم ہادی حسن خانصاحب۔

## ردیف ت

### ۱۶۔ترکیب استعمال آیوڈائڈ آف پٹاسیم

۱۶۔ترکیب استعمال آیوڈائڈ آف پٹاسیم۔ آیوڈائڈ آف پٹاسیم اٹھارہ گرین سے بیس گرین تک پانی یا جرائتہ کا خیساندہ † چند اونس دونو کو ملالین نصف نصف چھٹانک کی مقدار مین دن مین تین بار پلائین زکام وغیرہ کی علامات مودار ہون تو اسکا استعمل بند کردین ۔ مزمن سوزش رحم مین مفید ہے۔

### ۱۷۔ترکیب استعمال روغن ماہی

۱۷۔ترکیب استعمال روغن ماہی ۔ کاڈ مچھلی کے جگر کے تیل کو انگریزی مین کاڈلور آئیل کہتے ہین جو ہلکے زرد رنگ کا سیال ہوتا ہے اور اسمین مچھلی کی سی بو آتی ہے اور عمدہ غذائیت بخش و مقوی چیز ہے جسکے پینے سے ضعیف و لاغر آدمی فربہ ہوجاتا ہے اسکی مقدار خوراک چار ماشہ سے دو تولہ تک ہے مگر ایک تولہ متوسط درجہ کی مقدار ہے جسکو چمچہ مین ڈال کر ایکبار آسانی سے آدمی پی سکتا ہے بعد غذا کے اسکا پینا بہتر سمجھا جاتا ہے لیکن بعد غذا کے کوئی اسکا پینا پسند نہ کرے تو اوسوقت دین کہ ہضم کا فعل ہوچکا ہو اور گرم پانی مین نمک ملا کر اُس سے غرارہ

† خیساندہ بنانیکی ترکیب ہے کہ ساڑھے ماشہ جرائتہ کو کوٹ کر پانچ چھٹانک کھولتے ہوے پانی میں نصف گھنٹہ بھگو کر چھان لین ۔

کر روغن مادہ پلائین تو اوسکا ذائقہ برا نہین معلوم ہوتا ہے ❊

۱۸- **ترکیب استعمال گوکھرو** - اگر تازہ گوکھرو ہو تو دو تولہ کے قریب معہ شاخ و برگ لیکر آدہ پاؤ یا تین چہٹانک پانی مین ڈال کر پندرہ بیس دفعہ ہلائین جب خوب لعاب نکل آئے قدرے شکر سفید یا مصری ملا کر پی لین اگر خشک گوکھرو ہو تو ایک تولہ یا کچہ کم رات کو پاؤ بہر پانی مین بہگو دین صبح کو ہلا کر چہان کر مصری ملا کر پی لین یا خشک گوکھرو کو باریک پیس کر ہموزن مصری ملا کر تین چار ماشہ کی مقدار مین پانی یا دودہ کے ساتھ پی لین ❊

**فائدہ** - یاد رکہنا چاہیے کہ گوکھرو دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو وہ جو مثل چہتے کے پہیلتا ہے اور اسمین بہت نوکدار کانٹے نکلتے ہین دوسرا قریب ایک ہاتھ کے اونچا درخت ہوتا ہے جسکے پہلو مین کم نوکدار کانٹے ہوتے ہین اور اوسکی شاخ پانی مین ڈال کر ہلائین تو لعاب نکلتا ہے عوام اس کو دلایتی گوکھرو کہتے ہین پس یہہ پہلا یعنے دلایتی گوکھرو کام مین آتا ہے اور کہتے ہین کہ یہہ سرد بہت ہوتا ہے مین وجہ بارد مزاجون کو احتیاط کے ساتھ دیتے ہین سرعت انزال و جریان منی و بعض قسم کے احتلام و سلسل بول مین اسکا دینا مفید ہے مثانہ و غدۂ قدامیہ کی حس تیز ہو تو اسکو کم کرتا ہے پیشاب کرنے کے بعد دیر تک قطرے آتے رہین تو اس سے فائدہ ہوتا ہے آٹھہ دس روز مین اس کا فائدہ معلوم ہو جاتا ہے ❊

۱۹- **ترکیب منڈی کے چوبہ کی** - منڈی کو قدرے پانی مین تر

کرین اور روغن چنبیلی یا کوئی اور خوشبودار تیل اسقدر ہاتھ مین لگا کر کہ بت چکنا ہٹا
نہ آئے منڈھی کو ملین پھر جو یہ لگانے کی جو ترکیب ہے اسطرح جو یہ نکال لین ؛
امراض بارد و استرخا قضیب مین مفید ہے مقدار خوراک نصف ماشہ پان کے
ساتھ دیتے ہین ؛

۲۰- ترکیب روغن منڈھی - منڈھی کو معہ جڑ و پتون کے لیکر اسیر پانی
چھڑک کر کوٹین اور بیس سیر شیرہ نکال کر اسمین پانچ سیر روغن کنجد ملا کر جوش دین
جب شیرہ جلجائے اور صاف روغن رہ جائے اُتار لین ؛
کہتے ہین کہ اگر اکتالیس دن تک چند ماشہ اوس روغن کو کہائین اور جماع سے
پرہیز کرین تو باہ کے لئے مفید ہے ؛

۲۱- تریاق بوعلی سینا - پوست ترنج - جنتیانا - حب بلسان -
برگ بادرنجبویہ - فرنجمشک - زرنباد - درونج ہرایک چار درم - مشک تبتی
عنبر ہرایک ایک مثقال - عود ہندی دو مثقال - کافور ریاحی نیم مثقال - قسط
دارچینی - وج یعنی بچہ - زعفران - ناردین - افسنتین - ہرایک ساڑھے دس
فطراسالیون پونے نو ماشہ - بزرالبنج - تخم جرجیر - شلغم کے بیج - گندنا - اندرجو
حب فلفل - ہرایک پونے نو ماشہ - سکو کوٹکر شہد خالص مین گوندہین -
مقدار خوراک ایک مثقال بعد چہ ماہ کے استعمال کرنا چاہئے - یہ نسخہ بوعلی سینا
کا مرتب کیا ہوا ہے انکی نزدیک مقوی باہ و مقوی قلب و دیگر فوائد مین کامل
ہے اوسکے اصل نسخہ مین ساڑھے دس ماشہ افیون بہی ہی اسکو خارج کر دیا

اگر کسی طبیب کے نزدیک مناسب ہو تو ساڑھے دس ماشہ تو نہین مگر دو چار ماشہ
خوب اچھی طرح سے ملا دین کیونکہ پرہیزگارون کے لئے انتہا مقدار افیون کی ایک رتی ہے

## ردیف ٹ

۴۲ - ٹانک مکسچر - ڈالیوٹڈ فاسفورک ایسڈ ڈیڑھ ڈرام - ٹنکچر آف نکس وامیکا
ایک ڈرام - فلوئڈ ایکسٹراکٹ آف سنکونا دو ڈرام - پیپرمنٹ واٹر آٹھ اونس
سب کو ملالین - چھٹا حصہ اوسکا دن مین تین بار دین - یہ مکسچر مقوی اعصاب
ہے جبھی کمزوری ہو تو اُسکا دینا مفید ہوتا ہے ؎

۴۳ - ٹانک مکسچر دیگر - انفیوزن آف کواشیا ایک اونس -
ٹنکچر آف اسٹیل دس قطرے - دونون کو ملالین یہ ایک مقدار ہوا ایسی دو مقدار
دن مین دوبار دیوین - کسی مرض سے صحت پانیکے بعد یا کسی اور طرح سے نقاہت
ہو تو یہ نسخہ مفید ہوتا ہے ؎

۴۴ - ٹانک مکسچر دیگر - دہنیا کٹا ہوا چار ماشہ - نارنگی کے چھلکے آٹھ
ماشہ - چرایتہ ڈہائی تولہ - برانڈی یا دیسی شراب پاؤ بھر - سب دواؤن کو رات بھر
شراب مین بھگو دین صبح کو اسمین ڈیڑھ پاؤ کھولتا ہوا پانی ڈال کر تین گھنٹہ تک اور
بھیگنے دین بعدہٗ سنچوڑ کر چھان کر بوتل مین رکھ لین اور نصف چھٹانک کی مقدار
دن مین دو بار پلاوین - مرض سے افاقہ ہونیکے بعد جو کمزوری ہوتی ہے

اسمین یا بہوک نہ لگتی ہو تو اُسکا دینا مفید ہوتا ہے ؛

۲۵ - ٹانک مکسچر دیگر - اسٹرکنیا نصف گرین - کونین تین گرین - ٹنکچر آف اسٹیل نصف اونس - پانی سولہ اونس - سب کو ملا لین - مقدار خوراک ایک اونس - دن مین تین بار کہانا کہانے کے بعد دین - فائدہ مقوی اعصاب ہے ؛

۲۶ - ٹانک مکسچر دیگر - ہیراکیس چوبیس گرین کونین چوبیس گرین - ڈالیوٹ سلفیورک ایسڈ چوبیس قطرے - لائکر اسٹرکنیا چھتیس قطرے - پیپر منٹ واٹر بارہ اونس سب کو ملا کر عام جسمی کمزوری وضعف اعصاب مین بمقدار ایک ایک اونس کہانا کہانیکے نصف گہنٹہ بعد دین ؛

## ردیف ج

۲۷ - جلاب - بادرنجبویہ یعنی بی لوشن - گاؤزبان ہریک ۔۔۔ شکر سفید سات ماشہ - سب کو ملا لین - یہہ ایک خوراک ہے - سردی و تری سے قوت ماسکہ ضعیف ہو نیکے سبب انزال جلد ہو جاتا ہو تو ۔۔۔ کے ساتہ ہر صبح اس دوا کو دیتے ہین ؛

۲۸ - جوارش - زرنباد - درونج - جائپہل - الائچی خورد - الائچی کلان لونگ - تخم کرفس - سونٹھ - ہریک دو درم - زیرہ مدبر پانچ درم - چند ۔۔۔

## ردیف ح

۱ ۔حب ایارج ۔ ایارج فیقرا (اسکے بنانیکی ترکیب دیکھو ردیف الف) نو ماشہ تربد مصلح ۱ چار ماشہ ۔سونٹھ دو ماشہ ۔نارنجیون چھ ماشہ ۔کالادانہ چھلکا سرخ تین ماشہ ۔پوست ہلیلہ زرد تین ماشہ ۔ہلیلہ سیاہ تین ماشہ ۔پوست ہلیلہ کابلی تین ماشہ ۔حنظل کا گودہ نیم ماشہ ۔ریچند تین ماشہ ۔اسطوخودوس تین ماشہ ۔سب دوائون کو پیسکر چھان کر ہڑون کو روغن بادام سے چرب کر کے سب کو اسقدر شہد مین ملائین کہ گولی بنانیکے قابل ہوجائے پھر چنے کی برابر گولیان بنالین ۔مقدار خوراک تین ماشہ عرق سونف کے ساتھ خواص مسہل ہے تھوڑی مقدار مین لین امراض بلغمی مین مفید ہے ۔

۳۲ ۔حب صبر ۔ صبر سقوطری چھ درم ۔مصطگی چار درم ۔گل سرخ تین درم اور درم کی ایک تہائی تربد مصلح دس درم ۔

کو کوٹ چھان کر چنے کی برابر گولیان بنائین ۔مقدار خوراک دس گولی سے پندرہ تک خواص بلین صداع بلغمی کو نافع ہے ۔

۱ ۔حریرہ مقوی دماغ ۔ پستہ آٹھ دانے ۔کشمش دس دانے ۔چھوہارہ ۲ بادام پانچ عدد ۔چرونجی چھ ماشہ ۔گھی نصف چھٹانک ۔خشخاش چھ ماشہ ۔دودھ پاؤ بھر مصری حسب ضرورت ۔علاوہ گھی و دودھ کے سب چیزون کو پانی مین اور گھی کو گرم کرکے ان چیزون کو اسمین ڈال کر چمچ سے ہلائین بعدہ اصلاح کی یہ ترکیب ہے کہ اسکا اوپر کا پتلا چھلکا اسقدر چھیلین کہ سفید نکل آوے پھر کوٹ کر ذرا بادام میں چرب کرکے کام مین لائین ۔

دودھ کو بھی ڈالدین اور جوش آنے دین جب ایک دو جوش آجائین اوتار کر حسب ذائقہ مصری ملا کر نیگرم پلائین - دماغ کا ضعف دور کرنے کے لئے یہ ایک عمدہ و مقوی و خوش ذائقہ حریرہ ہے -

۳۴ - حریرہ دیگر - نو ماشہ دال ماش مقشر بریان کو دو تولہ شیر گاؤ مین پکر قدرے گھی مین بہونے جب سرخ ہوجائے تین ماشہ مغز بادام وچھ ماشہ مغز چلغوزہ وتین ماشہ مغز فندق شیر گاؤ مین پیکر چھان کر اور نو ماشہ مصری اوسین ملاکر بطور حریرہ کے پکالین جب طیار ہوجائے ایک تولہ عرق کیوڑہ اضافہ کرکے پئین اسکا فائدہ مقوی دہبی ہے -

۳۵ - حقنہ - انجیر - بابونہ - آب حلبہ - حب القرطم - تخم کتان - روغن کنجد ہر یک حسب ضرورت علاوہ روغن کے سب دواؤن کو پانی مین جوش دین اور جوشاندہ مین روغن کنجد ملاکر رحم مین حقنہ کرین - رحم مین قبض بلامادہ ہو تو یہ مفید ہے -

۳۶ - حقنہ - آدہا ڈرام یا کچہ زیادہ ٹنکچر آف اوپیم ایک چھٹانک پانی مین ملاکر حقنہ کرین -

یہ حقنہ مسکن دوافع تشنج ہے - جب بار بار پیشاب یا دست آتے ہون تو اون کے رکنے کو دیا ہی جاتا ہے گر عارضی طور پر احتلام نہونیکے لئے بہی سوتے وقت اسکا استعمال کرتے ہین کیونکہ اکثر عارضی طور پر احتلام کی عادت زایل ہونے سے بالکل فائدہ ہوجاتا ہے

۳۷ - حقنہ - ایرسا - اذخر - ملٹھی - فراسیون - نخود سیاہ - سب کو پانی مین جوشدین پہر جوشاندہ مین قدرے ایاریج فیقرا ملاکر رحم مین حقنہ کرین - سیلان رحم کے عارضہ مین یہ حقنہ مفید ہے مگر رحم مین حرارت ہو تو اسکا استعمال نہ کرین -

۳۸ - حلوا - مغز تخم تر ہندی تین ماشہ - ڈہاک کا گوند دو ماشہ - نشاستہ ایک تولہ
مصری تین تولہ - گھی چار تولہ -

گھی مین نشاستہ کو بہونکر مغز تخم تر ہندی و ڈہاک کا گوند اسمین ملائین اور مصری کی چاشنی پکا کر سب کو شامل کر کے شل حلوے کے کرین اور اسکی ایک یا دو خوراک بنائین -
یہ حلوا مغلظ منی و دافع درد کمر و محکم کنندہ پشت و نافع جریان سمجھا جاتا ہے -

۳۹ - حلوا - مرغ فربہ کا گوشت لیکر اسقدر کوٹین کہ مرہم کی مانند ہوجائے پہر شہد و قند حسب ضرور ملا کر پکائین اور روغن گاؤ بہی اوسمین ڈالین اور چمچہ سے آہستہ آہستہ چلاتے رہین جب خوب پکجائے تہوڑے مغز بادام کوٹکر اسمین ملائین اور قدرے مشک و زعفران سے بہی اسے معطر کرین فائدہ مقوی باہ ہے - مقدار خوراک سات مثقال -

۴۰ - حلوا بیضہ مرغ - زردی بیضہ مرغ بیس عدد - قند سفید ایک سیر - روغن زرد تین پاؤ - مغز بادام مقشر پاؤ سیر - مغز پستہ پاؤ سیر - زعفران چار ماشہ - دارچینی دو تولہ - جائفل ایک عدد - الائچی خورد ایک تولہ -

انڈون کی صرف زردی اور قند اور تہوڑا پانی ان تینون کو ملا کر خوب حل کرین اور کڑاہی یا دیگچی مین ڈال کر آگ پر رکھ کر برابر چمچہ سے ہلاتے رہین - جب قوام ہو جائے گھی ڈالدین اور بعد ملجانے گھی کے نیچے اوتار کر دارچینی و جائفل و الائچی کا سفوف چہانکر اور زعفران کو کیوڑہ یا گلاب مین پیسکر اور بادام و پستہ کو چھیلکر تراش کر اسمین ملا کر طشت مین پہیلادین بعد سرد ہونیکے لوز بنالین - حسب برداشت روز مرہ کہادین فائدہ مقوی ہے -

۴۱ - حلوا زردک - عرق گاؤزبان - آب زردک - آب نیشکر - آب سیب

ہرایک دس تولہ - عرق گلاب ایک چھٹانک - آرد نخود دس تولہ - آرد میدہ سات تولہ -
گھی حسب ضرور - نبات سفید ستائیس تولہ - مغز تخیارین - مغز خربزہ - مغز بادام -
مغز پستہ - مغز نارجیل - بہن - حب السمنہ - ہرایک ایک تولہ - بہمن سرخ - بہمن سفید -
شقاقل مصری - دارچینی ہرایک دس ماشہ - زنجبیل تین ماشہ - عنبر اشہب -
زعفران - ہرایک دو ماشہ - ثعلب - مصری تین تولہ - سب عرقون کو ملاکر اسمین
مصری ڈال کر نرم آنچ پر قوام پکالین اور آرد نخود و آرد میدہ کو گھی مین بھون کر
اسمین آمیز کرکے مثل حلوے کے کرلین بعدہ نمبر دس سے نمبر ۲۱ تک کی دوائیان کوٹ
کر شامل کرکے تھوڑی دیر نرم آنچ پر پکاکر آگ سے نیچے اتارلین اور تمام باقی ماندہ
ادویات پیسکر چھان کر خوب مخلوط کرکے تھالی یا طباق مین جماوین اور مناسب چھوٹی
برفیان کاٹ لین اور ایک یا دو برفیان حسب برداشت صبح شام عرق گاؤزبان کے
ساتھ کھایا کرین ساکے کھانیسے منی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور قوت باہ تیز ہوجاتی ہو -

۲۴ - حلواء مسمن - گاجر سرخ و شیرین استخوان دور کردہ ایک سیر -
چھوہارے گٹھلی نکالے ہوئے آدہ سیر لیکر دونو کو دو سیر شیر تازہ گاؤ مین اسقدر
پکائین کہ بالکل گل جائین اور پاؤ بھر بیسن و پاؤ بھر سیدہ گندم کو آدھ پاؤ گھی مین
بھونین پھر آدھ سیر مصری و چھوہارے و گاجر مذکور اسمین ڈال کر پکائین حیب خوب
ملجائے مغز پستہ - مغز چلغوزہ - مغز فندق - مغز نارجیل ہرایک تین تولہ -
خصیۃ الثعلب - دارچینی - خولنجان - زنجبیل - ہرایک ایک تولہ - دانہ الائچی خورد -
مشک ہرایک تین ماشہ - زعفران چھ ماشہ سب کو پیسکر ملالین اور زیادہ قوی
کرنا چاہین تو دس عدد بیضہ مرغ کی زردی نیم برشت بھی اسمین مخلوط کردین - مقدار

خوراک تین تولہ روز صبح کے وقت۔ فائدہ مقوی باہ و مولد منی و بدن کا فربہ کرنے والا و نافع درد کمر و ضعف مثانہ و گردہ ؛

۴۳۔ حمول۔ برگ کرنب پختہ و روغن کنجد و مرغی کی چربی ملا کر اور اوسمین کپڑا الت کر کر حمول کرین۔

رحم مین قبض بلا مادہ ہو تو یہ مفید ہے ؛

## ردیف خ

۴۴۔ خاگینہ بیضہ مرغ۔ بیضہ مرغ پانچ عدد۔ روغن زرد نیم پاؤ۔ دارچینی۔ الایچی۔ قرنفل۔ سیاہ مرچ۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ پیاز ایک چھٹانک کشنیز۔ بادیان بریان۔ ادرک۔ نمک ہر ایک سات ماشہ۔

انڈون کی زردی و سپیدی نکال کر رکھین اور ادرک و پیاز کو نہایت باریک کر لین باقی چیزون کو خوب باریک پیس لین پھر سب کو خوب مخلوط کرین بعدہ گھی کو گرم کر کے مین بدستور مقررہ بھون لین اور خیال رکھین کہ جل نجائے۔ جب طیار ہو جائے آگ سے اتار کر حسب برداشت تھوڑا سا روٹی کے ساتھ کھائین یہ ایک لذیذ و غذائیت بخش غذا ہے۔

۴۵۔ خاگینہ مقوی کلی۔ پیاز کو کاٹ کر گائے کے گھی مین بھونین اور ایک انڈا مرغ کا اسپر توڑین اور پونے دو ماشہ کلیجن اور قدرے سقنقور اوس مین ملا کرین۔

خاگینہ دیگر۔ مرغ کے انڈے کی زردی دس عدد گائے کا گھی چند تولہ۔

شکر نو تولہ۔ دارچینی پونے دو ماشہ۔ سب کو نیم برشت کرکے کھائیں اور شکر کے عوض شہد بھی ڈال سکتے ہیں؛

۴۶۔ خمیرہ صندل۔ صندل سفید بسلوچن۔ نشاستہ تخم خرفہ مقشر ہر ایک دو مثقال۔ کافور ایک رتی۔ مصری چوبیس مثقال۔ شربت فواکہ شیرین بارہ مثقال۔ خمیرہ صندل بہت ترکیب سے بنتا ہے اور یہ نسخہ جو اوپر لکھا گیا بازاری لوگ اس طرح بھی نہیں بناتے وہ برادہ صندل پر گلاب چھڑک کر قند کے قوام میں ڈال دیتے ہیں۔

۴۷۔ خمیرہ گاؤزبان۔ تازہ گاؤزبان کا عرق جو کوٹ کر نکالا گیا ہو آدھ سیر۔ قند سفید آدھ سیر۔ گلاب بتیس مثقال سب کو ملا کر جوش دیں اور کف دور کرتے جائیں۔ جب خمیرہ کا قوام ہوجائے تب اتاریں اگر گاؤزبان تازہ میسر نہ ہو تو خشک کو گلاب میں تر کرکے پانی میں بھگو دیں پھر ملکر چھانکر دوا کے سے چند قند ڈال کر قوام کرلیں؛

۴۸۔ خیساندہ گوکھرو۔ گوکھرو آدھی چھٹانک کھولتا ہوا پانی ڈھائی پاؤ پانی میں گوکھرو ڈال کر دو گھنٹہ تک رکھیں بعدہ چھان کر اتنا پانی اور ملائیں کہ پورا ڈھائی پاؤ ہوجائے۔ اسکو دن بھر میں پی لیں۔ کثرت احتلام وسلسل بول وجریان منی میں مفید ہے۔

## ردیف و۔ ڈ

۴۹۔ دوا۔ جند بیدستر۔ عقرقرحا۔ بیر بہوٹی۔ ہر ایک تین ماشہ پیکر تین تولہ

شیر کی چربی مین ملاکر قضیب پر حشفہ بچاکر مالش کرنا اس حالت مین مفید ہوتا ہے کہ جب دیرین حصہ جسم مین ریح کم پیدا ہونے سے قوت یا ضعیف ہوگئی ہو -

**۵۰ - دواء المک صغیر** - لک مغسول† قسط تلخ - کھلا ہوا شگوفہ سا ذخر یعنی کاوکی گھاس - حب الغار - حلبہ - فلفل ہریک دنل درم - راوند چینی پندرہ درم سب دواؤن کو کوٹ چھانکر شہد مین ملالین -

مقدار خوراک ایک درم - افسنتین کے جوشاندہ یا گرم پانی کے ساتھ فائدہ قریب دواء المک کبیر کے ہے -

**۵۱ - دواء المک کبیر** - لک مغسول - دوقو - تخم کرفس کوہی - زیرہ کرمانی سونٹھ ہریک آٹھ درم - تخم کرفس رومی - زوفا خشک ہریک چار درم وچار دانگ - جنطیانا - زراوند مدحرج ہرایک ایک درم - صبر سقوطری - سنبل ہریک بارہ درم فوہ پندرہ درم - حب بلسان - سلیخہ - مصطگی - چرایتہ - اسارون - گوگل ہریک پانچ درم - کندر چار درم - فلفل - زراوند طویل ہرایک ساڑھے تین درم - رب السوس اٹھائیس درم - زراوند - جعدہ اذخر ہریک دو درم - فلفل - قسط ہریک دنل درم سیسالیوس تین درم ؛

سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد مین ملالین - مقدار خوراک ایک مثقال فائدہ اسکا یہ ہے کہ طحال وجگر ومعدہ کی سختی کو دور وجسم کو لاغر کرنے والی ومخرج شدہ سنگ گردہ ومثانہ ومدر بول واستسقا مین بہی مفید ہے -

† مغسول کرنیکی یہ ترکیب ہے کہ لاکہ کو خس وخاشاک سے صاف کرکے باریک پیسکر پانی مین ڈالین جب نرم ہوجائے پانی کو نتہار کر تہ نشین شے کو خشک کرکے کام مین لائین ؛

۵۲ - دوا ءالمسک - ترکیب رساڑھے تین ماشہ - درونج عقربی ساڑھے تین ماشہ - کہربا - ابریشم سوختہ - مروارید ناسفتہ ہر ایک سوا پانچ رتت - بہمن سرخ - بہمن سفید - تیزپات - بالچھڑ - الائچی خورد - لونگ - ماشہ - جندبیدستر ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ - سونٹھ - پیپل - مشک - ہر ایک پونے دو ماشہ - شہد سب دواؤن سے دوچند ؛

شہد کا قوام پکائین اور سب دواؤن کو کوٹ پیکر چھان کر اسین ملائین - فائدہ مقوی دل ودماغ - مقدار خوراک دو ماشہ سے چھ ماشہ تک ؛

۵۳ - ڈایالایزڈ آف آئیرن - یہ ایک مرکب فولاد کا ہے جسکا استعمال کرنا ان مرضون مین بتایا ہے جہان دیگر مرکبات فولاد مستعمل ہین - کیونکہ اس کا ذائقہ کسیلا نہین ہوتا اور نہ اس سے قبض یا دست یا سوزش معدہ کی شکایت ہوتی ہے اور نہ دانت سیاہ ہوتے ہین یہہ دوا رقیق ہے بو نہایت سرخ ہوتی ہے اور گرمی یا سردی کے سبب گاڑھی ہو جائے تو چند قطرے آب مقطر کے اسین ملاتے ہین - مقدار خوراک پانچ قطرے سے بیس قطرے تک شکر سفید پر ڈال کر یا سادہ شربت کے ساتھ جسمین ترشی نہو یا قہوہ یا شراب کے ہمراہ دن مین چار بار دیتے ہین

## ردیف ر

۵۴ - روغن خراطین - گھوڑے کا سم - دھتورہ - زیبق - بیخ سلاخ دارچینی - مغز بنبہ دانہ ہر ایک چار درم - پستہ تیس درم - چنبیلی کے پتے بیس درم سب کو علیحدہ علیحدہ جو کوب کر کے شیر میش مین رات بھر تر رکھین صبح کو

مغز کنجشک ۔ مغز خفاش ۔ مغز ماہی ۔ ہر ایک دو درم شیر کی چربی ۔ نہنگ کی چربی جند بیدستر ہر ایک پانچ درم سب کو ملا کر آتشی شیشہ مین بھر کر بذریعہ پاتال جنتر کے † تیل نکالین ۔ جلق وغیرہ کے سبب باہ مین نقصان آگیا ہو تو خصیتین و بیخ و پر ملین اور سیون و حشفہ چھوڑ کر قضیب پر اس تیل کی رات کو اسقدر مالش کرین کہ گرم ہو جائے پھر اوپر سے پان باندہ دین اور رات بھر بندھا رہنے دین صبح کو شیر میش سے دہو کر دن بھر کھلا رہنے دین اور رات کو پھر وہی ترکیب کام مین لائین اور بلا ناغہ دو ہفتہ تک اسیطرح کرتے رہین ۔ جماع سے پرہیز رکھین اور پانی سے استنجا کرین اور نہ پانی پئین بلکہ تشنگی ہو تو بجائے پانی کے دودہ پی لیا کرین ۔

۵۵ ۔ روغن ۔ بیخ کنیر سفید ۔ بیخ کیوڑہ ۔ بچھناگ ۔ گھونگچی سفید ۔ خراطین خشک جونک خشک ۔ مالکنگنی ۔ تخم دہتورہ سیاہ ۔ تخم دہتورہ سپید ۔ کچلہ ۔ ہیرا ہینگ سرگین کبوتر صحرائی ۔

تمام دوائین ہموزن ۔ روغن کنجد دوچند ۔

سب کو ملا کر بارہ گھنٹے تک کھرل کر کے مثل چووہ ٹپکائین ۔ دو ہفتہ تک روزمرہ حشفہ و سیون بچا کر قضیب پر اوسکی مالش کرین استرخا یا جلق سے قضیب مین

---

† عام ترکیب پاتال جنتر کی یہ ہے کہ ایک گڑھا مربع کھود کر گڑھے کے بیچ مین دوسرا گڑھا اتنا بڑا کھود دین کہ جتنا بڑا برتن رکھنا ہو وہ آجائے پھر ایک صاف و خالی برتن درمیانی گڑھے مین رکھکر برتن مذکور کے اوپر دوسرا برتن کہ جسمین دوائیان بھری ہون اور پیندے مین ایک باریک سوراخ ہو اور اوپر کا منہ آٹے وغیرہ سے خوب بند ہو چکا ہو بالائی اور زیرین برتن کے ملاپ کی جگہ بھی آٹا یا مٹی وغیرہ لگا دین پھر بالائے برتن کے چارون طرف اوپلے لگا کر آنچ دین اس ترکیب سے تیل ٹپک ٹپک کر زیرین برتن مین جمع ہو جائیگا ۔

سستی ہو تو اس روغن کی مالش کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

۵۶۔ روغن۔ فرفیون۔ مشک۔ عاقرقرحا ہر ایک ایک ماشہ لیکر قدرے روغن زنبق یا چنبیلی کے تیل مین ملاکر لگائین یہ روغن قضیب کو سخت اور مجمد رہنے سے جو سستی ہو اوس کو دور کرتا ہے۔

۵۷۔ روغن جمال گوٹہ۔ چٹانک بھر جمال گوٹہ کی بیجون کو جو کوب کرکے کپڑے مین باندہ کر پوٹلی بنالین اور کوئی برتن پیتل یا تانبہ کا کنارہ دار ذرا ٹیڑہا کرکے کوئلون کی آنچ پر رکھین اور پوٹلی کو ادل بدل کر برتن پر رکھتے اور دباتے جاوین تاکہ برتن کی نیکی ہوئی طرف تیل نکلکر جمع ہوتا جائے جب تیل نکل آئے شیشی مین بھر آٹھہ روز تک رہنے دین۔ بعدہٗ بنگلہ پان پر ایک بوند چپڑکر حشفہ وسیون چھوڑکر قضیب پر باندہین پھر ایک شبانہ روز بعد دوسرا بدلین اور اسیطرح سات روز تک کرین۔ اس سے پھنسیان پیدا ہوتی ہین اور رطوبت نکلتی ہے۔ مرہم لگانی کی ضرورت نہین پڑتی چودہ روز جماع سے پرہیز کرنا چاہیے ؛

ڈاکٹر احمد بخش صاحب ساکن آگرہ کہتے ہین کہ سرکاری دواخانون مین جو روغن آتا ہے اوسکی نسبت یہ روغن ترکیب مذکورہ استعمال کیا جائے تو قضیب کی سستی وغیرہ دور کرنے مین زیادہ موثر ہوتا ہے۔

۵۸۔ روغن فرفیون۔ قسط تلخ دس درم۔ عاقرقرحا سات درم۔ میویزج تین درم سب دوالون کو کوٹکر چالیس درم شراب مین پکائین۔ جب چوتھائی رہ جائے چالیس درم روغن خیری داخل کرکے اسقدر جوشدین کہ شراب بالکل اڑجائے۔ بعدہٗ دو درم فرفیون کو گھسکر اسمین ملاکر آگ سے نیچے اتارکر شیشی مین

بہرسینا اور حاجت کیوقت کام مین لائین یعنی قوت ماسکہ ضعیف ہوتواس روغن کی بیڑو و تعیب پر پالش کرین -

۵۹ - زرعونی - فلفل - دارفلفل - سونٹھ - قرفہ - دارچینی - خولنجان ہریک ایک حصہ - تودرین - بہمنین - بوزیدان - اندرجو شیرین - ناگرموتھہ - سنبل - ہرایک تین حصہ -

سب دواؤن کو کوٹ چہانکر استدر شہد کے ساتھ ملائین کہ شل معجون کے ہوجائے - یہ مرکب گرم وشہوت انگیز ہے اور ایسی حالت مین فائدہ بخشتا ہے کہ جب بہنگ و افیون وغیرہ کے استعمال سے منی حرکت نہ کرتی ہو -

## ردیف س

۶۰ - سفوف لا - لاکسہ مغسول[+] - مروالی - تج - لودہ پٹہانی - مازو - بے سوراخ ہریک شے چار درم - شکرسفید سب دواؤن کے ہموزن -
تمام دواؤن کو کوٹ پیسکر شکرسفید کے ساتھ خوب ملالین -
مقدار خوراک چہ ماشہ سے نو ماشہ تک بہینس کے دودہ کے ہمراہ -
قوت ماسکہ کے ضعیف ہونے سے انزال جلد ہوجاتا ہوتو یہ سفوف مفید ہے -

۶۱ - سفوف - کشنیز خشک یکدرم - اسپغول دو درم - تخم خرفہ تین درم - کشنیز و تخم خرفہ کو پیسکر چہان کرانکے ہمراہ ثابت اسپغول ملالین - مقدار خوراک -

[+] مغسول کرنیکی یہ ترکیب ہے کہ لاکہ کو خس وخاشاک سے صاف کرکے باریک پیسکر پانی مین ڈالین جب تہ نشین ہوجائے پانی کو نتہار کر تہ نشین شے کو خشک کرکے کام مین لائین ۱۲

ساڑھے چار ماشہ۔ کہتے ہین کہ منی کی حرارت سرعت انزال کا سبب ہو تو فائدہ بخشتے ہین یہ سفوف بے نظیر ہے۔

۶۲۔ **سفوف** ۔ اجواین۔ سونٹھ۔ سداب۔ زیرہ کرمانی۔ ہر ایک چار درم۔ مرزنگوش خشک۔ بورہ ارمنی ہر ایک ایک درم۔ لک مغسول دو درم۔ سب کو کوٹ چھانکر کہین اور بقدار ایک مثقال روزدین۔ بدن کو دا غکر نیکے لئے دیتے ہین۔

۶۳۔ **سفوف** تخم سداب ایک درم۔ انیسون ایک درم۔ خار خسک۔ جند بید ستر۔ بزر البنج سفید۔ دم الاخوین طباشیر سفید ہر ایک دو درم۔ گل سرخ گلنار ہر ایک تین درم۔

سب کو کوٹ چھان کر چھہ ساٹ ماشہ کی مقدار مین ٹھنڈے پانی کے ساتھ کہائین۔ منی کی حدت کے سبب جریان منی کا عارضہ ہو تو یہ سفوف مفید ہوتا ہے۔

۶۴۔ **سفوف** ۔ طباشیر تین تولہ۔ سفوف مغز تخم ہندی بریان چار تولہ۔ شکر سات تولہ سب کو ملاکر چودہ خوراک پر تقسیم کرین ایک مقدار روز شیر مادہ گاؤ کے ساتھ دین ترشی وبادی و تیز دکی عورت سے پرہیز کرائین۔

۶۵۔ **سفوف** ۔ موصلی دکہنی یکتولہ۔ سروالی یکتولہ۔ پاکہان بید یکتولہ۔ تخم اڈنگن یکتولہ۔ تال کہانا یکتولہ۔ بیج بند یکتولہ۔ رال سفید یک تولہ۔ شکر سفید پانچ تولہ۔ سب دوائون کا سفوف کرکے شکر کے ساتھ ملالین۔ نو ماشہ روز قدرے شیر گاؤ کے ہمراہ دین۔

**فائدہ** ۔ سلسلۂ منی وجریان منی مین مفید ہے۔

۶۶۔ **سفوف ملین** ۔ چھوٹی ہڑ کا سفوف چار یا چھہ ماشہ سونف کا سفوف

ماشہ۔ مصری کا سفوف تین ماشہ سب کو ملا کر کھلانے سے تلین کی تاثیر ہوتی ہے

۶۷۔ **سفوف ممسک** ۔ خشک سنگھاڑے تین ماشہ۔ مازو دو ماشہ۔ مال کھانا چار ماشہ ۔ ثعلب مصری دو ماشہ۔ گوند ببول ماشہ ۔ مصلگی تین ماشہ مصری سب دواؤں کے ہموزن ۔

تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر مصری پیسکر ملالیں مقدار خوراک پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک یہ نسخہ حکیم شریف خان صاحب کا تجویز کیا ہوا ہے اس کا فائدہ مولد منی و مانع سرعت انزال ہے ۔

۶۸۔ **سکنجبین سادہ** ۔ سرکہ پانچ تولہ۔ پانی پانچ تولہ شکر سفید دس تولہ سب کو ملا کر شربت کے مانند قوام پکالیں۔ مقدار خوراک دو تولہ سے چار تولہ تک فائدہ دافع صفرا امراض جگر و معدہ میں دیتے ہیں۔ منی کی حرارت کم کرنیکو بھی خرفہ کے شیرہ کے ساتھ پلاتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام سرکہ کی سکنجبین ہے ۔

۶۹۔ **سکھرن** ۔ دہی ۱ قدرے شکر تری ورد عن زرد دشہد و دارچینی و تیج اگ کیسر دالایچی دسیاہ مرچ ملا کر کپڑے میں چھانیں پھر کافور کی پٹ دیں اور برڈ الاوس میں سے کرائیں۔ اسکے کھانے سے طعام کی خواہش و طاقت وغیرہ منی بلغم کی زیادتی ہوتی ہے ۔

۷۰۔ **سیرپ آف فاسفیٹ آف آئیرن** ۔ یہ فاسفیٹ آف آئیرن نمک کا شربت ہے جسکی بنانیکی ترکیب مٹریا میڈیکا یعنی ڈاکٹری ترابادین میں مندرج ہے اسکے بنانے میں قدرے دقت ہوتی ہے اس لئے بنا بنایا انگریزی دوا فروشوں سے لے لینا بہتر ہے جہاں چار آنے یا آٹھ آنے یا کچھ کم زیادہ کا ایک اونس

الجیانا ٹ مقدار خوراک ایک فلوئیڈ ڈرام تک ہے مگر اکثر بیدرہ منیّل قطرے ایک گہونت پانی مین ملاکر دن مین تین بار دیتے ہین - خواص و فوائد عمدہ مقوی اعصاب ہے ضعف اعصاب کے سبب طبیعت نہایت منفعل رہتی ہو تو اوسکے استمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے - اور بوجہ مقوی اعصاب ہونیکے باہ کے ضعف کو بہی دور کرتا ہے ؛

۱۷۵ - سیرپ آف فاسفیٹ آف آئرن اسٹرکنیا اینڈ کونین - یہ ایک مرکب ہے جسمین فاسفورس و فولاد و جوہر کچلہ و کونین ہوتا ہے - تیار بنایا انگریزی دوافروشون کی دوکان پر ملتا ہے - مقدار خوراک نصف نصف ڈرام دن مین دو بار قدرے پانی کے ساتھ -

## ردیف ش

۲۷۶ - شوربا مقوی - گائی کی ایک اگلی ہون (اوسکو عوام بونگ کہتے ہین) معہ گوشت لیکر اوسکے بڑے بڑے ٹکڑے کرکے ایک قلعی دار دیگچہ یا مٹی کی بڑی ہانڈی مین ڈال کر اور پانی اسمین بہر کر چولہے پر رکہدین اور شام کو بنانا ہو تو صبح سے شام تک اور صبح کو بنانا ہو تو شام سے صبح تک ہلکی آنچ پر رکہا رہنے دین - جب گوشت خوب گلجائے اوسکو ملکر چہان لین جو عرق چہنکر آوے اوسکو دیگچی مین ڈالکر ایک انڈا معہ زردی و سپیدی توڑ کر اوسمین ملا دین اور آنچ دینا شروع کرین اور چکنائی و میل جو اوپر آتا جائے اوسکو اوتار کر پہینکتے جائین جب پانی کم ہو جائے اوسکو پہر چہان لین ؛ اب یہ ایک شفاف قدرے سرخی مائل عرق رہ جائیگا اوسکو صاف دیگچی مین ڈالیں اور جسقدر پانی کم کرنا ہو بذریعہ حرارت خشک کر دین اور سب کہانون سے بہتر

اسکو ہیں کیونکہ یہہ دیر مین ہضم ہوتا ہے لیکن اسمین کئی باتون کی احتیاط رکہنا چاہیے
ایک تو یہ کہ اسقدر اسکو صاف کرین کہ چکنائی بالکل نرہے کیونکہ چکنائی سے خراش
ہوجاتا ہے دوسرے ایک ہندوستانی آدمی خاصکر ابتدا مین ایک بوتل کا شوربہ ہضم
نہین کر سکتا اسلیے ایک بوتل مین سے کئی پیالے بنائین اور شروع مین صرف ایک پیالہ
پئین پہر رفتہ رفتہ بڑہائین - تیسرے ذایقہ کے واسطے نمک و خوشبو کے لیے جائفل
وغیرہ کا سفوف اُسمین ملا سکتے ہین ؎

۳ ۷ - **شوربا دیگر** - آدہ سیر گوشت کی چربی دور کرکے اوسکی بوٹیان بنا کے مٹی
کے آبخورے مین ڈال کر آٹے سے اوسکا منہ خوب بند کردین پہر ایک بڑے منہ کے
دیگچے یا ہانڈی مین پانی بہر کر جوش دینا شروع کرین جب پانی کہولنے لگے تب اوسمین
آبخورہ مذکور رکہ کر دو گہنٹہ تک آنچ دیتے رہین بعد دو گہنٹہ کے آبخورہ نکال کر
کہول کر اُسکا گوشت پہینکدین اور عرق مین سے تہوڑا تہوڑا پلائین - فایدہ اس کا حار
و مقوی ہے -

۴ ۷ - **شیاف ممسک** - سرمہ - گلنار - پہٹکری - مصنوعی سہاگر +
دستار کندر ✲ مازو اقاقیا -

؎ سے چار کا پیالہ مراد ہے جسمین دو چہٹانک سیال آتا ہے ؎

+ مصنوعی سہاگر کو عربی مین تنکار الصاغہ کہتے ہین اسکے بنانیکی یہ ترکیب ہے کہ ایکحصہ نمک و تین حصہ بورہ ارمنی
ایک حصہ سجی لیکر گاے کے دودہ مین پکائین جب منجمد ہوجائے کپڑے مین باندہ کر دہوپ مین لٹکا دین
اب پانی ٹپک جائے پہر خشک شے کو کام مین لائین ؎

✲ کندر، بتیل مین سے گہسا ہوا کندر جو نکلتا ہے اوسے دستار کندر کہتے ہین ؎

سب دوائین ہموزن لیکر کوٹ چہان کر لیناشیافہ بناکر نرم رحم مین رکہین اور جیبہ دوحل ہوجائے دوسرا رکہین تاکہ خون بند ہوجائے۔

**۷۵ - شیاف دیگر** - مسک - مازو - اقاقیا - گلنار - موتہا - چہالیا - سب کو ہموزن لیکر شیافہ بنالین - خون کی گرمی وتیزی سے جو حیض بکثرت آتا ہے اوسمین بعد تنقیہ کے یہ شیاف رکہین۔

**۷۶ - شیاف** - زعفران - کافور - ہرایک چار رتی وڈیڑہ چاول - مردارسنگ ایک ماشہ وتین چاول - حب الغار پونے دو ماشہ سب کو نرم پیسکر روغن گل و سفیدی بیضہ مرغ وشیراب مین ملاکر فرج مین رکہین ؛

خارش رحم کے سبب سے خون حیض بکثرت آتا ہو تو یہ مفید ہے ؛

# ردیف ص

**۷۷ - ضماد** - سپید کنیر کی جڑ کا بکل عقرقرحا - احمود سیاہ - دہتورے کے بیج - جاوتری - سب کو پانی کے ساتہ باریک پیسکر سیاہ مرچ کی برابر گولیان بنائین بوقت ضرورت ایک گولی آدمی کے پیشاب مین گہسکر قضیب پر ضماد کرین تو ضعف باہ دور ہو اور انزال بہی دیر سے ہو۔

**۷۸ - ضماد دیگر** - دودہ دین سپید کنیر کی جڑ کا پوست ڈال کر جما کر گہی نکال لین پہراوسمین قدرے موم زرد اور چالیس وچہال گوشہ اندازاً ڈال کر قضیب پر لگاکر † اوپر پان باندہ دین اور سات روز اسیطرح کرتے رہین جماع سے پرہیز رکہین تو ضعف باہ

† حشفہ وسیون پر نہیں لگانا چاہیئے ؛

جو لسبب جلق وغیرہ کے ہووہ دور ہو جاوے۔

# ردیف ط

۷۹۔ طلا۔ کبابہ۔ دارچینی۔ کوٹ۔ عقرقرحا۔ پوست بیخ کنیر سفید۔ ہرایک دوا بقدار چودہ ماشہ لیکر کوٹین اور سیر بہر پانی مین شبانہ روز ترکرکے اسقدر جوشدین کہ تہائی پانی رہ جاوے پہر ملکر چہان لین جو چہنکرا آوے اوسکے نصف روغن کنجد ملاکر پہر جوشدین جب تمام پانی جلجاوے اوتارکر شیشی مین رکہہ لین ؛

برودت کے سبب قضیب مین سستی ہو تو حشفہ چہوڑکر اوسکو قضیب پر طلا مفید ہوتا ہے

۸۰۔ طلا دیگر۔ ساڑہے چار ماشہ بورہ ارمنی کو ذرا کوٹ کر دودہ مین ملاکر رات بہر رکہین پہر سایہ مین خشک کرکے گائی کے پتہ و شہد کے ساتہہ ملاکر بوقت ضرورت قضیب اور اُسکے حوالی مین اُسکی مالش کرین ؛

رطوبت کے سبب منی کی قلت و قضیب مین سستی ہو تو اس طلا کا کام مین لانا مفید ہے۔

۸۱۔ طلاء دیگر۔ بیخ نرگس کو ایک رات دن دودہ مین بہگو رکہین پہر چار عدد زرجاد و مویزج و دارچینی ہر یک تین درم مشک ایک درم سب کو گائے کے پتہ شراب یا گرم پانی کے ساتہہ ملاکر قضیب پر طلا کرین ؛

قضیب کو تقویت دینے والا اور مجردی کے سبب جو سستی ہو جاتی ہے اوس کا کرنے والا ہے ؛

۔ طلاء نبات سفید تین ماشہ۔ مغز تخم ہندوانہ تین ماشہ۔ مغز جمال گوٹہ تین ماشہ

زہرہ بزیمن حل کرکے سات دن تک حشفہ چھوڑ کر قضیب پر طلا کرتے رہین اور پارچہ
باریک سے باندہ دیا کرین ؛
یہہ نسخہ مجلوق کے لئے اور قضیب کی کجی کو نافع ہے۔ مجربہ حکیم محمد ہادی حسن خانصاحب
نمبر ۸ طلا ۔ شیر کی چربی ۔ چربی سوس ۔ چربی سینڈنک ۔ فیل مست کے کان کا
میل ۔ خراطین خشک ۔ بیر بہوٹی ۔ جونک جو سیاہ گڈہے کے خصیہ مین چسپیدہ ہو
لحم ناکیسہ ۔ جدوہ ۔ اگر ۔ تخم بادنجان ۔ فلفل دراز ۔ چڑیا کا مغز ۔ مرغ کا پتہ ۔
کوڑیالوبان ۔ لونگ ۔ بالنگنی ۔ کنجد سیاہ ۔ نارجیل کہنہ ۔ مغز پنبہ دانہ ۔ موم زرد
ہینگ یہ ان سب دواؤن کو کوٹ چھان کر چربی کو خوب ملاکر ایک پنڈا بنالین اور
ایک روہو مچہلی دو سیر وزن کی منگاکر اوسکا پیٹ چاک کرکے تمام آلائش نکال کر
پہینکدین اور پاک صاف کرکے یہہ سب دوائین اوسکے اندر بہر دین اور ریشم سے
مضبوط سیون دیکر اوس مچہلی کو ایک بڑے گہڑے مین اسطرح رکہین کہ گہڑا اوندہا
ہی لوہٹے اور مچہلی کا منہ گہڑے کے منہ سے کچہہ باہر نکلا ہو پہر چینی کا برتن یا شیشہ کا
مقابل گہڑے کے رکہین اور اوسکے گرد اپنار یا چاب دشتی کا کرکے آگ روشن
کرین یہانتک کہ تمام اپنار یا چاب دشتی کا جلکر خاک ہو جاوے ۔ بعدہ دیکہین اور
جو مچہلی کے منہ سے ٹپکا ہو اوس کو کسی ظرف مین لگاہ رکہین اور حاجت کیوقت
ایک سرخ اوسمین سے لیکر اور بنگلہ پان پر ملکر بچے ڈورے سے حشفہ چہوڑ کر قضیب پر
باندہین اور اگر مرض قوی ہو تو تین ہفتہ ورنہ دو ہفتہ استعمال کرین ۔ پٹہون کو
یہہ طلا نہایت سخت اور مضبوط کرتا ہے اور پیادہ چلنے اور مباشرت کرنے اور جسم کے
تمام زیرین حصہ پر پانی لگانے سے پرہیز کرنا چاہئیے ۔ یہہ نسخہ نہایت مقوی باہ ہے

حکیم محمد ہادی حسین خان نے اوستاد نے واجد علی شاہ بادشاہ لکھنو کے واسطے تیار کیا تھا ۔

۸۴ - طلا ۔ لیوا کمار ۔ بابچہ ۔ موتھا ۔ رائی ۔ دارچینی ۔ کلیجن ۔ سداپ ۔ مسب کو کوٹ کر تازہ دودہ مین اتنی دیر بھگوئین کہ دواؤن مین دودہ جذب ہوجائے پھر کوٹ کر ذرہ گاؤ زمین ترکرین جب وہ بھی خشک ہوجائے شہد مین ملاکر قضیب اور اوسکے گرد لگائین ۔ بلا فالج قضیب مین سستی ہو تو اسکے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے ۔

۸۵ - طلا ۔ ڈاب ناریل یعنی جسمین اسکا پانی بھرا ہو لیکر اوسکے اندر جونک ڈال کر بند کرکے ایک یا دو ہفتہ رہنے دین بعدہ جونک کو نکال کر پیسکر تھوڑا تھوڑا اسکی روز طلا کرین ۔ تو کہتے ہین کہ قضیب فربہ و دراز ہوجاتا ہے ۔

## ردیف ف

۸۶ - فرزجہ ۔ زعفران ۔ سنبل ۔ اکلیل ۔ ساذج ہندی ۔ بطخ کی چربی ۔ مرغی کی چربی ۔ زردی بیضہ ۔ روغن سنبل رومی ۔ بیسیوالی دواؤن کو پیسکر سب کو باہم ملاکر ایک کپڑا اسمین لت کرکے فرزجہ کرین ۔ رحم مین سوء مزاج سرد ہو تو یہ مفید ہے ۔

۸۷ - فرزجہ ۔ انڈے کی زردی و بطخ کی چربی و مرغی کی چربی و روغن بنفشہ کو ملاکر اسمین کپڑا ترکرکے فرزجہ رکھین ۔ یہ رحم کے سوء مزاج گرم مین مفید ہے ۔

۸۸ - فرزجہ ۔ شحم حنظل و انزروت و سویہ و سماق و مر و زعفران و عود

† جب دوا تر یا خشک مین کپڑا لت کرکے فرج مین رکھین تو اوسے فرزجہ کہتے ہین ۔

وشہد کو ملا کر اسمین کپڑا تر کرکے فرزجہ کرین - رحم مین تری سے سوا مزاج ہو تو یہہ مفید ہے +

۸۹- **فرزجہ** - شیرخشت - سماق - نبات - مغز تخم کدو - خبازی - بادیان سب کو کوٹ پیکر شہد و زردی بیضہ مرغ مین ملاکر چندروز فرزجہ کرین - یہہ فرزجہ اُس حالت مین مفید ہے کہ جب رحم پر حرارت غالب ہونے سے اوسکی رگون کا مُنہ بند ہوکر حیض نہ آئے +

۹۰- **فرزجہ** - سانٹی کے بیج - کڑوا توتیہ - املتاس کی جڑ - پیپل - قند سیاہ - ہڑیال شراب کے جہاگ - جوا کہار - تہوہڑ کا دودہ -

انداز تہوڑی تہوڑی سب دوائین پیکر اسمین کپڑا ابہگو کر فرزجہ کرین تو حیض جاری ہو جاتا ہے -

۹۱- **فرزجہ** - مازوے خام - شگوفہ اذخر - دونون کو ہموزن لیکر پیکر کپڑے مین چہانین اور شراب مین اُسکو تر کرین پہر باریک و ملائم کپڑا اُسمین لت کرکے فرج کے اندر رکہین اور کئی بار متواتر کپڑے کو بدلین - فرج کی فراخی کم ہو جائیگی +

۹۲- **فرزجہ** - مُرکی - جنگلی پودینہ ہر یک چودہ ماشہ - ایلوا دو تولہ و چار ماشہ سداب خشک تین تولہ - مویز منقے چہہ تولہ - سب کو کوٹ کر ایلوا کے پتون مین گوندہ کر فرزجہ بناکر کئی بار رکہین تو حیض کہل جاتا ہے +

## ردیف ق

۹۳- **قرص عود** - عود غرقی ڈہائی درم - قرنفل - خصیۃ الثعلب - شقاقل مصری

مصطگی ہریک ڈیڑہ درم - زعفران مشہ رادند مدحرج - زنجبیل ہریک نصف درم دانہ الایچی خورد - سنبل الطیب تخم خرفہ - ہریک دو درم - پوست تمرہندی چار درم - قند سفید سہ چند - سب دواؤن کو کوٹ چہان کر قند ملا کر قرص بنالین - مقدار خوراک تین ماشہ فائدہ مقوی باہ و مقوی قلب و مشتہی و ہاضم طعام -

۹۴ - قرص کہربا - کتیرا - نشاستہ - صمغ عربی - مغز تخم خیارین ہریک سہ درم گلنار دو درم - اقاقیا کہربا ہریک یکدرم - سب دواؤن کو کوٹ چہان کر بارتنگ کے پانی کے ساتھ قرص بنالین - مقدار خوراک ایک مثقال خرفہ کے شیرہ یا شربت انجبار کے ساتھ فائدہ قابض ہے +

۹۵ - قرص مر - مرکی - ترس - برگ سداب - پودینہ - جنگلی پودینہ - سونٹھہ ہینگ - سکنجبین - حاشیر ہریک دو درم - سب کو کوٹ پیسکر قرص بنالین اور اشہ کی مقدار مین کہلادین - کہتے ہین کہ ہر مہینے مین تین بار مینے دنل روز بعد ملہ دفعہ اسکا کہلانا حیض جاری کرنیکے لئے خاصیت کلی رکہتا ہے - سردی کے رحم کی رگون کا منہ بند ہوجائے تو یہ مفید ہے +

## ردیف ک

کسٹرڈ - شیر مادہ گاؤ یا بہیڑ یا آدہ سیر جسقدر ہضم ہو سکے ابتدا مین تہوڑا ہی بہتر ہی لیکر اوس کو ہلکی آنچ پر اسقدر پکائین کہ قریب ربڑی کے ہوجائے گر مذہبی مخالفت نہو تو ایک انڈے کی زردی و سپیدی پہینٹکر اوسمین ملادین آگ سے نیچے اوتار کر شروع مین پانچ گرین اور چہ سات روز بعد دنل گرین -

اور جسمانیات روز لیڈ پندرہ گرین ہیڈریٹیڈ پراوکسائیڈ آف آئرن حسب ذائقہ مصری یا شکر سفید اور خوشبو کے لئے قدرے جائفل کا سفوف اسمین ملاکر کے طشتری مین جماوین - اور صبح یا تیسرے پہر ناشتہ کے وقت اسکو کہائین چاہین تو دودہ مین پکنے وقت تولہ دو تولہ سوجی یا میدہ بھی ملاسکتے ہین ٭

ترکیب مذکور دے فالودہ کی مانند ایک خوش ذائقہ ولذیذ چیز بنجاتی ہے مگر تاہم جہگڑا روز مرہ نہ ہوسکے تو دودہ کا کھویہ بنا کر اسمین ہیڈریٹیڈ پراوکسائیڈ آف آئرن ملاکر پیڑے یا برفیان یا گولیان بنالین اور اسی حساب سے لائین کوئی برنی دوا مذکورہ پانچ گرین ہو یا پانچ پانچ گرین کی ٹکیان بنا رکھین اور ایک یا دو ایمین ٹکیہ ذراسی شہد یا ٹنچر میں ملاکر چاٹ لین یہ ایک عمدہ مقوی چیز ہے مین نے اسکو بارہا آزمایا اور مفید پایا ہے کیستہ المنی کے عضلات سست ہونے سے جریان منی کا عارضہ ہوا ورکمی خون کی علامات پائی جائین اور نبض کی تیزی ہو تو اس سے اکثر فائدہ ہوتا ہے ٭

اسکے ایام استعمال مین ترشی وجماع سے پرہیز رکھنا بہتر ہے تبض ہوجائے تو کسی ہلکی ملین دوا سے دور کرنا چاہئے مریض کو ہدایت کرنا چاہیئے کہ بخار یا زکام وغیرہ کوئی اتفاقی عارضہ ہوجائے تو تاصحت یابی اسکو بند کردے ٭

۹۷ - کمپونڈ لینیمنٹ آف مسٹرڈ - خالص سرسون کا تیل ایک فلوئیڈ ڈرام - ایتہریل اکسٹراکٹ آف مزی رین چالیس گرین - کافور ایکسو بنڈیس گرین - روغن بیدانجیر پانچ فلوئیڈ ڈرام - اسپرٹ آف وائین - چار فلوئیڈ اونس اکسٹراکٹ اور کافور کو شراب مین حل کرکے مسٹرڈ آئیل یعنی سرسون کا تیل و روغن بیدانجیر ملالین - لنٹیر یا سیڈ لیک لینے ڈاکٹری دواؤن کی قرابادین مین اس

نسخہ کے بنانے کی ترکیب حسب ساب ریجہ بالا لکھی ہے لیکن ظاہر ہی کہ اسکے تیار کرنے مین دقت
ہوگی اس سے بہتر ہے کہ بنا بنایا انگریزی دواخانون سے خرید لینا چاہیے ؛
یہ لینیمنٹ آبلہ انگیز ہے گر بقول ڈاکٹر گمی صاحب حسب ترکیب مندرجہ حصہ دوم
صفحہ ۹۶ - استعمال کرنے سے آبلہ نہین اوٹھتا اور نخاع کے عروق مین سے خون
قدرے کم و بوجہ دور ہونے سے نخاع کا دوران خون اصلی حالت پر آجاتا ہے اور
تمام عصبی ضعف مین بہت فائدہ ہوتا ہے ؛

## ردیف گ

۹۸ - گولی :- عقر قرحا - سونٹھ - لونگ - زعفران - پیپل - جائفل - جاوتری -
سندل سفید ہر یک دوا چہار ماشہ - افیون دو تولہ ؛ شہد حسب ضرورت - سب دوا کو
باریک پیسکر شہد مین ملاکر ماش کے دانہ کی برابر گولیان بنائین - ایک گولی رات
کیوقت کھاوے ؛ اور اوپر سے دودھ پی لے اس سے انزال دیر مین ہوتا ہے
اور باہ کا ضعف بھی دور ہوجاتا ہے ؛
۹۹ - گولی - اسٹرکنیا یعنے جوہر کچلہ ایک گرین کو مین نصف ڈرام گلقند ایکڈرام
سب کو ملاکر جینٹس گولیان بنالین - مقدار خوراک ایک گولی یہ مقوی اعضا ہے

؎ اسباب کا خیال رکھنا چاہیے کہ بہت سے عیاش ممسک دوا جن مین اکثر افیون ہوتی ہے استعمال کرکے
افیونی ہوجاتے ہین جو ایک نہایت مضرت رسان عادت ہے پس ہمنے یہ بزرگانہ قول بیان کردیا ہے ورنہ
حفظ نفس کے لیے اسکے استعمال کرنیکی کچھ ضرورت نہین سرعت انزال کا عارضہ ہو تو ڈاکٹری یا یونانی طریقہ
سے علاج کرین ؛

۱۰۰۔ گولی۔ رِیوند چینی دو ماشہ۔ ایلوہ دو ماشہ۔ دونون کو قدرے پانی مین ملا کر بیس گولیان بنالین اور قبض دور کرنیکے لئے دو یا تین گولیان کہلائین۔

۱۰۱۔ گولی۔ ولیریئیٹ آف زنک بارہ سے چوبیس گرین تک۔ اکسٹراکٹ آف بلاڈونا تین سے چہ گرین تک۔ دونون کو ملا کر بارہ گولیان بناکر اوپر چاندی کا ورق چڑہالین ایک ایک گولی دن مین تین مرتبہ کہانیکو دین عصبی کمزوری کی سبب قبض دایمی کا عارضہ ہو اور پاخانہ کیوقت مقعد کے گرد کا عضلہ سکڑ جاتا ہو تو یہ نسخہ مفید ہوتا ہے۔

۱۰۲۔ گولی۔ ایلوہ کاست ایک ماشہ۔ مصطگی تین ماشہ دونون کا سفوف کرکے قدرے پانی کے ساتہ ملا کر پندرہ گولیان بنالین اور ایک گولی شام کا کہانا کہانے سے ٹہیک پہلے کہالین تو صبح کو صاف پاخانہ ہوجاتا ہے۔ ایلوہ کاست نہو تو بازاری ایلوہ تین ماشہ مصطگی کے ساتہ ڈیڑہ ماشہ ملانا چاہئیے ؛

۱۰۳۔ گولی۔ کچلہ برادہ کیا ہوا ایک گرین۔ لونگ دو گرین۔ سونٹہہ ایک گرین۔ سب کو ببیکر گوند کے لعاب کے ساتہ گولی بنالین۔ ایک ایسی گولی دن مین دو بار دین ؛

نائیزہ وغدہ قدامیہ وغیرہ کی حس تیز نہو صرف تعتیب وجسم مین سستی ہو تو اِس گولی کو دین ؛

فائدہ۔ کچلہ اور اوسکے مرکبات اُس حالت مین دئے جاتے ہین کہ جب نائیزہ وغیرہ مین حس کی تیزی نہو صرف جسم یا تعتیب مین سستی ہو۔ ہفتہ دو ہفتہ سے پہلے ان کا فائدہ ظاہر نہین ہوتا بلکہ پانچ چہ ہفتہ تک دینے کی ضرورت

ہوتی ہی - مگر زیادہ مقدار مین اسکو نہین دینا چاہیے کیونکہ کچلہ اور اوسکے مرکبات زہر ہین - اگرچہ ضعف باہ مین کچلہ یا اوسکا جوہر کھلانے ٹنکچر نکسوامیکا تعقیب پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے لیکن جریان منی کے سبب سے انتشار ہوتا ہو اور آلات تناسل کی حس تیز ہو تو اسکے استعمال کرنے سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہی ؎

۱۰۴ - گولی - سانیون ایک گرین - اکسٹرکٹ آف بلاڈونا نصف گرین - پارٹرامیٹک ایک گرین کا آٹھوان حصہ - سب کو ملاکر ایک گول بنائین اور ایک گولی ہوتے وقت نہیں کرکرنیکے لئے کھلائین

۱۰۵ - گولی - کوئنین ایک ڈرام - زیونہ جینی کا سفوف نصف ڈرام - اکسٹرکٹ آف نکسوامیکا نصف ڈرام - اکسٹرکٹ آف بلاڈونا بارہ گرین - سب کو ملاکر تیس گولیان بناکر ایک ایک گولی دن مین تین چار بار آلات تناسل مین کمزوری جو جریان منی کے سبب ہوجاتی ہے اُسکے رفع کرنیکے لئے دین -

۱۰۶ - گولی - سفوف کافور اٹھارہ گرین - سفوف افیون بارہ گرین - اکسٹرکٹ آف ہایاسائمس حسب ضرور سب کو ملاکر بارہ گولیان بنائین - اور ہر روز ایک بار ایک گولی مرض جریان مین دین - اور اسکے علاوہ ٹنکچر آف اسٹیل بھی پلائین ؎

۱۰۷ - گولی - سفوف کافور بیس رتی - سفوف افیون پانچ رتی - سفوف ایلوہ دس سے بیس رتی - سب کو ملاکر بیس گولیان بنائین اور ایک یا دو گولی جریان منی مین سوتے وقت دین ؎

- گولی - سلفیٹ آف اسٹرکنیا دو گرین - فاسفورس ایک گرین دونون کو ... بدرقہ کے ساتھہ ملاکر پچاس گولیان بنائین اور ایک ایک گولی دن بہر تین دین ؎

مرض جریان منی میں دیں۔

**فائدہ** - اگرچہ ان گولیوں کو ڈاکٹر اگینو صاحب نے جریان منی میں دینا لکھا ہے لیکن جو قاعدے مرض جریان منی میں بتائے گئے ہیں اون کا ضرور خیال رکھیں یعنے حائزہ کی حس تیز ہونے وغیرہ کے سبب محرکات کا دینا مناسب نہو تو ندیں۔

**۱۰۹ - گولی** - ہیوب نوگرین - کافور نوگرین - اکسٹراکٹ آف بلاڈونا ڈیڑہ گرین سب کو ملا کر دس گولیاں بنا کر اس میں سے دو تین گولی دن بھر میں دیں۔

**۱۱۰ - گولی** - شوگر آف لیڈ کا سفوف چھتیس گرین - افیون کا سفوف چند گرین معجون گلاب چند گرین۔ سب کو ملا لیں مقدار خوراک تین گرین سے پانچ گرین تک فائدہ قابض دسکن - منورا جیا میں دیتے ہیں +

**۱۱۱ - گولی** - ڈالیوٹ فاسفورک ایسڈ بیس قطرے سلفیٹ آف کونین بیس گرین - کافور کا سفوف پانچ گرین - اکسٹراکٹ آف کیکر بلا حسب ضرور سب کو ملا کر بیس گولیاں بنا کر اس میں سے ایک یا دو گولی دن میں دو تین بار کمزوری کے سبب سے جریان منی ہو تو دیں۔

**۱۱۲ - گولی** - اکسٹراکٹ آف کواشیا دو گرین - سلفیٹ آف آئرن ایک گرین دارچینی کا سفوف نصف گرین - سب کو ملا کر ایک گولی بنا لیں اور ایسی ایک یا دو گولی دن میں دو تین بار کمزوری کی وجہ سے جریان منی ہو تو دیں۔

# ردیف ل

**۱۱۳ - لخلخہ** - مشک خالص ایک رتی - عنبر اشہب ایک رتی - لادن دو رتی

صندل شرخ قدرے کسا ہوا ۔ ان سب کو عرق بید مشک و عرق کیوڑہ مین کھرل کرکے شیشی مین ڈال کر بند کرین اور بوقت ضرورت ملا کر سونگھین ۔

## ردیف م

۱۱۴ - ماء اللحم ۔ دیسی طبیب ایکسال کے بکرے کے بچہ کا گوشت اس کام کے لئے بہتر جانتے ہین اور پکنیسے گوشت سے چربی کو جدا کر دیا جاتا ہے اور بعض مزاج والون کے لئے مرغ کے گوشت سے بنایا جاتا ہے لیکن عام مین کئے قسم کے گوشت ملا کر کشید کرنیکا جو رواج ہے اوس کو مذموم سمجھتے ہین اور قوت زیادہ کرنیکو واسطے اکثر دوائیان بھی اسمین شامل کر دیتے ہین اور مرغ کا گوشت ہو تو سینہ وران کا گوشت لیتے ہین ۔

اس کے بنانیکی کئی ترکیبین ہین ۔

ترکیب اوّل ۔ گوشت کے پتلے پتلے ٹکڑے کرکے آب سرد مین ڈال کر اسقدر پکائین کہ پانی کے ساتھ گھل مل جائے پھر بھبکے مین رکھکر کشید کر لین ۔

ترکیب دوم ۔ پانچ سیر گوشت دس سیر پانی مین ملا کر سات سیر کشید کر لین ۔

ترکیب سوم ۔ گوشت کا قیمہ کرکے پتیلہ مین ڈال کر قدرے گلاب ملا کر سرپوش ڈھک کر نرم آنچ پر پکائین جب ناپختہ گوشت سے عرق جدا ہو اوسکو نکال لین اور گوشت کو نچوڑین اور یہ عرق کام مین لائین ۔

ترکیب چہارم ۔ مرغ یا بکری کے بچہ کا گوشت کے چنے کی برابر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے قدرے نمک ملا کر ڈیگچہ مین ڈال کر سرپوش کو آٹے سے بند کرکے دو بیلون

کی آنچ پر رکھین اور ساعت بساعت دیگچہ کو الٹتے رہین کہ جلنے نپائے پھر گوشت کو نچوڑ کر عرق کو کام مین لائین۔

ترکیب پنجم۔ گوشت کو پانی مین جوش دیکر بالانقطیر اس پانی کو پلائین مگر یہ بہ نسبت مقطر کے کم درجہ کا ہے۔

ترکیب ششم۔ گوشت بز یکسالہ فربہ چربی و استخوان دور کیا ہو تین سیر دارچینی چھ ماشہ۔ قرنفل تین ماشہ۔ خولنجان چھ ماشہ۔ جاپھل چھ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد کیتورہ۔ صندل سفید چھ ماشہ۔ صندل سرخ چھ ماشہ۔ زنجبیل چھ ماشہ گلاب تین سیر۔ عرق بیدمشک ایک سیر۔ عنبر اشہب چار رتی۔ گوشت کے نہایت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے اور ادویہ مذکورہ کو پیسکر چھانکر گوشت مین ملا کر شب بھر رہنے دین۔ اور صبح کو تین سیر گلاب اور ایک سیر عرق بیدمشک ملا کر کھینچین اور جہان عرق ٹپکتا ہے وہان عنبر اشہب رکھدین۔

ترکیب ہفتم۔ گوشت بز یکسالہ فربہ چربی و استخوان دور کیا ہوا تین سیر پانی شیرین نخینا چار سیر دونون کو ملا کر اسقدر پکائین کہ گوشت بالکل گل جائے اور پانی گاڑھا ہو جائے پھر ایک تولہ دانہ الائچی خورد۔ و چھ ماشہ خولنجان۔ و چھ ماشہ دارچینی و چھ ماشہ جاپھل کا سفوف ملا کر قرع انبیق مین رکھ کر کشید کرلین۔

۱۱۵۔ مدلن امنچری گلکا۔ سونٹھ۔ پیپل سیاہ مرچ۔ ہر ایک چار حصہ۔ پارہ ایک حصہ۔ رانگ کا کشتہ دو حصہ۔ ستاورکی سب کے برابر۔ بیج بہونگ سیر الائچی جاپھل۔ مرچ۔ پیپل۔ سونٹھ۔ ناگ۔ جاوتری ہر ایک دو حصہ سب کو باریک پیسکر مصری اور شہد دگنی ملا کر پانچ پانچ درم کی گولیان بنائے ایک گولی روز کھا کر

اوپر سے دودہ پی لے ضعیف کہائے تو جوان کی مانند طاقت آجاتی ہے ۞

۱۱۶- مربا زنجبیل - سونٹھہ کو ریت مین گاڑ کر بیس دن تک اوس پر صبح کا پانی ڈالتے رہین بعدہٗ نکال کر دہو کر حسب ضرورت پانی و شہد کے ساتھ پکائین جب اوسکا قوام ہوجائے اتارلین -

معدہ و گردہ و مثانہ بارد و حمیات بلغمی کو نافع و مزید باہ ہے دیوست کے سبب منی کی قلت ہو تو مفید ہے -

۱۱۷- مرگانک - سونا ایک حصہ - پارہ دو حصہ - آنولہ سار گندک تین حصہ کہٹائی - ترپہلا یعنی ہڑ بہیڑہ و آنولہ - گائیکا پیشاب - کلتہی حسب ضرورت - سونیکا پتلا ملق کر کے اوسکو گرم کر کے گرم روغن کنجد و کانجی و مٹہی و ترپہلے کے عرق و گائیکے پیشاب و کلتہی کے جوشاندے مین (جو مٹی کے برتن مین نرم آنچ پر رکہا جائے) دو بار بجہائین یعنی گرم سونے کو بجہائین اور بعد سرد ہونے کے پہر گرم کر کے بجہاوین - اسیطرح ہر ایک عرق مین جدا جدا بجہالین - بعدہٗ سونا و پارہ دونو کو کہٹائی کے ساتھہ کہرل کرین جب لگدی سے ہوجائے گولا بنالین اور دو کٹوروں یا کہٹالیوں مین نیچے اوپر گندک اور بیچ مین گولا مذکور رکہکر گل حکمت + کر کے کچے ÷ اپلے مین رکہکر پہونکدین اور اسیطرح تین بار کرین -

+ گل حکمت کی یہ ترکیب ہے کہ کٹوری یا کٹوریوں پر کپڑا لپیٹ کر اوپر سے چکنی مٹی - یا کتان یا پانی مین پیکر خوب لگادین کہ ہوا نہ نکلے (اسکو ہندی مین کپڑ مٹی یا کپڑ مٹی بولتے ہین -

÷ کچے اپلے کی یہ ترکیب ہے کہ گز دو گز بیٹی گز بہر چوڑا گز بہر لمبا گڑہا کہود کر اسمین آرنے یعنی بن اپلے صحرائی بہردین اور بیچ مین پہونکنے کی چیز کو رکہین اور آگ لگادین ۞

مرگانگ کے بنانیکی کئی ترکیب ہین جسمین سے ایک یہ ہے جو بیان ہوئی - مقدار خوراک
ایک رتی - اسکو ڈہائی درم شہد اور ایک پیپل کے ساتھہ دو ماہ تک کہائے تو
کہانسی دمہ وسل وغیرہ مین مفید ہے جریان منی مین مکہن کے ساتھہ و نامردی مین
ثعلب مصری یا سفید موسلی یا تالمکہانے کے ساتھہ اور ہر قسم کی کمزوری مین الائچی و
بنسلوچن کے ساتھہ دینے سے فائدہ ہوتا ہے اسکے استعمال کیوقت ترشی وجماع
پرہیز کرنا چاہیے -

۱۱۸- مرہم - اکسٹراکٹ آف اکونائیٹ ۲ ڈرام - اکسٹراکٹ آف ہلوک ایک ڈرام
چربی ایک اونس - سب کو ملاکر اسمین سے تہوڑے لیکر ایک ماہ تک صبح شام بیضتین پر
رگڑ کر ملین - اکثر مریضونمین اکونائیٹ کا تیز اثر ہوتا ہے اسلئے پیشتر کم مقدار مین
اسے ڈالین اور جیسے مریض برداشت کرتا جائے مقدار زیادہ کرتے جائین - جریان
منی مین غدہ قدامیہ کی حس کم کرنے کے لئے یہ مفید ہوتا ہے -

۱۱۹- مرہم باسلیقون - جواتیج یعنی چیڑ کا گوند - زفت - موم ہر ایک بیس
مثقال - گندہ برو زچار درم - روغن زیتون تیس مثقال - سب دوائون کو
پیس لین اور موم کو روغن زیت مین ملاکر پگہلائین پہر سب کو ملا دین - جب زخم پیپ
پاک ہو جائے اس مرہم کو لگائین تو زخم بہر جاتا ہے ؛

۱۲۰- مرہم گرم - روغن جمال گوٹہ ایک حصہ سفید مرہم † چار حصہ دونون کو
خوب ملاکر ڈبہ مین رکہہ لین - وقت ضرورت تہوڑا سا لیکر دن مین دو تین بار تقضیب پر

† چہنا تیل و سفید موم و بکرے کی چربی تینون شے ہموزن لیکر کسی برتن مین رکہہ کر آگ پر پگہلائین - پہر چاندی کے
کسی چینی یا مٹی کی چکنی پیالی مین جما دین تو اسکو سفید مرہم کہتے ہین -

حشفہ وسیون چہوڑکر مالش کرین اس سے دو تین روز مین جب چھوٹی چھوٹی پہنسیان
نکل آئین ملنا بند کردین اور صرف مرہم لگاتے رہین تاکہ پہنسیان جلد اچھی ہوجائین اور
پہنسیان جلد نکلین تو نسخہ ہٰذا مین سفید مرہم کی مقدار کم کردین اسکے استعمال سے تعتیب کے
عضلات و اعصاب قوی ہوجاتے ہین اور بتدریج تندی ہونے لگتی ہے +

۱۲۱ - مرہم باسلیقا - زرد چوبہ - مردار سنگ ہر یک تین درم - موم سفید پانچ درم
روغن شفتالو بیس درم - سبکو ملاکر مرہم بنالین اور بواسیر رحم مین لگائین -

۱۲۲ - مرہم داخلیون - تین تولہ مردار سنگ کو بارہ بیسکر آٹھ تولہ روغن
زیتون کے ساتھ پتیلی مین ڈال کر اسقدر پکائین کہ رنگ بدل جائے پھر آگ پر سے اتار کر
بعد سرد ہونیکے میتھی و السی و اسپغول و خطمی و تخم کتوچہ کا لعاب بمقدار ساڑھے
سترہ ماشہ اسمین ڈال کر نرم آنچ پر پکائین اور لکڑی سے چلاتے رہین یہانتک
کہ سب خوب مل جائین +

یہ مرہم ورم صلب کو نرم کرتا ہے +

۱۲۳ - مکسچر - ٹنکچر کینتھرائڈس ایک ڈرام - ٹنکچر اسٹیل دو ڈرام - پپرمنٹ واٹر
چہہ اونس سب کو ملالین اور بمقدار نصف اونس دن مین تین بار دین -
تقطیر بول مین مفید ہے اور کیسۃ المنی مین استرخا ہو اور حس کی تیزی نہ پائی جائے
تو بہی یہ نسخہ مفید ہوسکتا ہے +

۱۲۴ - مکسچر - ٹنکچر آف اسٹیل دس قطرے اسپرٹ آف کلوروفارم پانچ قطرہ
پانی ایک اونس سب کو ملاکر دن مین تین بار دین - فائدہ مقوی ہے -

۱۲۵ - مکسچر - ٹنکچر آف اسٹیل چار ڈرام - ڈائلیوٹ فاسفورک ایسڈ چار ڈرام

اسٹرکنیا ایک گرین سیرپ یعنی سادہ شربت دو اونس پانی دو اونس سب کو ملالین - مقدار خوراک ایک ایک ڈرام دن مین دو بار کہانا کہانے کے بعد -

فائدہ مقوی رجبی ؛

ڈاکٹر چندن سنگہ صاحب اپنا تجربہ یون بیان فرماتے ہین کہ ایک آدمی بسبب کثرت جماع کے ایسا کمزور ہوگیا تہا کہ اوسکو چلنا پہرنا بہی ناگوار معلوم ہوتا تہا اور دن مین کوئی تیس بار تہوڑا تہوڑا پیشاب کرتا تہا اور بعد پیشاب کے مثل مُنزل ہونیکے کمزور ہوجاتی تہی مگر سیکرم پر پلاسٹر لگاکر تین ہفتہ تک اس زخم کو تازہ رکہنے اور ہر دو نسخہ مذکورہ بالا دینے سے جلد فائدہ معلوم ہوا اور چالیس دن مین بالکل اچہا ہوگیا ؛

۲۶ | - مثرودیطوس - مرکی - زعفران - تاریقون - سونٹھ - دارچینی کتیرہ - ہر ایک تین تولہ - بالچہڑ - کندر - رائی سفید - اگر خام - بلسان - اسطوخودوس - سیسالیوس - کوٹ کی فیطوس - ملک الیلم - پیپل - ریش برگ جند بیدستر - تیج پات - سلارس - جاوشیر ہر ایک دو تولہ و چار ماشہ سلیخہ مرچ سپید - مرچ سیاہ - سورنجان - اسفوردیون - اکلیل الملک - جنطیانا - روغن بلسان - حب بلسان - اقراص - فرفیون - گوگل ہر ایک دو تولہ - تلی یعنی سراب سات ماشہ - اذخر دو تولہ و چار ماشہ اشق - بالچہڑ - مصطگی گوند یو قطراسالیون - سونف - انیون - گلاب کے پہول - شکاکل اشیع ہر ایک ساڑہے ماشہ - سونف رومی - سکبنج ہر ایک ساڑہے دس ماشہ - اقاقیا - ناف - سقنقور ہر ایک پونے سولہ ماشہ - شراب ریحانی اوسقدر کہ گوند کی چیزین

ہمین دل ہو لیکن ریشم، خالص و چند سب دواؤن کے بطریق مشہور معجون بنا لین بعد چند ماہ کے استعمال کرین۔ اسکی قوت سات برس تک باقی رہتی ہے اس کا فائدہ تریاق فاروق کے درجہ پر ہے لیکن تریاق فاروق دفع زہر مین اس سے بہتر ہے مقدار خوراک اِس نسخہ کی امراض مذکورہ مین اس سے زیادہ ہو۔

۱۲۷۔ ماش کی کہیر۔ ایک حصہ دال ماش مقشر دو حصہ چانول روغن زرد مین بہنے ہوئے۔ پہر دونون کو روغن زرد مین قدرے بریان کر کے شیر گاؤ کے ہمراہ پتلا حریرہ سا پکا دین اور بورا یا مصری اوس مین ملا کر کہلا دین تو ساتون دہات زیادہ ہون اور دہات کا نقصان رفع اور نامرد مرد و فربہ و چالاک و قوی ہو جائے اور ایسی رگ جو ایک خلط سے ہو دور ہو جائے ؛

۱۲۸۔ معجون لسد۔ مونگے کے جڑ کو بیکار حسب دستور دہو کر کہربا شادنج عدسی مغسول۔ دم الاخوین۔ گل ارمنی۔ گل مختوم۔ گلنار فارسی کو ہموزن لیکر کوٹ چہان کر معجون بنالین اور سات ماشہ سے ساڑہے سترہ ماشہ آب سماق یا عصارہ برگ خرفہ کے ساتھ دین۔ گرمی و تیزی خون کے سبب خون حیض بکثرت آتا ہو تو یہ معجون مفید ہے ؛

۱۲۹۔ معجون خولنجان۔ ستاور۔ تال مکہانا۔ موصل سفید۔ موصل سیاہ بہنگلو۔ اسگند ناگوری۔ گوند ڈہاک۔ گوند سونجہنا۔ موچرس۔ سمندر سوکہ رومی مصطگی۔ بہمن سفید۔ شقاقل مصری۔ ثعلب مصری۔ الائچی خورد سب دوائین بمقدار ایک ایک تولہ لیکر سفوف کر کے ان سبکے ہموزن شکر سفید ملا کر آدہ سیر شہد کے ساتھ آمیز کر کے بطور معجون کے بنالین مقدار خوراک چہ چہ ماشہ صبح شام شیر گاؤ

کے ساتھہ ؛

یہہ معجون بقول عباس علی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ جریان منی ونقصان باہ میں جو جلق وکمزوری سے ہو مفید ہے چنانچہ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ بہت مریضوں کے علاج میں اس سے کامیابی ہوئی اور ڈاکٹر حیتن شاہ صاحب خان بہادر بہی اوسکی تصدیق یوں کرتے ہیں - یہہ نسخہ بیشک کئی قسم کے جریان منی میں مفید ہوگا - اور درحقیقت اسمیں منی پیدا کرنے وال مقوی دوائیاں ہیں - بہ نتیجہ ضعف دماغ یا قلت منی سے جو نامردی ہوتی ہو یا کثرت جماع وجلق وغیرہ سے کمزوری ہو کر جریان کا عارضہ ہو جاتا ہے اسمیں یہہ نسخہ مفید ہو سکتا ہے ؛

۱۳۰ - **معجون** - شلغم کے بیج - گاجر کے بیج - مولی کے بیج - نسو تہہ ہر یک دو درم - بہمن سرخ - بہمن سفید - ثعلب مصری - جاوتری ہر یک چار درم - سعد کوفی - مغز حب فلفل - دارچینی - ترفہ - دانہ الائچی خورد ہر یک یک مثقال مغز بادام - مغز پستہ - مغز فندق - ہر یک چہہ درم - شہد خالص آدہ سیر - پیسنے وال دوائیوں کو پیسکر چہان کر و مغزیات کو کوٹکر شہد کے قوام میں ملاکر بطور معجون کے بنالیں - مقدار خوراک چار درم سے چہہ درم تک - کثرت جماع وجلق وغیرہ سے منی کی قلت ہو تو اس معجون کا استعمال کرنا فائدہ بخشتا ہے ؛

۱۳۰/۲ - **معجون بزور** - تخم گزر - تخم شلغم - تخم پیاز - تخم ترب - تخم ہلیون - تخم رطبہ - تخم جرجیر - حب صنوبر - حب فلفل - تودری سرخ تودری زرد - اندرجو - ستادر - بہمن بوزیدان - حب الزلم - قسط شیرین - ینوشہ

توا ۱۹۰
=

پیپل - ہینگ - حب الرشاد - سپاری دوالیین مساوی الوزن لیکر کوٹ چہان کر اسقدر شہد مین ملالین کرشل معجون کے ہوجائے مقدار خوراک وزن گیارہ ماشہ تا دہ دو دن کے ساتہہ یہہ مرکب گرم و منی کو حرکت دینے والا ہے اور افیون ہبنگ وغیرہ منشی اشیاء کے استعمال سے شہوت مین فتور ہو تو اسکے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے

۱۳۱ - معجون خبث الحدید - سیاہ ہڑ - بہیڑہ - آنولہ - فلفل - سونٹھہ پیپل - ناگرموتہہ - شیطرج ہندی - سنبل ہرایک وزن ورم - تخم گندنا - تخم شبت ہرایک چار درم - خبث الحدید یعنی لوہے کا میل مدبر کیا ہوا + تنلو درم - مشک دا درم - روغن بادام حسب ضرور شہد مصفی حسب ضرور - علاوہ مشک کے سب دواؤن کو کوٹ چہان کر روغن بادام مین چرب کرکے شہد مین ملائین بعدہ مشک کو بہی پیسکر اسمین آمیز کرین اور چینی کے برتن مین رکہین - بعد چالہ ماہ کے استعمال کرین مقدار خوراک چہہ سات ماشہ یا زیادہ حسب برداشت -

خواص مقوی - برودت و رطوبت کے سبب قوت باسکہ ضعیف ہونے سے سرعت انزال کا عارضہ ہو تو یہہ معجون فائدہ بخشتی ہے ضعف معدہ وغیرہ مین بہی نافع ہے -

۱۳۲ - معجون خیار شنبر - ترید سفید بارہ تولہ - گل بنفشہ چہہ تولہ - نمک ہندی دو تولہ - رب السوس دو تولہ - بادیان ڈیڑہ تولہ - انیسون ڈیڑہ تولہ - سقمونیا تین تولہ روغن بیدانجیر دو چہٹانک شہد خالص ڈیڑہ پاؤ - املتاس ڈیڑہ پاؤ - شکر سفید آدہ سیر - مصطگی ڈیڑہ تولہ +

+ خبث الحدید کے مدبر کرنے کی یہہ ترکیب ہے کہ اسکو چودہ شبانہ روز سرکہ انگوری مین ایسی جگہہ بہگو کر کہین رجہان خس و خاشاک اسپر نہ پڑے پہر سایہ مین سکہا کر کام مین لائین +

نمک ورب السوس ومصطگی وسقمونیا کو کوٹ پیسکر چھان کر سنوف کرلین و تربد کو بھی حتی الامکان خوب باریک پیس لین جو تربد باقی بچے اوس کو اور علاوہ المتاس کے باقی اور دواؤن کو دو سیر پانی مین رات بہر بہگو کر صبح کو اسقدر جوش دین کہ تین پاؤ پانی رہ جاے پہر اوتار کر خوب ملکر چھان لین بعدہ تہوڑے جوشاندہ مین تو المتاس کو بہگو دین اور باقی جوشاندہ مین شہد و شکر ڈال کر قوام پکائین اور سنوف ادویہ مذکورہ کو روغن بیدانجیر مین ملائین جب قوام طیار ہو جائے سفوف کو خوب اسمین آمیز کرین پہر پکے ہوے المتاس کو بھی ہاتہہ سے ملکر باریک کپڑے مین چھان کر اسمین خوب ملادین مقدار خوراک دو تولہ سے چہہ تولہ تک خواص رتواید مسہل و ملین ہے ÷

۱۲۳ - معجون سورنجان - سورنجان مصری آدہ پاؤ - ورق حنا چار تولہ زیرہ کرمانی نو ماشہ - شیطرج ہندی نو ماشہ - مایع لقلقی ایک تولہ - تربد سفید آدہ پاؤ - زنجبیل دو ماشہ - بوزیدان ڈیڑہ تولہ - سقمونیا ساڑہے دس ماشہ - پوست ہلیلہ زرد دو تولہ - شہد خالص سوا سیر - سب دواؤن کو کوٹ پیسکر چھان کر شہد کے قوام مین ملالین - مقدار خوراک دو تولہ - فائدہ ملین و دافع ریاح نقرس و جمیع مفاصل و عرق النسا مین مفید ہے -

۱۲۴ - معجون فلاسفہ - مرچ سیاہ - پیپل - سونٹہہ - دارچینی - پوست ہلیلہ آملہ - شیطرج ہندی - زراوند - مدحرج - بابونہ - مغز چلغوزہ - لبلاب مصری مغز نارجیل ہر ایک تین تولہ - منقی آدہ پاؤ - شہد خالص ڈیڑہ سیر سب پیسنے والی دواؤن کو پیسکر و چھان کر مغز نارجیل و چلغوزہ و منقی کو کچلکر شہد کے قوام مین ملالین مقدار خوراک ایک تولہ سے دو تولہ تک فائدہ مقوی معدہ و مقوی

رنافع وجع مفاصل و ہاضمہ و ضعف و بارد مزاج والون کو موافق ہے۔

۱۳۵- معجون لحلیہ - کچلہ دہ چٹانک - فلفل سیاہ - فلفل سفید - دارچینی - جاپہل - جاوتری - مصطگی - بھو باسان - ناگر موتہہ - سونٹھہ - لونگ - اگرغرقی - آملہ - بالچہڑ - الایچی کلان - اجواین - سونف - تیزپات یا زعفران - سنبل سفید پیپل ہر ایک دوا ایک ایک چٹانک - شہد خالص سب دواؤن سے سہ چند پہلے کچلون کو سات روز تک پانی مین بھگوئین اور ہر روز پانی بدلتے رہین - آٹھوین دن کو چھیلکر گیہون کے گندہے ہوئے آٹے مین سات روز تک دبا رکہین اور آٹے کو خشک نہونے دین پہر آٹھوین روز آٹے سے نکال کر دہوکر باریک کپڑے مین باندہ دیگچی مین معلق لٹکا دین - اور ڈہائی پاؤ دودہ گائے کا دیگچی مین ڈال کر جوش دین کہ سب خشک ہوجائے بعدہٗ کچلون کو نکال کر پانی سے دہوکر تراش تراش کر بذریعہ کہرل کے نہایت باریک سفوف بنالین جب اوس کا سفوف ہوجائے تو اور سب دواؤن کا بہی سفوف کرلین اور آخر کار تمام چیزون کو شہد کے قوام مین ملا کر مثل معجون کے بنالین ؂

مقدار خوراک دو ماشہ سے پانچ ماشہ تک خواص حار و مقوی اعصاب - رعشہ و فالج و وجع مفاصل و درد کمر وغیرہ مین مفید ہے ؂

معجون کمونی - زیرہ مدبر پچاس درم - سیاہ مرچ پندرہ درم - ارنی پانچ درم - سونٹھہ - بنبل درم - سداب بنبل درم - شہد سب دواؤن سے
زیرہ کے مدبر کرنیکی یہ ترکیب ہے کہ زیرہ کو ایک رات دن سرکہ مین بھگوئین پہر نکال کر سایہ مین خشک کرکے ڈالتے بون لین ؂

سہ چند دواؤن کو در دراسا پیکر شہد مین ملالین - اسکو معجون کمونی یا معجون رومی بہی کہتے ہین - اسکے نسخے مین بہت اختلاف ہے طبیب حسب موقع کمی بیشی کرلیتے ہین - مقدار خوراک دو تولہ فائدہ ہاضم ومقوی معدہ ودافع ریاح - اطبا معدہ کے امراض یار ۵۰ مین دیتے ہین - بوجہ مجفف ومسہل ہونیکے فربہ کو لاغر کرنیکے لئے بہی کام مین لاتے ہین *

۱۳۷ - **معجون گرم** - سونٹھہ - ستاور - خولنجان - تخم انجیر دشتی تخم گندر - تخم ہلیون - سب کو مساوی الوزن لیکر کوٹین اور سپید پیاز کا عرق اسمین ڈال کر جوش دین جب وہ جذب ہوجائے شہد پکا کر اسمین ملادین -
یہ معجون محرک شہوت و برودت کے سبب منی کی قلت ہو تو خاصکر مفید ہے -

۱۳۸ - **معجون لبوب** - مغز بادام شیرین - مغز اخروٹ - بن - مغز چلغوزہ - مغز حب الزلم - مغز فندق - مغز پستہ - مغز نارجیل تازہ - مغز حب القلقل - تخم خشخاش سفید - تودری سرخ تودری زرد - کنجد مقشر - تخم جرجیر - تخم گندر - تخم پیاز - تخم شلغم - تخم رطبہ - بہمن سرخ - بہمن سفید - سونٹھہ پیپل - کباب چینی - قرفہ - دارچینی - شقاقل تخم ہلیون یعنے ناگ دون کے بیج - خولنجان - سب چیزون کو مساوی الوزن لیکر علاوہ مغزیات کے اور دواؤن کو پیکر چہان لین اور مغزیات کو علیحدہ پیس لین پہر سب کو سہ چند شہد مین ملالین - یہ مرکب مقوی دماغ وگردہ ومثانہ ومزید منی ودافع نسیان وخوش رنگ کرنیوالا ہے برودت کے سبب منی کی قلت ہو تو یہ خاصکر فائدہ مند ہے -

۱۳۹ - **معجون مباہی** - تخم ترہ تیزک - تخم کونچہ - مغز چلغوزہ ہر ایک دس مثقال

زنجبیل - شقاقل - بوزیدان ہر ایک چار مثقال - شحیمۃ الثعلب - حلتیت ہر ایک پانچ مثقال سب کو پیس چھان کر روغن نارجیل سے چرب کرکے تیس مثقال شہد مین ملا لین مقدار خوراک دو مثقال روز - فائدہ مقوی باہ و مولد منی و اشتہا آور ہے -

۱۴۰ - معجون مقوی - مغز بادام دس درم - مغز پستہ دو درم - مغز چلغوزہ دو درم - مغز اخروٹ دو درم - مغز نارجیل دو درم - مغز فندق دو درم - ورق نقرہ چار ماشہ - مغز حب الخضرا دو مثقال - حب الزلم دو مثقال - فادانیا نیم مثقال عود خام نیم مثقال - مشک سوا دو ماشہ - کبابہ چینی سات ماشہ - دار فلفل تین ماشہ زنجبیل تین ماشہ - دارچینی تین ماشہ - زعفران سات ماشہ - گل گاؤزبان چھ ماشہ - شقاقل مصری ایک تولہ - بہمن سفید تین تولہ - ثعلب مصری یکتولہ - قند سفید سہ چند +

علاوہ مغزیات و ورق نقرہ و مشک کے سب چیزون کو پیسکر اور قند کا قوام بناکر اوسمین ڈالدین بعد ازان مغزیات کو بھی صاف کرکے و باریک تراش کر ڈالین پھر مشک کو گلاب مین پیسکر اور ورق نقرہ کو بھی اوسمین مخلوط کرین - مقدار خوراک چھ ماشہ ایک یا دو دفعہ دن مین یہ معجون ایک عمدہ مقوی دماغ و مقوی اعصاب و مقوی باہ و نافع دقت تنفس ہے +

۱۴۱ - معجون مسیحا - گل سرخ - عاقرقرحا - لونگ - بالچھڑ - مصطگی - زرنباد - زعفران - جاپہل - الائچی خورد - ناگرموتھہ سب دوائین ہموزن - قند سفید و شہد ہر دو سب دواؤن کے دوچند لیکر انکا قوام کرین - اور کل ادویہ کو کوٹ پیسکر

(۱) اس نسخہ کو ضعف دماغ و ضعف باہ اور دقت تنفس مین جو باعث کمزوری کے ہوا اکثر دیا و مفید پایا -

چھان کر قوام مذکور مین ملائین۔
یہ معجون باہ کو تقویت دینیوالی وسرعت انزال وریرد بشت کو نافع ہے سدہ کو
پاک اور سوداکو دفع کرتی ہے۔ بالون کو سفید نہین ہونے دیتی۔ مقدار خوراک
چند ماشہ۔ مجرب حکیم محمد ہادی حسین خانصاحب ؛

۱۴۳- **معجون مقوی اعضار رئیسہ**۔ گل گاؤزبان دو تولہ گل نیلوفر
دو تولہ۔ کشنیز خشک مقشر تین تولہ پوست آملہ تین تولہ۔ پوست نارنگی دو تولہ۔ پوست
بیرون پستہ چند ماشہ۔ زنجبیل یکتولہ۔ سنبل طیب یکتولہ۔ گل سرخ یکتولہ۔ سعد کوفی
چھ ماشہ۔ بادرنجبویہ یکتولہ۔ بادیان یکتولہ۔ گل بنفشہ نو ماشہ۔ ابریشم خام
مقرض یکتولہ۔ برگ شاہترہ چند ماشہ۔ دارچینی چار ماشہ۔ بہمن سفید چھ ماشہ
بہمن سرخ چند ماشہ۔ برادہ صندل سفید چند ماشہ۔ برادہ صندل سرخ چند ماشہ
درونج عقربی چار ماشہ۔ طباشیر یکتولہ۔ رومی مصطگی پانچ ماشہ۔ گل مختوم
چار ماشہ۔ دانہ الائچی کلان چند ماشہ۔ دانہ الائچی خورد چھ ماشہ۔ شیرہ زرشک
تین تولہ۔ شیرہ عناب تیس عدد۔ تخم کاسنی تین تولہ۔ تخم خیارین دو تولہ۔
مغز تخم کدو شیرین دو تولہ۔ مغز بادام دو تولہ۔ فرنجمشک یکتولہ۔ تخم خشخاش دو تولہ۔
زعفران پانچ رتی۔ مشک چار رتی۔ شکر سفید سوا سیر ؛
شکر کا قوام بناکر سب دواؤن کو سفوف کرکے ملائین بعد طیار ہونے کے ایک ہفتہ
یا دو ہفتہ بند کرکے رکھ چھوڑین۔ بعدہ بوقت صبح نہار چند ماشہ یا ایکتولہ کی مقدار
مین کھانیکو دین یہ نسخہ دل ودماغ وجگر ومعدہ کا مقوی او قاطع بلغم ہے۔

؎ شیرہ سے یہی مطلب ہے کہ اس دواکو پانی کے ساتھ پیس لیا جاوے ؛

کمزوروں کو تقویت بخشتا ہے اشتہا زیادہ کرتا ہے۔

۴۳۴۱۔ **معجون مقوی دماغ** ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز نارجیل۔ کشمیر۔ مغز بادام ہر ایک ایک چھٹانک۔ دارچینی۔ مغز پستہ۔ کباب چینی۔ صندل سفید۔ گاؤزبان اسطوخودوس۔ ابریشم مقرض۔ بادیان ہر ایک دو تولہ۔ خشخاش سفید۔ نشاستہ ہر ایک پاؤ بھر۔ شقاقل مصری۔ ثعلب مصری ہر ایک تین تولہ۔ مشک خالص ایک ماشہ روغن زرد نیم آثار۔ نبات دو سیر۔
علاوہ مغزیات کے سب دواؤں کو علیحدہ علیحدہ کوٹ پیس کر چھان لیں اور نشاستہ کو گھی میں بھون لیں اور مصری میں پانی ڈال کر قوام پکائیں بعدہ سب کو ملا کر رکھ چھوڑیں۔ مقدار خوراک تین تولہ صبح اور تین تولہ شام یہ معجون مقوی دماغ ہے۔

۴۴۴۱۔ **معجون مقوی قلب** ۔ گل سرخ۔ گاؤزبان ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ۔ تخم خرفہ ساڑھے دس ماشہ۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ ثعلب مصری۔ ستاور۔ خولنجان۔ تخم خربزہ ہر یک دو تولہ شہد بندرہ چھٹانک۔ شہد کا قوام پکا کر تمام ادویہ مذکورہ کو کوٹ چھان کر اسمیں ملا کر مثل معجون کے کر لیں۔ مقدار خوراک نو ماشہ سے یکتولہ تک۔ یہ معجون دل کی تقویت دینے والا ہے۔

## ردیف ل

۱۔ **لسنخہ** ۔ تخم سداب۔ تخم نخجنکشت۔ گلنار ہر ایک دوا مساوی الوزن کوٹ چھان کر بمقدار دو درم ہمراہ سکنجبین کے کھائیں۔
رنوں یا مردوں کی مذی یا ودی کا سیلان ہوتا ہو تو یہ نسخہ مفید ہے۔

۱۴۶ - نسخہ - ملتی دو درم - گلنار چار درم - تخم کاہو تین درم گل سرخ تخم سیاہ تخم سینبہالو ہر ایک پانچ درم سب کو کوٹ کر چہان کر رکہیں مقدار خوراک تین درم جریان منی و مذی کو مفید ہے -

۱۴۷ - نسخہ - دلیسی گو کہرو کا سفوف پانچ درم شہد پانچ درم دونون کو ملا کر بکری کے دودہ کے ساتہہ پئین دو ہفتہ تک اسطرح جاری رکہین تو جلق وغیرہ کے سبب یا ضعیف ہو تو آرام ہو جاتا ہے -

۱۴۸ - نسخہ - دہوئی کے پہول - بیجابول - چہوٹی گنگنی - مساوی الوزن لیکر اون کے ہموزن مصری ملا کر بقدر دو درم پانی کے ساتہ پلانے سے سرخ سفید پر دینی کثرت حیض و سیلان رحم کا عارضہ دور ہو جاتا ہے -

۱۴۹ - نسخہ افیون چہڑانیکا - ایک یا دو گرین کونین روز مرہ کچہ روز تک دین غذا مقوی و محرک کہاوین -

۱۵۰ - نسخہ شراب چہڑانیکا :- ایک پونڈ شکر نارو کا سفوف - ایک پائینٹ ڈائیلوٹیڈ الکہل مین بہگو کر چہان کر آنچ پر سکا کرین جب آدہا پائنٹ رہ جائے تب اتار کر شیشی مین رکہین اور اسمین سے مقدار ایک چاے کے چمچہ کے ہر تین گہنٹہ بعد دین ایک دو روز قدسے شراب پلاوین بعد شراب بالکل نہین - اور خوراک دوا کی بہی کم کرین یعنے روز سوم آدہا چمچہ پہر چوتہائی پہر دس قطرے پہر پانچ قطرہ

۱۵۱ - نسخہ - بستدر چار مین ماشہ لیکر اونکی زردی سپیدی نکال کر اون کے چہلکے لے لین اور چہلکون کے اندر دو باریک تہ جو ہوتی ہین اون کو بہی جدا کر دین پہر شیشہ یا چینی کے برتن مین اون کو رکہکر لیمون کا عرق اسقدر اوپر ڈالین کہ

ایاب اڑنگل اوپر تک ہو جائے پھر ڈہکر رکہدین جب سب عرق جذب ہو جاوے تو دوبارہ سہ بارہ
استعمال کرین بعدہٗ مٹی کے برتن مین رکہہ کر گل حکمت کرکے گز درگز گڈہے مین اُپلون
کے بیچ مین رکہکر آنچ دین - اس صورت سے انڈون کے چہلکے جلکر بالکل سفید ہو جائینگے
دن سرد ہوا ٹہنڈا کر شیشی مین رکہین مقدار خوراک ایک یا دو سرخ یعنی آٹہ یا سولہ
چانول کے برابر شہد مین ملاکر ترشی و بادی اشیا کا پرہیز - کہتے ہین کہ سیلان منی
مذی وودی مین یہ دوا مفید ہوتی ہے -

۱۵۲ - نسخہ چہالیہ کے پہول ایک چہٹانک - چہالیہ دو چہٹانک شکر سفید ایک سیر گہی پاؤ بہر
چہالیہ اور اوسکے پہولون کو نہایت باریک پیسکر شکر سفید ملا کر اوسمین گرم گہی خوب
جذب کر دین - مقدار خوراک دو تولہ روزمرہ یا قبل سے مجامعت کے بوقت رطوبت بکثرت
خارج ہوتی ہو تو یہ نسخہ مفید ہوتا ہے +

۱۵۲ - نسخہ - برومائڈ آف پٹاسیم پنسل گرین - ٹنکچر آف اکونائیٹ پانچ قطرے
مفرداٹر نصف اونس سب کو ملالین اور دماغ کی خراش سے جریان منی کا عارضہ ہو تو
تین بار دیتے رہین +

۱۵۱ - نسخہ - فلوئڈ ایکسٹراکٹ آف سنا تین اونس ٹنکچر آف نکس وامیکا
ڈرام ٹنکچر آف بلاڈونا ڈہائی ڈرام - ٹنکچر آف اکونائیٹ ڈیڑہ ڈرام - ڈالیوٹ ہیڈرو
کلورک ایسڈ ڈیڑہ ڈرام - سب کو ملا کر ایک ایک ٹیچہ چاء کا چہوٹا بہر کر دن مین چار بار
- جریان منی کے سبب کمزوری و قبض و بدہضمی ہو تو یہ نسخہ مفید ہوتا ہے +

۱۸ - نسخہ - برومائیڈ آف پٹاسیم پانچ ڈرام - فلوئڈ ایکسٹراکٹ آف سنا
اونس - ٹنکچر آف بلاڈونا ڈہائی ڈرام - ٹنکچر آف اکونائیٹ ڈیڑہ ڈرام -

ڈالیوٹ ہیڈرو سیانک ایسڈ ڈیڑہ ڈرام سینپل سیرپ ڈیڑہ یا دو اونس سبکو ملا کر بمقدار ایک ایک اسپون فل دن مین چار بار دین نائزہ مین خراش و مریض قوی ہو تو مرض جریان مین اس سے فائدہ ہوتا ہے ؛

۱۵۶- نسخہ - فاسفورس چالیسوان حصہ گرین کا ٹنکچر آف کینتھر آئڈیس دس قطرے دونون کو کسی بدرقہ کے ساتہ ملالین اور جسوقت تندی کا ہونا منظور ہو اس سے تین چار گہنٹہ پہلے پلادین یہ ایک خوراک ہے ؛

۱۵۷- نسخہ - ٹنکچر آف نکس وامیکا و ٹنکچر آف اسٹیل و ٹنکچر آف کینتھر ائڈیس تینون دوائین ہموزن ملا کر دس دس قطرے دنمین تین تین بار دین یہ مقوی نسخہ ہے جو مجلوق وغیرہ کو دے سکتے ہین ؛

۱۵۸- نسخہ - کروزوسبلی میٹ یعنی خالص رسکپور نصف رتی شربت عناب+ آٹھہ چھٹانک دونون کو ملالین مقدار خوراک نصف نصف چھٹانک دنمین تین بار دین آتشک کے سبب سے مزمن سوزش رحم ہو تو یہ نسخہ مفید ہے ؛

۱۵۹- نسخہ - اتیہ کا مور یعنی بادیکے پہول - سپاری کے پہول - پتے کے پہول یا پوست بیرون پستہ ڈہاک کا گوند ہر ایک تین ماشہ - شکر سفید کیتولہ سب دواؤن کا سفوف کرکے شکر مین ملالین مشیر مادہ گاؤ کے ساتہ تین دن تک ہنار کہائین - رحم یا فرج سے رطوبت یعنی پلدوی بکثرت خارج ہوتی ہوایا

+ شربت عناب کی یہ ترکیب ہے کہ پاؤ بہر عناب کو باریک چہیکر دو سیر پانی مین رات کو بہگودین صبح کو اتنا جوش دین کہ پانی چوتہائی حصہ رہجائے پہر چہان کر شکر ملا کر شربت کا قوام بنالین ؛

زخم مین تری سے سوء مزاج ہو تو اسکے استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے ؛

۱۶۰ نسخہ جلاب - سلفیت آف میگنیشیا چار یا چھ ڈرام - خیساندہ سناء چار یا پانچ اونس دونون کو ملا کر ایکدم سے پلادین - حیض کے ایام مین اسکو نہین دیتے طاقت وجسامت کے سبب عورت کو حیض نہوتا ہو اگر کسی کو جلاب کی ضرورت ہو تو دیتے ہین ؛

۱۶۱ - نسخہ گولی - صبر سقوطری دو حصہ - مرایک حصہ - زعفران نصف حصہ - مجرب گلاب دانی الیوہ مرو زعفران کو پیکر مجون گلاب مین ڈالین - دو دو رتی سی پانچ تک گولی بناکر درد ڈالیدہ مین حیض

۱۶۲ - نسخہ گولی - رکاسفوق سلفیٹ گرین - کاربونیٹ آف سوڈا تیس گرین - سلفیٹ آف آئرن تیس گرین - خیرہ اسقدر کہ گولیان بنجائین سب کو ملا کر پانچ گرین کی گولیان بنالین - اور دو یا تین گولی دن مین تین بار دین جب حیض بند وجلد کا رنگ زرد سبز مایل ہو تو یہ نسخہ مفید ہی ؛

۱۶۳ نسخہ ٹنکچر آف سنا چھ ڈرام ٹنکچر آف ہارسارمس ڈیڑہ ڈرام - ٹانٹرک ایتھر دو ڈرام سہاگا چھ ڈرام - انفیوزن آف ارگٹ ایک اونس - آب مقطر آٹھ اونس سب کو ملالین - مقدار خوراک ایک اونس صبح اور ایک اونس شام - فائدہ در حیض ہے ؛

۱۶۴ - نسخہ - تخم معصفر - گاوزبان - تخم خربزہ - سونف ہر ایک چھ ماشے منقی چھ اونس - سب کو تہوڑے پانی مین جوش دیکر چہان کر ایک تولہ مصری

؎ خیساندہ بنانیکی ترکیب یہ ہے کہ نصف چھٹانک سنا اور دو ماشہ چکلی ہوئی سونٹھ کو سوا پاؤ کہولتے ہوئے پانی مین ایک گھنٹہ بہگو کر چہان لین ؛

ملاکر صبح شام پلائین - ہر قسم کے احتباس طمث مین یہ نسخہ دیتے ہین ۔

۱۶۵ - نسخہ گولی - رو - ارگٹ ۵ سیرون - ہر ایک ڈو گرین - ایلوہ ڈیڑہ گرین سب کو پیکر ملاکر گولی بنالین - پہلے روز دن مین تین بار ایسی تین گولی دوسرے روز چہ تیسرے روز نو گولیان دین - کہتے ہین کہ ان کے استعمال سے درد شکم واسہال ہوجاتا ہے - احتباس طمث مین مفید ہوتی ہین ۔

۱۶۶ - نسخہ - ٹنکچر آف سناچہ ڈرام - ٹنکچر آف ہارسارس ڈیڑہ ڈرام - نائٹرک ایتہر دو ڈرام - سہاگہ چہ ڈرام - انفیوزن آف ارگٹ ایک اونس آب مقطر آٹہہ اونس ۔

سب کو ملالین مقدار خوراک ایک اونس صبح اور ایک اونس شام کو حیض آنیکے ایام مین دینا چاہیے ۔

۱۶۷ - نسخہ - برومائیڈ آف پٹاسیم چہ گرین گر گوگم کا سفوف چہ گرین دونون کو ملالین اور ایسی تین پوڑئین دن مین تین بار ایک حیض سے دوسرے حیض کے مابین کے ایام مین دین اور قبض ہو تو ہر خوراک مین چہ گرین کلسائنڈ میگنیشیا بہی ملاوین -

۱۶۸ - نسخہ - کروزوسبلی میٹ ایک گرین - گلیسرین ایک اونس - کمپونڈ ٹنکچر آف سنکونا - تین اونس - پیپرمنٹ آئیل بیس قطرے - سب کو ملالین - مقدار خوراک ایک چاء کا چمچہ بہر کر یعنے ایک ڈرام نصف چہٹانک پانی کے ساتہ دنمین تین بار دین - سوزش رحم مین یہ نسخہ مفید ہے ۔

۱۶۹ - نسخہ - امونیا کو سلفیٹ آف آئرن تیس گرین - پانی آٹہہ اونس

دونون کو ملاکر اسکا چوتہا حصہ چہ چہ گہنٹہ بعد پلائین کہی خون سے کثرت طمث کا عارضہ ہو تو یہہ نسخہ مفید ہے +

۱۷۰ - **نسخہ** - سونٹہ نمک - زیرہ ملٹہی - کنول گٹہ سب کو بقدار بقررہ لیکر پانی مین جوش دیکر شہد مین ملاکر بادی پر ورمین پلائین +

۱۷۱ - **نسخہ** - ملٹہی ڈہائی درم - مصری ڈہائی درم دونون کو باریک پیسکر کانجی یعنی چانولون کی پیچ کے ساتہہ پلانا چاہیئے - صفراوی پر ورمین یہہ مفید ہے +

۱۷۲ - **نسخہ** - رسوت ڈہائی درم - جولائی کی جڑ کا عرق چار تولہ - دونون کو ملاکر سات دن تک پلائین ہر قسم کے پر ورمین دیتے ہین +

۱۷۳ - **نسخہ طعام** - مغز بادام شیرین مقشر - مغز پستہ - مغز فندق - مغز ناریل کو باریک تراش لین اور تخم خشخاش سفید و نشاقل و انجیر خشک ہموزن لین پہر سب کو کوٹین اور ہر صبح اسمین سے نو تولہ کی مقدار مین لیکر اور تازہ دودہ مین جوش کرکے تناول کرین یہہ بدن کو فربہ کرتا ہے اور شہوت جماع کو بڑہاتا ہے +

۱۷۴ - **نسخہ طعام** - نخود سیاہ کو ترہ تیزک کے پانی مین ترکر کے سایہ مین سکہائین اور پہر اوسے پانی مین ترکرین اور سکہائین اسیطرح تین بار کرین پہر اوسکے ہموزن قند سفید ملاکر کوٹین اور روغن پستہ یا روغن ناریل - یا روغن پنبہ دانہ مین گوندہین اور صبح کو اور رات کیوقت برابر جوز بزرگ کے تناول کرین +

۱۷۵ - **نسخہ طعام** ایکچہٹانک اور سوا سیر تازہ دودہ - ستر ہ تولہ شہد خالص - سترہ تولہ مغز حبتہ الخضرا نیمکوفتہ - سترہ تولہ کلیجن نیم کوفتہ - سترہ تولہ مغز پستہ - پہر سب کو دودہ مین اسقدر جوش کرین کہ گاڑہا ہوجائے پہر اسمین سے

ہر روز صبح کیوقت تین تولہ کھایا کریں۔

۱۷۶۔ نسخہ۔ کونین ۱۲ گرین۔ ڈیرین ۱۲ گرین۔ رب جنشیانا ۲۹ گرین کو ملا کر ۱۲ گولیاں بنالیں ایک ایک گولی دن میں تین مرتبہ کھلاویں طپیدگی قلب میں یہ نسخہ دیتے ہیں۔

۱۷۷۔ نسخہ ٹنکچر بلاڈونا بیس منم۔ ٹنکچر نکسوامیکا دس منم۔ کیمفر واٹر ایک اونس۔ یہ ایک مقدار ہے۔ ڈاکٹر فادر گل صاحب دن میں تین بار ضعف قلب میں اس دوا کا دینا مفید بتاتے ہیں۔

۱۷۸۔ نسخہ۔ ڈکاکشن سنکونا دس ڈرام۔ ایرومٹک چاک پوڈر بیس گرین کیوڈ ٹنکچر سنکونا ایک ڈرام سب کو ملا کر ایک مقدار ایسی چار چار گھنٹے بعد دینا تقویۂ قلب کے لئے ڈاکٹر ہبرڈین صاحب مفید فرماتے ہیں۔

۱۷۹۔ نسخہ۔ ٹنکچر آف کالچیکم سیڈس دس منم۔ ٹنکچر آف ڈجی ٹیلس دس منم۔ نیتھرس ایتھر پچیس منم۔ انفیوزن بکو ایک اونس ضعف قلب میں دن میں تین دفعہ دین مجربہ ڈاکٹر فادر گل صاحب۔

۱۸۰۔ نسخہ۔ ٹنکچر ڈجی ٹیلس دس منم۔ اسپرٹ کلوروفارم پچیس منم۔ انفیوزن بکو ایک اونس۔ سب کو ملا کر دل کی سادہ کمزوری میں دن میں تین بار دین مجربہ ڈاکٹر فادر گل صاحب۔

۱۸۱۔ نسخہ۔ لائکر اسٹرکنیا پانچ منم ٹنکچر ڈجی ٹیلس دس منم ٹنکچر فرالی پرکلورائڈ دس منم۔ پانی یا انفیوزن کواشیا۔ ایک اونس سب کو ملا کر کارڈیک ڈیلٹ میں تین دفعہ دینی دین مجربہ ڈاکٹر فادر گل صاحب۔

۱۸۲۔ نسخہ۔ سپسین چھتیس گرین۔ ریڈیوسڈ آئرن اٹھارہ گرین فاسفیٹ آف زنک ۶ گر

ملاکر اسکی بارہ گولیان بنائین اور ایک ایک گولی بعد غذا کھلایا کرین کمئی خون کی حالت
میں بڑھتی ہوا سمین یہ نسخہ مفید ہے -

۱۸۳ - نسخہ - کونین بارہ گرین - اپیکاک بارہ گرین - رب جیتیانا اٹھارہ گرین
اسکی بارہ گولی بنا کر رات مین ایک گولی سوتے وقت کہائین ضعف معدہ مین مفید ہے

۱۸۴ - نسخہ - سنکونا پوڈر بیس گرین - کیسکر یلا پوڈر دس گرین - دونون کو
ملا کر ایک پوڑیہ ضعف معدہ مین دیتے ہین - مجربہ ڈاکٹر پیرسن صاحب -

۱۸۵ - نسخہ - دارچینی کا سفوف پانچ حصہ - الائچی کا سفوف تین حصہ -
سونٹھ کا سفوف دو حصہ - سب کو ملا کر معدہ کی کمزوری مین دس گرین سے
تیس گرین تک دیتے ہین -

۱۸۶ - نسخہ - کمپونڈ انفیوزن جنشین ڈیڑہ اونس - ٹارٹریٹڈ آئیرن وائن
دو ڈرام - کمپونڈ اسپرٹ لونڈر ایک ڈرام سب کو ملا کر ایک مقدار کرین ضعف معدہ
اور بہوک نہ لگنے مین مفید ہے مجربہ ڈاکٹر اسمتھ صاحب -

۱۸۷ - نسخہ - سفوف گل بابونہ بیس گرین - سفوف مر پانچ گرین - سفوف
ریوندچینی تین گرین - ڈاکٹر گمٹن صاحب تقویت معدہ و طاقت جسم پیدا کرنیکے لئے
دن مین دو دفعہ دینا پسند کرتے ہین -

۱۸۸ - نسخہ - سفوف گل بابونہ سولہ گرین - سفوف ریوندچینی آٹھ گرین -
سفوف سونٹھ ایک گرین - یہ ایک پوڑیہ ہے - فائدہ مقوی معدہ اور ملین مجربہ
ڈاکٹر طامسن صاحب ؞

۱۸۹ - نسخہ - انفیوزن اپیکاسینتی ام - ڈیڑہ اونس - اسپرٹ آف ایمونی نصف ڈرام

سب کو ملا کر ایک بار دیدین اور اسیطرح ہر چوتھے یا چھٹے گھنٹہ بعد دیتے رہین - فائدہ مقوی معدہ - مجربہ مسٹر ہربنڈ صاحب -

**۱۹۰ - نسخہ** - کونین دو گرین - ہیر کسینس دو گرین - ایپسم سالٹ دو ڈرام - ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ دس قطرے - سادہ شربت چار ڈرام - پانی ڈیڑہ اونس سب کو ملا کر ایکبار پلائین اور اسیطرح دن مین دو یا تین بار دین - ضعف کے سبب حیض بند ہونیکی حالت مین مرکبات فولاد کے دینے کی ضرورت ہو تو یہ نسخہ دیتے ہین

**۱۹۱ - نسخہ** - اسپرٹ آف ٹرپن ٹائین پندرہ قطرے - اسپرٹ آف جونی پر بیس قطرے - نائیٹرک ایتھر پچیس قطرے - انیسٹر واٹر ڈیڑہ اونس - یہ ایک خوراک ہے ایسی چار چار گھنٹہ بعد اوسوقت پلائین کہ جبکہ حیض کی علامات متذکرہ شروع ہوجائین تو حیض جاری ہوجاتا ہے -

**۱۹۲ - نسخہ** - لکوئڈ اکسٹراکٹ آف ارگٹ ایک ڈرام - ٹنکچر آف ہیپ دس قطرے میسایج ایک ڈرام - پانی ایک اونس - سب کو ملالین یہ ایک خوراک ہے - جب وضع یا اسقاط حمل کے بعد یا ضعف سے اصلی حالت کے مطابق رحم کے نہ سکڑنے سے خون حیض بکثرت جاری ہو تو یہ نسخہ چار چار گھنٹہ بعد پلاتے ہین -

**۱۹۳ - نسخہ** - پتکڑی کا سفوف - ڈیڑہ ڈرام - کمپونڈ ٹنکچر آف سنمن چار ڈرام - ٹنکچر آف اوپیم تین قطرے - پانی پانچ اونس - پانی مین پھٹکڑی کو حل کرکے دیگر ادویہ ملالین - اور اوسمین سے ایک ایک اونس چار چار گھنٹہ بعد استعمال مین دین کہ جب بے لگامی یا ایسی عورتون کو کثرت طمث کا عارضہ ہو جنکے جسم مین خون کم ہو ❊

۱۹۴- نسخہ - شوگر آف لیڈ تین گرین - ایسڈ ایسٹک دو ڈرام - ٹنکچر آف اپیم بیس قطرے - سیرپ آف پاپیز دو ڈرام پانی چھ اونس سب کو ملالین اور بحالت مذکورہ نسخہ بالا ایک ایک اونس چار چار گھنٹہ بعد دین ٭

۱۹۵- نسخہ - برومائڈ آف پٹاسیم پندرہ گرین - برومائڈ آف امونیم دس گرین - کافور پانچ گرین - اسپرٹ آف کلوروفارم بیس قطرے - عرق کافور دو اونس سب کو ملالین یہہ ایک خوراک ہے ایسی ہر چار گھنٹہ بعد اس حالت مین پلائین کہ جب ایام حیض مین کم و بیش درد ہو -

۱۹۶- نسخہ - اکسٹراکٹ آف ہن بن و کافور ہر ایک تین گرین لیکر ایک گولی بنائین اور ایسی ایک ایک گولی چار چار گھنٹہ بعد دین - ڈسمنوریا مین درد شدید ہو تو انکے دینے سے فائدہ ہوتا ہے -

۱۹۷- نسخہ - اکسٹراکٹ آف بلاڈونا نصف گرین - کافور دو گرین - دونوں ملاکر ایک گولی بنائین اور ایسی ایک ایک گولی درد شدید رفع کرنے کو عسر الحیض مین دین ٭

۱۹۸- نسخہ - سولیوشن آف ایسیٹیٹ آف امونیا ایک ڈرام - شورہ پانچ گرین - ٹنکچر آف اکونائیٹ پانچ قطرے - پانی ایک اونس - سب کو ملالین یہہ ایک خوراک ہے - سوزشی عسر الحیض مین ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹہ بعد دین ٭

۱۹۹- نسخہ - ٹنکچر آف کالچیکم تین قطرے - ٹنکچر آف اوپیم دس قطرے - وائن آف اینٹی منی بیس قطرے - پانی ایک اونس - سب کو ملالین یہہ ایک خوراک ہے

ایسی دن مین تین بار دین - نقرس سے ڈسمنوریا ہو تو مفید ہے -

۲۰۰ - **نسخہ** - آیوڈین ایک ڈرام - آیوڈائڈ آف پٹاسیم دو ڈرام رکٹی فائڈ اسپرٹ پانچ اونس - سب کو ملا لین - ڈسمنوریا مین بیہ زمانہ راحت جب فم رحم خون سے پرہو اسکو لگا دین ؛

۲۰۱ - **نسخہ** - ڈالیوٹ نائٹرو میوری ایٹک ایسڈ دس قطرے - نگتر دن کے چھلکون کا خیساندہ ایک اونس - دونون کو ملا لین یہ ایک مقدار ہے ایسی تین مقدار قوت ہضم زیادہ کرنیکو دنمین تین بار پلائین -

۲۰۲ - **نسخہ** - برومائیڈ آف پٹاسیم ایک اونس - سیرپ آف ٹولو ایک اونس پانی نو اونس - سب کو ملا کر ایک ایک ڈزرٹ اسپون فل دن مین تین بار دین ہسٹیریا مین ڈاکٹر سیلز صاحب دیتے ہین ؛

۲۰۳ - **نسخہ جوشاندہ** - رب صبر سقوطری اکیوبیس ۱۲ گرین - مر نوے ۹۰ گرین - زعفران نوے ۹۰ گرین - کاربونیٹ آف پٹاش ساٹھ ۶۰ گرین - رب السوس ایک اونس - کمپونڈ ٹنکچر آف کارڈ مم آٹھ فلوئڈ اونس - آب مقطر حسب ضرور ایلوہ و مر کا موٹا سفوف معہ رب السوس و کاربونیٹ آف پٹاش و ایک پائنٹ آب مقطر برتن مین ڈال کر ڈہک کر پانچ منٹ تک ہلکا سا جوش دین - پہر زعفران ڈال کر ٹھنڈا ہونے دین - بعد دو گھنٹہ کے فلالین مین چھانین اور صافی پر اسقدر مقطر پانی اور ڈالین کہ جوشاندہ کی مقدار تیس ۳۰ اونس ہوجائے - مقدار خوراک نصف اونس سے دو اونس تک - فائدہ مسہل - و مدر حیض ورحم و امعاء مستقیم کے شدید امراض و بواسیر مین مرکبات ایلوہ کا دینا ناجایز ہے ؛

۲۰۴ - **نسخہ جوشاندہ** - سیاہ تل - سونٹھ - سیاہ مرچ - پیپل بہارنگی - قند سیاہ ہر ایک یکدرم سب کو تھوڑے پانی مین جوش دیکر پندرہ روز تک پلائین تو حیض جاری ہو جاتا ہے -

۲۰۵ - **نسخہ گولی** - گیالک ایسڈ تین گرین - افیون نصف گرین دونون کو ملا کر ایک گولی بنائین - دن مین تین بار ایسی ایک ایک گولی دین فائدہ قابض ہے ؛

۲۰۶ - **نسخہ پچکاری** - شوگر آف لیڈ تین چار گرین - آب مقطر ایک اونس - دونون کو ملالین - یہ قابض پچکاری قسم سوم کی منوراجیا مین دیتے ہین ؛

۲۰۷ - **نسخہ** - لائکر امونیا ایسی ٹیٹس دو اونس - پٹاسی سائٹراس ڈیڑہ ڈرام - ٹنکچر فرائی پر کلورائڈ دو ڈرام - ٹنکچر کلمبا ڈیڑہ اونس - گلیسرین ڈیڑہ اونس - پیپر منٹ واٹر اتنا ملاوین کہ کل چھ اونس ہو جائے - چار ڈرام یہ دوا دو اونس پانی ملا کر دن مین دو تین بار کھانا کہا چکے بعد پلائین مرض کلوروسس مین فولاد کے استعمال سے قبض و غثیان وغیرہ ہو تو یہ نسخہ دیتے ہین -

۲۰۸ - **نسخہ** - ایلوہ کا ست نصف رتی - اکسٹرکٹ نکس وامیکا ایک رتی کا آٹھوان حصہ - مُر ڈیڑہ رتی - سب کو ملا کر ایک گولی بنائین - رافع قبض ہے -

۲۰۹ - **نسخہ** - ہیر اکسیس ایک گرین - ایلوہ کا ست ایک گرین - اکسٹراکٹ بلاڈونا چوتھائی گرین - کمپونڈ روبرب پل پونے دو گرین - سب کو ملا کر ایک گولی بنائین

اور ایسی ایک گولی صبح اور ایک شام کو قبض رفع کرنے واسطے کی قوت واقوۃ بڑہانیکے لئے دین ہا

# ردیف ہ

۲۱۰- ہریسہ - مغز تخم کدو شیرین - مغز اخروٹ - مغز پستہ - مغز چلغوزہ ہر ایک پانچ ماشہ - شیرہ تخم خشخاش سفید چہ ماشہ - دارچینی ایک ماشہ زعفران دو رتی - لونگ تین عدد گائے کا تازہ گھی پانچ تولہ - روغن بادام شیرین ایک ماشہ - گیہون کی سوجی چار تولہ - جوزہ مرغ یک - پیٹ جوزہ مرغ کا آب جوش نکال لے پہر سوجی کو روغنات مین بہون کر اسمین ملائے بعدہ تمام مغزیات اور باقی دواؤن کو یاریک کرکے ملاکر دو تولہ مصری ملاکر کھائے - مقوی باہ و دماغ ہو -

# باب ششم
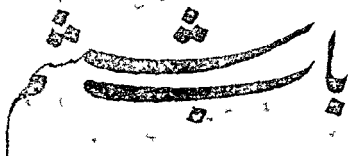
بقاء نسل انسان کی ایک تدبیر تو یہ تہی کہ عورت یا مرد کو کوئی مرض مانع اولاد ہو تو اوس کو رفع کرنیکی کوشش کیجائے -

چنانچہ اوسکا بیان تو ہوچکا مگر جب زن و مرد صحیح و سالم ہون اور حمل قرار پائے تو بے احتیاطی و ناواقفیت کے سببسے بہی عورتون کے بچے ضائع ہوجاتے ہین -

یا سخت سخت تکلیف اوٹھاتے ہین۔پس حاملہ عورتون و بچون کے کثیر الوقوع امراض تو ہنسے صحت النساء مین لکھے ہین۔لیکن یہان بہی ان مصیبتون سے بچنے کی تدبیرین بیان کرنا مناسب معلوم ہوا کیونکہ یہہ ایک تدبیر بقا نسل انسان کی ہے۔
چنانچہ اس باب مین اتنی باتون کا ذکر ہوگا۔حمل کی علامات۔حاملہ کی احتیاط۔ زچہ کی احتیاط۔دودہ پلانیکی ہدایت۔دایہ کی شناخت۔بچون کی پرورش بچونکی تعلیم ؛

## حمل کی علامات

ا۔ابتدا سے آخر تک خلاف عادت کل یا بہت سی علامات ذیل ہون تو حمل کا گمان ہوتا ہے۔حاملہ کا مزاج تیز یا کاہل یا سستون ہونا۔عجیب خیال پیدا ہونا۔ بیحوالی چہرہ پر رنگینی و پژمردگی۔بیچینی و بیقراری کبہی خاموشی۔کلیجہ مین جلن سی کہانے سے نفرت بہوک نہ لگنا کبہی ترشی و مٹی و ٹہیکرے یا ان کہانیکی خواہش ہونا۔ متلی۔قے۔بخار کی سی حرارت۔کبہی چہرہ پر دانے سے نکلنا۔کبہی رال ٹپکنا۔ گاہے دانت و چہرہ مین درد ہونا۔تبض۔یرقان۔تکلیف تنفس۔ورم پا۔ لب نیلے ہوجانا۔پیٹ بڑہ جانا۔زیادہ معتبر علامات یہہ ہین۔پستان کا دوسرے مہینے بڑہنا و بٹنیون کے گرد چکنا و سیاہ حلقہ پڑنا۔اون کو دبانے سے دردہو دودہ سا نکل آنا۔حیض کا بند ہونا† کم پیشاب بار بار ہونا اور اوسکو ایک دو روز رکہنے سے اوسپر ٹہنڈے شورے کی مانند جہلی سی جمجانا۔

† حیض کبہی بیماری سے بند ہوجاتا ہے۔اور کبہی حمل مین اور کبہی نازک مزاج عورتونکی شادی ہوتیہی دو ایک ماہ بلا حمل بند ہوجاتا ہے ؛

طبیب کے پہچاننے کی جو علامات ہین - اون کا مختصر بیان ہی - فرج کی لعاب دار جہلی کا سرخی مایل ہونا - جب زیادہ دنون کا حمل ہو جائے تو پیٹ پر اسٹتسکوپ لگا کر ایک تو جنین کی حرکت - قلب کی آواز یہ ۱۲۰ ضربا سے ۱۶۰ ضربا تک مثل گہڑی کے اور دوسری رحم کی آواز شیشہ مین پہونکنے کی مانند سنائی دینا دیگر طرق تشخیص کا ذکر بوجہ مشکل وطویل ہونیکے موقوف کیا ✦

حمل صادق کے علاوہ حالات ذیل مین بہی حمل کی سی علامات ہوتی ہین خصیۃ الرحم مین نطفہ پڑے تو چند ماہ سے زیادہ نہین رہتا - قاذف نالی مین نطفہ پڑے تو دو ماہ بعد نالی مذکور پہٹکر حاملہ مرجاتی ہے - خانہ نصفاق مین پڑے تو نو ماہ کیا اس سے بہی زیادہ عرصہ تک پیٹ مین رہتا ہے مگر پیٹ مین مرکر گہاؤ ہوکر نکلتا ہے - کبہی جنین کی جہلیون کی پرورش مین نقصان یا کچہ اور فرق آنا - رحم یا ایک یا دونون خصیۃ الرحم مین رسولی ہونا - یا گولے کے سبب ورم ہونا - بعض دفعہ مثانہ مین کوئی غیر معمولی ساخت پیدا ہونا ✦

قرب ولادت یہ علامات ہوتی ہین - یعنی خاصکر رات کو پیٹ کا نیچا ہو جانا - پیخانہ وپیشاب کی بار بار حاجت ہونا - بعض دفعہ حیض کی سی علامات ہو جانا

۲ - دیسی طبیبون کی کتابون مین حمل کی یہ علامات لکہی ہین کہ مجامعت کے سبب خفیف درد رحم سے شروع ہوکر ناف تک پہنچنا - مقام مخصوص کا تنگ وخشک ہونا - ابتدا مین یعنی چار ماہ کے اندر جی متلانا و اشیاء فضول مثلاً ٹہیکریان مٹی وغیرہ کہانیکی خواہش کرنا - سفیدی چشم کا زرد یا نیلا ہو جانا

۱ - یہ ایک آلہ مثل نے کے لکڑی کا ہوتا ہی جسکو ڈاکٹر سینہ پر لگا کر دیکہتے ہین ✦

بسبب بند ہونے ماہواری ایام کے منہ پر جھائیاں پڑنا۔ چہرہ کا رنگ کمزور رہنا۔ خون حیض سینہ تک پہنچنے کی وجہ سے پستان کا بڑا اور نیلگوں و سر پستان کا سیاہ ہونا۔ ابتدا میں پیشاب ازرق گون اور اوسکے اندر دھنی ہوئی روئی کی مانند کوئی نظر آنا۔ ہلانے سے گدلا ہو جانا۔ اور آخر میں پیشاب کا رنگ بسرخی مائل و ہلانے سے صاف دکھائی دینا۔ حاملہ کا پیشاب شیشی میں رکھہ کر دیکھیں تو اوسکے اوپر شبنم کی مانند اور بیچ میں دانہ دار شے نظر آتی ہے۔ اور بلاشبہ درمیانی شے اوپر چڑھتی و اترتی دکھائی دیتی ہے۔

لکھتے ہیں کہ مقام مخصوص میں لہسن کو چھیلکر رکھنے سے اوسکی بو عورت کی ناک میں پہنچے تو حمل ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ یا عورت کو صبح سے دوپہر تک کھانا نہ دیں۔ اور درا و تیز مسریج کو کوٹ کر شہد میں مخلوط کر کے اسی روز صبح کو اندام نہانی میں رکھیں اور دوپہر کو دریافت کریں اگر ذائقہ منہ کا بدل جائے تو حمل ہے ورنہ نہیں۔ بقراط کا قول ہے کہ قدرے سر دپانی میں پونے دو تولہ شہد ملا کر سوتے وقت پلائیں اگر حمل ہوگا تو ماء العسل کی حرارت سے جو ریاح پیدا ہونگی اوسکے خارج نہو سکنے کے وقت ہونیکے سبب پیٹ میں پیچش و مروڑ پیدا ہوگی ورنہ نہیں۔

لکھتے ہیں کہ لڑکا پیدا ہونیوالا ہو تو حاملہ کا رنگ صاف۔ پیشاب رنگین اکثر داہنی پستان بڑی و بیٹھنی سرخی مائل۔ لطیف اشیا کے کھانیکی خواہش۔ ہمیشہ خوش رہنا جنین کی حرکت رحم کی دائیں جانب ہونا۔ حمل کی نشانی پہلے داہنی پستان میں نظر آنا۔ داہنی ہاتھہ کی نبض بہ نسبت بائیں کے زیادہ ممتلی و متواتر ہونا۔ چلنے کے وقت حاملہ کا دایاں پاؤں پہلے اوٹھانا۔ بیٹھہ کر اوٹھنے کیوقت دایاں ہاتھہ ٹیک کر

آشنا - دائین آنکھ کی حرکت جلد جلد ہونا - تین ماہ بعد جنین کا حرکت کرنا -
لڑکی پیدا ہونے والی ہو تو حاملہ کی تمام حالت لڑکے کے برخلاف ہوتی ہے - اور جنین
کی حرکت بجائے تین ماہ کے چار ماہ بعد نظر آتی ہے -
یہ تدبیر سب سے بہتر سمجھی جاتی ہے کہ زراوند طویل کو کوٹ کر شہد مین ملا کر تھلیے
کپڑے پر لگا کر نہار منہ عورت کے مقام مخصوص مین دو پہر تک رکھوادین اور
اسوقت تک کچھ کھانے کو ندین - بعدہ تیسرے پہر دریافت کرین کہ منہ کا کیا مزہ
ہے اگر مزہ کچھ بھی معلوم ہو تو حمل ہی نہین ہے -
اور جو مزا شیرین معلوم ہو تو لڑکا اور تلخ ہو تو لڑکی سمجھنا چاہئیے -
قرب ولادت یہ علامات ہوتی ہین ناف و پشت کے نیچے گرانی دانتون کی جڑ مین
درد معلوم ہونا - رحم کا بوجھ جانا - رطوبت کا اخراج ہونا - رانون مین رکین پسینہ
سے شل ورم کے اون کا سوج جانا؛
۳ - یہ کہتے ہین کہ جب بعد جماع عورت کو سستی و تشنگی رانون مین گرانی و درد و
مقام مخصوص مین سختی معلوم ہو تو سمجھنا چاہئیے کہ حمل قایم ہو گیا -
حاملہ کی شناخت اِن علامات سے ہوتی ہے - دونون پستان کا سیاہ ہونا - شکم
پر خط نظر آنا - پلکون کا باہم چسپان ہو جانا - تے و منہ سے پانی آنا - ہونٹ کا
خشک و دانتون کا تیز ہونا - جسم مین گرانی و طبیعت مین کم و بیش رنج ہونا -
دائین پستان مین پہلے دودھ آئے و دائین آنکھ بڑی دکھائی دے - و
دائین ران گران معلوم ہو و ہند کر میوہ جات کے کھانے کو جی چاہے خواب مین
گل نیلوفر یا مروارید یا زمرد یا گلدستہ وغیرہ دیکھے - منہ روشن و تابان ہو تو

ناباً لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اور جو اوسکے برعکس ہو تو لڑکی۔ اور جو دونوں پہلو بلند اور شکم آگے کو کھچا ہوا ہو تو عنی پیدا ہوتا ہے۔ دو تو پہلو بلند اور درمیان شکم میں نشیب ہو تو دو بچے پیدا ہوں ؎

## ایام حمل کی احتیاط

۱۔ حاملہ کو وہ معمولی غذا کھلائی جائے۔ جو اوس کو موافق ہو۔ میوہ ترکاری یا گوشت کسی چیز کی ممانعت نہیں ہے۔ صرف ناموافق اشیا سے پرہیز کرنا مناسب ہے۔ مگر ہاں کم و سریع الہضم غذا کھانا بہتر ہے۔ اور جو مٹی وغیرہ کھانیکو جی چاہے تو ہرگز نہ کھانے دیں ؎

پوشاک گرمیوں میں ہلکی و جاڑوں میں گرم ہو۔ مگر تنگ و کسا ہوا لباس نہ پہنیں نہ تو بالکل بیکار پڑا رہنا بہتر ہے۔ اور نہ اسقدر محنت کرنا کہ تکان ہو جائے بلکہ باہر جانیوالی مہذب عورتوں کو ہوا خوری کیواسطے باہر جانا اور پردہ نشینوں کو کم و بیش گھر کے کام دھندے میں مصروف ہونا چاہیئے۔ زیادہ دیر کھڑا رہنا یا کودنا پھاندنا۔ پیشاب کو روکنا یا پاخانہ کے وقت بہت کو تھنا۔ کھڑے پر پیڑھنا مضر ہے ؎

حاملہ کو سخت صدمہ یا خوف کی بات نہ سنائیں۔ مرگی یا کزرے یعنی تشنج یا سخت مرض کے مریضوں و مصیبت زدہ لوگوں کے پاس نہ جانے دیں۔ وبائی امراض مثلاً ہیضہ و چیچک۔ و سرخ بخار وغیرہ کے مریضوں سے بھی دور رہنا چاہیئے۔ دوسری عورت کے درد زہ کیوقت جانا مناسب نہیں۔ طورانی تصاویر۔

وعجیب الخلقت ہو رتمین نہ دکہائین - کوئی مرض ہو توکسی مقام کی فصد نہ لین - مسس والات تناسل کے گرد جونک نہ لگائین تیز سہل و تیز منفی وتیز مدر دوائیون دکو نین وغیرہ نہ دین + بامرت ضرورت کسی لائق حکیم کے فرمانے کے بموجب نہایت احتیاط سے انکا استعمال کرین کیونکہ بعض حکیم توانکو بالکل ناجائز بتاتے ہین اور بعض احتیاط کے ساتھہ دینے کی اجازت دیتے ہین بہرحال اچہے طور پر بے احتیاطی سے ادویہ وتدابیر مذکورہ کا استعمال کرنا مناسب نہین ہے -

مدر حیض و مسقط حمل دوائین جنمین سے بعض کو حکیم کسی موقع پر احتیاط سے دیتے ہین وبعض بالکل نہین دیجاتی یہ ہین - کیتھرائڈس یعنی تیلنی کا جی - اسنیک روٹ - سیبین - اکنیارسی موزا - ارگٹ آف رائی - پارہ - رجی ٹیلس - ایلوہ ہینگ - حنظل - سینگا - سپرن ٹیریا - وغیرہ +

۲ - اطبا کی یہ رائے ہے کہ غذا لطیف وسریع الہضم مثلاً حلوان کا گوشت کہلائین میوہ جات مین سے سیب وامرود وبہی وناشپاتی وانار وانگور وغیرہ کہانا بہتر ہے - مگر ساتوین آٹہوین مہینے غذا کم دین - ساگ وگائے کا گہی بکثرت وکلہ وباچہ وچنے ولوبیہ ومسور وتیز ونفاخ وقابض اغذیہ نہ کہلائین - جب لوان دینا شروع ہوجائے توجسقدر ہضم ہوسکے دودہ پلایا کرین -

معتدل ریاضت کرنا وخوش خلق ونیک عورتون سے ملنا وطبیعت کا خوش رکہنا رنج وفکر سے بچنا مناسب ہے - کودنا وبوجہ اوٹہانا وزور سے چیخنا - زیادہ غصہ کرنا تیز خوشبو یا بدبو کا سونگہنا - بہت بوکار رہنا - سر مین تیل ڈالنا -

+ کتاب معدن الحکمت مین ہمنے اوسکی دلیلین وبیان مفصل لکہا ہے +

اگر مضر ہوتا ہو) تو مجامعت بکثرت کرنا - منع ہے - ایسی دوائین جو زیادہ گرم ہوں یا مدر ہوں اور مسہل ات و کرتسں و گنجد و مسدکہ وغیرہ دینا ناجائز ہے - ملینات کی ضرورت ہو تو گل بنفشہ و گل خطمی دین -

فصد و پچھنے و جونک و مسہلات و مقیات کی بابت اطبا کی یہی رائے ہے کہ بلا شدید ضرورت ان کا استعمال نہین کرنا چاہیے پس مناسب ہے کہ طبیب کی صلاح بغیر ان تدابیر کو کام مین نہ لائین -

۳ - بید لکھتے ہین کہ جب عورت حاملہ ہوجائے تو اوسکو چاہیے کہ زیادہ زور و حرکت و غصہ و رنج نہ کرے - اونٹ یا گھوڑے وغیرہ پر نہ چڑھے - دوزانو نہ بیٹھے - بہت دور سے نہ چلائے - خود غمگین نہوا ور نہ کسی دوسرے کو ستائے - مجامعت و فاقہ کشی و زیادہ جاگنے و غیبت کرنے و فحش بکنے سے پرہیز رکھے - ایسی کامون سے بچتی رہے جنسے بدنامی کا اندیشہ ہو - اسقدر محنت نکرے کہ تکان ہوجائے - ایسی تدبیرین نہ کرے جس سے لاغری پیدا ہو - ضرورتا ہو تو بھی آٹھ ماہ تک حقنہ کرنے و خون نکالنے سے باز رہے - دن کو نہ سوئے - لباس پاک و صاف پہنے - پاک و صاف رہے - تیل و ابٹنہ بہت نہ ملے - ناپاک و کریہ المنظر و رنگین اشیا کو نہ چھوئے نہ دیکھے - بدبودار چیزون کو نہ سونگھے - مادر و پدر و بزرگون کی تعظیم و ادب ملحوظ رکھے اور اون سے نیک دعا کی خواہان رہے - ایسی باتین و حکایات نہ سنے جن سے رنج و خوف پیدا ہو - جس مکان مین کبھی چراغ روشن نہوا ہو اور جہان مردے جلتے ہون وہان نہ جائے تنہا مکان مین نہ رہے - نمکین یا ایسی و بدبودار کھانا یا جو کھلا رکھا ہو یا مرغوب طبع نہو

یا کسی کی نظر اوسپر پڑی ہو اوس کو ہرگز نہ کہائے - اور وہ اشیا جنسے حمل کو نقصان پہنچنیکا احتمال ہو اون سے بہی پرہیز رکھے ؎

پہلے مہینے سے تیسرے مہینے تک سرد و شیرین اشیا خصوصاً ساٹہی چانول پکا کر اور شیر مادہ گاؤ کہائے - چوتہے مہینے دہی چانول کی غذا رکھے - بعض کہتے ہین کہ چوتہے مہینے چانول دودہ و مکہن و جنگلی جانورون کے گوشت کا شوربہ کہانا چاہیئے پانچوین مہینے دودہ چانول کہائے - چہٹے مہینے چانولون کا گہی کے ساتہ کہانا مناسب ہے - ساتوین مہینے بہی گہی چانول اور تنہا گہی دین - آٹہوین مہینے چند دواؤن کا حقنہ† کرین - اور اس عرصہ سے وضع حمل تک کلہتی دودہ و جنگلی جانورون کا شوربہ دیتے رہین ؎

## زچہ کی احتیاط

ا - ہندوستان مین دستور ہے کہ سب سے زیادہ تنگ و تاریک و میلا کچیلا مکان ہوتا ہے وہ زچہ کے لئے تجویز کیا جاتا ہے - مگر یہ طریقہ نہایت خراب ہے - کیونکہ ایسا مکان زچہ و بچہ دونون کے نقصان کا باعث ہوتا ہے - پس مکان صاف و ہوادار ہونا چاہیئے - اگر سردی کا موسم ہو تو ضرور سرد ہوا سے بچائین - پردے ڈالین - لیکن کسی حالت مین ہوا کی دہار مین یعنی ہوا کے رخ زچہ کا پلنگ نہو ؎

زچہ کے مکان مین دہونی نہ کرین - مگر جاڑے کا موسم ہو یا ضرورتاً ایسی آگ

† ہی زمانہ یہ امر فضول سمجہا جاتا ہے - بنوجہ اسکا مفصل بیان کرنا ترک کیا گیا ؎

رکھین تو کچہ مضائقہ نہین جسمین دہوان نہ نکلے ✦

دردزہ کے وقت بہت عورتون کا زچہ خانہ مین جمع ہونا اور کانا پہوسی کرنا نہ چاہیے بلکہ صرف ایک ہوشیار دائی اور دو ایک تجربہ کار عورتون کا وہان موجود رہنا بس ہے جو ضروری باتونین مدد دین اور عورت کی ڈہارس بندہائین - کیونکہ عورت کا دل مضبوط ہوگا تو تکلیف کم ہوگی - بچے کا پیدا ہونا ایک طبعی فعل ہے اسلئے زیادہ چنان وچنین کرنیکی کچہ ضرورت نہین ہے - اور جب معمولی طریق سے وضع حمل نہو تو وہان بغیر لایق ڈاکٹر و ہوشیار دائی کے کام نہین چلتا - مگر ہندوستان کی دائیان جو اکثر اراذل قوم کی عورتین ہوتی ہین وہ ایسے برے طریقہ سے جناتی ہین کہ اگر اونکی موجودگی بغیر عورت خود بچہ جن لے تو بہت بہتر ہے - اسلئے چند احتیاط جو دائیونکے متعلق اور نہایت آسان ہین وہ بہی یہان لکہے جاتے ہین ✦

پہلا درد شروع ہو تو عورت کو چلنے پہرنے یا کہڑا رہنے کی اور جب خاص درد شروع ہو تو اوکڑو بیٹہ کر زور کرانیکی ہدایت کرنا مناسب ہے - جب بچہ دانی کا منہ کہلنے لگے تو زچہ نے بائین کروٹ لٹا دین ✦

سر نکلنے کے بعد درد کم ہوجائے تو آہستہ آہستہ پیٹ کا ملنا کافی ہوتا ہے ✦

آنول نکلنے مین دیر ہوجائے تو نرم ہاتہ سے پیٹ کا ملدینا بس ہے -

بعد جننے کے زچہ کو کہڑا کرنا یا ادہر ادہر کروٹ لوانا نہایت مضر ہے بلکہ ایک پٹی ناف سے کولہے کے جوڑ تک چوڑی لپیٹ کر چت لٹا دین اور بالکل اوسے نہ ہلائین یہان تک کہ ایک رات دن تو پاخانہ پیشاب کو بہی نہ اٹہنے دین ✦

زچہ خانہ مین بالکل شور و غل نہو نے دین تاکہ بچہ جنکر زچہ کئی گھنٹے آرام سے سورہے ۔

آٹھ دس روز تک زچہ کو اکثر لیٹا رہنا چاہیے اور بیس پچیس روز اٹھنے بیٹھنے مین احتیاط رکھین اور چالیس روز اس قاعدہ کی پابندی کرین تو اور بھی بہتر ہے ۔

چلہ کے اندر رطوبت کا اخراج ہوتا رہتا ہے اسلئے کپڑے کی گدی کو ہر بار ذرا گرم کرکے مقام مخصوص پر رکھنا اور جب تر ہو بدل ڈالنا چاہیے ۔

زچہ کو میلا کچیلا نہ رکھین اور ضرورت کے وقت گرم پانی سے نہلائین سرد پانی سے پرہیز کرائین ۔

پہلا درد شروع ہو تو گرم گرم دودھ پلائین ۔ جب بچہ دانی کا منہ کھلنے لگے تو بجائے گرم دودھ کے جوشدیکر سرد کیا ہوا پانی دین ۔ بعد بچہ جننے کے پیاس ہو تو بھی ایسا ہی پانی دے سکتے ہین لیکن موسم کا خیال کرکے

بچہ ہونے سے دو تین دن تک تو دودھ وساگودانہ و آشجو دن مین دو تین بار دین ۔ پھر بھنے ہوئے گیہون یا سوجی کا دلیا پھر کھچڑی و حریرا پھر دال چپاتی و شوربہ چپاتی دیکر رفتہ رفتہ معمولی غذا پر لے آئین ۔

پانی تازہ یا جوشدیا ہوا جو بیت ۔سبہ دہو بلکہ تازہ ساکر کے پلائین ۔ اور جوش دینے کیوقت ایک گرہ سونٹھ کی اسمین ڈال دین تو اور بھی بہتر ہے ۔

گوند و سونٹھ وکھانے وغیرہ ثقیل و دیر ہضم غذا اسے ضرور پرہیز کرائین ۔

بعد وضع حمل ایک رات اور دن پاخانہ نہو تو دو تولہ روغن بید انجیر پلا دین اور
چند سات گھنٹہ بعد ضرور کھکر پیشاب کرا دین اور اگر پیشاب کرنے مین تکلیف ہو تو
گرم پانی مین کپڑا بھگو بھگو و نچوڑ نچوڑ کر مقام ماؤف کو سینکا دین اور سینکنے سے
بھی پیشاب نہ آئے تو ڈاکٹر سے علاج کرائین ۔

مقام مخصوص کا درد و جلن و ورم کے لئے کپڑا گرم کرکے اوس سے سیکنا اور
وضع حمل سے کئی گھنٹہ بعد دودھ و گرم پانی سے دن مین دو بار دھو ڈالنا چاہئیے
بچہ جننے کے گھنٹے آدہ گھنٹے بعد جو درد باری سے ہوتا ہے وہ بہت تکلیف دے
زچہ کو نیند نہ آئے بے چینی ہو تو نصف رتی افیون دیدین ۔

علاوہ برین کوئی مرض ہو اور کوئی عورت ڈاکٹر موجود نہو تو مرد ڈاکٹر یا لایق
حکیم سے علاج کرانے مین تامل نہ کرین ۔

۲ - غیر معمولی ولادت کے بارے مین بھی دیسی اطبا نے بہت کچھ لکھا ہے
لیکن آج کل ایسی صورت مین اکثر ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے اور بلا ہوشیار
دائی و کامل جراح کے کام نہین چلتا اسلئے ہم مثل فقرہ اوّل کے وہی ضروری
باتین لکھتے ہین جو معمولی پیدائیش مین کام آتی ہین اور وہ یہ ہین ۔

دیسی اطبا لکھتے ہین کہ جب ایام ولادت قریب تر ہون تو کھانا کم اور مرغن شوربہ
وغیرہ کھلائین ۔ ٹھنڈے پانی اور ہر قسم کی سرد اشیا و ترشی سے پرہیز کرائین ۔
جب ایام حمل کے ختم ہون ( دیکھو صفحہ ۶۰ ) اور رات کو بیقراری اور بار بار پاخانہ
و پیشاب کی حاجت ہو تو سمجھا جاتا ہے کہ اب پیدائیش کا دن بہت نزدیک ہے
اور جب مقام مخصوص سے خون آمیز رطوبت نکلنے لگے تو وقت ولادت قریب ہے ۔

خیال کیا جاتا ہے - ایسی صورت مین ہوشیار دائی کو طلب کرین جو فوراً حاضر ہو کر ضرورت کے وقت کچھ مدد کرے - زیادہ استادی جتا کر زچہ کو نہ ستائے کیونکہ یہ فعل قدرتی ہے قدرت آپ سب کچھ کر لیتی ہے ؛

زچگی کا مکان جو تجویز کیا جائے اوسمین روشنی کا زیادہ گذر ہو اور سرد ہوا کی بھی حفاظت کیجائے - اور وہان زیادہ گرمی ہو نہ سردی ؛

جب وضع حمل کا وقت قریب ہو تو مناسب ہے کہ عورت پاخانہ و پیشاب سے فارغ ہو جائے - اور رحم کے کھلنے و بچہ پیدا ہونے و آنول نکلنے کے لئے تین حصے درد کے جو ہوتے ہین اون مین دو قسم درد ہوتا ہے ایک چھوٹا درد جو اکثر پہلون مین تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے - دوسرا سچا درد جو کمر در رحم مین ہوتا ہے وہ ہی دردزہ کہلاتا ہے - اور جب بچہ پیدا ہونے کا وقت نہایت ہی قریب ہوتا ہے تو بہت ہی تیز درد ہوتا ہے - پس جب دردزہ شروع ہو تو حاملہ کو مناسب ہے کہ صبر کرے شور و غل نہ مچائے - سانس اندر کو لے - سیدھا لیٹنے سے باز رہے بلکہ اوکڑو بیٹھے ؛

زچا خانہ مین علاوہ دائی کے دو تین عورتون کا موجود ہونا بھی ضرور ہے تاکہ حاملہ کو تھامنے و بچہ کو صاف کرنے و آنول کاٹنے وغیرہ مین مدد دین ؛

جب بچہ پیدا ہولے زچہ کے پیڑو کو باندہ دین تاکہ آنول سہولیت سے خارج ہو جائے اور حرکت کرنے سے باز رکھین ؛

نفاس یعنی بعد وضع حمل کے جو خون نکلتا ہے وہ لڑکا پیدا ہونیکی حالت مین بیندرہ سے تیس دن اور لڑکی ہو تو بیٹیس سے چالیس دن تک خارج ہوتا

اگر وہ معمول مذکورہ کے مطابق نہ خارج ہو تو حکیم سے مشورہ کرین تخم کرفس سونف
پرسیاوشان - پودینہ کوہی کو جوش دیکر مصری ملا کر پلانا بہی مفید بتاتے ہین
غذا زچہ کی تین روز تک نشاستہ دسونٹھ گہی مین بہونکر شکر سفید یا مصری ملاکر
حریرہ سا بنا کر دین - چار کا جوشاندہ یا اجواین جوش دیکر گھی و شکر ملا کر پلائین
بجاے پانی کے عرق گاؤزبان یا عرق بادیان کا استعمال کرین - بعدہٗ رفتہ رفتہ
مناسب غذا دین - گرمی کا موسم اور مزاج بہی گرم ہو تو حلوا وغیرہ بہت گرم غذا
نہ دین - ایسی حالت مین شیر بادہ گاؤ مصری یا شکر سفید ملا کر پلانا بہی بہتر ہے
ایک بار بہت سا کہانا نہ کہلائین بلکہ تہوڑا تہوڑا کر کے کئی بار دینا چاہیے ۔

۳ - بید کہتے ہین کہ جب حاملہ کو نوان مہینا ختم ہو تو ایسا نیک گھر زچگی کے لئے
تجویز کرین جسکا طول آٹھ ہاتھ اور عرض چار ہاتھ اور دروازہ شرق یا شمال یا
جنوب کی طرف ہو -
مبارک و خوشی پیدا کرنے والی اشیا مثلاً مذہبی متبرک کتاب وغیرہ اسمین
رکھین - جب ہم نوع مکان درست ہوجاے تو حاملہ کو اسمین لائین -
جسوقت حاملہ کی کمر مین درد ہونے لگے - پاخانہ و پیشاب کی حاجت بار بار ہو -
بلغم کی مانند مقام مخصوص سے رطوبت نکلے تو سمجہین کہ ولادت کا وقت نزدیک
ہے اوسوقت صدقہ دین - دعا کرین - چہوٹے بچون کو حاملہ کے روبرو لائین -
مذکر میوہ جات مثلاً انار و سیب وانبہ وغیرہ حاملہ کے ہاتھہ مین دین - بدن پر
روغن کنجد ملین - اوسوقت ہو تو تیل ملکر گرم پانی سے غسل دلائین - کلتھی کو نرم
پکا کر گہی ملا کر شکم سیر ہو کر کہلائین - لنبی چوڑی چارپائی پر نرم بسترہ

کرکے لٹائین - نرم تکیہ سر کے نیچے رکہین ❖
چار عورتین جو دلی خیر خواہ و معتبر و ہوشیار اور اُن کے ناخن کٹے ہوئے ہوا ہونا
اونکو حاملہ کے پاس بٹھلائین - منجملہ ان کے ایک عورت حاملہ کے مقام مخصوص مین
روغن کنجد ملے اور حاملہ کو زور کرنے یعنی کو تھنے کو کہے اور دوسری عورتین دیگر
کامون مین مدد دین ❖
یہہ یاد رکھنا چاہیے کہ جب تک درد زہ کامل نہو کو تھنے کے لئے کہنا اور کو تھنا جایز
نہین ہے بلکہ جب سمجہین کہ گربہ نالی یعنی رحم کا منہ کھل گیا - کمر و ران مین درد
ہونے لگا اُسوقت تھوڑا زور کرنیکو کہین اور جب بچہ کے باہر نکلنے کا وقت نہایت
قریب آجائے اُس وقت زیادہ اور جب کوئی عضو بچہ کا نکل آئے تو نہایت ہی زیادہ
کو تھنے کی تاکید کرنا چاہیے کیونکہ بغیر غلبہ درد کے حاملہ زور کرتی ہے تو بچہ اور اوسکی
مان دونون کو نقصان پہنچتا ہے ❖
اگر ولادت مین عرصہ زیادہ ہوجائے تو سانپ کی کانچلی کا دہوان مقام مخصوص
مین دین - غیر معمولی قاعدہ سے بچہ پیدا ہونا ہو یا اور دقتین پیش آئین تو دانا
طبیب کی طرف رجوع کرین ❖
زچہ کے شکم مین خون فاسد کے رہنیکا گمان ہو تو شربت قند گرم کرکے اور پیپل و
سونٹھہ و کچیلہ کا سفوف مخلوط کرکے دو تین روز پلائین ❖
بعد اخراج خون فاسد کے چانولون کی پیچ نکال کر روغن ملاکر یا شیر برنج کو جسمین کچھ
گھی آمیز کرکے تین روز تک دین - اسکے بعد زچہ کی بہوک و قوت کے مطابق نرم پکے
ہوئے چانول جانوران دشتی کے گوشت کے شوربہ کے ہمراہ کھلائین - اور

اسیطرح ایک یا ڈیڑہ مہینے تک زچہ کے کھانے پینے کی احتیاط رکھین۔ ناہموار جگہ ہین اور تکلیف سے نہ بیٹھنے دین۔ بدہضمی ہین غذا نہ دین۔ فاقہ کشی وغصہ و زور و حرکت دمباشرت سے ضرور باز رکھین تاکہ پرسوت و سوتکا وغیرہ امراض جو بعد بچہ پیدا ہونیکے عورتون کو ہو جاتے ہین اُن سے زچہ محفوظ رہے کیونکہ امراض مذکورہ اکثر بدپرہیزی وبے اعتدالی سے ہی ہوتے ہین ؛

بعض لکھاہے کہ پرسوت و سوتکا وغیرہ کے ہونے کا اندیشہ ایک یا ڈیڑہ ماہ تک رہتا ہے اور بعض لکھتے ہین کہ جب تک ماہواری ایام نہون مگر اکثر اسکی تعداد ڈیڑہ ماہ ہے۔ پس ان ایام ہین امور مذکورہ کا ضرور پرہیز کرانا چاہیے۔ اور ہر یک مین بابامین موسم و مزاج و طاقت و عمر کا خیال رکھنا بھی مناسب ہے ؛

## دودھ پلانیکی ہدایت

۱۔ غریبون کو تو کہنے کی ضرورت نہین کیونکہ اون کو اپنا پیٹ پالنا مشکل ہوتا ہے دوسری دودھ پلائی کے لئے کھانے کھانیکو لائین لیکن امیرزادیان صرف سستی وعیش پسندی کے سبب اپنے پیارے ننھے بچہ کو دوسرے کے سپرد کر دیتی ہین اونکے واسطے پہلی ہدایت یہ ہے کہ اپنے بچہ کو آپ دودھ پلائین ؛

پستان ہونے اور اون مین بعد تولد دودھ اُتر آنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منشاء قدرت یہی ہے کہ مان اپنے بچہ کو آپ دودھ پلائے اور جو کوئی قدرتی قانون کے خلاف کرے ضرور ہے کہ اُسکی سزا پائے چنانچہ جو عورتین اپنے بچہ کو بلا وجہ خاص خود دودھ نہین پلاتین اکثر اون کی چھاتیان پک جاتی ہین۔ جلد جلد حمل قرار پاتا ہے

اون کا بچہ دوسری عورت کا دودھ پینے یا مصنوعی غذا سے پرورش پانیکے سبب
اکثر بیمار رہتا ہے پس حتی الامکان بیمار رہتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر ونیٹر صاحب امریکہ و
انگلینڈ کے نقشون سے ثابت کرکے فرماتے ہین کہ جو بچے اپنی مان کے دودھ سے پرورش
پاتے ہین اون کی نسبت دسے زیادہ مرتے ہین جو دایہ کے دودھ سے پلتے ہین۔
پس حتی الامکان قانون قدرت کی پابندی کرنا واجب ہے۔ ہان عورت کو سل
یا فالج یا جنون یا مرگی یا سرطان کا عارضہ یا اور کوئی عصبی مرض یا نفاذ یری
مزاج ہویا اونے بات سے ڈر جاتی ہو یا زیادہ غصہ ور ہو یا نہایت کمزور ہو یا اور
کسی عارضہ کے سبب حکیم نامناسب سمجھے تو بیشک ایسی عورت کو چاہیے کہ اپنے
بچے کو خود دودھ نہ پلائے ÷
دوسری بات دودھ پلانے کا ڈھنگ جاننا ہے کیونکہ بعض نادان عورتین بچہ کو
بٹھا کر پستان اوسکے منہ مین دیدیتی ہین یا لیٹکر دوسرے پستان سے دودھ
پلانیکے لیے بچہ کے اوپر ہو جاتی ہین۔ یا گنوارن چلتی جاتی ہین اور گود مین بچہ
دودھ پیتا جاتا ہے غرضکہ ایسی ایسی بہت سی خراب ترکیبین دودھ پلانیکی ہین
جنسے اکثر ہضم مین فتور پڑ جاتا ہے اور بچہ کو تکلیف ہوتی ہے پس بہتر ترکیب
یہ ہے کہ جب بچہ نہایت چھوٹا ہو تو پلنگ پر اسطرح لیٹ کر دودھ پلائین کہ
پستان بچہ کے منہ سے قریب ہو اور دوسری پستان سے دودھ پلانیکے وقت
کروٹ کو بدل لین۔ اور پستان کو اپنے ہاتھ سے سنبھالے رہین اور جب ذرا
بڑا ہو جائے تو کبھی پلنگ پر لیٹ کر اور کبھی گود مین اسطرح لٹا کر دودھ پلائین کہ
ایک زانون پر بچہ کا سر رکھین اور اوس زانون کو قدرے اونچا کر دین تاکہ

بچہ آسانی سے دودھ پی سکے۔ اور جب ایک طرف کا تھوڑا دودھ پی لے تو دوسرے زانون پر لے لین۔ اور ہمیشہ دونوں چھاتیوں کا دودھ برابر پلائین کیونکہ ایک ہی پستان کا دودھ پلانے سے بعض دفعہ بچہ بھینگا ہو جاتا ہے یا عورت کی چھاتی پک جاتی ہے۔

لڑائی بھڑائی۔ رنج و غم۔ غصہ۔ فکر۔ خوف کی حالت مین دودھ نہ پلائین۔ ایام رضاعت مین اکثر حیض نہین ہوتا مگر اتفاقیہ ہونے لگے تو بھی دودھ پلانے سے پرہیز رکھین کیونکہ ان حالتون مین دودھ پلانے سے بچہ ضرور بیمار پڑتا ہے تمام بچے کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آئین بدمزاجی نہ کرین۔ اگرچہ ننھے بچے سمجھتے نہین ہین لیکن کچھ نہ کچھ اثر ان پر ضرور رہتا ہے اور جون جون سمجھ آتی جاتی ہے دیکھا دیکھی بچے بھی بدمزاجی کے عادی ہو جاتے ہین ؛

دودھ پلانیکے ایام مین عموماً صحت اچھی رہتی ہے لیکن قواعد حفظ صحت کی پابندی بھی ضرور رکھنا چاہیے یعنی مقررہ وقت پر سویرے سوئین۔ علی الصباح اٹھین جلد کے بعد موسم کے مطابق روز یا دوسرے روز غسل کرین۔ لباس پاک و صاف پہنین مگر پوڑیہ کار زنگاہوا نہین جسکو بچہ چوس لے تو اوسکو نقصان پہنچائے۔ کھانا معمولی وقت پر وہی کھائین جو حیثیت کے مطابق روزمرہ کھایا جاتا ہے۔ اگر اشتہا زیادہ ہو تو اناپ شناپ نہین بلکہ دودھ یا کھچڑی وغیرہ زود ہضم غذا رفتہ رفتہ زیادہ کرین۔ بوجہ پردہ نشینی کے صبح شام کی ہوا خوری نا ممکن ہو تو گھر کا کام دھندا ضرور کرین تاکہ کچھ ورزش ہو جائے۔ ایام رضاعت مین مجامعت سے پرہیز واجب جانئین ؛

روز مرّہ ایکبار پاخانہ ہونا چاہیے۔ اگر قبض ہو تو حکیم سے صلاح لیکر ایک یا دو

تولہ روغن بید انجیر پلا دین۔

کمزوری یا ضعیف پستان کی گلٹیون کا فعل سست ہونے سے دودہ کم پیدا ہوتا ہے پس گلٹیون کا فعل سست ہو تو گرم پولٹس یا خشک سینگیان لگائین یا خمہ ضعیف ہو تو اوسکا علاج کرین۔ پستان گلٹیان ناکمل ہون تو کچھہ علاج نہین ہوسکتا۔

کہتے ہین کہ مونگ کی دال گائے کے دودہ مین بھگو کر اوسکے چھلکا اوتار کر پکا کر کھانے سے دودہ زیادہ ہوجاتا ہے۔

ایک ڈاکٹر صاحب فرماتے ہین کہ دس دس قطرے ٹنکچر نکس وامیکا دن مین تین بار پلانا بھی افزایندہ شیر و ہاضم ہے ؛

ایام رضاعت مین سوادینی کی حاجت ہو تو معالج یاد کرسکتا ہے کہ نمکین مسہلات مثلاً ایپسم سالٹ و مدرات و دیگرادویہ یعنی سیلی سلیٹ آف سوڈا۔ آیوڈائڈ آف پٹاسیم۔ ایوڈوفارم وغیرہ عورت کو دیجائین تو اون کا اثر بچہ پر بھی متردد ہوتا ہے ؛

بچہ تندرست ہو تو چھہ مہینے کی عمر مین مصنوعی غذا رفتہ رفتہ دیکر دودہ چھڑانیکی بنیاد ڈالتے ہین اور ایک برس کی عمر مین چھڑا دیتے ہین۔ اور بچہ کمزور ہو تو کچھہ زیادہ عرصہ تک بھی پلاتے ہین مگر عورت کمزور ہو تو جلد دودہ چھڑا دینا چاہیے خصوصاً جب سر گھومے۔ کانون مین آواز سنائی دے بھوک مرجائے۔ سانس دقت سے لیا جائے۔ دل دھڑکنے لگے۔ غرضکہ

اسی طرح کی علامات ظاہر ہون تو دودھ نہ پلائین کیونکہ ایسی حالت مین دودھ پلانے سے بچہ اور بچہ والی دونون سخت بیمار ہی نہین بلکہ بندوبست نہ کیا جائے تو مر جاتے ہین پس برس ڈیڑھ برس سوا برس سے زیادہ دودھ پلانا مناسب نہین ہے اور ہندوستان مین بعض عورتین تین تین چار چار برس تک جو دودھ پلاتی ہین یہہ تو بالکل ہی ناجایز ہے *

۲ - ولایتی طبیب بھی دایہ کی نسبت مان کے دودھ کو افضل سمجھتے ہین بشرطیکہ وہ مریض نہو - اون کا قول ہے کہ مان کی خالی پستان کا چوسنا بھی بچہ کو مفید ہوتا ہے دودھ پلانے کا ڈھنگ وہی ہے جو فقرہ اوّل مین لکھا گیا - چھاتیون مین دودھ کی زیادتی ہو تو بچہ کے مُنہ مین ہاتھہ سے پکڑ کر پستان کو لگائین اور تھوڑی دیر بعد نکال لین تاکہ ناک مین دودھ نہ چلا جائے اور بچہ کو مضطر کر دے *

صبح اوٹھکر بموجب موسم کے گرم یا سرد پانی سے چھاتیون کو دھو کر دو چار دہار ہاتھہ سے نکال کر بچہ کو دودھ پلانا - اور دودھ پلاتے وقت بچہ کو پیار اور محبت کی باتین کرنا مناسب و خفا ہونا مضر ہے *

ایام رضاعت مین مجامعت سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ جماع سے خون حیض حرکت مین آتا ہے اور حمل قرار پا جاتا ہے اور حایضہ و حاملہ کا دودھ بوجہ فاسد ہونیکے بچہ کو نہایت مضرت پہنچاتا ہے *

دن بھر بیکار بیٹھا رہنا بھی اچھا نہین مگر بکثرت ریاضت کرنا بھی مضرت ہے *

گرمی شیر کے سبب دودھ کم پیدا ہو تو دودھ پلانے والی کو آش جو و پالک کا ساگ

وغیرہ دین سردی سے ہو تو کسیقدر گرم غذا دیگا جریا اوسکے بیج کھلائین۔ غذا کے کم ملنے سے ہو تو حریرہ و دیگر لذیذ اغذیہ کا بقدر مناسب استعمال کرین۔
کہتے ہین گدہی کا دودہ پستان پر لگانے اور اونکی مالش کرنے سے دودہ زیادہ پیدا ہوتا ہے ؛
دودہ زیادہ پیدا ہو کر باعث فساد ہو تو غذا کم کھلائین اور سرکہ مین مسور پیسکر پستان پر لگائین ؛
اگر دودہ غلیظ ہو تو سکنجبین سادہ یا اجوائین دین۔ معتدل ریاضت کرائین۔ رقیق ہو تو ہریسہ و ثرید و کلیے پائے کہلائین ؛
تیسرے برس کے شروع مین دودہ چھڑا دینا چاہیے لیکن پہلے سے ہی کم پلانا شروع کرین یعنی رفتہ رفتہ دودہ چھڑائین ایلوہ یا نیم پیسکر پستان پر لگائین تاکہ بچہ اوس کو منہ مین لے تو تلخی کی وجہ سے متنفر ہو جائے ؛
۳ - بید کہتے ہین کہ رنج و تکان و گرسنگی کی حالت مین بچہ کو دودہ نہ پلائے۔ بہت لاغری یا فربہی یا بخار یا حمل ہو تو بھی پرہیز رکہین ؛
جو و گیہون و جانوران دشتی کے گوشت کے شوربہ و شراب و سرکہ بستہ و دودہ و مچھلی و کسیرو و سنگھاڑا و طلبی و کدو کے کہانے سے دودہ زیادہ ہوتا ہے پس بوقت ضرورت انہین سے جو پسند ہو اسکا استعمال کرین ؛ -
خراب و ثقیل اشیا کے کہانے سے دودہ خراب ہو کر بچہ کی بیماری کا سبب ہوتا ہے پس ایسی چیزین دودہ پلانے والی کو ندین اور بے اعتدالی سے دودہ فاسد ہو جائے تو مناسب علاج سے اصلاح کرین ؛

## دایہ کی شناخت وغیرہ

ا - ڈاکٹر کہتے ہین کہ جب بوجوہات مذکورہ بالا بچہ کو اوسکی ماں خود دودہ نہ پلا سکے اور دایہ کے مقرر کرنیکی ضرورت ہو تو چند باتون کا ملاحظہ کرکے ہم اسکو مقرر کرین ۔

پہلے دیکھنا چاہیے کہ اسکی صحت کا کیا حال ہے اگر سانس مین بدبو آتی ہو یا جلدی مرض ہو یعنی بدن پر کسی قسم کی پہنسیان ہون - دانت و مسوڑہے خراب و زبان میلی ہونے سے بدہضمی ثابت ہو یا کسی موروثی مرض شلاً سل یا سرطان یا آتشک یا کنٹھہ مالا یا درد مفاصل مین مبتلا ہو یا بوجہ مرض کے لاغر و نہایت کمزور ہو تو اس کو ہرگز مقرر نکرین ✤

۲ - میلی و بدتمیز یا کج خلق یا غصہ ور یا عیاش و بے پرواہ ہو اوسکا حمل اسقاط ہو جاتا ہو تو وہ بہی دایہ گری کے لایق نہین ہے - اور ممکن ہو دایہ کے خاوند کو بہی دیکہہ لین کہ آیا وہ تندرست و باتمیز ہے یا نہین ✤

۳ - دایہ کی عمر اکیس سے تیس برس کے درمیان اور وہ قوی و خوبصورت ہو بوڑہی یا بدشکل نہو اور ایک دو بچہ کی ماں ہو چکی ہو کیونکہ پہلی دفعہ بچہ جننیوالی طریق پرورش سے واقف نہین ہوتی اور دودہ بہی اکثر کم پیدا ہوتا ہے ✤

۴ - دایہ کو حمل ہو یا حیض آتا ہو تو بہی مقرر نکرین کیونکہ پہلے ہی ہم لکہہ چکے ہین کہ حائضہ و حاملہ کا دودہ فاسد ہو جاتا ہے ✤

۵ - دائی کی پستان سخت و بہری ہوئی و گردہ دار و بہٹیان نکلی ہوئی ہون

بسبب پیرپلی کے بڑی ہڈیلی وکلی ہوئی وپٹیان دبی ہوئی نہون ؛
دودھ نیلگون وشیرین ورقیق ہو تھوڑی دیر رکھنے سے اوس پر بالائی جمجائے - پانی مین ڈالین تو فوراً تہ نشین نہوجائے ؛
دائی کے بچہ کی عمر بچہ کی عمر کے قریب ہو یعنی بچہ کی عمر چند سات روزکی ہو تو اوسکے لئے ایسی دائی تجویز کرین جسکے بچہ کی عمر مہینے بیس روزکی ہو ایسا ہرگز نہونا چاہئیے کہ ایک ماہ کے بچہ کے لئے ایسی دائی مقرر کی جائے کہ جسکے بچہ کی عمر چار پانچ ماہ کی ہو یا چار پانچ ماہ کے بچہ کو ایک مہینے کے بچہ کی مان کا دودھ دیا جائے -
یہ بھی ضرور ملاحظہ کرنا چاہئیے کہ دایہ کے بچہ کو کوئی جلدی مرض تو نہین ہے اور گوشت سخت وبچہ صاف وچالاک وہمہ تن تندرست ہی ہے - اگر بچہ کے بدن پر پھنسیان تاک بہتی ہو - گوشت پتلا - کسی مرض مین مبتلا ہو تو اوسکی مان بھی دایہ گری کے لائق نہین ہے ؛
جب حکیم دایہ اور اوسکے بچہ کا ملاحظہ کرکے مقرر کرے تو بچہ کی مان یا دوسرے ورثہ کو دیکھنا چاہئیے کہ دودھ پلانیکی ہدایتین جو اوپر لکھی گئی ہین اون سے وہ واقف ہے یا نہین - اگر کسی بات سے واقف نہو تو اوسکو آگاہ کردین اور سب اون قاعدونکی پابندی کرائین -
دایہ کی معمولی غذا مین یکایک تبدیلی نہ چاہئیے اگر ضرورت ہو تو رفتہ رفتہ بدل دین اور دودھ زیادہ پیدا ہونیکی غرض سے بہت سا نہ کھلا دین -
دوا پلانے یا کھانا کھلانے وغیرہ کا دائی کو مختار نہ کردین بلکہ اپنی نگرانی ضرور کرین ؛
۲ - ولیٹی طبیب لکھتے ہین کہ دودھ پلانے والی ایسی رکھنی چاہئیے جس کا رنگ اچھا

شکل خوب سینہ چوڑا - گردن قوی - عضلات بڑے وسخت - مزاج معتدل ہو
چربی زیادہ نہو ٭
خوش خلق ونیک خلق وخندہ پیشانی ہو غصہ ور وترسندہ وبدآواز وغمگین و
دیوانی وا سقاط کی عادی نہو -
۲ پستان بہت چھوٹی ہوں نہ بہت بڑی ٭
۳ دودہ کا رنگ سفید ذائقہ شیرین - بو اچھی - قوام معتدل یعنی پتلا ہو نہ گاڑہا ٭
مقدار کم ہو نہ زیادہ ٭
دائی کے بچہ کی عمر بچہ کی عمر کے قریب ہو اور دائی کا بچہ پورا پیدا ہوا ہو یعنی اسقاط
نہو گیا ہو اور اکثر اوسکے لڑکے نرینہ پیدا ہوتے ہوں ٭
بعض کا قول ہے کہ دایہ کے لڑکی ہو تو اوس کا دودہ نرینہ کے لئے اور
لڑکا ہو تو دختر کے واسطے بہتر ہے ٭
دایہ کو دودہ پلانے سے ایک ہفتہ یا تین دن پہلے سے نرم غذا دین اور ایسی
اغذیہ سے پرہیز کرائین جنسے ہضم مین فتور پڑے ٭
گیہون کی روٹی - بکری یا بھیڑ یا مچھلی کا گوشت - شلغم - گاجر - مغز بادام شیرین
سیب - بہی - انار شیرین - انگور کا کہلانا بہتر ہے ٭
اسقدر کاروبار کرنا کہ تکان نہو - بموجب موسم کے سرد یا گرم پانی سے نہانا -
رنج وغم سے دور رہنا چاہیے ٭
۴ - بید کہتے ہین کہ بوقت ضرورت ایسی دایہ تجویز کرین جسکا قد لانبا ہو نہ کوتاہ
عمر مین بوڑہیا ہو نہ جوان - بہت دبلی ہو نہ موٹی - دودہ صاف ویسے علتاہو یعنی

اُس کا رنگ شل کوڑی کے اور پانی مین ڈالنے سے بالکل اُسمین ملجائے۔ کف نہ پیدا ہون اور نہ تہ نشین ہو۔ پستان دراز و بلند نہون۔ کسی عضو مین کچھ نقصان نہو۔ مٹی یا اور ایسی ہی کوئی ناقص چیز نہ کہاتی ہو۔ بچے اُسکے زندہ ہون

# بچون کی پرورش

۱۔ بموجب رائے ڈاکٹرونکے بچونکی پرورش کے طریقے سہولیت بیان کے لئے اتنے نقرون پر منقسم کرکے لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

بچون کا مکان۔ بچونکی صفائی۔ بچون کا لباس۔ بچون کا سونا۔ بچونکی ورزش بچون کی غذا۔ بچون کی سربراہی ÷

**بچون کا مکان**۔ یون تو کیا بچے اور کیا جوان سب کے رہنے کا مکان صاف وہوادار ہونا مناسب ہے لیکن خاصکر زچا خانہ وبعد چلہ کے بہی بچہ جہان رہے وہ گھر ضرور ہی صاف ہونا چاہئے کیونکہ جوان آدمی تو خراب ہوا کا کچھ متحمل بہی ہوسکتا ہے لیکن بچون مین اتنی طاقت کہان کہ میلی وخراب ہوا کو سونگہین اور بیمار نہون پس جہانتک ممکن ہو صفائی وہوا کا خیال رکہین زچہ خانہ وغیرہ مین دہوان تہ کرین۔ زیادہ آدمی وہان جمع نہون۔ ہوا کے رخ بچہ کی چارپائی نہ رکہین۔ موسم سرد ہو تو مکان کے کواڑ بند کرنے کا مضائقہ نہین لیکن نیچا بنا ہوا چہوٹا سا ایسا مکان نہو کہ جسمین کہین سے بہی ہوا کی آمد نہوا ور خاصکر ایسے مکان مین آگ جلاکر اوسکو بند کرنا تو گویا بے اجل مارنا ہے ÷

مکان خام ہو تو اوس کو لیپا پوتنا اور پختہ ہو تو قلعی کرانا مناسب ہے۔ اگر دیوارون مین کوڑا کرکٹ و بدبو و برسات مین پھوار کا اندیشہ نہو۔ اور روشنی کا گذر بہوتا ہو کمرہ جہان ننھے بچون کے رہنے کی جگہ بہت تیز روشنی اور شور و غل نہونا چاہیے ؛

جب بچے بڑے اور ہوا خوری کو جانے کے قابل ہوجائین تو صبح شام مکان کے دروازے کہولدئے جائین اور گرمی کا موسم ہو تو صبح کو ہوا گرم ہونے سے پہلے دروازے بند کرلین ؛

ممکن ہو تو مکان مین نرم بستر رکہین۔ مذہبی ممانعت نہو تو دیوارون پر خوشنما و خوش وضع تصاویر لگادین ڈراونی و بدنما تصاویر نہون ؛

زہریلی اشیا وادویہ وچاکو و ہتیار وغیرہ ایسے موقع پر نہ رکہین جہان بچہ کا ہاتہ جاسکے اور نہ ایسی نازک چیزین بچہ کے قریب رکہین جنکو وہ توڑ ڈالے ؛

بچون کی صفائی۔ پیدا ہوتے ہی بچہ کا منہ و آنکہہ و ناک صاف کرکے شیر گرم پانی سے دہو ڈالین اور کئی ہفتہ تک روز مرہ ایکبار گرم پانی سے غسل دین بعدہ بموجب موسم کے ٹہنڈے یا گرم پانی سے نہلا دین۔ قوی بچہ کو گرمیون مین آب سرد سے نہلائین لیکن کمزور بچہ کو گرم پانی سے نہلانا بہتر ہے۔ نہلاتے وقت خوش مزاجی سے پیش آئین تاکہ نہانے مین ہٹ نہ کرے غسل کے بعد جلد جلد تمام بدن خصوصاً ران و بغل کو رومال سے خشک کرکے کپڑے پہنا دین ؛

کپڑے و بستر جب میلے ہوجائین یا پاخانہ یا پیشاب مین بہر جائین تو فوراً بدل دین۔ ایسی عادت ڈالین کہ روز مرہ صبح اُٹھہ کر بعد فراغ حاجت ضروری

بلا وقت بچے منہ ہاتھ دہولین - بال ہون تو اون مین کنگھی کرلین - جب بڑے ہوجائین تو مذہبی قواعد کے بموجب صفائی جسم ولباس کی تاکید کرین اور صرف تاکید ہی نہین بلکہ ان نیک عادتون کا بچہ کو پابند کرادین ۰

**بچون کا لباس** - نوزائیدہ بچہ کو صاف کرکے بموجب موسم کے نرم وگرم کپڑے سے ڈھک کر لٹادین اور کپڑے کی ایک چوڑی پٹی آہستگی سے سر پر بہی باندہ دین ؛

پوتڑے وبستر بچہ کا بہیگ جائے تو اُسے بدل دین اور ہمیشہ وہوپ مین یا برسات ہو تو آگ پر خشک کرلین - ترکپڑا بچہ کے نیچے نہ بچہائین نہ اوس کو پہنائین ؛

بچون کا لباس ایسا ہونا چاہئے جو ڈہیلا ہو تاکہ پہنانے و اُتارنے مین آسانی ہو اور کہیلنے کودنے مین ہرج نہو اور بدن پر کہین دباؤ نہ پڑے پس ہندوستانیون کے لئے گرمیون کے موسم مین ململ وغیرہ اور جاڑون مین فلالین کے کورتے عمدہ لباس ہے - پاؤن کو ضرور ڈہکنا اور جب بچے بڑے ہوجائین تو پاجامہ پہنانا اور سر پر ہلکی ٹوپی رکھنا کفایت کرتا ہے ؛

کپڑے دن مین دوبار ورنہ ایکبار تو ضرور بدل دین لیکن جاڑے کے موسم مین کپڑون کے بدلنے کیوقت ہوا سے بچادین کیونکہ اندنون مین بوقت تبدیلی لباس ٹھنڈی ہوا لگکر اکثر زکام و کہانسی مین بچہ مبتلا ہوجاتا ہے ؛

چہوٹے بچے خصوصاً کمزور سردی کے متحمل نہین ہوسکتے اسلئے اون کو سرما مین کسیقدر زیادہ گرم لباس کی ضرورت ہوتی ہے مگر وہ لباس فلالین یا اور کسی اونی کپڑے کا ہو تو بہتر ہے کیونکہ روئی دار کپڑے پہنانے سے دو تکلیفات

ن ایک تو پاخانہ پیشاب مین وہ بھر جائین تو دہلنے مین دقت ہوتی ہے دوسرے
جہ غفلت ذرا بھی آگ لگجائے تو بجھانا مشکل ہوتا ہے ؛

دن جبن بچہ کی عمر زیادہ ہوتی جائے مذہب وملک کے رواج کے بموجب لباس پہنائین
بھی خیال کرلین کہ انگریزونکی تقلید کرکے پتلون پہنانے مین پیشاب کرتے وقت
کلیف تو نہوگی اور ملک کے رواج کے بموجب چار انگشت کی دوپلڑی ٹوپی اور
بالی کا انگرکھا گرم ہوا سے بچائے گا یا نہین ؛

بچون کا سونا - پیدا ہونیکے بعد دو تین ہفتہ تک تو بچہ دن رات سوتا
ہتا ہے صرف تھوڑی دیر کے لئے بھوک کیوقت اُٹھتا ہے مگر جب رفتہ رفتہ
بند کم ہوتی جاتی ہے اوس وقت ایسی تدبیر کرین کہ دن کو کم سووے تاکہ
ات کو جاگ کر گھر والون کو دق نہ کرے -

جب دو برس کا ہو جائے تو رات سات آٹھ بجے سلادین اور صبح ہی اٹھادین
ور دو تین گھنٹے دن مین سونیکی اجازت دین اور آٹھ سات برس تک ایسی
تدبیر کو جاری رکھین پھر رفتہ رفتہ ایسی عادت ڈالین کہ جوانی مین آٹھ گھنٹے
سے زیادہ نہ سووے ؛

مہینے دو مہینے تو بچہ کو اپنی ماں کے پاس سونا چاہئیے لیکن بعد ازان کسی
دوسری عورت کے پاس سلادین اور علی الصباح اوسکی ماں کو دین ایسا کرنے سے
بچہ کی ماں کو اچھی طرح سونا ملتا ہے اور دودھ خراب نہین ہوتا مگر یہ احتیاط رکھین
کہ جس عورت کے پاس سلادین وہ بچہ یا بڈھیا یا بے تمیز یا ناتجربہ کار یا پٹے پڑا
بیمار یا لاغر نہو - مکان گرم و کپڑے اوڑہنے کے لئے کافی ہون تو کئی ماہ کے بچے

کو علیحدہ بھی سلا سکتے ہین ؂
کھانا کھلا کر یا دودہ پلا کر فوراً یا ہوا کے رخ سلانا یا سوتے ہوئے بچے کو اچانک جگانا۔ یا سوکر اُٹھتے ہی ہر ہوا مین نکالنا مضر ہے ؂
بچون کو سلانیکی غرض سے انیون یا کوئی منشی و داشہ دین نہ پینہ سے سلائین عقوبتا کو ہلائین اول تو وقت مقرر ہونے سے وقت پر بچہ سو جاتا ہے ورنہ نرم آواز سے مناسب الفاظ بطور راگ کے کہنا سلانیکے لئے کافی ہوتا ہو جسکا ہر ملک مین رواج ہے اور ہمارے ملک مین اُسے لوری کہتے ہین۔

**بچونکی ریاضت** ۔ چونکہ ورزش جسمانی صحت کے لئے نہایت ضرورت ہے اسلئے قدرت کا منشا ہی معلوم ہوتا ہے کہ بچہ سے لیکر ضعیف تک علیٰ قدر طاقت اس سے غافل نہ رہے اور جو قانون قدرت کے خلاف کرے وہ بیمار ہوکر عدول حکمی کی سزا پائے ؂
ننھے بچون کو جب نرم بستر پر چت لٹا دیتے ہین تو وہ ہاتھ پاؤن مارتے ہین اون کے لئے یہی ریاضت کافی ہے ۔ ذرا بڑے ہوکر خود گھٹنیون چلنے ہین پھر رفتہ رفتہ پاؤن پاؤن پھرتے ہین پھر دوڑتے ہین کودتے ہین جیسا کہ ظاہر ہے پس بچون کے قدرتی فعل کو ہرگز نہ روکین صرف احتیاط رکھین کہ پھرنے چلنے کودنے پھاندنے مین چوٹ نہ لگے ۔ چھوٹے بچے کو اُسکی مرضی بغیر چلانیکے لئے زبردستی نہ گھسیٹین کھیلتے کودتے کو بلا سبب نہ روکین ؂
ننھے بچے کو دایہ گود مین لیکر جہاتی سے لگا کر صبح شام گھر کے صحن مین پھرتی رہے جب بچہ بڑا ہو جائے تو کھلے میدان مین اُسے پھرنے دوڑنے کو کہین۔

بچہ کمزور اور مقدور ہو تو گھوڑے پر سوار کرا کے صبح شام ہوا خوری کو بھجوائین
لیکن یہہ خیال رکھین کہ بہت سردی کیوقت اور بارش کے ایام مین باہر نہ جانے
دین گرم ملک و گرم موسم مین صبح کو قبل طلوع آفتاب و شام کو قریب غروب آفتاب
ہوا خوری کا وقت ہے بلکہ بعض دفعہ رات تک لو چلتی ہے ایسا ہو تو بچہ کو جنگل
مین نہ جانے دین ؛

مدرسون مین ورزش کے طریقے جو مقرر ہین اون سے فائدہ اُٹھانیکی رغبت
دلائین - لولے لنگڑے بیمارونکی طرح بیٹھے رہنے کو بچہ کی لیاقت و سعادتمندی
نہ سمجھین - جون جون عمر و علم مین ترقی ہو دوڑنے کودنے تیرنے سواری شکار کری
مین ترقی کرائین ؛

**بچونکی غذا** :- جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو سب عورتون کے خصوصاً پہلوٹی زچہ
مین تین دن تک دودہ نہین اُترتا اس حالت مین بچہ کو ایسی عورت کا دودہ
پلوادین جسکا بچہ دو ایک ہفتہ کا ہو اور جو ایسی نہ ملے تو نئی بیائی ہوئی
گہی کا دودہ ہموزن گرم پانی ملا کر پلائین مگر ہندوستانی کب اسبات
کو پسند کرتے ہین اسلئے بہتر ترکیب یہہ ہی کہ ایک حصہ گائے کے دودہ مین
دو حصہ کہولتا ہوا پانی اور قدرے شکر سفید ملا کر اُس بوتل کے ذریعہ سے
پلائین جو بچونکے دودہ پلانیکے لئے بنتی ہین اور جو وہ میسر نہو تو ایک
پیالہ مین یہہ دودہ بہر کر ایک سوتی بتی کپڑے کی اُسمین ڈال کر وہ بتی
بچہ کے مُنہ سے لگادین تاکہ بچہ خود چُسر چُسر پی لے ؛
جب عورت کی چہاتیون مین دودہ اُتر آئے تو فوراً بچہ کو اوس کی مان کا دودہ

پلانا شروع کرین ؛

آٹھ دس روز تک اور بچہ کمزور ہو تو کچھ زیادہ عرصہ تک تو جیسا بچہ کو دودھ کی خواہش ہو پلائین پہر ایسی عادت ڈالین کہ چار چار گھنٹہ بعد پینے لگے ؛
جب بچہ ڈیڑھ یا دو مہینے کا ہو جائے تو رات کو دودھ نہ پلائین بلکہ نو دس بجے پلا کر سلا دین اور پہر علی الصباح پلائین ؛
دودھ پلانے مین اُن سب احتیاطونکی پابندی کرین جو سابق مین لکھی گئی ہین علاوہ برین اِن باتون کا بھی خیال رکھین کہ دودھ پلا کر بچہ کو اسطرح تھامنا نہ کہ اوس کا پیٹ بہچے - دودھ پینے کے بعد فوراً سونا چاہے تو نہ سونے دین - سوا اوقات مقررہ مذکورہ کے بچہ کے فربہ ہونیکی غرض سے یا آسکے درد و تکلیف کے رونے کو بھوک کا رونا سمجھکر بار بار بہت سا دودھ پلا کر اسکو بیمارے مین مبتلا نہ کرین ؛
جب چھہ سات مہینے کی عمر ہو جائے تو گائے کے دودھ مین پہلے ہوزن پانی ملائین اور پہر بتدریج کم کرتے کرتے خالص دودھ بوتل مذکور کے ذریعہ سے پلانے لگین ؛
جب دودھ کے کئی دانت نکل آئین تو ساگو دانہ یا سوجی بریان دودھ مین پکا کر یا تھوڑے ڈبل روٹی یا بسکٹ دودھ مین بھگو کر رفتہ رفتہ جو غذا پسند و موافق ہو دینا شروع کرین - ایکبار بہت سی غذا نہ دین بلکہ تھوڑی تھوڑی

وقت مقررہ پر کھلائین ؛

بچہ قوی ہوا اور چلہ سات ماہ کی عمر سے ہی سوا شیر مادر دیگر اغذیہ کھانیکا عادی ہوگیا ہو تو برس روز کے بچہ کا یا کمزور ہو تو کچھہ زیادہ عرصہ مین دودہ چہڑا دین مگر جاڑے کے موسم و دانت نکلنے کے ایام مین دودہ نہ چہڑائین اور بعد دودہ بڑہانیکے بہی نرم غذا دیتے رہین و ثقیل و دیر ہضم اغذیہ سے پرہیز رکھین ؛

دودہ یا کوئی غذا باسی نہین ہمیشہ تازہ دینا چاہیے اور جو غذا دیجائے وہ خوب پکی ہوئی و صاف اور برتن دہوئے ہوئے ہون - جس چمچہ یا برتن کے ذریعہ سے بچہ کو غذا کہلائین اوسکے کنارے تیز نہون گول ہون ؛

جب بچہ بڑا ہو جائے تو بتدریج روٹی و دال و دیگر ترکاری وغیرہ دین جو کہا سکتے ہین وہ نرم گوشت ہی تہوڑا کھلائین مٹہائی زیادہ کہانیکی عادت نہ ڈالین اس سے صرف یہی نہین کہ چٹوری زبان دولت کا زیان کرتی ہے بلکہ طرح طرح کی سخت بیماریان پیدا ہو جاتی ہین ؛

سیانے بچونکو غذا کے ضرر و فوائد بتاتے رہین (جیسا کہ رسالہ غذا مین ہمنے مفصل لکھا ہے) تاکہ بالغ ہونے تک وہ واقف ہو جائے اور خود کہانے پینے مین احتیاط کرتا رہے ؛

بچونکی سر پرستی - جب بچہ پیدا ہو تو دائی کو چاہیے کہ اوسے ماں کے غلیظ خون مین نہ ڈالے رکھے بلکہ دائین یا بائین سرکا کے صاف کرے اور منہ مین اونگلی ڈال کر لعاب شے جو ہوتی ہے اوسے نکال لے - پہر ہاتہہ مین لیکر آہستگی سے دبائے تاکہ بچہ سانس لے اور رولے - اگر رو پڑے

تو نال کاٹنے کی تدبیر کرے ورنہ اول دو تین بار ٹھنڈا پانی بچہ کے منہ پر چھڑکے اور یہ
تدبیر کارگر نہو تو ایک برتن مین ٹھنڈا پانی بھر کر اسمین گردن تک بچہ کو ڈبو کر
جلد باہر نکال لے۔ اس ترکیب سے بھی نہ رو دے تو ڈاکٹر کو خبر کرنا چاہئیے ؛
نال کاٹنے کا یہ طریقہ ہے کہ بچہ کی ناف سے دو تین انچ اوپر مضبوط ڈورے سے
باندہ کر اس گرہ سے ایک انچ اوپر دوسرا ڈورا مضبوط باندھیں پھر درمیان
دونوں بندش کے قینچی سے کاٹے اگر بچہ دُبلا و نہایت کمزور معلوم ہو تو زچہ
کی طرف سے نال کو آہستہ آہستہ بچہ کی طرف سونت کر باندھین اور بتدبیر
مذکور کاٹین ؛
نال کاٹنے کے بعد بچہ کو شیر گرم پانی سے اچھی طرح دھو کر نرم کپڑے سے آہستگی
پونچھ کر کپڑے سے ڈھک کر لٹا دین ؛
ماں کے دودھ مین ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ اوس سے بچہ کو پاخانہ ہو جاتا ہے مگر اکثر
تین روز بعد اوترتا ہے اور بچہ کو پاخانہ ضرور ہونا چاہئیے اسلئے ایک یا
دو ماشہ روغن بید انجیر دیدین ؛
بچہ کے اوٹھانے بٹھانے مین احتیاط رکھین کیونکہ اکثر ایسی بے احتیاطی سے
بچہ کو چوٹ لگجاتی ہے۔ تین ماہ تک بچہ کو بغیر سہارے سیدھا نہ بٹھائیں
اور ننھے بچہ کو تنہا چھوڑنا بھی مناسب نہین ہے۔ بچہ کے ساتھ خوش مزاجی سے
گفتگو کرین۔ باہم لڑ کر بچہ پر غصہ نہ اُتارین ؛
بچہ کی ماں کو یہ جاننا چاہئیے کہ اوسکو بچہ کے دودھ کے دانت کب نکلتے ہین اور
ٹوٹ کر پکے دانت نکلنے کا کون زمانہ ہے۔

عموماً چھٹے ساتوین مہینے دودہ کے دانت نکلنے شروع ہوتے ہین اور دو برس کی عمر تک نکل آتے ہین اور اونکی تعداد بیس ہوتی ہے *

اکثر ساتوین برس دودہ کے دانت گرنے اور اونکی جگہہ پکے دانت نکلنے لگتے ہین اور جب آدمی اکیس برس کا ہوجاتا ہے تو اقل کا ڈاڑہ نکلکر پورے بتیس ہوجاتے ہین *

جب دودہ کے دانت نکلتے ہین توکم وبیش بچہ کو تکلیف ہوتی ہے - اگر زیادہ تکلیف ہو تو حکیم کو دکہائین ورنہ یہ خیال رکھین کہ قبض نہوتے پائے - اگر قبض ہو تو دو تین ماشہ روغن بیدانجیر دیدین - نمک و شہد ملاکر اونگلی پر لگاکر یا صرف اونگلی سے سوڑون پر آہستہ آہستہ ملین - ملہٹی کی لکڑی چھیلکر چسنی بناکر بچہ کے ہاتھ مین دیدین - رنگین چسنی یا رنگین کھلونے بچہ کو نہ دین *

سوڑہے بہت سوج رہے ہون تو ڈاکٹر کو دکہائین تاکہ وہ مناسب سمجہکر اونمین شگاف کردے اور دانت آسانی سے نکل آوے *

پکے دانت جب نکلنے لگین تو بچون کا منہ خوب صاف کرایا کرین اور کوئی دانت ٹیڑہا یا ترچھا نکلتا ہو تو اوس کو ڈاکٹر کو دکہائین *

اگر بچے خصوصاً جو مٹھائی کہاتے ہین وے مٹی کہانے لگتے ہین پس ایسا ہو تو احتیاط رکھین کہ وہ مٹی نہ کہائے اور ہاضمہ کو درست کرنے والی دوا دین *

جب بچے چلنے پہرنے لگین تو اون کو کھیل کود سے نہ روکین صرف یہ احتیاط رکھین کہ کہین گر نہ جائے کوئی چیز اوٹھا کر مار نہ لے - آنکہہ ناک مین مٹی نہ ڈالے زیوار کے سوراخون مین اونگلی نہ دے وغیرہ وغیرہ *

بچونکی بہت مشہور و مہلک بیماری چیچک ہے اسکا علاج سوا اسکے کوئی نہین ہے کہ ٹیکا لگوادین - علاوہ برین ننھے بچون کو کنولشن یعنی کر پڑے دکر اُنڈ دستّہال و ہیچش وغیرہ - دانت نکلنے کے دنون مین دماغی و معدہ و امعا کے امراض بعد نمودار ہونے دانتون کے چند سات برس کی عمر تک بخار و جلد کی بیماریان بعدازان تیرہ چودہ سال تک مردونکو بخار و عورتونکو کمی خون و بادگولہ وغیرہ بیماریان ہوجاتی ہین پس ہر یک مرض کا خیال رکھنا چاہیے اور جب ذرا بھی بچہ کی صحت خراب یعنی پاخانہ پیشاب یا تنفس یا حرکت یا نیند مین معمول سے فرق نظر آئے تو فوراً طبیب سے معالجہ کرائین - عطائیونکی دوا ہرگز نہ دین - جو لوگ جھاڑے پھونکے کے معتقد ہین وہ دم بھی کرائین تعویذ بھی باندہین مگر علاج سے ہرگز غفلت نہ کرین ؛

طبیب کے لکھنے کے بموجب درست دوا طیار کرکے اوقات مقررہ پر استعمال و غذا کے پرہیز اور طبیب کے دیگر احکام کی تعمیل کو اسحالت مین واجب جانیں اور ہمیشہ خاصکر بیماری مین خدا سے اپنے بچونکی صحت و سلامتی کی دعا کرین سوا دوا و دعا کے فضول جھگڑونمین نہ پڑین ؛

۲ - دلیسی طبیب بچونکی پرورش کی تدابیر یون بیان فرماتے ہین کہ بچہ کو ایسے مکان مین رکھین جسمین بہت زیادہ روشنی اور آدمیون کا اجتماع و شور و غل نہو ؛

مسئلہ پیدا ہونیکے بعد بچہ کو اسطرح غسل کرائین کہ نمک کا سفوف بچہ کے بدن پر چھڑک کر تھوڑی دیر اُسے کپڑے مین لپیٹ دین پھر ایک چوڑے برتن مین

پہلے تو نمک آمیز پھر نیمگرم آب شیرین سے غسل کرائین لیکن یہ احتیاط رکھین کہ پانی خصوصاً نمک کا پانی ناک ۔ کان ۔ منہ ۔ آنکھ مین نہ جائے ۔ پھر نرم کپڑے سے پونچھکر نرم کپڑے مین لپیٹ کر پہلے پیٹ کے بل پھر پیٹھ کے بل لٹائین ÷

چالیس روز تک روزمرہ ایکبار اور گرمی ہو تو دن مین دو بار مگر موسم سرد یا بچہ کمزور ہو تو دو تین روز بعد غسل کرائین ÷

بعد چالیس دن کے ہفتہ مین ایک یا دو دفعہ گرمیون مین نیم گرم اور جاڑون مین ذرا زیادہ گرم پانی سے غسل دین ۔ پانی مین مہندی یا میتھی ڈال کر جوش دیکر اوس سے غسل کرائین تو اور بھی بہتر ہے ÷

ایسی جگہہ مین بچہ کو نہلانا چاہئے جہان ہوا نہ لگے ۔ زیادہ دیر تک غسل خانہ مین بچہ کو نہ رکھین ۔ کامل ہضم اور خواب طویل کے بعد غسل کرانا مناسب ہوتا ہے اسی وجہ صبح کا وقت غسل کے لئے بہتر ہے ÷

لڑکا ہو تو غسل کے بعد ذرا اچھی طرح نرم کپڑے سے آہستہ آہستہ بدن ملکر پونچھکر روغن مادہ گاؤ یا دنبہ کی تازہ چربی اور لڑکی ہو تو روغن بنفشہ یا روغن بادام ملکر کپڑے مین لپیٹ دین اور لڑکے کے لئے چار ماہ اور لڑکی کے لئے دو ماہ تک اور بعد ازان چار چار روز یا ہفتہ ہفتہ بعد یہ تدبیر کریں لیکن جب تک ناف خشک نہ ہو روغن نہ لگائین ÷

بچہ کو غسل دیکر اسقدر کپڑون مین رکھین جسمین قریب رحم کے گرمی ہو کیونکہ رفتہ رفتہ ہوا مین رہنے کا عادی بناتا ہے ۔ ملک فارس مین ایک کپڑے مین بچہ کو لپیٹتے ہین جسے قنداق کہتے ہین لیکن ہندوستان مین بچون کے نیچے جو کپڑا بچھاتے ہین اوسے نہالچہ

بچونکی ہیرا بولتے ہین۔ اور جب بچہ ذرا بڑا ہو جاتا ہے تو کورتہ اور پہر بتدریج اپنے قوم و ملک کے رواج کے مطابق لباس پہناتے ہین ؛

بچے ملایم آواز سے بہت خوش ہوتے ہین اسلئے نرم و شیرین آواز سے لوری دیکر ایسی وضع سے سلائین کہ بچہ کا سر اونچا رہے ۔ پیدا ہونے سے تین روز بعد گہوارہ مین سلا سکتے ہین ۔ سلانیکے لئے گہوارہ کو ہلانا ہو تو زور سے نہ ہلائین ؛

چہوٹے بچونکی ریاضت ہاتہ پاؤن مارنا ہے اور پہر بتدریج بیٹہانا ۔ چلنا پہرنا ۔ کہیلنا وغیرہ پس انکی اسقدر حفاظت کرین کہ ایذا نہ پہنچے سوا اسکے کہیل کود سے نہ روکین جو بچون کے لئے عمدہ ورزش ہے ؛

بعد پیدا ہونیکے کچہ دیر تک تو بچہ کو رونے دین تاکہ حلق و معدہ پہیل جائے پہر ذرا شہد اونگلی مین لگا کر بچہ کے تالو مین نرمی سے ملدین ۔ اور ممکن ہو تو اٹہا پہر تک دودہ نہ پلائین ورنہ جہانتک ہوسکے دیر کرکے کسی دوسری عورت کا دودہ پلوادین اور جب تک بچہ دودہ نہ پیئے اوسکی ماں کا دودہ نکلواتے یا کسی دوسرے بچہ سے چسواتے رہین ۔ بعد ایک ہفتہ کے جب ماں کے دودہ کا قوام معتدل ہوجائے تب بچہ کو پلانا شروع کرین ؛

جب ذرا بچہ کو اوسکی ماں کا دودہ پلانے کا ارادہ ہو تو کچہ عرصہ تک بچہ کا معدہ خالی رہنا چاہیے تاکہ دو عورتون کا دودہ معدہ مین جمع ہو کر باعث فساد نہو ؛

دودہ پلانیمین ان سب ہدایتون کا خیال رکہین جو سابق مین لکہی گئی ہین ۔ ماسوا اسکے بچہ کو بار بار بہت دودہ نہ پلائین ۔ جب بچہ رووے تو یہہ سمجہکر کہ بہوک سے روتا ہے دودہ نہ پلادین بلکہ منہ مین پستان دینے سے چپ ہوجائے تو خیر ورنہ

حکیم سے صلاح لین کہ کان کے درد سے روتا ہے یا پیٹ کے درد سے یا کسی اور سبب سے ؛
جب بچہ کے کچھ دانت نکل آئین تو کھچڑی یا ساگودانہ وغیرہ کھانیکی عادت ڈالین ؛

جب بچہ کو روٹی دینا شروع کرین تو مناسب ہے کہ لقمہ کو پہلے مان چبالے اور پھر
بچہ کے منہ مین دے پھر رفتہ رفتہ دودھ یا پانی مین بھگو کر کھلائین - لیکن دودھ پینے
بچہ کو ترش اشیا ہرگز نہ دین ؛

بچہ کو تھوڑے پانی بھی پلانا چاہیے خاصکر موسم گرما مین جب بچہ کو پانی کی خواہش ہو
پلا دین مگر کھلانے پلانیکی زیادتی نہ کرین ؛

جب تیسرے سال مین بچہ لگے ( جو دودھ چھڑانیکا زمانہ ہی ) تو رفتہ رفتہ دودھ کا
پلانا کم اور غذا زیادہ کر دین اور اسیطرح بتدریج دودھ چھڑا دین ؛
جب دودھ چھوڑ دے تو حریرہ - دودھ چاول نرم گوشت کا ہریسہ وغیرہ نرم غذا
کھلائین - پھر جون جون عمر بڑھتی جائے غذا کی مقدار و قسم بڑھاتے جائین لیکن ایسی
اشیا نہ دین جنمین حرارت یا برودت بکثرت ہو -
چونکہ مزاج بچونکا تر حرارت مائل ہوتا ہے بدینوجہ گرم و تر چیزین دین - انار جو جگر
کا مقوی اور نیز بہی و شیرین امرود جو مقوی معدہ و سیب جو مقوی قلب ہے
دین تو کچھ مضائقہ نہین - جو بچے دماغی کام یعنی پڑھنے لکھنے مین مصروف رہتے ہین
اون کو انڈے و مغز حیوانات و گوشت و دودھ و پستہ و بادام وغیرہ بھی بمقدار مناسب

حسب ضرورت و حیثیت دیتے رہین ؛
جب بچہ پیدا ہو اُس کو ہوا نہ لگنے دین اور نال کو اسطرح کاٹین کہ نال کو انگوٹھے
اور انگلی سے پکڑ کر ناف کی جانب سے آنول کی جانب بہ آہستگی سونتین تا کہ اُس مین

جو ہوا خلط ہو وہ خارج ہو جائے پھر دوسرے فاصلہ پر دوسرے میں تیل لگا کر
نال کے نزدیک خوب مضبوط باندھ دین پھر اس گرہ سے ایک بالشت اوپر دوسری
گرہ لگائین پھر ہر دو گرہ کے بیچ ناف کے نزدیک والی گرہ سے ایک انگشت
اوپر تیز چاقو سے کاٹ لین۔ بعد کاٹنے کے پارچہ کتان یا اور نرم کپڑا روغن زیتون لین
یا روغن کنجد میں تر کرکے وہان رکھین۔ جب تین چار دن مین نال خشک ہو کر
گر پڑے تو خشک کرنے والی دوائین مثلاً خاکستر صدف وہان بُرکتے رہین یا چربی
وغیرہ سے مرہم بنا کر لگائین ؛
بعدہٗ بچہ کے ناک کان مُنہ کو صاف کرین۔ مبرز کے سوراخ کو دیکھین کہ کھلا ہے
یا بند۔ ہاتھ پاؤن غرضکہ ہر ایک اعضا کو دیکھ لین کہ اوسمین کچھ نقص تو نہین ہے
اور اگر کوئی نقص ہو اور ایسا ہو کہ اوس کا علاج ہوسکے تو طبیب یا جراح کیطرف
رجوع کرین ؛
نال کاٹنے وغیرہ کے بعد بچہ کو بتدبیر مذکورہ سابق غسل دیکر نرم کپڑے سے پونچھکر
نرم کپڑے مین لپیٹ دین ؛
روزمرہ دو تین بار مثانہ کو دیکھ لین اگر پیشاب رُکا ہوا معلوم ہو تو آہستگی کے
ساتھ مثانہ کو دبایا کرین تاکہ پیشاب نکل جایا کرے کیونکہ بچہ کی قوت
دافعہ ضعیف ہوتی ہے ؛
روزمرہ بچہ کی آنکھو نمین روغن زیتون ڈالین۔ آنکھو نمین میل یعنی گیڈ ہو تو
نرم کپڑے سے بہ آہستگی پونچھدین۔ ہر شب کاجل اور جب آٹھ سات
برس کا ہو جائے تو سرمہ لگائین۔ ناک کی رینٹ وغیرہ صاف کرتے رہین

بچہ کے ناخن بڑے ہوجائین تو کاٹ دین - تلمذ یعنی گہونگہٹ کبہی کبہی اُدپر کو ہٹا کر تیل لگا کر نیچے کو اُتار دین تاکہ میل نہ جمجانے جس کو اندر سے بچہ پڑنا کہتے ہین - بڑے لڑکون کے دانتونمین منجن اور سر پر تیل ملوانا چاہیے ؛

جب بچہ مین نشست برخاست کی طاقت آجائے تو نرم بستر پر بٹہائین اور کوئی تیز دنو کدار چیز اُسکے پاس نہ رکہین - زبردستی اُٹہانے و چلانے سے باز رکہین ؛

جب دانت نکلنے لگین تو مرغ کی چربی دانت نکلنے والے مسوڑہ پر ملین - اور روغن زیتون یا میٹہا تیل گرم پانی مین ڈال کر سر و گردن پر لگائین ؛

تازہ ملٹہی کا ٹکڑا جو بہت سخت نہ ہو یا خشک ہو تو پانی مین بہگو کر بچہ کے ہاتہہ مین دیدین تاکہ بچہ بجائے اُنگلی کے اوسے منہ مین دیتا رہے - گاہے گاہے مسوڑہ پر نمک و شہد ملا کر ملین ؛

جب بچہ گفتگو کرنا شروع کرے تو زبان کی جڑ اُنگلی سے نرم نرم دبائین - زبان پر سیاہ مرچ پیسکر قدرے شہد مین ملا کر قدرے لگائین ؛

جب بچہ چلنے پہرنے لگے تو نرم زمین پر دوڑنے اور رفتہ رفتہ کہیلنے کودنے کی اجازت دین - اوسپر غصہ نہ کرین ؛

۴ - بید کہتے ہین کہ بچون کے رہنے کے مکان مین تل و سرسون والسی جار د فطرف بکہیرتیا اور ہمیشہ اگ اُس گہر مین رکہین ؛

بچہ کو ایسے پانی سے نہلائین جو شیر دار درخت کا پوست یا برگ کنہ ڈال کر سونے یا چاندی یا مٹی کے برتن مین جوش دیا گیا ہو ؛

بعد غسل دینے کے بچہ کو جامہ کتان پہنائین اور جامہ کتان پر لٹائین ؛

جب بچہ سو جائے تو اُسکو جلدی نہ جگائین ؛
بچون کو مناسب کھیل کود سے منع نہ کرین ؛

جب بچہ پیدا ہو تو نال باندہنے وغیرہ سے فارغ ہوکر پہلے تو گھی و شہد و شیرہ بزانما
ملاکر سونے کی انگوٹھی پر لگا کر بچہ کو چٹائین پہر بطریق مذکور غسل کرائین - اور
چونکہ تین روز سے پانچ روز تک بچہ کی مان کے دودہ نہین آترتا اسلئے بچہ کو اول
روز قدرے گھی و شہد و جو السکی جڑ کو بہتر پر خوب باریک پیسکر چٹائین -
دوسرے تیسرے دن لکھنا بوٹی کو گھی مین جوش دے لین اور اوس گھی کو
چٹائین - چوتھے و پانچوین روز شہد و گھی مخلوط کرکے بچہ کی ہتیلی پر جسقدر آئے
اُسقدر دونین تین چار بار دین بعدہ آسکی مانکا دودہ پلائین ؛

دودہ پلانیمین اُن احتیاطون کو مد نظر رکہین جو سابق مین مذکور ہوئین علاوہ
برین یہہ خیال رکہین کہ بچہ کو کئی عورتون کا دودہ نہ دین - اور جبتک ایکبار
کا پلایا ہوا دودہ ہضم نہو دوبارہ نہ پلائین - اور دودہ پلانیکے بعد فوراً دوا اور
جبتک دوا ہضم نہوئی ہو دودہ نہ دین ؛

مان یا دایہ کا دودہ میسر نہو تو بکری کا اور بکری نہو تو گائے کا دودہ دین
جب بچہ کی عمر چھہ ماہ کی ہو جائے تو سوائے دودہ کے کچھہ اور ہلکی و خوب پکی ہوئی
غذا بھی دینی چاہئے - اور دو برس کی عمر ہونیکے بعد دودہ چھڑا دین ؛

جب بچہ پیدا ہو جائے لاہوری نمک گھی مین ملاکر بچہ کے منہ پر لگائین پہر پانی سے
صاف کرین اور گھی مین روئی تر کرکے بچہ کے تالو پر رکہین - بچہ کا نال سونتہ
آٹھہ انگشت کے فاصلہ پر ڈورسے باندہ کر نال کو کاٹ دین اور دوسرا

ڈورلیکا بچہ کے گلے مین ڈالدین ۞
بچہ کا مال ٹھیک آنٹھ اونگل کے فاصلہ پر کاٹنا چاہیے اِس سے کم کاٹا جائیگا تو بچہ گنگنا ہوگا یعنی ناک مین بات کرے گا اور اِس سے زیادہ کاٹینگے تو ناف اونچی ہوگی ۞
بیلو یا نیم یا فالسے کی شاخ سے بچہ کی مکھیان اوڑائین۔ روزمرہ میٹھے تیل مین روئی تر کرکے بچہ کی تالو پر رکھین اور ایسی چیزونکی بچہ کو دہونی دین کہ بہوت پریت + بہاگ جائین۔ پیدائش سے دسوین روز بچہ کی مان باپ غسل کرکے حسب حیثیت صدقہ دین اور بچہ کا نام رکھین ۞
بچہ کو اس طرح گود مین لین کہ اوسے تکلیف نہو۔ بچہ پر غصہ نہ کرین۔ کبھی اوسکو حال پر غافل نہون۔ جب تک بیٹھنے کی طاقت نہ آئے زبردستی نہ بٹھائین۔ جب بیٹھنے لگے تو بتدریج بٹھائین تاکہ کبڑا نہو جائے۔ جس بات سے بچہ خوش ہو اوسکے آئین بکہ ہرج نہو تو اوسکے کرنیمین دریغ نہ کرین۔ سخت ہوا اور دہوپ اور بجلی کی چمک سے بچائین بچہ کو ہرگز نہ ڈرائین۔ درختون کے نیچے نہ جانے دین احتیاط رکھین کہ بچہ چہا تو انہ پڑے۔ آئینہ نہ دکھائین۔ پانی کے کنارے اور آگ کی نزدیک اور چہت کے اوپر اور اونچی نیچی و ناپاک جگہہ جانے اور خانہ بخانہ پہرنیسے باز رکھین تنہا نہ چھوڑین سر سے اونچا نہ اوٹھائین ستارون کے برج صدقہ دیتے اور اوکی حق مین دعا خیر کرتے رہین

## بچون کی تعلیم

۱۔ ڈاکٹرون کا قول ہے کہ بچونکی تعلیم شروع کسے ہی ہونا چاہیے یعنی نتھے بچہ

+ اِس زمانہ کے عقلا بہوت پریت کو نہین مانتے ۞

کے ساتھ ہی خوش مزاجی سے پیش آئیں کہ بدمزاجی کی بنیاد نہ پڑے۔ اُسکے سلانیکے لئے معمولتاً سل کو نہ سملائیں جب جوان ہو کر بے شرم وعیش کا عادی ہو جائے کوئی ناچیز حرکت بچے کے سامنے نہ کریں نہ کوئی ناشایستہ لفظ بولیں کیونکہ اس عمر میں بچہ کو نقل کرنیکی طاقت بہت ہوتی ہے جیسا دیکھتا ہو یا سنتا ہے ویسا ہی کرتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ بات ایسی جم جاتی ہے کہ پھر اوسکا چھوٹنا مشکل ومحال کیا ناممکن ہو جاتا ہے ؛

جب بچہ کچھ سمجھنے لگے اور طاقت ادراک آجائے تو اُسکے روبرو مختلف قسم کی تصاویر اور موٹے موٹے لکھے ہوئے حروف رکھا کریں جنسے وہ کھیلے اور انکے دیکھنے کا شوق پیدا ہو۔ اور جب اچھی طرح بولنے لگے تو بطور کھیل اُن تصاویر کو دکھا دکھا کر بتلاتے رہیں جس سے جانوروں کی شناخت آجائے اور حرفوں کو پہچان لے اسکے سوا کچھ ذہنی ودماغی محنت نہ کرائیں اور چند سات برس کی عمر تک پڑھانے لکھانے سے بالکل پرہیز کریں کیونکہ اس عمر میں بچوں کا دماغ زیادہ محنت کا متحمل نہیں ہوتا۔ اور زبردستی تاکید کرکے محنت کرائی جاتی ہے تو علاوہ ذہن کند ہونیکے بچہ امراض دماغی میں مبتلا ہو جاتا ہے ؛

جب بچہ کی عمر چند سات برس کی ہو جائے تو اوس کو پڑھانا† شروع کریں لیکن آٹھ برس تک دو گھنٹہ سے زیادہ نہ پڑھائیں اور شروع میں ایسے

† وہ علوم پڑھائیں جو دنیا میں روزی کا حیلہ بنیں اور عقبیٰ میں بھی کام آئیں چنانچہ آج کل اپنے مذہب کی کتاب اور انگریزی سیکھنے سے دونوں مطلب حاصل ہونیکی امید کیجاتی ہو ؛

مضامین بچوں کو نہ سکھلائیں جنکے سمجھنے میں دماغ کو محنت پڑے مگر ذہن کو محض بیکار بھی
نہ چھوڑیں اور صرف نقل وحکایات میں ہی دل نہ بہلائیں بلکہ رفتہ رفتہ عمر وطاقت کی بموجب ہندسہ
وحساب وغیرہ بھی سکھائیں۔

یہ ظاہر بات ہے کہ بچہ بڑا ہوکر دنیا کی تمام نیک وبد باتیں سیکھ جاتا ہے اب کیا پھر کل جائے کہ بچہ بُری باتوں
کو نہ سیکھے اس بارہ میں عقلا کی دو رائے ہیں ایک تو یہ کہ جھوٹ فریب۔ بدکاری۔ عیاشی۔ ناانصافی
ایذا رسانی وغیرہ الفاظ بھی بچوں کے روبرو نہ بولے جائیں اور راستی۔ ایمانداری۔ نیکی۔ مستعدی
انصاف۔ ہمدردی۔ کے کام خود کریں تاکہ بچے برائی سے بالکل ناواقف رہیں اور نمونہ دیکھکر سیکھ لے۔
نیکی کا پتلا بنائیں۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اگر بالفرض ایک خاندان کے آدمی نیک ہوئے لیکن یہ
ممکن نہیں کہ بچہ صرف اسی خاندان میں شباب تک رہے مگر دوسرے بچوں و آدمیوں سے ملیگا جابجا
پھریگا پھر ممکن نہیں ہے کہ بُرے کاموں کو نہ دیکھے اور بُری باتوں کو نہ سنے اسلئے مناسب ہے کہ خود نیکی
کا نمونہ بنکر بھی اون کو دکھائے اور بُری صحبت سے بھی بچائے مگر بُری باتوں کی برائی بھی اون کو سمجھا دیں
ایک اخبار میں لکھا تھا کہ کوئی پادری صاحب اپنے بچوں کو اسپتال میں لیگئے اور آتشک وسوزاک کے
مریضوں کو بے پردہ کرکے اون کو دکھلایا اور بتلایا کہ زناکاری کا ایسا خراب نتیجہ ہوتا ہے۔

۲- دیسی طبیب کہتے ہیں کہ چھ یا پانچ برس بچوں کی تعلیم شروع کریں لیکن درحقیقت تعلیم کی بنیاد چھوٹی عمر
سے ہی ڈالتے ہیں چنانچہ مسلمانوں میں یہ رواج ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اوسکے کان میں اذان کہتے
ہیں یہ گویا اس بات کا اشارہ ہے کہ ابتدا سے بچہ کو ایسی تعلیم کریں کہ وہ وحدانیت اور رسالت کا قائل ہو جائے
بچوں کے روبرو فحش لفظ نہ بولیں۔ کوئی حرکت ناشروع نہ کریں صحبت بد سے بچائیں۔ جو تھے برس یعنی
ا برس چار مہینے چار دن کی عمر میں بسم اللہ خوانی کی رسم کو ادا کرکے روزمرہ تھوڑی دیر تک [illegible]
اپ پڑھائیں مذہبی ارکان سکھائیں۔ جب بچہ سات برس کی عمر ہوجائے تو علوم مروجہ وقت

کی تعلیم شروع کرائین۔ نیک خو و خوش مزاجی ولایق معلم کے سپرد کرین*
۳۔ بید لکھتے ہین کہ جب تعلیم کا وقت آئے تو جو مناسب حال ہو اوس کو سکھلائین اور جب پچیس برس کی عمر مین فارغ التحصیل ہو جائے بارہ برس کی لڑکی سے شادی کر دین*

# باب ہفتم

جب اللہ کے فضل سے عورت و مرد کے امراض رفع ہو کر حمل قرار پائے اور بعد وضع حمل بچہ پیدا ہو کر رفتہ رفتہ بالغ ہو جائے تو جانو کہ منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ دلی تمنا حاصل ہو گا اعضا قوی و حواس درست و عقل کامل ہونیکے سبب دنیا مین لطف اوٹھانے اور عاقبت کیلئے ذخیرہ کمانے کا وقت آگیا لیکن یہہ سب کام جب ہی ہو سکتے ہین کہ صحت درست ہو۔ اگر صحت ٹھیک نہو تو کوئی کام انجام نہین پاتا اور منزل مقصود پر پہنچکر ناکام و نامراد زار زار دنیا سے سفر کرجاتا ہے پس حفظ صحت کے قاعدے بتلانا بھی بڑی تدبیر بقاء نسل کی ہے مگر یہہ علم بڑا وسیع ہے۔ اِس مختصر مین گنجایش نہین۔ صرف چند قواعد نہایت مختصر کر کے لکھے جاتے ہین۔ قواعد حفظ صحت کو بیان کرنے سے پہلے یہہ جاننا چاہیے کہ صحت و قواعد حفظ صحت کسکو کہتے ہین؟
پس اسکے جواب مین ہم اپنا وہ مضمون ذیل مین لکھتے ہین کہ جو سابق مین ایک اخبار مین ہم درج کر چکے ہین۔ اور وہ یہہ ہے کہ صحت اوس حالت کا نام ہے کہ جسم کے تمام اعضا کی بناوٹ درست ہو اور وہ سب اپنا کام ٹھیک ٹھیک کرین پر ہم ذرا اور غور کی نگاہ سے دیکھین تو یہہ بات نکل سکتی ہے کہ جتنے عناصر سے جسم انسانی بنا ہے۔ اُنکی جتنی مقدار ہونی چاہیے اُسی خاص مقدار مین وے ایک دوسرے سے خاص طور پر ملے ہوئے اپنی اپنی جگہہ پر انسان کے بدن مین ہون

اسکا نام صحت ہو مگر یہہ بات شاید ہرگز کبھی میسر نہین ہو سکتی کیونکہ بہت آدمی توان اجزا کی کمی
وغیرہ اپنے ماں باپ لاتے ہین اور بہت آدمیون کو برے کامون یا اتفاقی صدمون آمین کی زیادتی
وغیرہ ہو جاتی ہے - اس سبب ٹھیک صحت کے درجہ پر کوئی نہین پہنچتا مگر جتنا کہ عناصر معتدل کے
قریب ہوتے ہین اتنی ہی صحت درست ہوتی ہے اور اسی سبب ہر ایک آدمی کی صحت کا نمبر جدا جدا ہے
جب یہہ جان لیا گیا کہ صحت یہہ چیز ہے تو اوسکے برخلاف جو حالت ہے وہی مرض ہو یعنی جب
اعضا کی ساخت یا افعال مین فرق آجائے یا ذرا خیالات کو اونچا کیجے یون کہو کہ قدرتی معینہ
علم سے عناصر کی کمی بیشی یا اوسکے اتصال یا موقعون مین کسی وجہ سے فرق آجائے تو اوس کو
بیماری - اور مذکورہ بالا باتون مین بہت زیادہ تفاوت ہو جائے تو اوسے موت کہتے ہین ؛
اور چونکہ کوئی ذی روح ایسا نہین ہے کہ موت یا بیماری کو پسند کرے اسلئے اون خوفناک حالتون سے
محفوظ رکھنے کے لئے قدرتی نمونون کو دیکھہ دیکھہ کر دانشمندان نے جو قاعدے مقرر کئے ہین
اونہی کو قوانین حفظ صحت بولتے ہین ؛
یہہ تو وسیع تجربے سے معلوم ہو چکا ہو کہ ذی روح ہو یا غیر ذی روح اسکی صورت موجودہ ایک حالت پر
ہمیشہ نہین رہ سکتی ضرور آومین تغیر تبدل ہوتا ہے کیونکہ ہم پہلے ہی لکھہ چکے ہین کہ وراثت یا صدمات اتفاقی کے
سبب عناصر کی کمی بیشی یا ملاوٹ و موقعون مین ضرور فرق ہوتا ہے جو اسکے بگڑنے کے لیکن اتنا ممکن
حفاظت کے جو قاعدے مقرر کئے ہین یا اون پر عمل کیا جائے تو مدت تک وہ شے اپنی صورت موجودہ پر
رہتی ہے اور جو لاپروائی کیجائے تو جلد دوسری حالت تبدیل ہو جاتی ہو جیسے ٹوٹنا پھوٹنا
گلنا مرنا وغیرہ کہتے ہین ؛
جب یہہ ثابت ہو چکا کہ حفاظت کے قاعدون پر عمل کرنے سے اشیا کا مدت دراز تک
صورت موجودہ پر قائم رہنا ممکن ہو اور یہہ ہر ذی روح کی خواہش بلکہ قدرتی تقاضا ہے اسلئے